بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

(1)موضوع

تخریج الاحادیث الواردۃو الآثار المذکورۃ

فی کتاب "نہج البلاغہ" لعلی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اس میں اپنی روح پھونک دی۔ پھر اسے مسجود ملائکہ قرار دیا۔ اس کے بعد اسے اپنا نائب بنایا۔ اسے وہ کچھ سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ اللہ نے انسان کو علم و شریعت عطا کیا تا کہ وہ گمراہی سے محفوظ رہے اور اللہ وحدہ لاشریک کی اطاعت وبندگی سے دور نہ ہو جائے۔ جیسے جیسے انسانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا ویسے ان میں اختلافات اور خرافات کا بھی اضافہ ہوتا گیا۔ اللہ نے ان کے اختلاف کو مٹانے اور ان کو یکجا جمع کرنے کے لیے اپنی طرف سے ضرورت کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے احکام دے کر بھیجتا رہا۔ انبیاء علیہم السلام کی آمد کا یہ سلسلہ چلتا ہوا آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہنچا اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آخری نبیؐ بنایا۔ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی کتاب و شریعت عطا کی، جو تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ ابراہیم کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے :

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ "1(سورۃ ابراہیم، آیت:1)

ترجمہ: الف لام را یہ ایک ایسی عظیم کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا تا کہ آپ لوگوں کو ان کے رب کے اذن سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں، غالب آنے والے قابل ستائش اللہ کے راستے کی طرف۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں کو گمراہی سے نکالا، نور کی طرف لے آئے اور انہیں راہ راست پر لگا دیا۔ اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لیے دو گراں قدر چیزوں کو چھوڑا اور فرمایا:

"وانا تارك فيكم ثقلين: اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله، واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه، ثم قال: واهل بيتي، اذكركم الله في اهل بيتي، اذكركم الله في اهل بيتي، اذكركم الله في اهل بيتي۔"2(صحیح مسلم،، حدیث: 6225)

میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور نور ہے، پس اللہ کی کتاب کو لے لو اور اسے تھامے رکھو۔ پس آپؐ نے کتاب اللہ کی ترغیب دی اور اس

کے بعد فرمایا: دوسرے میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں تاکید کرتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کا حق یاد دلاتا ہوں اور میرے اہل بیت کے بارے میں خوف خدا کرنا۔

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انہی اہل بیت میں سے ایک حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں، جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"**انا مدینة العلم و علی بابها فمن اراد العلم فلیات الباب۔**"3(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، حدیث:4695)

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے، جو علم چاہتا ہے وہ دروازے سے آئے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

"**انا دار الحكمة و علی بابها۔**"4(سنن الترمذي الجامع الصحیح، حدیث:3741)

میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

اسی طرح حضرت علی علیہ السلام خود اپنے علمی مقام کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"**ایّها النّاس سلونی قبل ان تفقدونی فلأنا بطرق السماء اعلم من طرق الارض۔**"5(نہج البلاغہ، خطبہ 189)

اے لوگو! مجھے کھو دینے سے پہلے مجھ سے جو چاہو پوچھ لو کیونکہ میں زمین کے راستوں سے زیادہ آسمان کے راستوں سے واقف ہوں۔

ایک حدیث میں آیا ہے:

"**قال النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلّم لعلی انت منّی و انا منک۔**"6(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب: مناقب علی ابن ابی طالب القرشی الہاشمی ابی الحسن رضی اللہ عنہ۔))

نبی صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے علیؑ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔

اسی حضرت علی علیہ السلام کے خطبات، مکتوبات اور اقوال کا ایک شاہکار کتاب نہج البلاغہ کی صورت میں ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے۔ نہج البلاغہ آپؑ کے کلام کا وہ مشہور ترین مجموعہ ہے، جسے جناب سید رضیؒ (متوفّی 404ھ) نے مرتب فرمایا تھا۔ یہ علوم اور معارف کا وہ گراں بہا سرمایا ہے، جس کی اہمیت اور عظمت ہر دور میں مسلم رہی ہے اور ہر دور کے علماء اور ادباء نے اس کی بلند پائیگی کا اعتراف کیا ہے۔ عدیم المثال فصاحت اور بلاغت سے بڑھ کر اس میں انسانی زندگی کے تمام اخلاقی، فکری، دینی، دنیوی، سماجی، سیاسی، اقتصادی، غرض کہ انسانیت کو فلاح اور

کمال سے ہمکنار کرنے والے تمام پہلوئوں کو اتنے اعلیٰ انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ جس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ کلام کی اتنی جامعیت کسی ترجمانِ وحی کے یہاں پائی جاتی ہے، کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔

نہج البلاغہ صرف ادبی شاہکار ہی نہیں ہے، بلکہ اسلامی تعلیمات کا صحیفہ، حکمت اور اخلاق کا سرچشمہ اور معارفِ ایمان اور حقائقِ تاریخ کا ایک انمول خزانہ ہے، جس کے گوہر آبدار علم اور ادب کے دامن کو زرنگار بنائے ہوئے ہیں اور اپنی چمک اور دمک سے جوہر شناسوں کو محوِ حیرت کیے ہوئے ہیں۔ افصح العرب کے آغوش میں پلنے والے اور آبِ وحی میں دھلی ہوئی زبان چوس کر پروان چڑھنے والے نے بلاغتِ کلام کے وہ جوہر دکھائے ہیں کہ جس کے بارے میں ابن ابی الحدید معتزلی لکھتے ہیں:

"**و اما الفصاحۃ فھو علیہ السلام امام الفصاحۃ و سید البلغاء۔**"7 (شرح ابن ابی الحدید، جلد 1، صفحہ 24)

اور آپ علیہ السلام کی فصاحت تو ایسی ہے کہ فصاحت کے امام اور بلاغت والوں کے سردار ہیں۔

(2) مقاصد تحقیق (Aims and Objectives of the Research)

1۔ کتاب نہج البلاغہ کا کتب حدیث میں جو مقام ہے اسے واضح کرنا۔

2۔ نہج البلاغہ میں موجود مستند احایث نبویہ کے ایک بہت بڑے چھپے ہوئے ذخیرے کے حوالہ جات کا ذکر کرنا۔

3۔ محققین کے لیے نہج البلاغہ میں تحقیق کی آسانی میسر کرنا۔

4۔ علماء کرام کے لیے شرعی احکام کا نہج البلاغہ سے اخذ کرنے میں آسانی پیدا کرنا۔

5۔ نہج البلاغہ میں موجود صحیح، حسن اور ضعیف احادیث نبویہ کو ممیز کرنا۔

(3) موضوع کے انتخاب کے اسباب (Purpose of Selection of the Topic)

دین اور دینی علوم کی معرفت کا دار و مدار قرآن اور احادیث رسول صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم پر ہے۔ قرآن تو ہمارے لیے قطعی الصدور ہے، جس میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ نہیں ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی نازل ہوا ہے، جس کے متعلق خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔" 8(سورۃ البقرہ، آیت ۱)

یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ لیکن احادیث کی اکثریت قطعی الصدور نہیں ہیں، اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"و قد كذب على رسول الله صلّى االله عليه و آله وسلّم على عهده حتى قام خطيبا: ايها الناس قد كثرت عليّ الكذابة فمن كذب على متعمدا فليتبو أمقعده من النار ثم كذب عليه من بعده۔"9(نہج البلاغہ، خطبہ 210)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم پر آپؐ کے عہد میں جھوٹ بولا گیا یہاں تک کہ آپؐ کو خطاب کرنا پڑا کہ اے لوگو! مجھ پر کثرت سے جھوٹ بولا جارہا ہے، پس جو بھی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں پائے گا۔ پھر آپؐ کی رحلت کے بعد آپؐ پر جھوٹ بولا گیا۔ اسی لیے علماء کرام نے احادیث کو پرکھنے کے لیے کچھ اصول وضع کئے ہیں۔ احادیث کو اپنے مقررہ اصول وضوابط پر پرکھنا انتہائی ضروری ہے، تاکہ دین کے اصلی مصادر کو صحیح پہچانا جاسکے۔ اس لحاظ سے تخریج حدیث کا فن ایک دینی علوم کے طالب علم کے لیے بہت ہی اہم ہے کیونکہ تخریج حدیث کے بہت سے فوائد ہیں، جن میں سے ایک اہم فائدہ دین کی درست معرفت اور شناخت ہے۔ لہٰذا کوئی بھی طالب علم کسی حدیث سے استشہاد کرتے وقت جب تک اپنے استشہاد کی نسبت اس کے اصلی مصادر کی طرف نہیں دیگا اس وقت تک اس کی نقل کردہ کسی بھی حدیث پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مستند حدیث ہی دین کی معرفت کا پہلا زینہ ہے۔ اگر کسی حدیث کی سند ہی نہ ہو تو وہ حدیث ہمیں معرفت دین تک رسائی نہیں دے سکے گی۔

نہج البلاغہ بلا شک وشبہ فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ دینی علوم و معارف کا ایک عظیم الشان ذخیرہ ہے۔ علماءِ دین نے اس کو کلام خدا کے بعد کا درجہ دیا ہے اور کہتے ہیں:

"دون كلام الخالق فوق كلام المخلوقين۔"10(10۔ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، جلد 1، صفحہ 24)

خالق کے کلام سے کم ہے اور مخلوقات کے کلام سے بلند تر ہے۔

نہج البلاغہ کے مؤلف کا مقصدِ تالیف فقط فصاحت و بلاغت کے ان جواہر پاروں کو جمع کرنا تھا، جو حضرت علی علیہ السلام کے خطبات و فرامین کی صورت میں موجود تھے۔ وہ کوئی حدیث کی کتاب نہیں لکھ رہے تھے کہ اس کو سند کے ساتھ تحریر کرتے بلکہ ایک ادیب ہونے کے ناطے ایک ادبی جوہر پارہ و شاہ کار تخلیق کر رہے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام کے خطبات، مکتوبات اور فرامین چونکہ دینی علوم و معارف اور بہت سے فرامینِ نبوی پر مشتمل ہیں، اس لیے علماء اور محققین نے نہج البلاغہ کی اسناد بھی جمع کی ہیں اور کئی کتابیں بھی لکھی جاچکی ہیں۔ جیسے سید عبد الزہراء الحسینی نے "مصادر نہج البلاغہ و اسانیدہ" 20 جلدوں میں تالیف کی ہے۔ اور امتیاز علی خان عرشی رامپوری نے "استناد نہج البلاغہ" لکھا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کو رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے صحابی اور شاگردِ خاص ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ علیہ السلام باب مدینۃ العلم کے سند یافتہ بھی ہیں، اس لیے آپؑ کے کلام میں بہت سی احادیث نبوی

سے استشہاد کیا گیا ہے۔ ان احادیث میں سے ایک بہت بڑا ذخیرہ نہج البلاغہ کے جواہر پاروں میں بھی آ گیا ہے۔ ابھی تک نہج البلاغہ سے احادیث نبویہ کی تخریج کا کام نہیں ہوا ہے، لہٰذا انہی احادیث کی شناخت اور معرفت کے لیے نہج البلاغہ سے تخریج کے کام کی ضرورت محسوس کی گئی تا کہ نہج البلاغہ کی طرف رجوع کرنے والے طالب علموں کے لیے تحقیق کرنے میں آسانی ہو۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے کلام میں احادیث کا حوالہ دیا اس طرح دیا ہے: **"قال لی" یا "سمعت رسول اللہ" یا "کان یقول"، یا" ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم"** وغیرہ کہہ کر روایت حدیث کی ہے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کسی فعل کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن بہت سے موارد ایسے ہیں جہاں آپؑ نے حوالہ دیئے بغیر اپنے کلام میں حدیث نقل کی ہے۔ کچھ ایسے بھی موارد ہے جہاں لفظ تو حضرت علی علیہ السلام کے ہیں لیکن اس کا مفہوم و معنی حدیث ہیں یا وہ کسی حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ اسی لیے نہج البلاغہ سے حدیث کی تخریج محسوس کئی گئی تا کہ احادیث نبویہ کا ایک چھپا ہوا خزانہ ظاہر ہو جائے۔

(4) طریقہ تحقیق Research Methodology

موضوع: **"تخریج الاحادیث الواردة و الآثار المذکورة فی کتاب نہج البلاغہ لعلی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام"**، کو ایک مقدمہ اور پانچ ابواب اور ایک خاتمہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نہج البلاغہ سے حوالہ دینے کے لیے شیخ محمد عبدہ کی شرح والا نسخہ اختیار کیا گیا ہے۔ شیخ محمد عبدہ والا نسخہ دو طرح کا ہے: ایک دو جلدوں میں ہے جو المطبعۃ الرحمانیۃ مصر سے شایع ہوا ہے۔ دوسرا چار جلدوں میں ہے، جو دار المعرفت للطباعۃ و النشر بیروت لبنان سے شایع ہوا ہے۔ مقالہ نگار نے پہلا دو جلدوں والا نسخہ اختیار کیا ہے۔ نہج البلاغہ سے حوالہ دینے کے لیے جلد اور صفحہ نمبر کے بجائے خطبہ نمبر یا مکتوب نمبر یا قول نمبر دیا گیا ہے کیونکہ شیخ محمد عبدہ کے دونوں طرح کے نسخوں کے خطبات، مکتوبات اور اقوال میں یکسانیت پائے جاتی لیکن ان کے جلد اور صفحہ نمبر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ نہج البلاغہ کی عربی عبارت کا ترجمہ کے لیے سید ذی شان حیدر جوادی کے نسخہ کو اختیار کیا گیا ہے، کیونکہ سید ذیشان حیدر جوادی نے ترجمہ کے لیے شیخ محمد عبدہ والے نسخہ کو ہی اختیار کیا ہے۔

نہج البلاغہ میں استعمال شدہ تمام احادیث کو اصل مصادر سے سند کے ساتھ تلاش کیا گیا ہے۔ احادیث کی تخریج اور جانچ پڑتال کے لیے محدثین کرام نے پانچ طریقے وضع کئے ہیں جن میں سے کسی ایک کو اپنا کر حدیث نبوی تک رسائی ممکن ہو سکتی ہے۔ وہ پانچ طریقے یہ ہیں :

(1) صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی معرفت سے تخریج حدیث کرنا،

(2) حدیث کے متن کے پہلے لفظ کو دیکھ کر تخریج کرنا،

(3)حدیث کے متن کے کسی ایک لفظ کو دیکھ کر حدیث کی تخریج کرنا،

(4)حدیث کے موضوع کو دیکھ کر حدیث کی تخریج کرنااور

(5)حدیث کی سند اور متن کو سامنے رکھ کر تخریج کرنا۔

انداز تحقیق

1۔ تمام روایتوں کو درایۃً وروایۃً تحقیقی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ خاص طور پر اُس حدیث اور روایت کے بارے میں علماء کے اقوال کی روشنی میں اس کا صحیح مقام تعین کیا گیا ہے۔ اُس کے مقام کی حیثیت کو دیکھ کر اس حدیث اور روایت پر حکم لگایا گیا ہے اور اس کا معیار متعین کیا گیا ہے۔

2۔ تمام روایتوں کی تخریج کرنا یعنی وہ تمام روایات جس جس مصدر میں موجود ہیں، ان میں سے اکثر مصادر کا ذکر کیا گیا ہے، باقی جتنی تعداد زیر مطالعہ آئی ہے اس کو تعداد کی صورت میں بتایا گیا ہے کہ یہ حدیث کتنی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر مختلف مصادر میں ان اقوال میں لفظی فرق ہے، تو اس فرق کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اگر نہج البلاغہ کا " جملہ " حدیث کا جزء ہے، تو مکمل حدیث بیان کر کے اس جزء کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اگر ان مصادر میں موجود روایت کے بارے میں حکم مختلف ہے، تو ان میں سے صحیح حکم کو رکھا گیا ہے۔ تمام روایات کا اس معیار کے مطابق تقابل کیا گیا ہے جو معیار علماء حدیث نے متعین کئے ہیں۔ اس معیار کے مطابق صحیح، حسن اور ضعیف روایت کو متمیّز کیا گیا ہے۔ صحاح ستہ میں سے "صحیحین" کی تمام احادیث کو صحیح کا درجہ دیا گیا ہے۔اسی طرح اصول اربعہ میں سے صرف "کتاب کافی" کی احادیث کو صحیح کا درجہ دیا گیا ہے۔ باقی تمام کتب کی احادیث کو جو اُن میں حکم لگایا گیا ہے، اسے اُسی طرح رکھا گیا ہے۔

3۔ نہج البلاغہ میں بہت سے ایسے اقوال ہیں جو بظاہر حضرت علی علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں لیکن در حقیقت وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی احادیث ہیں، ان کی بھی نشاندہی کی گئی ہے اور اصلی مصادر سے تخریج کی گئی ہے۔

4۔ کچھ مقامات پر ایسا بھی ہوا ہے کہ الفاظ حضرت علی علیہ السلام کے ہیں، لیکن ان کا مفہوم حدیث کا ہے، تو اس کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

5۔ حدیث کا حوالہ، جدید تحقیق کے مطابق کتاب کا جلد اور صفحہ نمبر کے بجائے کتب حدیث میں دیئے گئے کتاب، باب اور حدیث نمبر کا ترتیب وار ذکر کیا گیا ہے۔ حدیث کی تخریج کو حاشیہ میں لکھا گیا ہے۔ پہلے جس کتاب سے حوالہ دیا گیا ہے، اس کتاب سے حدیث کو سند اور متن دونوں کے ساتھ تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد صرف کتاب کا باب اور حدیث نمبر بیان کیا گیا ہے۔

6۔ صحاح ستہ کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے: صحیح بخاری، صحیح مسلم ، سنن ابی داود، سنن ابن ماجہ، جامع ترمذی اور سنن النسائی۔ اس کے بعد کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی ہے، جس مصدر سے حدیث ملی ہے اسے رکھا گیا ہے۔

7۔ حدیث کی تخریج میں چار درجہ رکھے گئے ہیں، سب سے پہلے تخریج کی گئی ہے۔ اس کے بعد راویان حدیث یعنی جن صحابہ نے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کے بعد حدیث پر حکم (یعنی صحیح، حسن، ضعیف وغیرہ) لگایا گیا ہے۔ اور آخر میں حدیث کی کیفیت یعنی مرفوع، موقوف یا مقطوع کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس حدیث کے بارے میں کوئی حکم نہیں ملا اس حدیث کے حکم کو لفظ "غیر معلوم" سے بیان کیا گیا ہے۔

(5) فہرست ابواب (Content of the Chapters)

حصہ اول: دراسۃ (First Part:Study)

الباب الاول: حضرت علیؑ کی سوانح حیات، موئلف نہج البلاغہ سید رضیؒ اور نہج البلاغہ

اس باب میں تین فصل ہیں، پہلی فصل میں حضرت علی علیہ السلام کی سوانح حیات اور فضائل و کمالات بیان کیے گئے ہیں۔ اور دوسری فصل میں موئلف نہج البلاغہ سید رضیؒ کی سوانح حیات اور ان کی علمی و ادبی خدمات بیان کی گئی ہیں۔ اور تیسری فصل میں نہج البلاغہ کا تعارف بیان کیا گیا ہے، جس میں نہج البلاغہ کے بارے میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اور دانشوروں کے نظریات بیان کئے گئے ہیں تا کہ نہج البلاغہ کے بارے میں جو شکوک اور شبہات ہیں، وہ دور ہو جائیں اور یہ ثابت ہو جائے کہ نہج البلاغہ حضرت علی علیہ السلام کا ہی کلام ہے۔ نیز نہج البلاغہ میں موجود کچھ علمی موضوعات کا مختصر ذکر بھی کیا گیا ہے۔ آخر میں حضرت علی علیہ السلام کے خطبات اور اقوال وغیرہ پر مشتمل کتب کا تذکرہ کیا گیا جو سید الشریف الرضیؒ کی ولادت سے بھی پہلے لکھے گئے تھے۔

الباب الثانی: تعارف حدیث Introduction of Hadith

اس باب میں حدیث کا تعارف اور اس کی اصطلاحات بیان کی گئی ہیں۔ کتب حدیث کے اسماء کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ نیز علم روایت اور درایت کی اہمیت کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

حصہ دوئم: التخریج Second Part:Tracing of the Ahaadith

الباب الثالث: احادیث الخطبات Ahaadith of Sermons

نہج البلاغہ کا پہلا حصہ حضرت علی علیہ السلام کے "خطبات اور کلام" پر مشتمل ہے۔ اس حصہ میں سے (64) احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ جن میں سے صحیح احادیث کی تعداد (43) ہے۔ حسن احادیث کی

تعداد(2)ہے۔ حسن غریب کی تعداد(2)ہے۔ کچھ احادیث کے دو حکم وارد ہوئے ہیں یعنی حسن صحیح یا حسن غریب اور صحیح ان کی تعداد(4) ہے۔(13) احادیث کا حکم معلوم نہ ہو سکا۔ اور ضعیف احادیث اس حصہ میں نہیں ہیں۔ مرفوع متصل احادیث کی تعداد(62)ہے، جبکہ مرفوع منقطع کی تعداد صرف دو(2) ہے۔ موقوف اور مقطوع احادیث اس حصہ میں موجود نہیں ہیں۔

الباب الرابع: احادیث المکتوبات والرسائل — Ahaadith of Letters

نہج البلاغہ کا دوسرا حصہ حضرت علی علیہ السلام کے " مکتوبات اور رسائل ووصایا" پر مشتمل ہے۔ اس حصہ میں سے (19) احادیث کی تخریج کی ہے۔ جن میں سے صحیح احادیث کی تعداد(11)ہے۔ حسن صحیح احادیث کی تعداد(1)ہے اور ضعیف احادیث کی تعداد(2)ہے۔ اسی طرح غریب احادیث کی تعداد بھی (2) ہے۔(3) احادیث کا حکم معلوم نہ ہو سکا۔ مرفوع متصل احادیث کی تعداد(16)ہے۔ موقوف احادیث کی تعداد(3)ہے، جبکہ اس حصہ میں مقطوع احادیث موجود نہیں ہیں۔

الباب الخامس: الکلمات والحکم — Ahaadith of wise sayings

نہج البلاغہ کا تیسرا حصہ حضرت علی علیہ السلام کے " حکم اور کلمات قصار" پر مشتمل ہے۔ اس حصہ میں سے (49) احادیث کی تخریج کی ہے۔ جن میں سے صحیح احادیث کی تعداد(25)ہے۔ حسن صحیح احادیث کی تعداد (2) حسن احادیث کی تعداد(1)ہے، حسن غریب کی تعداد(1) ہے۔ ضعیف احادیث کی تعداد(7)ہے۔ غریب احادیث کی تعداد(2) ہے اور (11) احادیث کا حکم معلوم نہ ہو سکا۔ مرفوع متصل احادیث کی تعداد(43)ہے۔ موقوف احادیث کی تعداد(6)ہے۔ جبکہ اس حصہ میں مقطوع احادیث موجود نہیں ہیں۔

الباب الاول — Chapter-1

الفصل الاول — Part-1

حضرت علی علیہ السلام کی سوانح حیات — Biography of Imam Ali (A.S)

حضرت علی علیہ السلام کا نسب

علم التشریح (ANATOMY)، نفسیات، اخلاقیات اور علم الاجتماع میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان کے اندر خون اور خاندان کے اثرات بڑی حد تک موجود رہتے ہیں اور اس کی سیرت کی تشکیل، فطری صلاحیتوں، رجحانات اور ذہنیت کے بنانے میں موروثی اثرات کا خاصہ دخل ہوتا ہے۔ 1

یہ قانون فطرت نا قابل انکار ہے کہ اصل کے خصوصیات فرع کی طرف منتقل ہوتے ہیں اور ہر انسان آبائی موئثرات کی پیداوار اور اپنے اسلاف کی شکل و شمائل کا ورثہ دار ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر فرد کے خدوخال میں اس کے آباؤ اجداد کے خطوط و نقوش کی جھلک کم و بیش پائی جاتی ہے۔ 2

ابن ابی الحدید معتزلی شرح نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ اسلام کے نسب کے بارے میں اس طرح بیان کرتے ہیں:

"ھو ابو الحسن علی ابن ابی طالب۔ و اسمہ عبدمناف۔ ابن عبدالمطلب۔ و اسمہ شیبۃ۔ بن ھاشم۔ و اسمہ عمرو۔ بن عبدمناف بن قصی" 3

آپ علیہ السلام ابو الحسن علی ابن ابی طالب ہیں اور اس کا نام عبد مناف (عمران) ابن عبد المطلب اس کا نام شیبہ ہے، جو ہاشم کا بیٹا ہے اس کا نام عمرو ہے جو عبد مناف کا بیٹا ہے جو بیٹا ہے قصی کا۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے نسب کے بارے میں ایک اور حدیث میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؒ روایت کرتے ہیں:

"سألتُ رسول اللہ صلّی اللہؐ علیہ و آلہ وسلّم عن میلاد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب قال آہ آہ؟ لقد سألتنی عن خیر مولود ولد بعدی علی سنّۃ المسیح علیہ السلام انّ اللہ تبارک و تعالیٰ خلقنی و علیّا من نورٍ واحد قبل ان یخلق الخلق بخمسمائۃ الف عام فکنا نسبح اللہ و نقدسہ، فلما خلق اللہ آدم قذف بنا فی صلبہ و استقررت انا فی جنب الایمن، و علی فی الایسر ثمّ نقلنا الیٰ صلبہ فی الاصلاب الطاھرۃِ الی الارحام الطیّبۃِ فلم نزل کذالک حتّی اطلعنی اللہ تبارک و تعالیٰ من ظھر طاھر و ھو عبد اللہ بن عبد المطلّب فاستودعنی خیر رحمٍ و ھی آمنۃُ، ثُمّ اطلع اللہ تبارک و تعالیٰ علیا من ظھر طاھر و ھو ابو طالب و استودعہ خیر رحمٍ و ھی فاطمۃ بنت اسدٍ۔" 4

میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کی میلاد کے بارے میں پوچھاتو آپؐ نے فرمایاواہ! ٗ آپؐ نے مجھ سے سوال کیاہے بہترین مولود کے بارے میں جو میرے بعد مسیح کے طریقے پر پیدا ہوا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اور علی کو ایک ہی نور سے پیدا کیا ہے، مخلوق کو پیدا کرنے سے پانچ ہزار سال پہلے، ہم اللہ تعالی کی تسبیح اور تقدیس کرتے رہے، جب اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیاتو اس نے ہمیں آدم کے صلب میں ٹھہرایا۔ میں اس کے دائیں جانب ٹھہرااور علیؑ اس کے بائیں جانب ٹھہرا، اس کے بعد ہمیں صلب آدم علیہ السلام سے پاک صلبوں اور پاک رحموں میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے طاہر پشت میں منتقل کیا، وہ عبد اللہ ابن عبد المطلب ہیں اور اس کے بعد مجھے بہترین رحم میں ٹھہرایا وہ آمنۃ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو طلوع کیا طاہر پشت میں اور وہ ابو طالب ہیں، پھر بہترین رحم میں ٹھہرایااور وہ فاطمۃ بنت اسد ہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم اور علی علیہ السلام دونوں چچیرے بھائی ہیں لہٰذا ان دونوں کا نسب بھی ایک ہی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے نسب کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"عترته خير العتر و اسرته خير الاسر و شجرته خير الشجر نبتت فی حرمٍ و بسقت فی کرمٍ لها فروع طوال وثمرة لاتنالُ۔"5

آپ(صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم) کی عترت بہترین عترت ہے، آپؐ کا قبیلہ بہترین قبیلہ ہے، آپؐ کا شجرہ بہترین شجرہ ہے، جو سرزمین حرم پر اگا اور بزرگی کے سایہ میں بڑھا، جس کی شاخیں دراز اور پھل دسترس سے باہر ہیں۔

حضرت ابو طالب

آپ علیہ السلام کے والد گرامی حضرت ابو طالب سید البطحا کے لقب سے مشہور تھے۔ جنہوں نے اپنی پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حفاظت میں گزاری۔ شعب ابی طالب میں بنی ہاشم کو جمع کیا، تین سال تک سخت مشکلات کا صبر و تحمل سے مقابلہ کیا۔ ان کی شان میں ایک ہی جملہ کافی ہے، جو ابن ابی الحدید المعتزلی شارح نہج البلاغہ نے لکھا ہے:

"ان الاسلام لو لا ابو طالب لم يكن شيئا مذكورا۔"6

اگر ابو طالب نہ ہوتے تو اسلام بھی نہ ہوتا۔

حضرت فاطمۃ بنت اسد رضی اللہ عنہا

امام حاکم نے مستدرک میں فاطمۃ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے متعلق ایک روایت بیان کرتے ہیں :

حدثني بكير بن محمد الحداد الصوفي، بمكة، ثنا الحسن بن علي بن شبيب المعمري، ثنا عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة الباهلي، ثنا أبي، عن الزبير بن سعيد القرشي، قال: كنا جلوسا عند سعيد بن المسيب فمر بنا

علي بن الحسين، ولم أرهاشميا قط كان أعبد لله منه، فقام إليه سعيد بن المسيب وقمنا معه، فسلمنا عليه فرد علينا، فقال له سعيد: يا أبا محمد، أخبرنا عن فاطمة بنت أسد بن هاشم أم علي بن أبي طالب رضي الله عنهما، قال: نعم، حدثني أبي، قال: سمعت أمير المؤمنين علي بن أبي طالب يقول: لما ماتت فاطمة بنت أسد بن هاشم كفنها رسول الله صلى الله عليه وسلم في قميصه وصلى عليها، وكبر عليها سبعين تكبيرة، ونزل في قبرها فجعل يومي في نواحي القبر، كأنه يوسعه ويسوي عليها وخرج من قبرها وعيناه تذرفان، وحثا في قبرها فلما ذهب، قال له عمر بن الخطاب رضي الله عنه: يا رسول الله، رأيتك فعلت على هذه المرأة شيئا لم تفعله على أحد، فقال: يا عمر، إن هذه المرأة كانت أمي التي ولدتني، إن أبا طالب كان يصنع الصنيع، وتكون له المأدبة، وكان يجمعنا على طعامه، فكانت هذه المرأة تفضل من كله نصيبا فأعود فيه، وإن جبريل عليه السلام أخبرني عن ربي عز وجل أنها من أهل الجنة، وأخبرني جبريل عليه السلام أن الله تعالى أمر سبعين ألفا من الملائكة يصلون عليها۔"7

حضرت علی بن الحسین سے فاطمہ بنت اسد کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ میں نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا جب انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں اپنے کرتے کا کفن دیا۔ اس کی خود نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی جنازہ پر ستر تکبیریں کہیں۔ آپؐ ان کی قبر میں اترے اور قبر کے اطراف میں اپنا جسم داخل کیا گویا کہ آپؐ اس کو وسیع کر رہے تھے اور اس کو برابر کر رہے تھے۔ جب آپ ان کی قبر سے باہر نکلے تو آپ کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے، جو ان کی قبر میں گر رہے تھے۔ جب آپؐ چلے گئے، تو حضرت عمر بن خطاب نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ) میں نے آپؐ کو اس عورت پر جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس سے پہلے آپ نے کسی پر اس طرح نہیں کیا، تو آپؐ نے فرمایا: یہ عورت میری حقیقی ماں کی طرح ہے۔ ابو طالب جب کوئی کھانا تیار کرتے تو دستر خوان لگاتے تھے اور ہم سب کو کھانے کے لیے جمع کرتے تھے تو یہی خاتون اس کھانے میں سے تھوڑا سا میرے لیے بچا کر رکھتی تھی، میں واپس آ کر وہ کھانا تناول کرتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے خبر دی ہے کہ یہ جنتی عورت ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالی نے ستر ہزار فرشتوں کو ان پر درود بھیجنے کے لیے مامور کیا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کی ولادت

کعبۃ اللہ شریف ایک قدیم ترین عبادتگاہ ہے، جس کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے ڈالی تھی اور اس کی دیواریں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اٹھائیں تھیں۔ یہ گھر تمام گھروں میں سے با برکت اور عزت والا گھر ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ: "جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیَامًا لِّلنَّاسِ۔"8

اسی محترم اور بابرکت گھر میں امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کی ولادت باسعادت بروز جمعہ تیس عام الفیل اور تیرہ رجب المرجب کو ہوئی۔ علی ابن حسین المسعودی اپنی کتاب تاریخ مروجُ الذہب میں اس طرح بیان کرتے ہیں:

"ولد الامام علی علیہ السلام فی یوم الجمعة الثالث عشر من شھر رجب بعد ثلاثین سنّةً من عام الفیل فی الکعبةِ المکرمۃِ۔"9

امام علی علیہ السلام جمعۃ المبارک کے دن ماہِ رجب کی تیرہ تاریخ اور تیس عام الفیل کے بعد کعبۃ المکرمہ میں پیدا ہوئے۔

اور اسی طرح امام حاکم اپنی کتاب "المستدرک علی الصحیحین" میں بیان کرتے ہیں:

"قد تواترت الاخبارُ اَنّ فاطمة بنت اسد ولدت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب فی جوف الکعبۃِ۔"10

تواتر اخبار سے یہ ثابت ہے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کو فاطمۃ بنت اسد نے کعبۃ اللہ شریف میں جنم دیا۔

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی بیان کیا ہے:

"واز مناقب وے رضی اللہ عنہ درحین ولادت او ظاہد شدیکی آن است کہ درجوف کعبہ معظمہ تولد یافت۔"11

آپ علیہ السلام کا حلیہ مبارک

کتب تاریخ و سیر میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔

آپ علیہ السلام کا جسم بھاری بھرکم، رنگ کھلتا ہوا گندم گوں، خدوخال انتہائی موزوں اور دلکش، چہرہ متبسم، اور چودھویں رات کے چاند کی طرح درخشاں، پیشانی کشادہ تھی، جس کے بارے میں ابن عباس کہتے ہیں:

"مارأیت احسن من شرصۃ علی۔"12

میں نے علی کی کنپٹیوں سے زیادہ حسین کنپٹیاں کسی کی نہیں دیکھیں۔

ماتھے پر سجدوں کی کثرت کی وجہ سے نشان تھا۔ آنکھیں بڑی اور سیاہ اور ان میں عزم و ایقان کی چمک تھی۔ پتلیاں روشن، بھویں کوس نما پلکیں لانبی، دانت سلک منظم کی طرح ضیاء بار تھیں۔ جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے:

"ان تبسم فعن مثل اللؤلوء المنظوم۔"13

اگر مسکراتے تو دانت موتی کی لڑیوں کی طرح چمکتے تھے۔

گردن موٹی صراحی دار، سینہ چوڑا چکلا اور اس پر بال، بازؤں کی مچھلیاں ابھری ہوئی، شانے بھرے بھرے، کلائیاں ٹھوس، اسی لیے کلائیوں اور بازؤں میں جوڑ کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ دونوں کندھوں کی ہڈیاں چوڑی اور مضبوط تھیں، ہتھیلیاں سخت، پنڈلیاں نہ لاغر اور نہ پُر گوشت، پیٹ کچھ نکلا ہوا، ریش مبارک گھنی اور عریض، سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے:

"اختضب (خضب) علی بالحناء مرة ثم ترکه۔"14

علیؑ نے ایک بار مہندی کا خضاب کیا تھا اور پھر چھوڑ دیا تھا۔

آپ علیہ السلام کا قد درمیانہ تھا۔ جس کے متعلق آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"خلقنی معتدلا اضرب القصیر فاقده و اضرب الطویل فاقطه۔"15

اللہ تعالی نے مجھے قد و قامت میں اعتدال بخشا، اگر میرا مد مقابل کوتاہ قد ہوتا ہے تو میں اس کے سر پر وار کرتا ہوں اور اگر دراز قد ہوتا ہے تو اس کے پیچ سے وار کر کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں۔

آپ علیہ السلام کی آواز پر شکوہ، رفتار پیغبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رفتار سے مشابہہ پر وقار اور کچھ آگے کو جھکی ہوئی، جب میدان جنگ میں دشمن کی طرف بڑھتے تو تیزی کے ساتھ چلتے اور آنکھوں میں سرخی دوڑ جاتی تھی۔

اخلاق و عادات

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام خندہ پیشانی، شگفتہ مزاج، بے غرضی و اخلاص کا پیکر، غریبوں کے ہمدرد، یتیموں کے غمخوار، اور اخلاق نبوی کا مکمل نمونہ تھے۔ اعلیٰ و ادنیٰ سے یکساں خندہ پیشانی کے ساتھ ملتے، غلاموں سے عزیزوں کا برتاؤ کرتے، مزدوروں کو بوجھ اٹھانے میں مدد دیتے۔ خود بینی و خود نمائی سے نفرت کرتے۔ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے۔ عام لوگوں کی طرح سادہ اور معمولی خوراک کھاتے اور انہی کی طرح عام اور معمولی لباس پہنتے۔ اکثر کام اپنے ہاتھ سے انجام دیتے۔ اپنی جوتیاں خود گانٹھتے۔ کپڑوں کو پیوند خود لگاتے اور بازار سے سودا سلف خود خرید کر لاتے۔ کھیتوں میں ایک مزدور کی طرح کام کرتے۔ اپنے ہاتھ سے چشمے کھودتے۔ درخت لگاتے اور ان کی آبیاری کرتے۔ مال سمیٹ کر رکھنے کے بجائے غریبوں اور ناداروں میں تقسیم کرتے۔ رنگ و نسل کا امتیاز اور طبقاتی تفریق گوارانہ کرتے۔ حاجتمندوں کے کام آتے۔ مہمانوں کو بڑے احترام سے ٹھہراتے۔ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ بغض و کینہ اور انتقامی جذبات کو پاس نہ پھٹکنے دیتے۔ حیرت انگیز حد تک عفو و درگزر سے کام لیتے۔ دینی معاملات میں سختی برتتے اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے۔ حق و صداقت کے جادہ پر گامزن رہتے اور کسی کی رورعایت نہ کرتے۔ دشمن کے مقابلہ میں مکر و فریب اور داؤں پیچ سے کام نہ لیتے۔ رات کا بیشتر حصہ

مناجات اور نوافل میں گزارتے۔ صبح کے تعقیبات کے بعد قرآن وفقہ کی تعلیم دیتے۔ خوف خدا سے لرزاں وترساں رہتے اور دعاؤ اور مناجات میں اتنا روتے کہ ریش مبارک تر ہو جاتی۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے ایک صحابی ضرار ابن ضمرہ ضبائی کی معاویہ سے ملاقات ہوئی، تو معاویہ نے ان سے علی علیہ السلام کے متعلق کچھ بیان کرنے کا کہا اور بہت اصرار کیا، تو اس نے یوں بیان کیا:

"فانه كان والله بعيد المدى، شديد القوى، يقول فصلا، و يحكم عدلا، و يتفجر العلم من جوانبه، و تنطق الحكمة من نواحيه، و يستوحش من الدنيا و زهرتها، و يستانس بالليل و وحشته (و ظلمته)، و كان غزير العبرة (الدمعة)، طويل الفكرة، (يقلب كفه و يخاطب نفسه) يعجبه من اللباس ما قصر، و من الطعام ما خشن (جشب) كان فينا كاحدنا يجيبنا اذا سالناه و ينبئنا اذا استنبئناه و نحن والله مع تقربه ايانا و قربه لنا لا نكادنكلمه هيبة له يعظم اهل الدين و يقرب المساكين لا يطمع القوى فى باطله و لا ييئس الضعيف من عدله و اشهد انه لقد رايته فى بعض مواقفه و قد ارخى اللهيل سدلته و غارت نجومه قابضا على لحيته يتململ تململ السلميم و يبكى بكاء الحزين و يقول يا دنيا غرى غيرى الى تعرضت ام الى تشوقت هيهات هيهات قد باينتك ثلاثا لا رجعة فيها فعمرك قصير و خطرك حقير آه من قلة الزاد و بعد السفر و وحشة الطريق۔"16

خدا کی قسم ان کے ارادے بلند اور قوی مضبوط تھے۔ فیصلہ کن بات کہتے اور عدل و انصاف کے ساتھ حکم کرتے۔ ان کے پہلوؤں سے علم کے سوتے پھوٹتے اور کلام کے گوشوں سے حکمت و دانائی کے نغمے گونجتے تھے۔ دنیا اور اس کی رونق و بہار سے وحشت کھاتے۔ رات اور اس کے سناٹوں سے جی بہلاتے۔ آنکھوں سے ٹپاٹپ آنسو گرتے اور فکر اور سوچ میں ڈوبے رہتے۔ لباس وہ پسند آتا جو مختصر ہوتا اور کھانا وہ بھاتا جو روکھا پھیکا ہوتا۔ وہ ہم میں ایک عادمی کی طرح رہتے سہتے۔ ہم کچھ پوچھتے تو جواب دیتے اور کچھ دریافت کرتے تو بتاتے۔ خدا کی قسم باوجود قرب کے ان کی ہیبت و جلال کے سامنے ہمیں لب کشائی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اہل دین کی تعظیم کرتے۔ مسکینوں کو قرب کا شرف بخشتے۔ طاقتور کو یہ توقع نہ ہوتی تھی کہ بے راہروی میں ان کی ہمدردی حاصل کر سکے گا اور کمزور کو ان کے انصاف سے مایوسی نہ ہوتی تھی۔ خدا شاہد ہے میں نے بعض مقامات پر جبکہ رات کے پردے آویزاں اور ستارے پنہاں ہوتے تھے، انہیں دیکھا ہے کہ اپنی ریش مبارک کو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس طرح تڑپتے تھے، جس طرح کوئی مار گزیدہ تڑپتا ہے اور اس طرح روتے تھے جیسے کوئی غمزدہ روتا ہے۔ اور کہہ رہے تھے اے دنیا جا کسی اور کو فریب دے۔ کیا میرے سامنے اپنے کو لاتی ہے یا مجھ پر فریفتہ ہو کر آئی ہے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے میں تو تین بار تجھے

طلاق دے چکا ہوں جس کے بعد رجوع کی صورت نہیں۔ تیری عمر چند روزہ اور تیری اہمیت بہت کم ہے۔ افسوس زاد راہ تھوڑا اور سفر دور و دراز اور راستا وحشتناک ہے۔

ایک اور روایت میں اس طرح بیان ہے :

"کان فینا کاحدنا، لین جانب و شدة تواضع، و سهولة قیاد، و کنا نهابه مهابة الاسیر المربوط للسیاف الواقف علی رأسه۔"17

آپؑ ہم میں سے ایک عام آدمی کی طرح رہتے سہتے تھے، خوش خلقی، انتہائی انکسار اور نرم روی کے باوجود ہم ان کے سامنے اس طرح خائف و ترساں رہتے جس طرح وہ جکڑا ہوا قیدی جس کے سر پر جلاد تلوار لئے کھڑا ہو۔

آپ علیہ السلام کے اسی دبدبہ و ہیبت اور جذبہ محبت و عطوفت کو دیکھتے ہوئے ملا مہر علی آذر بائیجانی کیا خوب کہاہے:

"اسد اللہ اذا صال و صاح ابو الایتام اذا جاد و بر۔"18

دشمن کو للکارتے اور اس پر حملہ آور ہوتے، تو اللہ کے شیر اور بخشش و احسان کرتے، تو یتیموں کے باپ نظر آتے۔

حضرت علی علیہ السلام کا لباس

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سادہ اور کم قیمت لباس پہنتے تھے، جو عرب میں اس دور کا غریب طبقہ پہنتا تھا بلکہ بعض اوقات اس سے بھی گر جاتا تھا۔ لباس سے صرف جسم پوشی منظور و مقصود ہوتی تھی۔ آپ علیہ السلام نہ لباس میں نمود و نمائش کرتے اور نہ ہی گرمی و سردی کا لحاظ رکھتے تھے۔ کپڑے کو اکثر پیوند لگاتے تھے اور اس میں کبھی عار بھی محسوس نہیں کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام اپنے لباس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"و اللہ لقد رقَّعتُ مِدرعَتی هٰذہٖ حتّی استَحییتُ من راقِعِها، لقد قال لی قائلٌ: لا تنبذُها عنک؟ فقلتُ اغرُبْ عنِّی، فعندَ الصَّباحِ یحمدُ القومُ السُّرَی۔"19

خدا کی قسم میں نے اپنی اس قمیص میں اتنے پیوند لگائے ہیں کہ مجھے پیوند لگانے والے سے شرم آنے لگی ہے۔ مجھ سے ایک کہنے والے نے کہا کہ کیا آپ اسے اتاریں گے نہیں؟ تو میں نے اسے کہا میری نظروں سے دور ہو کہ صبح کے وقت ہی لوگوں کو رات کے چلنے کی قدر ہوتی ہے اور وہ اس کی مدح کرتے ہیں۔

اسی طرح امام احمد ابن حنبل روایت بیان کرتا ہے :

"حدثنا عبد الله، حدثني أبو عبد الله السلمي، حدثنا إبراهيم بن عقبة، عن سفيان الثوري، عن عمر بن قيس قال: قيل لعلي عليه السلام: "لم ترقع قميصك؟" قال: "يخشع القلب ويقتدي به المؤمن۔"20

اے امیر المؤمنین: آپؑ نے اپنی قمیص میں (اتنے) پیوند کیوں لگائے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایسا لباس پہننے سے دل میں عجز و فروتنی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور اہل ایمان مجھے اس لباس میں دیکھیں گے، تو (لباس کی سادگی میں) میری اقتدا کریں گے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ابن ابی الحدید معتزلی لکھتے ہیں:

"کان ثوبہ مرقوعا بجلد تارۃ، و لیف اخری، و نعلاہ من لیف۔" 21

آپ کے لباس کو پیوند لگے ہوتے تھے، کبھی کھال کے ہوتے تھے تو کبھی کھجور کی چھال کے اور آپ کے جوتے کھجور کی چھال کے ہوتے تھے۔

آپ علیہ السلام کا عام لباس تہہ بند، کرتہ اور چادر تھی، سر پر عمامہ اکثر پہنتے تھے اور کہا کرتے تھے:

"العمائم تیجان العرب۔" 22

عمامہ عربوں کا تاج ہے۔

آپ علیہ السلام اکثر ایک پھٹی پرانی جوتی پہنتے تھے۔ نہج البلاغہ میں ایک خطبہ کے آغاز میں ارشاد ہے:

"قال عبد الله ابن عباس دخلت علی امیر المؤمنین علیه السلام بذی قار و هو یخصف نعله فقال لی ما قیمة هذه النعل فقلت لا قیمة لها، فقال علیه السلام لهی احب الی من امرتکم الا ان اقیم حقا او ادفع باطلا۔" 23

عبد اللہ ابن عباس کا بیان ہے کہ میں مقام ذی قار میں امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، جب آپ اپنی نعلین کی مرمت کر رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا، کہ ان جوتیوں کی قیمت کیا ہے؟ میں نے کہا اس کی کوئی قیمت نہیں ہے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ مجھے تمہاری حکومت سے زیادہ عزیز ہیں، مگر یہ کہ حکومت کے ذریعے میں کسی حق کو قائم کر سکوں یا کسی باطل کو دفع کر سکوں۔

آپ علیہ السلام کا کھانا پینا

پہناوے کی طرح آپ علیہ السلام کا کھانا پینا بھی انتہائی سادہ اور روکھا سوکھا ہوتا تھا۔ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ کے مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں:

"کان یأتدم اذا ائتدم بخل او ملح، فان ترقی عن ذالک فبعض نبات الارض، فان ارتفع عن ذالک فبقلیل من البان الابل، و لا یاکل اللحم الا قلیلا، و یقول: لا تجعلوا بطونکم مقابر الحیوان۔" 24

اگر روٹی کے ساتھ کوئی اور چیز استعمال کرتے تو وہ سرکہ ہوتا یا نمک، اس سے آگے بڑھتے، تو کوئی سبزی اور اس سے آگے بڑھتے، تو تھوڑا سا اونٹنی کا دودھ ہوتا۔ اور گوشت بہت کم کھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اپنے شکموں کو جانوروں کا گورستان نہ بناؤ۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کان لیطعم خبز البر و اللحم و ینصرف الی منزلہ و یأکل خبز الشعیر و الزیت و الخل۔"25

آپ مہمانوں کو گوشت اور گندم کی روٹی کھانے میں دیتے تھے اور گھر واپس آکر خود جَو کی روٹی روغن زیتون یا سرکہ سے کھاتے تھے۔

آپ علیہ السلام روٹی کے سوکھے ٹکڑے اور ستو ایک تھیلی میں بند رکھتے تھے اور اس پر مہر لگا دیتے تھے کچھ لوگوں نے جب آپ علیہ السلام پر اعتراض کیا تو انہیں جواب میں فرمایا :

"انی لا احب ان یدخل بطنی شئ اعرف سبیلہ۔"26

مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس چیز سے پیٹ بھر لوں جسے میں جانتا نہیں ہوں۔

آپ علیہ السلام نے اپنے گورنر عثمان بن حنیف کو تنبیہ کرنے کے بعد انہیں اپنی حالت و کیفیت کے بارے میں بتاتے ہیں :

"الا انّ لکلّ مأمومٍ اماماً یقتدِی بہ و یستضیئ بنور علمہٖ ! الا و انّ امامکم قد اکتفیٰ من دنیا کم بطمریہ و من طعَمہٖ بقرضیہ۔ فو اللہِ ما کنزتُ من دنیاکم تبرًا و لا ادّخرتُ من غنائمھا وفراً و لا اعددتُ لبالی ثوبیّ طمراً۔ و لو شئت لاھتدیتُ الطّریق الیٰ مصفّی ھٰذا العسلِ و لُبابِ ھٰذا القمح و نسائج ھٰذا القزّ۔ و لٰکن ھیھات ان یغلبنی ھوای و یقودنی جشعی الیٰ تخیّرِ الاطعمہ۔ و لعلّ بالحجاز او الیمامۃ من لا طمع لہٗ فی القرص و لا عھد لہٗ بالشّبعِ، او ابیتُ مبطاناً و حولی بطونٌ غرثی و کباداً حرّی۔ أأقنعُ من نفسی بان یقال امیر المؤمنین و لا اشارکھم فی مکارہِ الدّھر۔ او اکون اسوۃً لھم فی جشوبۃ العیش۔ فما خُلقتُ لیشغلنی اکل الطیّبات کالبھیمۃِ المربوطۃِ ھمّھا علفھا، او المرسلۃِ شغلھا تقمّمھا، تکترشُ من اعلافھا و تلھو عمّا یرادُ بھا۔"27

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہر مقتدی کا ایک امام ہوتا ہے، جس کی وہ پیروی کرتا ہے اور جس کے نور علم سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ دیکھو ! تمہارے امام کی حالت تو یہ ہے کہ اس نے دنیا کے ساز و سامان میں سے دو چادروں اور کھانے میں سے دو روٹیوں پر قناعت کر لی ہے۔ خدا کی قسم میں نے تمہاری دنیا سے سونا سمیٹ کر نہیں رکھا اور نہ اس کے مال و متاع میں سے انبار جمع کر رکھے ہیں اور نہ ان کپڑوں کے بدلے میں کوئی اور کپڑے مہیا کیے ہیں۔ اگر میں چاہتا تو صاف ستھرے شہد، عمدہ گیہوں اور ریشم کے بنے ہوئے کپڑوں کے لیے ذرائع مہیا کر سکتا تھا۔ ایسا کہاں ہو سکتا ہے کہ خواہشات مجھے مغلوب بنالیں اور حرص مجھے اچھے اچھے کھانوں کے چن لینے کی دعوت دے۔ حجاز و یمامہ میں شاید ایسے بھی لوگ ہوں کہ جنہیں ایک روٹی کے ملنے کی بھی آس نہ ہو، اور انہیں پیٹ بھر کھانا کبھی نصیب نہ ہوا ہو۔ کیا میں اپنا پیٹ بھر کر سویا رہوں اس حالت میں کہ میرے گرد بھوکے اور پیاسے جگر تڑپتے ہوں کیا میں اسی میں مگن رہوں کہ مجھے امیر المؤمنین کہا جاتا ہے ؟ مگر میں زمانے کی سختیوں میں مؤمنوں کا شریک نہ بنوں۔ اور زندگی کی بدمزگیوں میں ان کے لیے نمونہ نہ بنوں۔ میں اس لیے تو پیدا نہیں ہوا ہوں کہ اچھے اچھے کھانوں کی فکر

میں لگا رہوں۔ اس بندھے ہوئے چوپایہ کی طرح جسے صرف اپنے چارے ہی کی فکر لگی رہتی ہے۔ یا اس کھلے ہوئے جانور کی طرح کہ جس کا کام منہ مارنا ہوتا ہے، وہ گھاس سے پیٹ بھر لیتا ہے اور جو اس سے مقصد پیش نظر ہوتا ہے اس سے غافل رہتا ہے۔

ابن شہر آشوب ایک روایت میں بیان کرتے ہیں:

"و ترصد غداه عمرو ابن حريث فاتت فضة بجراب مختوم فاخرج منه خبزا متغيرا خشنا فقال عمرو: يا فضة لو نخلت هذا الدقيق و طيبته قالت كنت افعل فهاني و كنت اضع في جرابه طعاما طيبا فختم جرابه۔ ثم ان امير المؤمنين فته في قصعة و صب عليه الماء ثم ذر عليه الملح و حسرت عن ذراعه فلما فرغ قال: يا عمرو لقد حانت هذه، مد يده الى محاسنه ، خسرت هذه ان ادخلها النار من اجل الطعام و هذه يخزيني۔"28

عمرو ابن حریث کہتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کے وقت مجھے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک مہر شدہ تھیلی آپ علیہ السلام کے آگے رکھی ہوئی ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس میں سے سوکھی روٹی کے ٹکڑے نکالے اور انہیں پانی میں بھگو کر اور ان پر نمک چھڑک کر کھانے لگے۔ میں نے روٹی کے ٹکڑوں کو دیکھ کر فضہؓ سے کہا: تم سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ گوندھنے سے پہلے آٹا چھان کر بھوسی الگ کر دیا کرو۔ فضہ نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ آٹا چھانا تھا مگر آپ علیہ السلام نے آئندہ ایسا کرنے سے روک دیا۔ میں نے اس تھیلی میں سوکھے ٹکڑوں کے علاوہ کھانے کی کچھ اور چیزیں بھی رکھ دی تھیں، مگر آپ نے اس پر مہر لگا دی تاکہ اس میں کسی اور چیز کا اضافہ نہ کر سکوں

اسی طرح ابن شہر آشوب ایک اور روایت بیان کرتے ہیں:

"و رأه عدی بن حاتم و بین یدیه شنة فیها قراح ماء و کسرات من خبز شعیر و ملح فقال انی لا اری لک یا امیر المؤمنین لتظل نهارک طاو یا مجاهدا و باللیل ساهرا مکایدا ثم یکون هذا فطورک! فقال: علل النفس بالقنوع و الا طلبت منک فوق ما یکفیها۔"29

عدی ابن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپ کو دیکھا کہ آپؑ کے آگے جو کی روٹی کے سوکھے ٹکڑے اور نمک رکھا ہے اور ایک پیالہ پانی کا بھرا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ دن کے اوقات میں مصروف جہاد اور راتوں کے اوقات میں عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور پھر یہ کھانا کھاتے ہیں؟ آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ نفس کو ریاضت کا خوگر بنانا چاہیے تاکہ وہ طغیانی اور سرکشی پر نہ اتر آئے۔ اس کے بعد آپ نے یہ شعر پڑھا: اپنے نفس کو قناعت کا خوگر بناؤ ورنہ وہ ضرورت سے زیادہ کا خواہشمند ہوگا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ:

"ان علیا علیہ السلام قدم الیہ لحم غث فقیل لہ نجعل لک فیہ سمنا ، فقال علیہ السلام انا لا نا کل ادامین جمیعا۔"30

ایک دفعہ علی علیہ السلام کے سامنے بغیر روغن کے پکا ہوا گوشت پیش کیا گیا تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو اس میں ہم روغن ڈال دیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ہم ایک وقت میں دو قسم کی چیزیں نہیں کھاتے۔

عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آپ کے سامنے فالودہ پیش کیا گیا تو آپ علیہ لسلام نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا:

"کل شیء لم یا کل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لا احب ان اکل منہ۔"31

ہر وہ چیز جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہ کھایا ہو اس کا کھانا مجھے پسند نہیں۔

آپ علیہ السلام کے کھانے کے متعلق کہا جاتا ہے:

"ما شبع من طعام قط۔"32

آپ نے کبھی کھانا پیٹ بھر نہیں کھایا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے :

"کان امیر المؤمنین علیہ السلام اشبہ الناس طعمة برسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یا کل الخبز و الخل و الزیت ویطعم الناس الخبز و اللحم۔"33

امیر المؤمنین علیہ السلام کھانے کے معاملے میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشابہ تھے۔ آپؑ مہمانوں کو گوشت اور روٹی کھانے میں دیتے تھے اور خود جَو کی روٹی یا سرکہ یا روغن زیتون سے کھاتے تھے۔

آپ علیہ السلام کی تعلیم وتربیت

حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے چچازاد بھائی تھے آپؑ اس قرابت داری کو بیان کرتے ہیں:

"وقدعلمتم موضعی مِن رسول اللہ صلّی االلہ علیہ و آلہٖ وسلّم بالقرابۃِ القریبۃِ و المنزِلۃِ الخَصِیصَۃِ، وضعنی فی حِجرہٖ و انا ولدٌ یضُمّنی الیٰ صدرہ، و یکنفنی الیٰ فِراشِہ، و یُمِسُّنی جسدہٗ، و کانَ یمضغُ الشّیئَ ثُمَّ یُلقِمُنیہِ، و ما وجدَلی کَذبَۃً فی قولٍ، و لا خطلۃً فی فعلٍ۔"34

تم میرے اس مقام کو جانتے ہی ہو، جو رسول اللہ صلّی اللہُ علیہ و آلہٖ وسلّم سے قریب کی قرابت داری اور مخصوص منزلت کی وجہ سے ہے۔ میں بچہ ہی تھا کہ آپؐ نے مجھے گود میں لیا تھا، اپنے سینے سے چمٹائے رکھتے تھے،

بستر میں اپنے پہلو میں جگہ دیتے تھے، اپنے جسم مبارک کو مجھ سے مس کرتے تھے، اور اپنی خوشبو مجھے سنگھاتے تھے، پہلے آپؐ کسی چیز کو چباتے تھے، پھر اس کے لقمے بنا کر میرے منہ میں دیتے تھے، انہوں نے نہ تو میری کسی بات میں جھوٹ کا کبھی شائبہ پایا اور نہ میرے کسی کام میں لغزش و کمزوری دیکھی۔

آپ علیہ السلام کو تعلیم و تربیت کی جو درسگاہ نصیب ہوئی وہ اس دنیا میں کسی اور کو نصیب نہ ہو سکی۔ آپ علیہ السلام نے اللہ کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی گود میں آنکھیں کھولیں۔ آپ ہی کی پاکیزہ آغوش میں پرورش پائی۔ بچپنے سے لیکر جوانی تک آپ کے ساتھ گذارے۔ آپ ہی کے سرچشمہ علم و ہدایت سے فیضیاب ہوئے اور آپ ہی کی زبان چوس کر پروان چڑھے۔ اسی طرح ایک روایت میں بیان ہے :

"عن فاطمۃ بنت اسد ام علی۔ رضی اللہ تعالی عنھا۔ قالت: لما ولدتہ سماہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم علیا و بصق فی فیہ ثم انہ القمہ لسانہ فما زال یصمہ حتی نام قالت فلما کان من الغدطلبنا مرضعۃ فلم یقبل ثدی احد فدعو نالہ محمدا فالقمہ لسانہ کذالک ماشاء اللہ تعالیٰ۔"35

حضرت علی علیہ السلام کی مادر گرامی فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے علی کو جنم دیا تو آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ان کا نام علی رکھا۔ اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ٹپکایا اور اپنی زبان ان کے منہ میں دے دی، جسے چوستے چوستے سو گئے۔ جب دوسرا دن ہوا تو ہم نے دایہ تلاش کی مگر انہوں نے کسی کی چھاتی کی طرف منہ نہ بڑھایا۔ ہم نے محمد (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم) کو یاد کیا، تو آپ نے اپنی زبان ان کے منہ میں رکھ دی، تو وہ پھر سکون کی نیند سو گئے۔ جب تک اللہ نے چاہا ایسا ہی ہوتا رہا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اگرچہ پرورش اپنی ماں کی گود میں پائی مگر اس کی دیکھ بھال آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم ہی کرتے رہے۔ اپنے ہاتھوں سے نہلاتے تھے، اکثر و بیشتر اپنے گود میں لیے رہتے تھے، جب علی علیہ السلام سو جاتے تھے، تو خود رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم جھولا جھلاتے تھے۔ جاگتے تو لوری دیتے اور غیر معمولی محبت کا اظہار کرتے اور ماں باپ سے بڑھ کر نگرانی و تربیت میں حصہ لیتے، بلکہ چھ برس کے سن میں علی علیہ السلام مستقل طور پر پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تربیت و کفالت میں آگئے اور ماں باپ دونوں ان کی طرف سے بے فکر ہو گئے۔ جس کے متعلق تاریخ طبری میں ایک روایت بیان کی گئی ہے:

"حدثنا ابن حمید قال حدثنا سلمۃ قال حدثنی محمد ابن اسحاق قال فحدثنی عبد اللہ بن ابی نجیح عن مجاھد بن جبیر ابی الحجاج قال کامن نعمۃ اللہ علی علی ابن ابی طالب و ما صنع اللہ لہ و ارادہ بہ من الخیر ان قریشا اصابتھم ازمۃ شدیدۃ و کان ابو طالب ذا عیال کثیر فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم للعباس عمہ و کان من ایسر بنی ھاشم یا عباس اخاک ابا طالب کثیر العیال و اصاب الناس ما تری من ھذہ الازمۃ فانطلق بنا فلنخفف عنہ من عیالہ آخذ من بنیہ رجلا تاخذ من بنیہ رجلا فنکفھما عنہ قال العباس حتی

اتیا اباطالب فقالا انا نرید ان نخفف عنک من عیالک حتی ینکشف عن الناس ما هم فیہ فقال لھما ابو طالب اذا ترکتما لی عقیلا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلم علیا فضمہ الیہ و اخذ العباس جعفرا فضمہ الیہ فلم یزل علی ابن ابی طالب مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلم حتی بعثہ اللہ نبیا فاتبعہ علی فآمن بہ و صدقہ و لم یزل جعفر عند العباس حتی اسلم و استغنی عنہ۔"36

علی ابن ابی طالب پر اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی انعام تھا کہ قریش شدید قحط کی زد میں آ گئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے علی کے لیے جس بہتری اور بھلائی کا ارادہ کیا تھا اسے پورا کیا۔ ابو طالب کثیر العیال تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اپنے چچا عباس، جو بنی ہاشم میں مالدار تھے، سے فرمایا کہ اے عباس! آپ کا بھائی ابو طالب کثیر العیال ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ قحط نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ چلیں ہم ابو طالب سے کچھ بار ہلکہ کریں اور اس کی اولاد میں سے ایک بیٹے کو آپ لے لیں اور ایک بیٹے کو میں لے لوں ہم دونوں ان کی کفالت کریں۔ ہم دونوں ابو طالب کے پاس آئے اور کہا ہم آپ سے آپ کا بار ہلکہ کرنا چاہتے ہیں، تو ابو طالب نے کہا کہ آپ عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور اس کے علاوہ جس کو چاہو لے جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علیؑ کو لے لیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا۔ علی ابن ابی طالب آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث برسالت کیا۔ علیؑ نے آپؐ کی اتباع کی آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کی تصدیق کی۔ جعفر، عباس سے اس وقت تک جدا نہ ہوئے جب تک وہ اسلام سے مشرف ہوئے اور اس سے بے نیاز ہو گئے۔

اسی طرح حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زیر تربیت ہونے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

"و لقد قرنَ اللہ بہٖ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم مِن لدنْ اَنْ کانَ فطیمًا اعظمُ مَلَکٍ مِن ملآئِکتہٖ یسلُکُ بہٖ طریقَ المکارِمِ و محاسِنِ اَخلاقِ العالَمِ لیلہٗ و نہارَہٗ و لقد کنتُ اتّبِعہٗ اتّباعَ الفصیلِ اثرَ اُمِّہٖ، یرفعُ لِیْ فی کلّ یومٍ مِن اَخلاقِہٖ علما، و یامُرُنی بالاقتِداۤءِ بِہٖ، و لقد کانَ یُجَاوِرُ فی کُلِّ سنۃٍ بِحِراۤءَ فَاَراہُ و لایراہُ غیری، و لم یجمعْ بیتٌ واحِدٌ یو مئذٍ فی الاسلام غیرُ رسولِ اللہِ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم و خدیجۃَ و انا ثالِثُھما۔ اریٰ نُورَ الوحیِ و الرِّسالۃِ۔ و اشُمُّ ریحَ النُّبوّۃِ۔ و لقد سمِعْتُ رنّۃَ الشّیطانِ حینَ نزلَ الوَحْیُ علیہِ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم فقُلتُ یا رسولَ اللہِ ماھٰذِہٖ الرَّنّۃُ؟ فقالَ ھٰذا الشّیطانُ اَیِسَ من عَبادتِہٖ، اِنّکَ تَسمعُ ما اَسمَعُ تَریٰ ما اَریٰ اِلّا انّکَ لستَ بِنَبیٍّ و لکنّکَ و زیرٌ و انّکَ لعلیٰ خیرٍ۔"37

اللہ نے آپؐ کی دودھ چھڑائی کے وقت ہی سے فرشتوں میں سے ایک عظیم المرتبت فرشتہ کو آپؐ کے ساتھ لگایا تھا۔ جو انہیں شب و روز بزرگ خصلتوں اور پاکیزہ سیرتوں کی راہ پر لے چلتا تھا اور میں ان کے پیچھے پیچھے یوں لگا رہتا تھا جیسے اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ آپؐ ہر روز میرے لیے اخلاق حسنہ کے پرچم بلند کیا کرتے تھے، مجھے ان کی پیروی کا حکم دیتے تھے، ہر سال غارِ حراء میں کچھ عرصہ قیام فرماتے تھے اور وہاں میرے علاوہ کوئی

اور انہیں نہیں دیکھتا تھا۔ اس وقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور خدیجہؓ کے گھر کے علاوہ کسی گھر کی چار دیواری میں اسلام نہ تھا البتّہ میں ان میں تیسرا تھا۔ میں وحی و رسالت کا نور دیکھتا تھا۔ میں نبوّت کی خوشبو سونگھتا تھا۔ جب آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو میں نے شیطان کی ایک چیخ سنی، جس پر میں نے پوچھا کہ یا رسولؐ اللہ یہ آواز کیسی ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ شیطان ہے کہ جو اپنے پوجے جانے سے مایوس ہو گیا ہے۔ جو میں سنتا ہوں وہ تم بھی سنتے ہو اور جو میں دیکھتا ہوں وہ تم بھی دیکھتے ہو، فرق اتنا ہے کہ تم نبی نہیں ہو بلکہ وزیر ہو اور یقینا بھلائی کی راہ پر ہو۔

حضرت علی علیہ السلام کا علم

حضرت علی علیہ السلام اپنے علم کے بارے میں نہج البلاغہ میں ارشاد فرماتے ہیں :

"ایّھا النّاسُ سلونی قبل ان تفقدونی فلانا بِطرقِ السَّمآئِ اعلمُ منّی بِطرقِ الارضِ۔"38

اے لوگو! مجھے کھو دینے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو کیونکہ میں زمین کی راہوں سے زیادہ آسمان کے راستوں سے واقف ہوں۔

اور مزید ارشاد فرماتے ہیں:

"واللہ لو شئتُ ان اُخبر کلَّ رجلٍ منکم بِمخرجہٖ و مولجہٖ و جمیعِ شأنِہٖ لفعلتُ۔ وَ لٰکن اخافُ ان تکفروا فِیَّ برسولِ اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم۔ اَلَا وَ اِنّی مفضیہِ اِلیٰ الخآصّۃِ مِمَّن یؤمن ذالک منہُ۔"39

اللہ کی قسم! اگر میں بتانا چاہوں تو تم میں سے ہر شخص کو بتا سکتا ہوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور اسے کہاں جانا ہے اور اس کے پورے حالات کیا ہیں؟ لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم مجھ میں کھو کر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا انکار کر دوگے۔ البتہ میں اپنے خاص دوستوں تک یہ چیزیں ضرور پہنچاؤں گا جن کے بھٹکنے کا اندیشہ نہیں۔

آپ علیہ السلام کو یہ سارے علوم اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے بتائے ہیں:

"والّذی بعثہٗ بالحقّ و اصطفاہُ علی الخلقِ ما انطق الّا صادقاً و لقد عَھِدَ الیَّ بِذالک کُلِّہٖ، و بِمھلکِ مَن یھلک و منجی مَن ینجو۔ و مآلِ ھٰذا الامرِ۔ و ما ابقیٰ شیئاً یمُرُّ علیٰ رأسِی الّا اَفرغَہٗ فی اذنیَّ و افضیٰ بہٖ الیَّ۔"40

اس ذات کی قسم جس نے پیغمبرؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور ساری مخلوقات میں سے اسے منتخب کیا، میں جو کہتا ہوں سچ کہتا ہوں، مجھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ان تمام چیزوں اور ہلاک ہونے والوں کی ہلاکت، اور نجات پانے والوں کی نجات اور اس امر کے انجام کی خبر دی ہے۔ اور ہر وہ چیز جو سر پر سے گذرے گی اسے میرے کانوں میں ڈالے اور مجھ تک پہنچائے بغیر نہیں چھوڑا۔

حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے علم کا دروازہ ہیں:

"نحنُ الشِّعارُ و الاصُحابُ و الخزنۃُ و الابوابُ، لاتؤتی البیوتَ الّا مِن ابوابِها، فَمنُ اتاھا مِن غیرِ ابوابِھا سمِّی سارِقاً۔" 41

ہم قریبی تعلق رکھنے والے اور خاص ساتھی، خزانہ دار اور دروازے ہیں اور گھروں میں دروازوں ہی سے آیا جاتا ہے اور جو دروازوں کو چھوڑ کر کسی اور طرف سے آئے اس کا نام چور ہوتا ہے۔

ابن ابی الحدید اس قول کی وضاحت میں لکھتے ہیں :

"یعنی بہ خزنۃُ العلمِ و ابوابہ قال رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلّم انا مدینۃ العلم و علیٌّ بابھا، و من اراد الحکمۃ فلیأتِ الباب و قال صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلّم فیہ علیہ السلام: خازنُ علمی، و تارۃً اُخرٰی عیبۃُ علمی۔" 42

علم کے خزانے اور اس کے دروازے " اس بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا قول ہے: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے اور جو حکمت چاہتا ہو، اسے دروازے کے پاس آنا چاہیے اور آپ علیہ السلام کے بارے میں آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا ہے خازن علمی (میرے علم کے خزانے دار) اور کبھی کبھی عیبۃ علمی (میرے علم کو محفوظ رکھنے والے) فرماتے تھے۔

اسی طرح ایک حدیث پاک میں آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا ارشاد ہے:

"انا مدینۃ العلمِ و علی بابھا فمن اراد العلمَ فلیأتِ الباب۔" 43

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے، جو علم کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ دروازہ سے آئے۔

جس طرح حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے علم کا دروازہ ہے اسی طرح آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی حکمت کا بھی دروازہ ہے، اس بارے میں ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے:

"انا دار الحکمۃ و علیٌ بابھا۔" 44

میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کی شجاعت

حضرت علی علیہ السلام اپنی شجاعت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"انا وضعتُ فی الصِغَرِ بکلاکلِ العربِ و کسرْتُ نواجِمَ قرونِ ربیعۃَ و مُضَرَ۔" 45

میں نے تو بچپن ہی میں عرب کا سینہ پیوندِ زمین کر دیا تھا اور قبیلہ ربیعہ اور مضر کے ابھرے ہوئے سینگوں کو توڑ دیا تھا۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

"انّی و اللہ لو لقیتُھم واحداً و ھم طِلا عُ الارضِ کُلِّھا ما بَالَیتُ و لا استوحَشْتُ، وَ انّی مِن ضَلاَلِھم الّذِی ھُم فِیہِ و الھُدیٰ الّذِی انا علیہِ لَعلٰی بَصِیرۃٍ مِن نفسی و یقینٍ مِن ربّی و انّی الی لقائِ اللہ و حسنِ ثوابِہٖ لمنتَظِرٌ راجٍ۔"46

اللہ کی قسم میں تن تنہا ان کے مقابلے کے لیے نکلوں اور زمین کی ساری وسعتیں ان سے چھلک رہی ہوں، جب بھی میں پرواہ نہ کروں اور نہ پریشان ہوں، جس گمراہی میں وہ ہیں اور جس ہدایت پر میں ہوں، اس کے متعلق میں پوری بصیرت پر ہوں۔ اور اپنے پروردگار کے فضل سے یقین رکھتا ہوں اور میں اللہ کے حضور میں پہنچنے کا مشتاق ہوں اور اس کے حسن ثواب کے لیے دامنِ امید پھیلائے ہوئے منتظر ہوں۔

شجاع اور پرہیزگار انسان کبھی بھی موت سے گھبراتا نہیں کیونکہ موت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا نام ہے۔ اس لیے حضرت علی علیہ السلام اپنے لیے موت کو زیادہ پسند کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

"امّا قولُکم أَ کُلُّ ذالک کراھیۃُ الموتِ فَوَاللہ ما اُبالی دخلتُ الی الموتِ او خرج الموتُ الیَّ۔"47

لیکن تم لوگوں کا یہ کہنا کہ یہ پس و پیش کیا اس لیے ہے کہ میں موت کو ناخوش جانتا ہوں؟ تو اللہ کی قسم! مجھے ذرا پرواہ نہیں کہ میں موت کی طرف بڑھوں یا موت میری طرف بڑھے۔ "

جب آپ علیہ السلام کو موت سے ڈرایا گیا تو فرمایا:

"و انَّ علیَّ مِن اللہ جنّۃً حصینۃً فِاذا جآئَ یومی انفرجتُ عنّی و اسلمتْنی، فحینئذٍ لا یطیشُ السّھمَ و لا یبرأُ الکلْمُ۔"48

مجھ پر اللہ کی ایک سپر ہے، جب موت کا دن آئے گا تو وہ مجھے موت کے حوالے کر کے مجھ سے الگ ہو جائے گی اس وقت نہ تیر خطا کرے گا اور نہ زخم بھر سکے گا۔

حضرت علی علیہ السلام اپنی جرأت و بہادری کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"فقمتُ بالامرِ حین فشِلوا و تطَلّعتُ حینَ تقبّعوا و نطقتُ حینَ تعتعوا، و مضیتُ بنورِ اللہ حین وقفوا، و کنتُ اخفضھم صوتاً و اعلاھم فوتاً۔ فطِرتُ بعنانھا و استبددتُ برِھانھا کالجبلِ لاَ تُحرّکُہُ القواصِفُ۔"49

میں نے اس وقت اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ قیام کیا جبکہ اور سب اس راہ میں قدم بڑھانے کی جرأت نہ رکھتے تھے اور اس وقت سر اٹھا کر سامنے آیا جبکہ دوسرے گوشوں میں چھپے ہوئے تھے اور اس وقت زبان کھولی جب دوسرے گنگ نظر آتے تھے۔ اس وقت نور خدا میں آگے بڑھا جبکہ دوسرے زمین گیر ہو چکے تھے۔ گو میری آواز ان سب سے دھیمی تھی، مگر سبقت اور پیش قدمی میں، میں سب سے آگے تھا۔ میرا اس تحریک کی باگ تھامنا تھا کہ

وہ اڑ سی گئی اور میں صاف تھا جو اس میدان میں بازی لے گیا۔ معلوم ہوتا تھا جیسے پہاڑ جسے نہ تند ہوائیں جنبش دے سکتی ہیں اور نہ تیز جھکڑ اپنی جگہ سے ہلا سکتے ہیں۔

اسلام اور ایمان علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام دین فطرت پر پیدا ہوئے ہیں جس کے متعلق انہوں نے خود نہج البلاغہ میں ارشاد فرمایا ہے:

"فانی ولدت علی الفطرۃ و سبقت الی الایمان و الھجرۃ۔"50

میں دین فطرت پر پیدا ہوا ہوں اور میں نے ایمان اور ہجرت میں سبقت حاصل کی ہے۔

اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام پیدا ہی اسلام پر ہوئے تھے کیونکہ اسلام دین فطرت ہے اور علی علیہ السلام اسی فطرت پر پیدا ہوئے تھے۔ اس کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

"فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔"51

ترجمہ: ہر چیز سے منہ موڑ کر دین کی طرف رخ کر لو یہ اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔

اسی طرح آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے:

"حدثنا آدم، حدثنا ابن أبي ذئب، عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: "كل مولود يولد على الفطرة، فأبواه يهودانه، أو ينصرانه، أو يمجسانه۔"52

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کے ایمان کے بارے میں احمد ابن زینی الدحلان لکھتے ہیں:

"لم یتقدم من علی رضی اللہ عنہ شرک ابدا لانہ کان مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی کفالتہ کاحد اولادہ و تبعہ فی جمیع امورہ۔"53

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کبھی شرک کا سابقہ نہیں پڑا، کیونکہ وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تربیت و کفالت میں آپؐ کی اولاد کی طرح رہے اور تمام امور میں انہی کی پیروی کرتے تھے۔

لہٰذا جس انسان کی ولادت اسلام پر ہو اور تربیت اسلام کے بانی، اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سائے میں ہو اور وہ تمام افعال و اعمال میں نبی صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تابع بھی رہا ہو، اسے قانون فطرت اور حکمِ تربیت کے لحاظ سے ایک لمحہ کے لیے بھی کافر و مشرک تصور نہیں کیا جاسکتا۔

امام زین العابدین علی ابن الحسین علیہما السلام سے جب حضرت علی السلام کے ایمان کے بارے پوچھا گیا کہ آپ علیہ السلام کب ایمان لائے تھے، تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"او کان کافرا قط, انما کان لعلی علیہ السلام حیث بعث اللہ عز و وجل رسولہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم عشر سنین و لم یکن یومئذ کافرا و لقد آمن باللہ تبارک و تعالی و برسولہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم و سبق الناس کلھم الی الایمان باللہ و برسولہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔"54

کیا آپؑ کبھی کافر بھی رہے ہیں جو (یہ پوچھتے ہو؟) البتہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اس وقت ان کی عمر دس برس تھی اور وہ اس وقت کافر نہ تھے۔ آپ علیہ السلام نے اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر تمام لوگوں سے پہلے ایمان لے آنے میں سبقت حاصل کی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام ایک لمحہ کے لیے بھی کافر نہیں تھے، تو اس کے اسلام کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ کب مسلمان ہوئے درست نہیں ہے۔ حضرت علی علیہ السلام پیدا ہی فطرت پر ہوئے ہیں اور ابھی بچہ ہی تھے کہ آن حضرت صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اعلان نبوت کیا اور آپ علیہ السلام نے انہیں فوراً تسلیم کیا۔ ابتدا میں آن حضرت صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی تبلیغ کا آغاز اپنے گھر سے کیا اور گھر کے افراد میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی علیہ السلام نے آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بلاناغہ ایمان لے آئے اور آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جس کے بارے میں خود حضرت علی علیہ السلام کا نہج البلاغہ میں ارشاد ہے:

"ولم یجمع بیت واحد یومئذ فی الاسلام غیر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ و خدیجۃ و انا ثالثھما۔"55

اس وقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے گھر کے علاوہ کسی گھر یا چار دیواری میں اسلام نہ تھا البتہ میں ان میں سے تیسرا میں تھا۔

اسی طرح تاریخ طبری میں حضرت زید ابن ارقم سے مروی ہے:

"اول رجل صلّی مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم علی علیہ السلام۔"56

علی علیہ السلام پہلے مرد تھے جنہوں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

اسی طرح عباد بن عبد اللہ الاسدی حضرت علی علیہ السلام سے روایت بیان کرتے ہیں:

"أنا عبد الله و أخو رسوله صلى الله عليه و سلم ، و أنا الصديق الأكبر ، لا يقولها بعدي إلا كذاب ، صليت قبل الناس لسبع سنين۔"57

میں اللہ کا عبد ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں، میں ہی صدیق اکبر ہوں میرے بعد سوائے جھوٹے مفتر کے کوئی یہ دعوی نہیں کرے گا، میں تمام لوگوں سے سات سال پہلے رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں اس طرح بیان ہے:

"أخبرني محمد بن عبيد بن محمد الكوفي قال: حدثنا سعيد بن خثيم، عن أسد بن عبد الله البجلي، عن يحيى بن عفيف، عن عفيف قال: جئت في الجاهلية إلى مكة، فنزلت على العباس بن عبد المطلب، فلما ارتفعت الشمس، و حلقت في السماء، و أنا أنظر إلى الكعبة أقبل شاب، فرمى ببصره إلى السماء، ثم استقبل القبلة، فقام مستقبلها، فلم يلبث حتى جاء غلام، فقام عن يمينه، فلم يلبث حتى جاءت امرأة، فقامت خلفهما ، فركع الشاب، فركع الغلام و المرأة، فرفع الشاب، فرفع الغلام و المرأة، فخر الشاب ساجدا، فسجدا معه فقلت: يا عباس أمر عظيم فقال لي: أمر عظيم؟ فقال: أتدري من هذا الشاب؟ فقلت: لا فقال: هذا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب، هذا ابن أخي، و قال: تدري من هذا الغلام؟ فقلت: لا قال علي بن أبي طالب بن عبد المطلب، هذا ابن أخي۔ هل تدري من هذه المرأة التي خلفهما؟ قلت: لا قال: هذه خديجة ابنة خويلد زوجة ابن أخي هذا حدثني أن ربك رب السموات و الأرض أمره بهذا الدين الذي هو عليه، و لا و الله ما على ظهر الأرض كلها أحد على هذا الدين غير هؤلاء الثلاثة۔"58

مجھ سے بیان کیا ہے محمد ابن عبید الکوفی نے، ان سے بیان کیا ہے سعید ابن خثیم، ان سے بیان کیا ہے اسد ابن عبدۃ الجلیل، ان سے بیان کیا ہے یحیی ابن عفیف نے ان سے بیان کیا ہے عفیف نے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں مکہ میں (تجارت کی خاطر مکہ آیا کرتا تھا) عباس ابن عبد المطلب کے ہاں مہمان ٹھہرے وہ کہتے ہیں کہ جب سورج بلند ہو کر وسط آسمان کی طرف پہنچا اور میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ ایک جوان آیا اور آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا پھر کعبہ کی طرف بڑھا اور قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر گذری کہ ایک بچہ آیا جو ان کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر بعد ایک خاتون آئی جو ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ پس اس جوان نے رکوع کیا اور اس کے ساتھ اس بچہ اور خاتون نے بھی رکوع کیا۔ پھر اس جوان نے (رکوع سے) سر اٹھایا اس کے ساتھ اس بچہ اور خاتون نے بھی سر اٹھایا۔ پھر وہ جوان سجدے میں چلا گیا اور اس کے ساتھ اس بچہ اور خاتون نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے عباس کو کہا کہ یہ تو امر عظیم ہے، تو عباس نے بھی کہا کہ واقعی یہ امر عظیم ہے۔ (پھر عباس نے مجھے کہا) کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں، تو انہوں نے کہا کہ یہ جوان محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب میرے بھائی کے بیٹے ہیں۔ اس کے بعد پھر مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ اس بچہ کو جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا کہ یہ علی ابن ابی طالب ابن عبد

المطلب ہیں یہ بھی میرے بھتیجے ہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا آپ اس خاتون کو جانتے ہیں جو ان کے پیچھے تھیں؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا کہ یہ خدیجۃ بنت خویلد ہیں، جو میرے بھتیجے کی بیوی ہیں۔ اور وہ (آپؐ) کہتے ہیں کہ انہیں آپ کے اور آسمان کے پروردگار نے اس دین کا حکم دیا ہے، جس پر آپ انہیں دیکھ رہے ہیں۔ خدا کی قسم مجھے علم نہیں ہے کہ تمام روئے زمین پر ان تین کے علاوہ کوئی اور بھی اس دین پر ہو۔

اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روئے زمین پر ان تین ہستیوں کے علاوہ اور کوئی نماز ادا کرنے والا اور دین اسلام پر عمل کرنے والا نہیں تھا۔ یہی عفیف جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو ہمیشہ ان کے دل میں حسرت رہی کہ اگر وہ اس وقت ایمان لے آتے تو ایمان لانے والواں کی صف اول میں حضرت علی علیہ السلام اور حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے بعد ان کا نام آتا اور وہ اکثر کہا کرتے تھے:

"فلیتنی کنت آمنت یومئذ فکنت اکون ثالثا۔"59

کاش میں اس وقت ایمان لے آتا تو ایمان لانے والوں میں (حضرت خدیجۃ اور علی کے بعد) تیسرا ہوتا۔

حضرت علی علیہ السلام کی سبقت ایمانی کے متعلق سیرت ابن ہشام میں اس طرح بیان ہے:

"کان اول ذکر من الناس أمن برسول اللہ و صلی معه و صدق بما جاء من اللہ تعالی علی ابن ابی طالب ابن عبد المطلب ابن هاشم رضوان اللہ و سلامه علیه و هو یومئذ ابن عشر سنین۔"60

مردوں میں جو سب سے پہلے رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر ایمان لایا اور ان کے ساتھ نمازوں میں شریک ہوا اور جو کچھ اللہ کی طرف سے رسول لے کر آئے اس کی تصدیق کی وہ علی ابن ابی طالب ابن عبد المطلب ابن ہاشم رضوان اللہ و سلامہ علیہ ہیں اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

حضرت علی علیہ السلام کا سب سے پہلے اسلام لانے کے متعلق درج ذیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور چند کبار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم کے اقوال پیش کئے جارہے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ علیہ السلام ہی تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:

حدثنا أبو بكر بن إسحاق، أنبأ عبيد بن حاتم الحافظ، ثنا محمد بن حاتم المؤدب، ثنا سيف بن محمد، ثنا سفيان الثوري، عن سلمة بن كهيل، عن أبي صادق، عن الأغر، عن سلمان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أولكم واردا على الحوض، أولكم إسلاما، علي بن أبي طالب۔"61

حدیث بیان کی ہے ابو بکر ابن اسحاق نے اس سے عبید ابن حاتم حافظ نے اس سے محمد ابن حاتم مؤدب نے اس سے سیف ابن محمد سفیان ثوری نے اس سے سلمۃ ابن کہیل نے اس سے ابی صادق نے اس سے الاغر نے اسے سلمان

فارسی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے پہلے مجھ پر حوض کوثر پر وارد ہونے والے اور سب سے پہلے اسلام لانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

حدثنا علي، أنا شعبة، عن سلمة بن كهيل قال: سمعت حبة العرني يقول: سمعت عليا يقول: "أنا أول من أسلم أو صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم"62

میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے اسلام قبول کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

"انا اول من اسلم مع رسول الله صلّى الله عليه وسلم۔"63

میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ اسلام لایا ہوں۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

حدثنا إسحاق بن إبراهيم، أنا عبد الرزاق، أنا معمر، عن عثمان الجزري، عن مقسم، عن ابن عباس، قال: " أول من أسلم علي "64

سب سے پہلے اسلام لانے والے علیؑ ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حدثنا معاوية بن هشام قال: ثنا قيس عن سلمة بن كهيل عن أبي صادق عن عليم عن سلمان قال: "إن أول هذه الأمة ورودا على نبيها أولها إسلاما علي بن أبي طالب۔"65

اس امت میں سے جو شخص نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر حوض کوثر پر) سب سے پہلے وارد ہو گا وہ اور سب سے پہلے اسلام لانے والا علی ابن ابی طالب ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول لعلى ابن ابى طالب انت اول من امن بى و صدق۔"66

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علی بن ابی طالب سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم وہ پہلے شخص جو مجھ پر سب سے پہلے ایمان لائے ہو اور میری تصدیق کی ہے۔

اسی طرح یہ حدیث مبارکہ ایک اور طریقے سے اس طرح روایت ہوئی ہے:

حدثنا عباد بن يعقوب العرزمي، قال: نا علي بن هاشم، قال: نا محمد بن عبيد الله بن أبي رافع، عن أبيه، عن جده أبي رافع، عن أبي ذر، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه، قال لعلي بن أبي طالب: "أنت أول من

آمن بي، و أنت أول من يصافحني يوم القيامة، و أنت الصديق الأكبر، و أنت الفاروق تفرق بين الحق و الباطل، و أنت يعسوب المؤمنين، و المال يعسوب الكفار۔ "67

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علی ابن ابی طالب سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم وہ پہلے شخص جو مجھ پر سب سے پہلے ایمان لائے ہو اور تم سب سے پہلے قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کروگے، اور تم ہی صدیق اکبر ہو اور تم ہی فاروق ہو، جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہو، اور تم مؤمنوں کے سردار ہو اور مال کفار کا سردار ہے۔

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حدثنا وكيع، حدثنا شعبة، عن عمرو بن مرة، عن أبي حمزة مولى الأنصار، عن زيد بن أرقم قال: " أول من أسلم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم علي رضي الله عنه۔ "68

علی ابن ابی طالب سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ نماز کی ادائگی میں بھی دوسرے لوگوں پر سبق حاصل تھی۔ جس کے بارے میں درج ذیل چند احادیث پیش کی جارہی ہیں:

حدثنا شبابة قال: ثنا شعبة عن سلمة عن حبة العرني عن علي قال: "أنا أول رجل صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم "69

میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ صلّی اللہ وعلیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں اس طرح بیان ہے:

حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا الحسن بن علي بن عفان العمري، و حدثنا أبو بكر بن أبي دارم الحافظ، ثنا إبراهيم بن عبد الله العبسي، قالا: ثنا عبيد الله بن موسى، ثنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن المنهال بن عمرو، عن عباد بن عبد الله الأسدي، عن علي رضي الله عنه قال: "إني عبد الله، و أخو رسوله، و أنا الصديق الأكبر لا يقولها بعدي إلا كاذب، صليت قبل الناس بسبع سنين قبل أن يعبده أحد من هذه الأمة 70"

میں اللہ کا عبد ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں، میں ہی صدیق اکبر ہوں میرے بعد اس کا دعوی جو کرے گا وہ جھوٹا ہو گا۔ میں نے دوسرے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے اس سے پہلے کہ کوئی اور اس امت میں سے اللہ کی عبادت کرتا۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حدثنا إسماعيل بن موسى قال: حدثنا علي بن عابس، عن مسلم الملائي، عن أنس بن مالك، قال: " بعث النبي صلى الله عليه وسلم يوم الإثنين، و صلى و علي يوم الثلاثاء۔ "71

نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیر کو مبعوث ہوئے اور علی نے منگل کو نماز پڑھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حدثنا محمد بن حمید قال: حدثنا إبراهيم بن المختار، عن شعبة، عن أبي بلج، عن عمرو بن ميمون، عن ابن عباس، قال: "أول من صلى علي۔ "72

سب سے پہلے (حضرت) علی نے نماز پڑھی ہے۔

قال: أخبرنا محمد بن عمر، قال: أخبرنا إبراهيم بن نافع، وإسحاق بن حازم، عن أبي نجيح، عن مجاهد، قال: "أول من صلى علي وهو ابن عشر سنين "73

علیؑ نے سب سے پہلے نماز پڑھی جب کہ وہ دس سال کے بچے تھے۔

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"اشهد على رسول الله (صلى الله عليه و آله وسلم) لسمعته وهو يقول ان السموات السبع و الارضين السبع لو وضعتا فی کفة ثم وضع ایمان علی فی کفة میزان لرجح ایمان علی۔ "74

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمارہے تھے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا وزن ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو علی کا ایمان بھاری ہو جائے گا۔

جس انسان کا ایمان تمام آسمانوں اور زمین کے ایمان سے بھاری ہو اس کے فضائل بیان کرنے سے زبان قاصر ہے اور کاغذ و قلم لکھنے سے عاجز ہیں۔

فضائل علی علیہ السلام

(الف) قرآن کی روشنی میں

1 آیت مباہلہ

حضرت علی علیہ السلام کو قرآن کی روشنی میں نفس رسول کہا گیا ہے۔ جیسے آیت مباہلہ میں ارشاد باری تعالی ہے:

"فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۫ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ "75

ترجمہ: آپؐ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی اگر یہ لوگ (عیسیٰؑ کے بارے میں) آپؐ سے جھگڑا کریں تو آپؐ کہیں: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ، ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ، پھر دونوں فریق اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

حدیث مبارکہ میں اس آیۃ کریمہ کی وضاحت اس طرح بیان کی گئی ہے:

"حدثنا قتيبة قال: حدثنا حاتم بن إسماعيل، عن بكير بن مسمار، عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه، قال: لما أنزل الله هذه الآية: تعالوا ندع أبناءنا وأبناءكم، دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا، فقال: "اللهم هؤلاء أهلي۔"76

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیۃ "فقل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلوایا اور فرمایا اے اللہ ! میرے اہل بیت یہی لوگ ہیں۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جب نجران کے نصاریٰ کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بحث و مباحثہ ہوا کہ وہ اللہ کے برگزیدہ نبی ہیں نہ کہ وہ اللہ یا اس کے بیٹے ہیں، تو آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں بہت دلائل سے سمجھایا لیکن وہ کوئی بات ماننے کو تیار نہ ہوئے، تو اس وقت اللہ تعالی کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ ان نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ ہو جس میں دونوں فریق مل کر ایک میدان میں اکٹھے ہوں اور اللہ کی بارگاہ میں مل کر دعا کریں، جو جھوٹے ہوں گے وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اس مباہلہ میں اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹوں کی جگہ پر حضرت امام حسن اور حسین علیہما السلام کو اور عورتوں کی جگہ صرف حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کو اور نفس کی جگہ حضرت علی السلام کو لے گئے تھے۔ یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو قرآن نے نفس رسول صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہا ہے۔

2 آیت تطہیر

یہاں اس آیہ کریمہ اور حدیث شریف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل بیت سے مراد صرف یہ پانچ افراد ہیں۔ اہل بیت اطہار کے شان میں آیۃ تطہیر نازل ہوئی ہے:

"اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔"77

ترجمہ: اللہ کا ارادہ بس یہی ہے کہ ہر طرح کی ناپاکی کو اے اہل بیت ! آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسا پاکیزہ رکھے جیسا پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

اسی درج بالا آیۃ کریمہ کی وضاحت اس حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے:

"حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، و محمد بن عبد الله بن نمير، و اللفظ لأبي بكر، قالا: حدثنا محمد بن بشر، عن زكرياء، عن مصعب بن شيبة، عن صفية بنت شيبة، قالت: قالت عائشة: خرج النبي صلى الله عليه و سلم غداة و عليه مرط مرحل، من شعر أسود، فجاء الحسن بن علي فأدخله، ثم جاء الحسين فدخل معه، ثم جاءت فاطمة فأدخلها، ثم جاء علي فأدخله، ثم قال: " إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا"78

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم ایک دن صبح کے وقت ایک سیاہ نقش کملی اوڑھے، باہر تشریف لائے کہ آپؐ کی خدمت میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان کو کملی کے اندر بٹھالیا۔ پھر حسینؑ آئے، ان کو بھی آپؐ نے کملی کے اندر بٹھالیا۔ پھر فاطمہؑ آئیں، آپؑ نے ان کو بھی کملی کے اندر بٹھالیا۔ پھر علیؑ آئے، آپؑ نے ان کو بھی کملی کے اندر داخل کر لیا اور یہ آیۃ پڑھی: "اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا۔" اللہ کا ارادہ بس یہی ہے کہ ہر طرح کی ناپاکی کو اے اہل بیت! آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسا پاکیزہ رکھے جیسا پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

اسی طرح ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

3۔ سورۃ الدہر

سورۃ الدہر حضرت علی اور فاطمۃ الزہراء علیہما السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے:

"وَ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا۔"79

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ جلال الدین السیوطی اپنی تفسیر الدر المنثور میں لکھتے ہیں:

اخرج ابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ و یطعمون الطعام علی حبہ الایۃ قال نزلت فی علی ابن ابی طالب و فاطمۃ بنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و سلّم۔80

ابن مردویہ (حضرت ابن عباس) سے اس آیت ویطعمون الطعام علی حبہ کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت علیؑ ابن ابی طالب اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

4۔ آیت ولایت

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ رٰکِعُوۡنَ۔"81

ترجمہ: تمہارے ولی تو صرف اللہ اور اس کے پیغمبر ہیں اور وہ مومن لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں طبری لکھتے ہیں:

حدثنا هناد بن السري، قال ثنا عبدة: عن عبد الملك، عن أبي جعفر، قال: سألته عن هذه الآية: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ۔ قلنا: من الذين آمنوا؟ قال: الذين آمنوا. قلنا: بلغنا أنها نزلت في علي بن أبي طالب، قال: علي من الذين آمنوا"82

ترجمہ: طبری بیان کرتے ہیں کہ اس سے حدیث بیان کی ہے ہناد بن السری نے، ان سے بیان کیا ہے عبدہ نے اس نے عبد الملک سے اور اس نے ابو جعفر سے کہ میں ان سے اس آیت: "اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ۔" کے بارے میں پوچھا کہ الذین آمنوا میں سے کون لوگ مراد ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد ایمان والے لوگ ہیں۔ تو ہم نے کہا کہ ہم تک یہ پہنچا ہے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے، تو انہوں کہا کہ علی بھی مومنوں میں سے ہیں۔

5۔ قرآن کریم کی سورہ توبہ میں ارشاد ہے:

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔"83

ترجمہ: کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کو آباد کرنا اس شخص کے اعمال جیسا خیال کیا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ یہ لوگ خدا کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

اس آیت کریمہ کی وضاحت اس طرح بیان کی گئی ہے:

حدثنا وكيع عن إسماعيل عن الشعبي اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قال: " نزلت في علي و العباس۔84

ترجمہ: شعبی نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حضرت علی اور عباس (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

6۔ اسی طرح قرآن کریم کی سورہ سجدہ میں ارشاد ہے:

"اَفَمَنۡ كَانَ مُؤۡمِنًا كَمَنۡ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ۔"85

ترجمہ: بھلاجو مومن ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو؟ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں الطبری جامع البیان فی تفسیر القرآن، سورۃ السجدۃ میں اس طرح بیان کرتے ہیں :

القول في تأويل قوله تعالى : "اَفَمَنۡ كَانَ مُؤۡمِنًا كَمَنۡ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسۡتَوٗنَ ۔" وذكر أن هذه الآية نزلت في علي بن أبي طالب رضوان الله عليه، والوليد بن عقبة۔"86

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے اس قول:"اَفَمَنۡ كَانَ مُؤۡمِنًا كَمَنۡ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسۡتَوٗنَ۔"کی تاویل کا ایک قول بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت علی ابن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اور ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

7۔ **قرآن کریم میں کی سورہ مریم ارشاد ہے:**

"اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا۔" 87

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے خدا انکی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں درج ذیل حدیث مبارکہ ہے:

حدثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة قال: ثنا عون بن سلام قال: ثنا بشر بن عمارة الخثعمي، عن أبي روق، عن الضحاك بن مزاحم، عن ابن عباس قال: "نزلت في علي: اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا۔ قال: محبة في قلوب المؤمنين "88

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت :اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا۔ حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ اللہ نے ان کی محبت کو مؤمنوں کی دلوں میں ڈال دیا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کی محبت کو مؤمنوں کی دلوں میں ڈال دیا ہے۔

8۔ **قرآن کریم کی سورہ بقرہ میں ارشاد ہے:**

"اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّيۡلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ۔"89

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر راہ خدا میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کی دن) نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ غم۔

اس آیت کریمہ کی تفسیریوں بیان کی گئی ہے:

حدثنا عبد الله بن وهيب الغزي، ثنا محمد بن أبي السري العسقلاني، ثنا عبد الرزاق، ثنا عبد الوهاب بن مجاهد، عن أبيه، عن ابن عباس، في قول الله عز وجل: "اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً" قال: "نزلت في علي بن أبي طالب كانت عنده أربعة دراهم، فأنفق بالليل واحدا، وبالنهار واحدا، وفي السر واحدا، وفي العلانية واحدا"90

مجاہد نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت: "اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً" علی ابن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ ان کے پاس چار درہم تھے تو انہوں نے ایک درہم (اللہ کی راہ میں) رات کو خرچ کیا، ایک درہم دن کو خرچ کیا، ایک درہم مخفی طور پر خرچ کیا اور ایک درہم اعلانیہ خرچ کیا۔

(ب) فضائل علی علیہ السلام احادیث کی روشنی میں

امام حاکم المستدرک میں ایک حدیث بیان کرتے ہیں:

فحدثنا بشرح، هذا الحديث الشيخ أبو بكر بن إسحاق، أنا الحسن بن علي بن زياد السري، ثنا حامد بن يحيى البلخي بمكة، ثنا سفيان، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، قال: كنت بالمدينة فبينا أنا أطوف في السوق إذ بلغت أحجار الزيت، فرأيت قوما مجتمعين على فارس قد ركب دابة، وهو يشتم علي بن أبي طالب، والناس وقوف حواليه إذ أقبل سعد بن أبي وقاص فوقف عليهم، فقال: ما هذا؟ فقالوا: رجل يشتم علي بن أبي طالب، فتقدم سعد فأفرجوا له حتى وقف عليه فقال: يا هذا، علام تشتم علي بن أبي طالب؟ ألم يكن أول من أسلم؟ ألم يكن أول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ ألم يكن أزهد الناس؟ ألم يكن أعلم الناس؟ وذكر حتى قال: ألم يكن ختن رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابنته؟ ألم يكن صاحب راية رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزواته؟" ثم استقبل القبلة ورفع يديه، وقال: "اللهم إن هذا يشتم وليا من أوليائك، فلا تفرق هذا الجمع حتى تريهم قدرتك". قال قيس: فوالله ما تفرقنا حتى ساخت به دابته فرمته على هامته في تلك الأحجار، فانفلق دماغه ومات۔"91

قیس ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں مدینہ کی بازار میں گھوم رہا تھا، جب میں تیل کے گھڑھوں کے پاس پہنچا، تو دیکھا کہ لوگ ایک گھوڑے سوار کے گرد جمع ہو گئے ہیں جو علی ابن ابی طالب کو سب و شتم کر رہا تھا اور لوگ اس کے گرد کھڑے تھے۔ اسی اثناء میں حضرت سعد بن ابی وقاص آگے بڑھے اور ان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا یہ کیا ہو رہا

ہے؟ ان لوگوں نے کہا یہ شخص علی ابن ابی طالب پر سب و شتم کر رہا ہے، تو حضرت سعد آگے بڑھے لوگوں نے اس کے لیے جگہ چھوڑ دی اور وہ سیدھا اس شخص کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا اے شخص! آپ علی ابن ابی طالب پر سب و شتم کر رہے ہو۔ کیا وہ سب سے پہلے اسلام لانے والے نہیں ہیں۔ کیا وہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے نہیں تھے؟ کیا وہ سب سے زیادہ زاہد انسان نہیں تھے؟ کیا وہ سب سے زیادہ علم والے نہیں تھے؟ اس طرح ذکر کرتے ہوئے اور کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں دیا؟ کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگوں میں علمدار نہیں تھے؟ اس کے بعد قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے کہا اے میرے اللہ! یہ شخص تیرے اولیاء میں سے ایک ولی پر سب شتم کر رہا ہے، تو اسے اس مجمعے کو متفرق ہونے سے پہلے اپنی قدرت دکھا۔ قیس کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم ابھی متفرق ہوئے ہی نہیں تھے کہ اس کے اپنے جانور نے اسے ان گھوڑیوں میں سر کے بل گرا دیا تو اس کا دماغ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ روایت بیان کرتے ہیں:

حدثنا مسدد، حدثنا يحيى، عن شعبة، عن الحكم، عن مصعب بن سعد، عن أبيه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج إلى تبوك، واستخلف عليا، فقال: أتخلفني في الصبيان والنساء؟ قال: "ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون، من موسى إلا أنه ليس نبي بعدي"۔ 92

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت علی کو اپنا خلیفہ بنایا تو علیؑ نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہو؟ تو آپ ؐ نے فرمایا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرے لیے ایسا ہی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔ البتّہ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا تھا پھر علی علیہ السلام آئے اس حال میں کہ اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے عرض کیا کہ آپ ؐ نے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا اور مجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا تو آپ ؐ نے فرمایا:

"انتَ اخی فی الدنیا و الآخرۃ۔" 93

تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حُبشی بن جنادہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا:

"علیٌ مِنّی و انا من علیٍ و لا یؤدِّی عنّی الّا انا او علیٌ۔" 94

علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میری جانب سے کوئی عہد اور معاہدہ نہ کرے مگر میں خود کروں یا میری طرف سے علی۔

عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا:

"اِنّ علیاًمنّی و انامنه وهو ولیُ کلِ مؤمنٍ مِنٔ بعدی۔"95

بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد علی ہر مؤمن کا ولی ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں :

"اَنَّ النَّبیَ صلّی اللہ علیه و آلہٖ و سلّم قال من کنتُ مو لاہ فعلی مو لاہ۔"96

بے شک رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔

حضرت انس ابن مالک ایک حدیث میں بیان کرتے ہیں:

"عن انس رضی اللہ عنہ قال کان عند النبی صلّی اللہ علیه و آلہٖ و سلّم طیرٌ فقال اللّٰھمّ ائتنی باحبّ خلقک الیک یأکل معی ھٰذا الطیرُ فجاءہٗ علیٌ فأکل معه۔"97

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ رکھا ہوا تھا، کہ آپؐ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تو میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تجھ کو اپنی مخلوق میں بہت پیارا ہو، تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے۔ تو فوراً بعد آپؐ کی خدمت میں علی علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپؐ کے ساتھ پرندے کا گوشت کھایا۔

ایک اور حدیث شریف میں بیان ہے:

"عن جابر قال دعا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیه و آلہٖ و سلم علیّاً یو مَ الطائفِ فانتجاہ فقال النّاسُ لقد طال النّجو اہ مع ابن عمّهٖ فقال رسولُ اللہ صلّی اللہ علیه و آلہٖ و سلّم ما انتَجیتُهٗ و لٰکنّ اللہ انتَجاہ۔"98

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم غزوہ طائف کے دن علی کو بلایا اور ان سے چپکے سے کچھ فرمایا، جب ان باتوں میں دیر ہو گئی تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے اپنے چچا کے بیٹے سے دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم یہ سن کر فرمایا میں نے سرگوشی نہیں کی، خدا نے ان سے سرگوشی کی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے:

"عن ابی سعیدٍ قال قال رسولُ اللہ صلّی اللہ علیه و آلہٖ و سلّم لعلیٍّ یا علیُ لا یحِلُّ لاحدٍ یُجنَبُ فی ھٰذا المسجدِ غیری و غیرُک قال علیُ ابن المنذر لِضَرار ابن صردٍ ما معنیٰ ھٰذَا الحدیثِ قال لایحِلُّ لاحدٍ یستطرقه جُنُباً غیری و غیرُک۔"99

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے علی سے فرمایا: میرے اور تیرے علاوہ کسی شخص کو یہ جائز نہیں کہ وہ جنابت کی حالت میں اس مسجد کے اندر آئے۔ علی ابن منذر کہتے ہیں: میں نے ضرار ابن صرد سے پوچھا، اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا یہ معنی ہیں کہ: میرے اور تیرے علاوہ کسی کو جنابت کی حالت میں اس مسجد کے اندر سے گذرنا جائز نہیں ہے۔

ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا:

"لایُحِبُّ علیّاً منافقٌ و لایُبْغِضُہ مؤمنٌ۔"100

منافق علی سے محبت نہیں کرے گا اور مؤمن علی سے دشمنی نہیں رکھے گا۔

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں اس طرح بیان ہے:

"لمّا دخل شهر رمضان کان امیر االمؤ منین علیه السلام یتعشّی لیلةً عند الحسن علیه السلام و لیلةً عند الحسین علیه السلام و لیلةً عند عبد االله ابن جعفر و کان لایزید علی ثلاث لقمٍ فقیل له لیلة من تلک اللیالی فی ذلک، فقال یاتینی امرُ االله و انا خمیص انّما هی لیلةٌ او لیلتان فاصیب علیه السلام فی آخر اللیل۔"101

جب رمضان کا مہینہ آیا تو امیر المؤمنین علی علیہ السلام ایک رات کھانا حسن علیہ السلام کے پاس کھاتے تھے اور ایک رات حسین علیہ السلام کے پاس کھاتے تھے اور ایک رات عبد اللہ ابن جعفرؓ کے پاس کھاتے تھے اور تین نوالوں سے زیادہ نہیں لیتے تھے، تو ان راتوں میں سے ایک رات آپ علیہ السلام سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے پاس اللہ کا حکم (شہادت) آئے گا اور میں بھوک کی حالت میں رہوں، پس یہ ایک رات یا دو راتیں گذری تھیں کہ اسی رات کے آخری حصہ میں آپ علیہ السلام کو زخمی کر دیا گیا۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے:

"خرج علی علیه السلام فلمّا دخل المسجد اقبل ینادی الصلاة الصلاة فشد علیه ابن ملجم ضربه علی رأسہٖ بالسّیفِ فوقعت ضربته فی موضع ضربة الّتی ضربه عمرو بن عبدوَدّ فی یوم الخندق۔"102

حضرت علی علیہ السلام گھر سے نکلے، جب مسجد میں الصلاۃ الصلاۃ کہتے ہوئے داخل ہوئے، تو ابن ملجم نے آپ علیہ السلام پر حملہ کیا اور آپ علیہ السلام کے سر پر تلوار سے ضرب لگائی اور یہ ضرب اس جگہ پر لگی تھی، جس جگہ پر خندق کے دن عمرو بن عبد ودّ نے ضرب لگائی تھی۔

جب عبد الرحمٰن ابن ملجم نے آپ علیہ السلام پر ضرب لگائی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"فزتُ و ربِّ الکعبةِ۔"103

کعبۃ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

انساب الاشراف میں ہے کہ جس رات کی صبح کو حضرت علی علیہ السلام کو ضرب لگی تھی، اس رات کی سحر کے وقت آپ علیہ السلام یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

اشدد حیازیمک للموت　　　　فانّ الموت لاقیک

ولا تجزع من الموت　　　　اذا حلّ بوادیک 104

موت کے لیے کمر بستہ ہو جا، کیونکہ وہ تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے، جب کسی وادی میں موت تجھ سے ملے تو اس سے گھبرانا نہیں۔

مسعودی اپنی تاریخ مروج الذہب میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام درج بالا اشعار اکثر پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ علیہ السلام سے اس وقت سنے گئے جب آپ علیہ السلام مسجد میں نماز کے لیے جا رہے تھے۔" 105

تاریخ شہادت

تاریخ وفات کے بارے میں تاریخ یعقوبی میں اس طرح درج ہے:

"ومات لیلۃ الجمعۃِ اوّل لیلۃ العشر الاواخر من شھر رمضان سنۃ 40 ھجری۔" 106

آپ علیہ السلام نے جمعہ کی شب، ماہ رمضان کے آخری عشرے کی پہلی تاریخ، سنّ ۴۰ ہجری میں وفات پائی۔

کتاب الارشاد میں اس طرح بیان ہے:

"کانت وفاہ امیر المؤمنین علیہ السلام قبیل الفجرِ من لیلۃ الجمعۃِ احدیٰ و عشرین من شھر رمضان اربعین من الھجرۃِ قتیلاً بالسّیفِ تلہ ابن الملجم المرادی۔ لعنہ اللہ۔ فی مسجد الکوفۃِ۔" 107

امیر المؤمنین علیہ السلام کی وفات جمعہ کی رات، صبح سے پہلے، رمضان مہینے کی اکیس تاریخ کو اور سن چالیس ہجری میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام مسجدِ کوفہ میں تلوار سے قتل کئے گئے تھے، جس تلوار کو ابن ملجم مرادی لعنۃ اللہ علیہ نے زہر آلود کیا تھا۔

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد پتھروں کے نیچے خون نکلنا

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد پتھروں کے نیچے تازہ خون نکلا تھا۔ جس کے متعلق ابن شہاب سے ایک روایت بیان ہے:

أخبرنا أبو جعفر محمد بن عبد الله البغدادي ، ثنا يحيى بن عثمان بن صالح السهمي ، ثنا سعيد بن عفير ، حدثني حفص بن عمران بن أبي الرسام، عن السري بن يحيى، عن ابن شهاب ، قال: قدمت دمشق وأنا أريد الغزو، فأتيت عبد الملك لأسلم عليه، فوجدته في قبة على فرش بقرب القائم، وتحته سماطان، فسلمت، ثم

جلست ، فقال لي : يا ابن شهاب ، أتعلم ما كان في بيت المقدس صباح قتل علي بن أبي طالب ؟ فقلت : نعم ، فقال : هلم ، فقمت من وراء الناس حتى أتيت خلف القبة ، فحول إلي وجهه ، فأحنا علي فقال : ما كان ؟ فقلت : " لم يرفع حجر من بيت المقدس إلا وجد تحته دم " ، فقال : لم يبق أحد يعلم هذا غيري وغيرك لا يسمعن منك أحد ، فما حدثت به حتى توفي۔108

ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں دمشق گیا اور چاہا کہ غزو میں شامل ہوں تو عبد الملک کے پاس گیا تا کہ اسے سلام کروں، تو میں نے اسے ایک چھوٹے سے خیمہ میں ستون کے قریب فرش پر دیکھا۔ اس کے نیچے دو صفیں تھیں، میں نے اس پر سلام کیا پھر بیٹھ گیا تو اس نے مجھے کہا: اے ابن شہاب! کیا تو جانتا ہے کہ جس صبح کو علی ابن ابی طالب شہید ہوئے تھے اس وقت بیت المقدس میں کیا ہوا تھا؟ تو میں نے کہا جی ہاں! تو اس نے کہا آؤ، میں کھڑا ہو گیا اور لوگوں سے ہٹ کر اس خیمہ کے پیچھے آیا تو اس نے میری طرف دیکھا۔ بیت المقدس میں سے جس پتھر کو بھی اٹھاتے تھے اس کے نیچے خون ہوتا تھا۔ اس کے بعد عبد الملک نے مجھے کہا آپ کے اور میرے علاوہ اس کا کسی کو پتہ نہ چل سکے اور نہ ہی آپ کسی کو اس کا بتانا ہے۔ میں نے کسی کو نہیں بتایا تھا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

یہ امیر المؤمنین کی شخصیت جس کی مظلومانہ شہادت کا اتنا اثر تھا کہ بیت المقدس کی سرزمین کے ہر پتھر کے نیچے تازہ خون بہتا تھا، اس سے آپؑ کی عظمت کا پتا چلتا تھا۔

الفصل الثانی

سید محمد الشریف الرضی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت اور سلسلہ نسب

جامع نہج البلاغہ علامہ سید محمد شریف رضی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے :

"هو ابو الحسن محمد ابن ابی احمد الحسين ابن موسى بن محمد ابن موسى ابن ابراهيم ابن موسى ابن جعفر الصادق عليه السلام۔"1

ابو الحسن محمد ابن ابی احمد الحسین ابن موسی بن محمد ابن موسی ابن ابراہیم ابن موسی ابن جعفر صادق علیہ السلام۔

الشریف الرضی کی ولادت ایک علمی اور بزرگی والے گھرانے میں بغداد میں ہوئی۔

"مولده سنة تسع و خمسين و ثلاثمائة۔"2

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن 359ھ میں ہوئی۔

آپ کے والد گرامی

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کے متعلق ابن ابی الحدید اس طرح لکھتے ہیں:

"كان ابوه النقيب ابو احمد جليل القدر، عظيم المنزلة فی دولة بنی العباس و دولة بنی بويه، و لقب بطاهر ذی المناقب، و خاطبه بهاء الدولة ابو نصر ابن بويه بالطاهر الاوحد، و ولی نقابة الطالبيين خمس دفعات، و مات و هو متقلدها بعد ان حالفته الامراض، و ذهب بصره، و توفی عن سبع و تسعين سنة، فان مولده سنة اربع و ثلاثمائة، و توفی سنة اربع مائة۔"3

آپ کے والد گرامی نقیب ابو احمد، بنی عباس اور بنی بویہ کی حکومتوں میں جلیل القدر اور عظیم المرتبت سمجھے جاتے تھے، جبکہ بہاؤ الدولہ ابو نصر ابن بویہ آپ کو طاہر الاوحد کہا کرتے تھے۔ آل ابو طالب کی نقابت کے عہدے پر پانچ مرتبہ فائز ہوئے تھے حالانکہ امراض نے انہیں جکڑ لیا تھا، ان کی بینائی بھی ختم ہو گئی تھی۔ آپ نے 97 برس کی عمر میں وفات پائی اور اس وقت بھی وہ اسی عہدے پر فائز تھے۔ کیونکہ ان کی ولادت تین سو چار ہجری میں ہوئی تھی اور وفات چار سو میں ہوئی تھی۔

سید شریف ابو احمد ایک عظیم الشان سید تھے کہ جن کی لوگ اطاعت کیا کرتے تھے۔ ان کی ہیبت کا سکہ دلوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ بہاؤ الدولہ کے نزدیک ان کی بڑی قدر و منزلت تھی انہوں نے آپ کو "الطاہر الاوحد ذی المناقب" کا لقب دیا تھا۔ آپ میں ہر قسم کی نیک خصلتیں پائی جاتی تھیں۔4

آپؒ کی والدہ ماجدہ

سید شریف رضیؒ کی والدہ ماجدہ کے بارے میں ابن ابی الحدید لکھتے ہیں:

"و ام الرضی ابی الحسن فاطمة بنت الحسین ابن احمد ابن الحسن الناصر الاصم صاحب الدیلم، وھو ابو محمد الحسن ابن علی ابن الحسن بن علی بن عمر بن علی ابن ابی طالب علیھم السلام۔شیخ الطالبین و عالمھم و زاھدھم ، ادیبھم و شاعرھم ۔ ملک بلاد الدیلم و الجبل ، و یلقب بالناصر للحق، جرت له حروب عظیمة مع السامانیة، و توفی بطبرستان سنة اربع و ثلاثمائة، و سنة تسع و سبعون سنة۔"5

آپ کی والدہ محترمہ کا نام فاطمہ بنت الحسین ابن احمد بن الحسن الناصر الاصم صاحب دیلم ہیں (اور ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے) ابو محمد حسن ابن علی ابن الحسن بن علی ابن عمر بن علی ابن الحسین ابن علی ابن ابی طالب علیہم السلام۔ ابو محمد آل ابو طالب کے سردار، عالم، زاہد، ادیب اور شاعر تھے۔ بلاد دیلم اور جبل پر ان کی حکمرانی تھی، وہ ناصر للحق کے لقب سے ملقب تھے۔ سامانیوں کے ساتھ اس کی کافی جنگیں ہوئی ہیں۔ انہوں نے طبرستان میں 302ھ میں 79 سال کی عمر میں وفات پائی۔

شریف رضیؒ اشعر قریش

شریف رضیؒ ایک بہت بڑے ادیب اور شاعر تھے یہاں تک کہ تمام قریش میں سب سے زیادہ اشعار آپ ہی کے ہیں۔ جس کے متعلق علامہ ابن کثیر البدایۃ والنہایۃ میں لکھتے ہیں:

"الشریف الرضی محمد ابن الطاھر ابو احمد الحسین ابن موسی ابو الحسن العلوی لقب بھاء الدولة بالرضی، ذی الحسبتین، و لقب اخاه المرتضی ذی المجدین، و لی نقابة الطالبیین ببغداد بعد ابیه، و کان شاعرا مطبقا، سخیا جوادا۔ و قال بعضھم: کان الشریف فی کثرة اشعاره اشعر من قریش۔"6

شریف رضی محمد ابن طاہر ابو احمد الحسین ابن موسی ابو الحسن العلوی بہاؤ الدولہ نے آپؒ کو الرضی ذی الحسبتین کا لقب دیا اور آپؒ کے بھائی کو المرتضی ذی المجدین کا لقب دیا۔ انہوں نے والد کی وفات کے بعد آل ابو طالب کی نقابت کا عہدہ سنبھالا۔ آپؒ ایک شاعر مطبق (مسلسل شعر گوئی کرنے والا) اور سخی و جواد تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ شریف رضیؒ اپنے اشعار کی کثرت کی وجہ سے اشعر قریش ہیں۔

شریف رضیؒ نے اپنی عمر کے ابتدائی دور میں ہی شعر گوئی شروع کی تھی۔ شیخ محمد عبدہ شرح نہج البلاغہ کے مقدمے میں شریف رضیؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"و ابتدأ یقول الشعر بعد ان جاوز عشر سنین بقلیل۔ قال صاحب الیتیمة، وھو اشعر الطالبین: من مضی منھم و من غبر علی کثرة شعرائھم المفلقین و لو قلت انه اشعر قریش لم ابعد الصدق۔"7

انہوں نے دس سال کی عمر میں تھوڑے سے عرصے میں شعر کہنا شروع کیا۔ صاحب یتیمہ نے کہا ہے کہ موصوف، آل ابو طالب میں سے جتنے بھی انوکھے شاعر گذرے ہیں، ان سب سے بڑے شاعر تھے۔ اگر میں کہوں کہ وہ اشعر قریش ہیں تو یہ صدق سے دور نہیں ہو گا بلکہ مناسب ہو گا۔

اخلاق و آداب السید الشریف الرضیؒ

سید شریف الرضیؒ کی زندگی کا ہر پہلو ان کے آباء و اجداد کے کردار کا آئینہ دار اور سیرت کا ہر رخ ائمہ اطہار کی پاکیزہ زندگیوں کا نمونہ تھا۔ وہ علمی تبحر اور عملی کمال، پاکیزگی اخلاق اور حسن سیرت و استغناء نفس کی دل آویز اداوں میں اتنی کشش رکھتے تھے کہ نگاہیں ان کی خوبی و زیبائی پر جم کر رہ جاتی تھیں اور دل اس ورثہ دار عظمت و رفعت کے آگے جھکنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ 8

اسی خاندانی عظمت پر فخر کرتے ہوئے خود سید شریف رضیؒ مقدمہ نہج البلاغہ میں تحریر کرتے ہیں:

"واردت ای یسوغ لی التمثل فی الافتخار به علیه السلام بقول الفرزدق:

اولئک آبائی فجئنی بمثلهم　　　　اذا جمعتنا یا جریر المجامع۔"9

میرے لیے جائز و خوشگوار ہو گا کہ میں حضرت کی طرف اپنے نسبی استناد کی بناء پر فخر و ناز کرتے ہوئے فرزدق کا شعر بطور مثل پیش کر دوں: "یہ ہیں میرے آباء واجداد اے جریر! جب مجلسیں ہمیں ایک جا اکٹھا کریں تو ذرا ان کی مثال تو لاؤ۔

شریف رضیؒ کی پاکدامنی اور عفت کے بارے میں اس طرح بیان ہے:

"کان عفیفا متشددا فی العفة بالغا فیها الی النهایة۔"10

آپؒ انتہائی پاکدامن تھے، بالغ ہونے سے لیکر آخری عمر تک پاکدامن رہے۔

آپؒ نے کبھی کسی سے کوئی صلہ یا ہدیہ قبول نہیں کیا، جس کے متعلق شیخ محمد عبدہ نے اپنی شرح کے مقدمہ میں اس طرح لکھتے ہیں:

"لم یقبل من احد صلة و لا جائزة حتی انه رد صلات ابیه، و قد اجتهد بنو بویه علی قبوله صلاتهم فلم یقبل۔ و کان یرضی بالاکرام و صیانة الجانب و اعزاز و الاتباع و الاصحاب۔"11

آپؒ نے کبھی کسی سے کوئی صلہ یا ہدیہ قبول نہیں کیا حتی کہ اپنے والد کے صلہ کو بھی قبول نہیں کیا، اسی سے آپ کی عزت نفس اور ذاتی شرافت کا پتہ چلتا ہے۔ جبکہ آل بویہ کی یہ پوری کوشش رہی ہے کہ آپؒ کسی طرح ان کے ہدیہ کو قبول کر لیں، لیکن ان میں سے کسی سے بھی کچھ قبول نہ کیا، اس لیے کہ وہ اس طرح سے اپنی عزت نفس اور حمیت و خودداری کو داغدار نہیں کرنا چاہتے تھے اور اپنے ساتھیوں اور پیروکاروں کو عزت و احترام دینا چاہتے تھے۔

خلیفہ طائع باللہ کا آپؒ کی طرف رجحان خلیفہ قادر باللہ کی نسبت زیادہ تھا اور آپؒ بھی اس سے قادر باللہ کی نسبت زیادہ محبت کرتے تھے چنانچہ ایک قصیدہ میں ان کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

عطفا امیر المؤمنین فاننا　　　　فی دوحة العلیاء لا نتفرق

ما بیننا و یوم الفخار تفاوت　　　　ابدا کلانا فی العلاء معرق

الا الخلافة شرفتک فاننی　　　　انا عاطل منها و انت مطوق۔ 12

اے امیر المؤمنین! مہربانی کرو کیونکہ ہم بلندی کے شجر ہیں اور ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے باہمی مفاخرت کے دن ہمارے درمیان کسی قسم کا فرق نہیں ہے اور بلندی مرتبہ میں ہم ہمیشہ سے ایک ہی اصل سے تعلق رکھتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ خلافت نے آپ کو شرف عطا کیا ہے اور میں اس سے محروم ہوں اور آپ کے گلے میں اس کا طوق پڑا ہوا ہے۔

"و ذکر ابو القاسم ابن فهد الهاشمی فی تاریخه اتحاف الوری باخبار ام القری فی حوادث سنة تسع و ثمانین و ثلاثمائة۔ قال فیها حج الشریف المرتضی و الرضی فاعتقلهما فی اثناء الطریق ابن الجراح الطائی فاعطیاه تسعة الاف دینار من اموالهما۔" 13

ابو القاسم ابن فہد الہاشمی اپنی تاریخ اتحاف الوری باخبار ام القری میں 389ھ کے حالات کے تحت ذکر کیا ہے کہ اس سال شریف مرتضیٰؒ اور شریف رضیؒ نے حج کی سعادت حاصل کی۔ اثناء سفر میں ان سے ابن جراح طائی کی ملاقات ہو گئی، تو انہوں نے اپنے مال سے اس کو نو ہزار دینار عطا کئے۔

سید رضیؒ کی فضیلت

ابن ابی الحدید نے فخار ابن معد العلوی الموسوی سے روایت بیان کرتے ہیں :

"رای المفید ابو عبد اللہ محمد ابن النعمان الفقیه الامام فی منامه، کأن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم دخلت علیه و هو فی مسجده بالکرخ، معها ولداه : الحسن و الحسین علیهما السلام، صغیرین، سلمتهما الیه، و قالت له: علمهما الفقه، فانتبه متعجبا من ذالک، فلما تعالی النهار فی صبیحة تلک اللیلة التی رأی فیها الرؤیا دخلت الیه المسجد فاطمة بنت الناصر، و حولها جواریها، و بین یدیها ابناها محمد الرضی و علی المرتضی صغیرین، فقام الیها و سلم علیها فقالت له: ایها الشیخ، هذان ولدای، قد احضرتهما لتعلمهما الفقه فبکی ابو عبد اللہ و قص علیها المنام، و تولی تعلیمهما الفقه، و انعم اللہ علیهما و فتح لهما من ابواب العلوم و الفضائل ما اشتهر عنهما فی آفاق الدنیا، و هو باق ما بقی الدهر۔" 14

ایک رات شیخ مفیدؒ نے خواب میں دیکھا کہ جناب فاطمۃ بنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے ہاں اپنے دونوں بچوں حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے ساتھ مسجد کرخ میں تشریف لائی ہیں اور ان سے فرمایا کہ ان دونوں کو آپؒ کے حوالے کرتی ہوں، ان کو فقہ سکھاؤ۔ شیخ جب خواب سے بیدار ہوئے، تو وہ بہت حیران و

پریشان ہوئے، اسی عالم میں صبح ہوئی تو دیکھا کہ فاطمۃ بنت الناصر الحسین اپنی کنیزوں کے ہمراہ تشریف لا رہی ہیں۔ ان کے دونوں بیٹے سید مرتضیٰؒ اور سید رضیؒ ان کے ہمراہ ہیں۔ شیخ مفید انہیں دیکھ کر تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ قریب آئیں تو فرمایا: اے شیخ یہ دونوں میرے بچے ہیں، ان کو آپؒ کے سپرد کرنے آئی ہوں۔ آپؒ انہیں علم دین پڑھائیں۔ یہ سن کر ابو عبد اللہ رونا شروع کیا اور رات خواب والا واقعہ سنایا۔ انہوں نے ان دونوں بھائیوں کو پڑھانے کی ذمہ داری سنبھال لی، اللہ تعالی نے ان دونوں پر انعام کیا، ان کے لیے علوم اور فضائل کے دروازے کھول دیئے، اس دنیا میں جو ان سے مشتہر ہوا، وہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔

یہاں سے ان کی فضیلت کا اندازہ ہو تا کہ وہ نسب اور حسب دونوں لحاظ سے عظمت و شرافت کے مالک تھے۔b

سید رضیؒ کے القاب اور عہدے

388ھ میں بہاء الدولہ بویہی نے "الشریف الاجل" کا لقب دیا تھا، 392ھ میں " ذوالمنقبتین "، 398ھ میں الرضی ذوالحسبین کا لقب دیا اور 401ھ میں "بہاء الدولہ" نے حکم دیا کہ تمام تقریروں اور خطوط میں سید رضی کو "الشریف الاجل" کے لقب سے یاد کریں۔ 15

سید رضیؒ 380ہجری میں جب آپ کی عمر 21 سال سے زیادہ نہیں تھی، عباسی خلیفہ "الطائع باللہ" نے آپ کو حاجیوں کا سرپرست (امیر الحاج) اور دیوان مظالم کی سرپرستی پر معین کیا، اس کے بعد 16 محرم 403ہجری کو تمام شہروں کی طالبین کی سرپرستی کے عہدے پر فائز ہوئے اور آپ کو "نقیب النقباء" کہا جانے لگا۔

نقابت: یہ ایک ایسا عہدہ تھا جس کو نہ چاہتے ہوئے بھی ممتاز شخصیت، محبوب، عالم اور باتقویٰ انسان کو دیا جاتا تھا اور لوگ عام طور سے اس کے پاس جمع ہو جاتے تھے اور اس کی سرپرستی کو قبول کرتے تھے، خلفاء اور بادشاہ بھی شہرت حاصل کرنے کیلئے اس کا حکم دیتے تھے، اس منصب کے مالک کی درج ذیل ذمہ داریاں تھیں:

1۔ سادات خاندانوں کی شمارش اور حفاظت۔

2۔ آداب اور اخلاق کے لحاظ سے لوگوں کی حفاظت۔

3۔ پست اور نامشروع مشاغل سے ان کو دور رکھنا۔

4۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے قانون کی بے حرمتی سے منع کرنا۔

5۔ دوسروں پر تجاوز کرنے سے منع کرنا۔

6۔ لوگوں کے حقوق کو ان تک پہچانا۔

7۔ ان کے حقوق کو بیت المال سے ادا کرانا۔

8۔ان کی لڑکیوں کی شادیوں پر نظر رکھنا۔

9۔عدالت کو جاری کرنا۔

10۔موقوفات پر نظارت کرنا وغیرہ16

تالیفات السید الشریف الرضیؒ

(i)تفاسیر

1 تلخیص البیان عن مجاز القرآن

2 حقائق التاویل فی تشابہ التنزیل

3 معانی القرآن

(ii)حدیث

4 مجازات الآثار النبویہ

(iii)ادب

5 تالیقہ علی ایضاح ابی علی الفارسی

6 الحسن من شری ابن الحجاج

7 الزیادات فی شعر ابی الحجاج

8 الزیادات فی شعر ابی تمام

9 مختار شعر ابی اسحاق الصابی

10 مادار بینہ وبین ابی اسحاق من الرسائل شعراء

11 کتاب مراسلات

12 انشراح الصدر فی مختارات من الشعر

13 دیوان

14 نہج البلاغہ

(iv)فقہ

15 تالیق خلاف الفقہاء

(v)تاریخ

16 خصائص الائمہ

17 اخبار القضاۃ بغداد

18 سیرت الطاہر (یہ کتاب اپنے والد کی سوانح عمری کے طور پر 379ھ خود ان حیات میں لکھی تھی)17

استاد و مشائخ سید الشریف الرضیؒ

1۔ ابو سعید الحسن ابن عبد اللہ ابن المرزبان النحوی المعروف السیرافی المتوفی 368ھ ان سے سید رضیؒ نے علم نحو سیکھا۔ اس وقت سید رضیؒ کی عمر دس سال سے بھی کم تھی۔

2۔ ابو علی الحسن ابن احمد الفارسی النحوی المتوفی 377ھ ولہ منہ اجازۃ یروی عنہ فی کتابہ المجازات النبویۃ

3 ۔ ابو عبد اللہ محمد ابن عمران المرزبانی المتوفی 384ھ ایک اور قول کے مطابق 378ھ

4۔ ابو محمد الشیخ الاقدم ہارون ابن موسی التلعکبری المتوفی 385ھ

5۔ ابو الفتح عثمان ابن جنی الموصلی المتوفی 392ھ وقد اکثر النقل عنہ فی المجازات النبویۃ

6۔ ابو یحیی عبد الرحیم ابن محمد المعروف ابن نباتۃ صاحب الخطب المتوفی 394ھ

7۔ ابو عبد اللہ الشیخ المفید ابن المعلم محمد ابن نعمان المتوفی 314ھ

8۔ ابو الحسن علی ابن عیسیٰ الربعی النحوی البغدادی المتوفی 420ھ

9۔ القاضی عبد الجبار ابو الحسن ابن احمد الشافعی المعتزلی۔

10۔ ابو بکر محمد ابن موسی الخوارزمی،۔ قرأ علیہ فی الفقہ۔

11۔ ابو حفص عمر ابن ابراہیم ابن احمد الکنانی یروی عنہ الحدیث۔

12۔ ابو القاسم عیسیٰ ابن علی ابن عیسیٰ ابن داود ابن الجراح شیخہ فی الحدیث۔

13۔ ابو محمد عبد اللہ ابن محمد الاسدی الاکفانی۔

14۔ ابو اسحاق ابراہیم ابن احمد ابن محمد الطبری الفقیہ المالکی۔18

الشریف الرضی کے شاگرد

1۔ شیخ الطائفۃ ابو جعفر محمد ابن الحسن الطوسی المتوفی 460ھ

2۔ الشیخ جعفر ابن محمد الدوریستی

3۔ الشیخ ابو عبد اللہ محمد ابن علی الحلوانی۔

4۔ القاضی ابو المعالی احمد ابن علی بن قدامۃ المتوفی 486ھ۔

5۔ ابو زید السید عبد اللہ ابن علی کیابکی ابن عبد اللہ الحسینی الجرجانی۔

6۔ ابو بکر احمد ابن الحسین ابن احمد النیسابوری الخزاعی۔

7۔ ابو منصور محمد ابن ابی نصر محمد ابن احمد ابن الحسن بن عبد العزیز العکبری المعدل۔

8۔ القاضی السید ابو الحسن علی ابن بندار ابن محمد الهاشمی۔

9۔ الشیخ المفید عبد الرحمان ابن احمد ابن یحیی النیسابوری۔19

وفات اور مدفن

شیخ محمد عبدہ شرح نہج البلاغہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"توفی الرضی فی المحرم سنة اربع و اربع مائة و دفن فی دارہ بمسجد الانباریین بالکرخ۔ و مضی اخوہ المرتضی من جزعه علیه الی مشهد موسی بن علیه السلام لانه لم یستطع ان ینظر الی تابوته و دفنه۔ و صلی علیه الوزیر فخر الملک ابو غالب و مضی بنفسه آخر النهار الی المشهد الشریف الکاظمی فالزمه بالعود الی دارہ۔"20

رضیؒ وفات پا گئے محرم الحرام سن 404ھ میں اور انہیں محلہ کرخ کی مسجد انباریین کے پاس اپنے گھر میں دفن کیا گیا۔ ان کے بھائی مرتضیؒ نے جب اپنے بھائی کی موت کا روح فرسا منظر دیکھا تو برداشت نہ کر سکے اور امام موسی بن جعفر علیہ السلام کے مشہد میں آ کر بیٹھ گئے۔ ان کی نماز جنازہ وزیر فخر الملک ابو غالب نے پڑھائی۔ وہ شام کو امام موسی کاظم (علیہ السلام) کے مشہد مقدس میں جا کر ان کو اپنے گھر واپس لے آئے۔

الفصل الثالث: نہج البلاغہ

نہج البلاغہ کا تعارف

نہج البلاغہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کلام کا وہ مشہور ترین مجموعہ ہے، جسے جناب سید رضیؒ(المتوفی:404ھ) نے چوتھی صدی ہجری کے اواخر میں مرتب فرمایا تھا۔ نہج البلاغہ علوم و معارف کا وہ گراں بہا سرمایہ ہے، جس کی اہمیت و عظمت ہر دور میں مسلم رہی ہے اور ہر دور کے علماء و ادباء نے اس کی بلند پائگی کا اعتراف کیا ہے۔ یہ صرف ادبی شاہکار ہی نہیں ہے، بلکہ اسلامی تعلیمات کا صحیفہ، حکمت و اخلاق کا سرچشمہ اور معارف ایمان و حقائق تاریخ کا ایک انمول خزانہ ہے، جس کے گوہر آبدار علم و ادب کے دامن کو زر نگار بنائے ہوئے ہیں اور اپنی چمک و دمک سے جوہر شناسوں کو محو حیرت کیے ہوئے ہیں۔ افصح العرب کے آغوش میں پلنے والے اور آب وحی میں ڈھلی ہوئی زبان چوس کر پروان چڑھنے والے نے بلاغت کلام کے وہ جوہر دکھائے ہیں کہ جس کے بارے میں ابن ابی الحدید معتزلی لکھتے ہیں:

"و اما الفصاحة فهو علیه السلام امام الفصاحةِ و سید البلغاء و فی کلامه قیل دون کلام الخالق فوق کلام المخلوقین۔"1

اور آپ علیہ السلام کی فصاحت تو ایسی ہے کہ فصاحت کے امام اور بلاغت والوں کے سید و سردار ہیں اور آپ علیہ السلام کے کلام کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپؑ کا کلام خالق کے کلام سے کم تر اور مخلوقات کے کلام سے بلند تر ہے۔

اور مزید لکھتے ہیں :

"و منه تعلم الناس الخطابة و الکتابة، قال عبدالحمید ابن یحیٰ: حفظت سبعین خطبة من خطب الاصلع، ففاضت ثم فاضت،۔ و قال ابن نباتة: حفظت نم الخطابة کنزا لایزیدالّا نفاق الا سعة و کثرة حفظت ماة فصل من مواعظ علی ابن ابی طالب۔"2

آپؑ ہی سے لوگوں نے فن خطابت و کتابت سیکھا ہے۔ عبد الحمید ابن یحیٰ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ کے خطبوں میں سے ستر (۷۰) خطبے یاد کیے ہیں ان میں اضافہ ہوتا ہی گیا۔ ابن نباتہ کہتے ہیں: میں نے خطابت کا ایک ایسا خزانہ یاد کیا ہے، جو انفاق کرنے سے وسیع اور کثیر ہوتا جاتا ہے۔ میں نے علیؑ ابن ابی طالب کے مواعظ میں سے سو (۱۰۰) فصلیں یاد کی ہیں۔

اسی طرح مزید بیان کرتے ہیں :

"و یکفیٰ هٰذا الکتاب الذی نحن شارحوه دلالة علیٰ انّه لا یجاریٰ فی الفصاحة و لا یباریٰ فی البلاغة۔ و حسبک انّه لم یدوّن لاحد من فصحاء الصحابة العشر و لا نصف العشر ممّا دوّن له۔"3

اس کتاب (نہج البلاغہ) جس کی ہم تشریح کر رہے ہیں، کا اس کی فضیلت و اہمیت کے لیے دلیل ہی کافی ہے کہ آپؑ کا نہ فصاحت میں مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی بلاغت میں۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ فصیح صحابہ میں کسی اور کے لیے اس کے دسویں حصے بلکہ بیسویں حصے کے برابر بھی نہیں لکھا گیا جتنا آپؑ کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

ابو الحسن علی ابن الحسین المسعودی اپنی تاریخ مروج الذّھب میں لکھتے ہیں:

"والّذی حفظ النّاس عنہ من خطبہ فی سائر مقاماتہ اربع ماۃ خطبۃ و نیف و ثمانون خطبۃیوردھا علی البدیھۃوتداول النّاس ذالک عنہ قولا و عملا۔"4

لوگوں نے آپؑ کے جو خطبے مختلف موقعوں پر محفوظ کیے ہیں وہ چار سو اسی سے کچھ زیادہ تعداد میں ہیں، جنہیں آپؑ نے فی البدیہہ ارشاد فرمایا تھا جنہیں لوگوں نے نقل قول کے طور پر بھی بتواتر نقل کیا ہے اور اپنے خطب و مضامین میں ان کے اقتباسات سے بکثرت کام بھی لیتے رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ چار سو اسی سے زیادہ خطبے اگر تمام و کمال یکجا کیے جائیں تو بلاشبہ نہج البلاغہ سے بڑی کتاب مرتب ہو سکتی ہے جب کہ اتنا بڑا ذخیرہ سید رضیؒ کی ولادت سے پہلے موجود تھا تو پھر علّامہ سید رضیؒ کو اس کی ضرورت ہی کیا تھی کہ اس ذخیرہ سے کام نہ لیں اور اپنی طرف سے نہج البلاغہ جیسی کتاب کو تحریر کر دیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہج البلاغہ علّامہ سید رضیؒ کی من گھڑت نہیں بلکہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہی کلام ہے۔

(2) نہج البلاغہ کے بارے میں علماء و دانشوروں کا نظریہ

ابن ابی الحدید معتزلی لکھتے ہیں

انّ کثیرا من ارباب الھویٰ یقولون انّ کثیرا من نھج البلاغہ کلام محدث صنعہ قوم من فصحاء الشیعۃ و ربما عزوا بعضہ الیٰ الرّضی ابی الحسن وغیرہ، و ھٰؤلآء قوم اعمتہ العصبیۃ اعینھم فضلوا عن النّھج الواضح ورکبوا بنیّات الطّریق ضلالا و قلّۃمعرفتھم باسالیب الکلام۔"5

بہت سے ارباب ہوا کہتے ہیں کہ نہج البلاغہ کا بڑا حصہ جدید کلام ہے، جسے فصحاء شیعہ میں سے کچھ لوگوں نے بنا لیا ہے اور بعض اوقات اس کے کچھ حصے کو ابو الحسن رضیؒ وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں، ان لوگوں کی آنکھوں کو تعصب نے بے نور کر دیا ہے، پس یہ کھلے راستے سے بھٹک گئے ہیں اور چھوٹے چھوٹے راستوں پر پڑ گئے ہیں، اس لیے کہ یہ لوگ اسالیب کلام سے کم واقف تھے۔

الشیخ محمود شکری الآلوسی لکھتے ہیں

"و ھٰذا کتاب (نھج البلاغہ) قد استودع من خطب الامام علی ابن ابی طالب سلام اللہ علیہ ما ھو قبس من نور الکلام الالٰھی، و شمس تضیء بفصاحۃ المنطق النبوی۔"6

یہ کتاب نہج البلاغہ ایسے خطبات پر مشتمل ہے، جو خدائی کلام کے نور کا ایک شعلہ ہیں اور ایسا سورج ہے، جو نبوی کلام کی فصاحت سے منور ہے۔

شیخ ناصیف الیازجی لکھتے ہیں:

"اذ شئت ان تفوق اقرانک فی العلم و الادب و صناعت الانشاء فعلیک بحفظ القرآن و نهج البلاغہ۔"7

اگر تم چاہتے ہو کے اپنے ہم عصروں سے علم وادب اور انشاء پردازی میں فوقیت حاصل کرو تو پھر لازمی ہے کہ تم قرآن اور نہج البلاغہ کو حفظ کرو۔

استاد عباس محمود العقاد لکھتے ہیں :

"فی کتاب نهج البلاغه فیض من آیات التّوحید و الحکمة الالٰهیة۔"8

کتاب نہج البلاغہ میں آیات توحید اور حکمت الٰہی کا فیض ہے۔

شیخ محمد عبدہ اپنی شرح نہج البلاغہ کے مقدمہ میں اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"کان یخیل الیّ فی کلّ مقام انّ حروبًا شبّت و غارات شنت و ان للبلاغة دولة و للفصاحة صولة و انّ الاوهام عرامة و للریب دعارة و انّ حجافل الخطابة و کتائب الذّرابة فی عقود النّظام و صفوف الانتظام تنافح بالصفیح الابلج و القویم الاملج و تمثلج المهج روائع الحجج فتقفل من دعارة الوساوس و تصیب مقاتل الخوانس فما انّا الّا و الحق منتصر و الباطل منکسر و مرج الشک فی خمود و هرج الرّیب فی رکود و ان مدبر تلک ادولة باسل تلک الصولة هو حامل لوائها الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب۔"9

ہر مقام پر مجھے ایسا تصور ہو رہا تھا کہ جیسے لڑائیاں چھڑی ہوئی ہیں، نبرد آزمائیاں ہو رہی ہیں، بلاغت کا زور ہے اور فصاحت پوری قوة سے حملہ آور ہے، توہّمات شکست کھا رہے ہیں، شکوک اور شبہات پیچھے ہٹ رہے ہیں، خطابت کے لشکر صف بستہ ہیں، طلاقتِ لسان کی فوجیں شمشیر زنی اور نیزہ بازی میں مصروف ہیں، وسوسوں کا خون بہایا جارہا ہے اور توہّمات کی لاشیں گر رہی ہیں، ایک دفعہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ بس حق غالب آگیا اور باطل کو شکست ہوئی اور شک و شبہ کی آگ بجھ گئی، تصوراتِ باطل کا زور ختم ہو گیا اور اس فتح و نصرت کا سہرا اس کے علمبردار امیر المونین علی ابن ابی طالب کے سر ہے۔

مزید اس طرح تحریر کرتے ہیں :

"و طورا کانت تنکشف لی الجمل عن وجوه باسرة و انیاب کاشرة و ارواح فی اشباح النمور و مخالف النسور قد تحفزت للوثاب ثمّ انقضت للاختلاب فخلبت القلوب عن هواها و اخذت الخواطر دون مرماها و اغتالت فاسد الاهواء و باطل الآراء۔"10

اور کبھی ایسے جملے سامنے آجاتے ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ تیوریاں چڑھائے ہوئے اور دانت نکالے ہوئے ہولناک شکلوں میں بڑھ رہے ہیں اور ایسی روحیں ہیں، جو چیتوں کے پیکروں میں اور شکاری پرندوں کے پنجوں کے ساتھ حملہ پر آمادہ ہیں اور ایک دم شکار پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور دلوں کو ان کے ہوا و ہوس کے مرکزوں سے جھپٹ کر لے جاتے ہیں اور ضمیروں کو پست جذبات سے زبردستی علیحدہ کر دیتے ہیں اور غلط خواہشوں اور باطل عقیدوں کا قلع قمع کر دیتے ہیں۔

اس میں علّامہ شیخ محمد عبدہ نے جس طرح یقینی طور پر اس کو کلام امیر المومنینؑ تسلیم کیا ہے، اسی طرح اس کے مضامین کی حقانیت اور اس کے مندرجات کی سچائی کا اعتراف بھی کیا ہے۔ علّامہ شیخ محمد عبدہ کو نہج البلاغہ سے اتنی عقیدت تھی کہ وہ اسے قرآن مجید اور کلام رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد ہر کتاب کے مقابلے میں ترجیح کا مستحق سمجھتے تھے اور انہوں نے اپنا یہ اعتقاد بتایا ہے کہ جامعہ اسلامیہ میں اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونا اسلام کی صحیح خدمت ہے اور یہ صرف اس لیے کہ وہ امیر المومنینؑ جیسے بلند مرتبہ مصلح عالم کا کلام ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"لیس فی اهل هٰذه اللّغة الا قائل بانّ کلام الامام علی ابن ابی طالب هو اشرف الکلام و ابلغه۔ بعد کلام اللّٰہ تعالیٰ و کلام نبیّه صلّی اللّٰہ علیه و آله و سلّم و اغزره مادة و ارفعه اسلوبا و اجمعه لجلائل المعانی فاجدر بالطالبین لنفائس اللّغة و الطامعین فی التدرج لمر اقیها ان یجعلوا هٰذا الکتاب اهم محفوظهم و افضل لاثورهم مع تفهّم معانیه فی الاغراض الّتی جائت لاجلها و تامّل الفاظه فی المعانی الّتی صیغت للدّلالة علیها لیصیبوا ابذالک افضل غایة و ینتهوا الیٰ خیر نهایة۔"11

اس عربی زبان والوں میں کوئی ایسا نہیں، جو اس کا قائل نہ ہو کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب کا کلام، کلامِ خدا اور کلامِ رسول صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے بعد ہر کلام سے بلند تر، زیادہ پر معانی اور زیادہ فوائد کا حامل ہے۔ لہٰذا عربی زبان کے نفیس ذخیروں کے طلّاب کے لیے یہ کتاب سب سے زیادہ مستحق ہے کہ وہ اسے اپنے محفوظات و منقولات میں اہم درجہ پر رکھیں اور اس کے ساتھ ان معانی و مقاصد کے سمجھنے کی کوشش کریں، جو اس کتاب میں مضمر ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے حاصل کریں بہترین مقصد کو اور پہنچ جائیں بہترین انجام تک۔

امتیاز علی خان عرشی رامپوری نہج البلاغہ کی استناد میں لکھتے ہیں:

"عربی ادب کی مشہور کتابوں میں ایک " نہج البلاغہ " بھی ہے، اس میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے منتخب خطبے، خطوط اور حکیمانہ اقوال جمع کئے گئے ہیں۔ امیر المومنین کی گرامی ذات معدن فصاحت و بلاغت ہونے کے ساتھ خلیفہ راشد یا امام معصوم کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔"12

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نہج البلاغہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"نہج البلاغہ جس کو الشریف الرضیؒ(المتوفی:404ھ) نے جمع کیا ہے، یہ وہ مجموعہ ہے، جس میں امیر المؤمنین کے خطبات، مکتوبات ورسائل اور حکیمانہ اقوال وامثال جمع کئے گئے ہیں۔"13

(3)تقسیمات نہج البلاغہ

اس مقدس کتاب میں تین طرح کے ارشادات درج کئے گئے ہیں۔ جن میں ایک کا نام "خطب" ہے جس کے بارے میں مؤلف نہج البلاغہ سید شریف رضیؒ لکھتے ہیں :

"باب المختار من خطب امیر المومین علیہ السلام واوامرہ ویدخل فی ذالک المختار من کلامه الجاری مجری الخطب فی المقاماۃ المحصورۃ والمواقف المذکورۃ والخطوب الواردۃ۔"14

اس باب میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے خطبات اور اوامر موجود ہیں، جو آپؑ نے مختلف مقامات پر ارشاد فرمائے تھے۔

دوسرے کا نام "کتب" ہے، مؤلف لکھتے ہیں :

"باب المختار من کتب مولانا امیر المؤمنین علیه السلام الیٰ اعدائه و امراء بلادہ و یدخل فی ذالک ما اختیر من عھودہ الیٰ عمالہ وو صایاہ لاھلہ و اصحابہ۔"15

اس باب میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے مکتوبات ہیں، جو آپؑ نے اپنے دشمنوں اور ملک کے گورنروں اور امراء کو لکھے تھے اور اس میں اپنے عمال کو دیئے گئے عہد نامے اور اپنے اہل بیت اور اصحاب کو وصیت نامے بھی شامل ہیں۔

اور تیسرے کو"حکم اور کلمات قصار"سے تعبیر کیا گیا ہے، مؤلف لکھتے ہیں:

"باب المختار من حکم امیر المؤمنین علیہ السلام و یدخل فی ذالک المختار من اجوبۃ مسائلہ و الکلام القصیر الخارج فی سائر اغراضہ۔"16

اس باب میں سوالات کے جوابات اور ان مختصر کلمات کا انتخاب بھی شامل ہے جو مختلف اغراض کے تحت بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل بیان کی جارہی ہے۔

پہلا حصہ: خطبات

نہج البلاغہ میں خطبات کی مجموعی تعداد 241 ہے اس کو بھی مؤلف نے چار اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

1. 123 خطبات کو بعنوان خطب نقل کیا ہے۔
2. 110 خطبات کو بعنوان کلام نقل کیا ہے۔
3. 4 خطبات کو بعنوان قال علیہ السلام کے عنوان سے نقل کیا ہے۔
4. 4 خطبات کو دعا کے عنوان سے نقل کیا ہے۔

دوسرا حصہ: مکتوبات

مکتوبات کی تعداد 79 ہے، ان میں سے

1 18 مکتوبات وصیت اور تعلیم و تربیت کے عنوان سے ہیں۔

2 16 مکتوبات میں تنقید و تعریض کا لہجہ اختیار کیا گیا ہے۔

3 15 مکتوبات میں توبیخ اور زجر کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔

4 8 مکتوبات سیاسی امور سے متعلق ہیں۔

5 7 مکتوبات میں عسکری مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

6 3 مکتوبات عہد و معاہدہ سے متعلق ہیں۔ اور

7 3 مکتوبات میں انذار و تہدید کا رخ اختیار کیا گیا ہے۔

تیسرا حصہ: حکیمانہ اقوال

حکیمانہ اقوال کی تعداد 480 ہے، جن میں ایک ایک لفظ میں حقائق کا ایک ذخیرہ ہے اور ایک ایک نقطہ میں حکمت کا ایک سمندر ہے۔

(4) نہج البلاغہ کی وجہ تسمیہ

مؤلف نہج البلاغہ سید شریف رضیؒ نے اس کے نام کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

"و رایت من بعد تسمیة هذا الکتاب بنهج البلاغه اذ کان یفتح للناظر فیه ابوابها ۔ و یقرب علیه طلابها۔ فیه حاجة العالم و المتعلم و بغیة البلیغ و الزاهد و یمضی فی اثنائه من الکلام فی التوحید و العدل و تنزیه الله سبحانه و تعالی و تعالی عن شبه الخلق ماهو بلال کل غله و جلاء کل شبهة۔"17

اس جمع انتخاب کے بعد میرے رائے ہوئی کہ اس کتاب کا نام نہج البلاغہ رکھا جائے۔ اس لیے کہ یہ کتاب دیکھنے والے کے لیے بلاغت کے بند دروازے کھولے گی اور اس کے لیے راہ تلاش قریب کرے گی اور اس سے عالم و متعلم اپنی ضرورتیں پوری کریں گے اور صاحب بلاغت و تارکِ علائق دنیا اپنے مقاصد پائیں گے۔ اس کتاب میں توحید، عدل، اور خداوند عالم کے جسم و جسمانیت سے منزہ و مبرا ہونے کے متعلق عجیب و غریب کلام ملے گا، جو ہر تشنگی سیر ابی، ہر مرض کی شفا اور ہر شبہ کا دافع ہے۔

موضوعات نہج البلاغہ

نہج البلاغہ علوم و معارف کا ایک سمندر ہے ،جس میں کئی موضوعات ہیں ۔ان میں سے صرف چند موضوعات کو درج ذیل اختصار کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے:

(1) توحید

اسلام کے عقیدہ توحید باری تعالیٰ پر تفہیمات ، ادّلہ ، حکیمانہ تقریریں اور بحیثیت امام کے اس کتاب کی تشریح جس میں نفسیاتی انداز خطاب و تدریس کو مقام اعجاز تک پہنچادیا ہے۔ اس ذیل میں عدل وصفات خداوندی، اور مسائل کلام پر بھی جامع بیانات موجود ہیں۔ مثال کے طور پر آپ علیہ السلام کا ارشاد پیش کیا جارہا ہے:

1.1 کمال توحید

"اول الدین معرفته ، و کمال معرفت التصدیق به ، کمال التصدیق به توحیده، و کمال توحیده الاخلاص له، و کمال الاخلاص له نفی الصفات له، لشهادة کل صفة انّها غیر الموصوف، و شهادة کل موصوف انّه غیر الصفة: فمن وصف الله سبحانه فقد قرنه ، و من قرنه فقد ثنّاه ، و من ثنّاه فقد جزّأه، و من جزّأه فقد جهله، و من جهله فقد اشار الیه، و من اشار الیه فقد حدّه ، و من حدّه فقد عدّه۔ و من قال "فیه" فقد ضمّنه، و من قال "علام" فقد اخلی منه۔ کائن عن لا حدث، موجود لا عن عدم۔ مع کل شیء لا بمقارنته، و غیر کل شیء لا مزایلة، فاعل لا بمعنی الحرکات و الآلة، بصیر اذ لا منظور الیه من خلقه، متوحد اذ لا سکن یستأنس به، و لا یستوحش لفقده۔" 18

دین کی ابتدا اس کی معرفت ہے اور معرفت کا کمال اس کی تصدیق ہے۔ تصدیق کا کمال توحید کا اقرار ہے اور توحید کا کمال اخلاص کا عقیدہ ہے۔ اخلاص کا کمال زائد بر ذات صفات کی نفی ہے کہ صفت کا مفہوم خود ہی گواہ ہے کہ وہ موصوف سے الگ کوئی شے ہے اور موصوف کا مفہوم ہی یہ ہے کہ وہ صفت سے جداگانہ کوئی ذات ہے۔ اس کے لیے الگ سے صفات کا اثبات ایک شریک کا اثبات ہے اور اس کا لازمی نتیجہ ذات کا تعدد ہے۔ تعدد کا مقصد اس کے لیے اجزاء کا عقیدہ ہے اور اجزاء کا عقیدہ صرف جہالت ہے معرفت نہیں ہے۔ جو بے معرفت ہو گی اس نے اشارہ کرنا شروع کر دیا اور جس نے اس کی طرف اشارہ کیا اس نے اسے ایک سمت میں محدود کیا اور جس نے اسے محدود کر دیا اس نے اسے گنتی کا ایک شمار کر لیا۔ جس نے کہا وہ کس چیز میں ہے اس نے اسے کسی کے ضمن میں قرار دے دیا۔ جس نے کہا کہ وہ اوپر قائم ہے اس نے نیچے کا حصہ اس سے خالی کر دیا۔ وہ ہستی حادث نہیں ہے اور اس کا وجود عدم کی تاریکیوں سے نہیں نکلا ہے، وہ ہر شے کے ساتھ ہے لیکن مل کر نہیں، اور شے سے الگ ہے لیکن جدائی کی بنیاد پر نہیں ۔ وہ فاعل ہے لیکن حرکات و آلات کے ذریعے نہیں۔ وہ اس وقت بھی بصیر تھا جب دیکھی جانے والی مخلوق کا پتہ نہیں تھا۔ وہ اس ذات میں بالکل اکیلا ہے اور اس کا کوئی ایسا ساتھی نہیں ہے جس کو پا کر انس محسوس کرے اور کھو کر پریشان ہو جانے کا احساس کرے۔

1.2 صفات خداوندی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

"وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، الاول لا شئ قبله، والاخر لا غايه له، لا تقع الاوهام له علي صفة، ولا تعقد القلوب منه علي كيفية، ولا تناله التجزئة والتبعيض، ولا تحيط به الابصار والقلوب۔"19

میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ ایسا اول ہے جس سے پہلے کچھ نہیں ہے۔ وہ ایسا آخر ہے، جس کی کوئی حد معین نہیں ہے۔ خیالات اس کی کسی صفت کا ادراک نہیں کرسکتے ہیں۔ اور دل اس کی کوئی کیفیت طے نہیں کر سکتا ہے۔ اسکی ذات کے نہ اجزا ہیں اور نہ ٹکڑے اور نہ وہ دل و نگاہ کے احاطہ کے اندر آسکتا ہے۔

1.3 سراپا توحید پر ایک تفصیلی خطبہ 186 ہے

"ما وحده من كيفه، ولا حقيقته أصاب من مثله. ولا إياه عنى من شبهه. ولا صمده من أشار إليه وتوهمه. كل معروف بنفسه مصنوع. وكل قائم في سواه معلول. فاعل لا باضطراب آلة. مقدر لا بجول فكرة. غني لا باستفادة. لا تصحبه الاوقات، ولا ترفده الادوات سبق الاوقات كونه. والعدم وجوده والابتداء أزله. بتشعيره المشاعر عرف أن لا مشعر له. وبمضادته بين الامور عرف أن لا ضد له. وبمقارنته بين الاشياء عرف أن لا قرين له. ضاد النور بالظلمة، والوضوح بالبهمة والجمود بالبلل، والحرور بالصرد. مؤلف بين متعادياتها. مقارن بين متبايناتها مقرب بين متباعداتها. مفرق بين متدانياتها لا يشمل بحد، ولا يحسب بعد، وإنما تحد الادوات أنفسها، وتشير الآلة إلى نظائرها۔"20

وہ شخص اس کی توحید کا قائل نہیں ہے، جس نے اس کے لیے کیفیات کا تصور پیدا کرلیا۔ وہ اس کی حقیقت سے نا آشنا ہے، جس نے اس کی تمثیل قرار دے دی۔ اس نے اس کا قصد ہی نہیں کیا جس نے اس کی شبیہ بنادی۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوا، جس نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، یا اسے تصور کا پابند بنا دینا چاہا۔ جو اپنی ذات سے پہچانا جائے وہ مخلوق ہے۔ اور جو دوسرے کے سہارے قائم ہو وہ اس علت کا محتاج ہے۔ پرودگار فاعل ہے لیکن اعضاء کے حرکات سے نہیں۔ اندازے مقرر کرنے والا ہے لیکن فکر کی جولانیوں سے نہیں۔ وہ غنی ہے لیکن کسی سے کچھ لے کر نہیں۔ زمانہ اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا اور آلات اسے سہارا نہیں دے سکتے۔ اس کا وجود زمانہ سے پہلے ہے اور اس کا وجود عدم سے بھی سابق ہے اور اس کی ازلیت ابتدا سے بھی مقدم ہے۔ اس کے حواس کو ایجاد کرنے سے اندازہ ہوا کہ وہ حواس سے بے نیاز ہے۔ اس کے اشیاء کے درمیان ضدیت قرار دینے سے معلوم ہوا کہ اس کی کوئی ضد نہیں ہے۔ اس کے اشیاء میں مقارنت قرار دینے سے ثابت ہوا کہ اس کا کوئی قرین اور ساتھی نہیں ہے۔ اس نے نور کو ظلمت کی، وضاحت کو ابہام کی، خشکی کو تری کی، اور گرمی کو سردی کی ضد قرار دے دیا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی دشمن اشیاء کو جمع کرنے والا، ایک دوسرے سے جداگانہ اشیاء کا ساتھ کر دینے والا، باہمی دوری رکھنے والوں کو

قریب بنا دینے والا، اور باہمی قربت کے حامل امور کا جدا کر دینے والا ہے۔ وہ نہ کسی حد کے اندر آتا ہے اور نہ کسی حساب و شمار میں آسکتا ہے کہ جسمانی قوتیں اپنی جیسی اشیاء ہی کو محدود کر سکتی ہیں اور آلات اپنے امثال ہی کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں۔

اسی طرح مزید ارشاد فرماتے ہیں:

"وإن الله سبحانه یعود بعد فناء الدنیا وحده لا شئ معه۔ کما کان قبل ابتدائها کذلك یکون بعد فنائها۔ بلا وقت ولا مکان، ولا حین ولا زمان۔ عدمت عند ذلك الآجال والاوقات، وزالت السنون والساعات۔ فلا شئ إلا الواحد القهار الذي إلیه مصیر جمیع الامور۔ بلا قدرة منها کان ابتداء خلقها، وبغیر امتناع منها کان فناؤها۔ ولو قدرت علی الامتناع دام بقاؤها۔ لم یتکاءده صنع شئ منها إذ صنعه، ولم یؤده منها خلق ما خلقه وبرأه۔ ولم یکونها لتشدید سلطان۔ ولا خوف من زوال ونقصان، ولا للاستعانة بها علی ند مکاثر، ولا للاحتراز بها من ضد مثاور۔ ولا للازدیاد بها في ملکه، ولا لمکاثرة شریك في شرکه۔ ولا لوحشة کانت منه فأراد أن یستأنس إلیها۔" 21

وہ خدائے پاک و پاکیزہ ہی ہے، جو دنیا کے فنا ہو جانے کے بعد بھی رہنے والا ہے۔ اس کے ساتھ رہنے والا کوئی نہیں ہے جیسا کہ ابتدا میں بھی ایسا ہی تھا اور انتہا میں بھی ایسا ہی ہونے والا ہے۔ اس کے لیے نہ وقت ہے نہ مکان نہ ساعت ہے نہ زمان۔ اس وقت مدت اور وقت سب فنا ہو جائیں گے اور ساعت و سال سب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس خدائے واحد و قہار کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ اسی کی طرف تمام امور کی بازگشت ہے اور کسی شے کو بھی اپنی ایجاد سے پہلے اپنی تخلیق کا یارانہ تھا اور نہ فنا ہوتے وقت انکا کرنے کا دم ہو گا۔ اگر اتنی ہی طاقت ہوتی تو ہمیشہ نہ رہ جاتے۔ اس مالک کو کسی شے کے بنانے میں کسی زحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اسے کسی شے کی تخلیق و ایجاد تھکا بھی نہیں سکی۔ اس نے اس کائنات کو نہ اپنی حکومت کے استحکام کے لیے بنایا ہے اور نہ کسی زوال اور نقصان کے خوف سے بچنے کے لیے۔ نہ اسے کسی مد مقابل کے مقابلہ میں مدد کی ضرورت تھی اور نہ وہ کسی حملہ آور دشمن سے بچنا چاہتا تھا۔ اس کا مقصد اپنے ملک میں کوئی اضافہ تھا اور نہ کسی شریک کے سامنے اپنی کثرت کا اظہار تھا اور نہ تنہائی کی وحشت سے انس حاصل کرنا تھا۔

(2) نبوت ورسالت

شان رسالت، غرض نبوت و بعثت، فرائض و اعمال نبی پر سیر حاصل گفتگو، قرآن کی روشنی میں الٰہی تعلیمات کی تشریح وغیرہ بیان کی گئی ہے۔ جس کے متعلق حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

"واصطفی سبحانه من ولده انبیاء اخذ علی الوحی میثاقهم، وعلی تبلیغ الرسالة امانتهم، لمّا بدّل اکثر خلقه عهد الله الیهم فجهلو حقّه، واتخذوا الانداد معه، واجتالتهم الشیاطین عن معرفته، واقتطعتهم عن عبادته، فبعث فیهم رسله، وواتر الیهم انبیائه، لیستأدوهم میثاق فطرته، ویذکّروهم منسیّ نعمته، و

یحتجّوا علیهم بالتبلیغ، و، یثیروا لهم دفائن العقول، و یروهم آیات المقدره من سقف فوقهم مرفوع، و مهاد تحتهم موضوع، و معایش تحییهم، و آجال تفنیهم، و اوصاب تهرمهم، و احداث تتابع علیهم، و لم یخل الله سبحانه خلقه من نبی مرسل، او کتاب منزل، او حجة لازمة، او محجّة قائمة رسل لاتقصر بهم قلّة عددهم، و لا کثرة المکذبین لهم من سابق سمّی له مَن بعده، او غابر عرّفه مَن قبله :علی ذالک نسلت القرون، و مضت الدهور، و سلفت الآباء، و خلقت الابناء۔"22

اس نے اس(آدمؑ) کی اولاد میں سے انبیاء کا انتخاب کیا جن سے وحی کی حفاظت اور پیغام کی تبلیغ کی امانت کا عہد لیا، اس لیے کہ آخری مخلوقات نے عہد الٰہی کو تبدیل کر دیا تھا۔ اس کے حق سے ناواقف ہو گئے تھے۔ اس کے ساتھ دوسرے خدا بنا لیے تھے اور شیطان نے انہیں معرفت کی راہ سے ہٹا کر عبادت سے یکسر جدا کر دیا تھا۔ پروردگار نے ان کے درمیان رسول بھیجے، انبیاء کا تسلسل قائم کیا تاکہ وہ ان سے فطرت کی امانت کو واپس لیں اور انہیں بھولی ہوئی پروردگار کی نعمت کو یاد دلائیں۔ تبلیغ کے ذریعے ان پر اتمام حجت کریں، ان کی عقل کے دفینوں کو باہر لائیں اور انہیں قدرت الٰہی کی نشانیاں دکھلائیں۔ یہ سروں پر بلند ترین چھت، یہ زیر قدم گہوارہ، یہ زندگی کے اسباب، یہ فنا کرنے والی اجل، یہ بوڑھا بنا دینے والے امراض اور یہ پے در پے پیش آنے والے حادثات۔ اس نے کبھی اپنی مخلوقات کو کسی نبی مرسل یا کتاب منزل یا حجت لازم یا طریق واضح سے محروم نہیں رکھا ہے۔ ایسے رسول بھیجے ہیں، جنہیں نہ عدد کی قلت کام سے روک سکتی تھی اور نہ جھٹلانے والوں کی کثرت۔ ان میں جو پہلے تھا اسے بعد والے کا حال معلوم تھا اور جو بعد میں آیا تھا اسے پہلے والے نے پہنچوایا تھا اور یوں ہی صدیاں گزرتی رہیں اور زمانے بیتتے رہے ۔ آباءواجداد جاتے رہے اور اولاد و پوتے آتے رہے۔

(3) امامت

اوصاف و ضرورت امام، امام کے فرائض، امامت کے حدود، اپنا اور غیروں کا مقابلہ، بعد کے ائمہ پر اشارات، نبوت و امامت کا فرق، امام کی عظمت منصبی وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔

حضرت علی علیہ السلام امام کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"انّما الائمّةُ قوامُ الله علٰی خلقهِ و عُرفائهُ علی عبادِہ، و لایدخُلُ الجنّةَ الّا مَن عَرَفهم و عرفوه و لایدخلُ النّارَ الّا مَن انکرهم و انکروه۔"23

در حقیقت ائمہ اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر مقرر کئے ہوئے حاکم ہیں، اس کی طرف سے اس کے بندوں پر اس کے نمائندے ہیں، وہی شخص جنت کا سزاوار ہو گا جو خود بھی ان کی معرفت رکھتا ہو اور وہ بھی اسے پہچانتے ہوں اور وہی شخص دوزخ میں جائے گا جو ائمہ کا منکر ہو اور ائمہ بھی اس سے کنارہ کش ہوں۔

3.1 امام کی حیثیت

امام ہی ہے جو عوام کے افراد کو آپس میں جوڑے رکھتا ہے اور انہیں بکھرنے سے بچاتا ہے:

"ومکانُ القیّمِ بالامرِ مکانُ النِّظامِ مِنَ الخَرزِ یجمعهٗ و یَضُمُّهٗ فإن انْقطع النِّظامُ تفرّقَ الخرزُ و ذَھبَ ثُمّ لم یجتَمِع بِحَذافیرہ ابداً۔" 24

امورِ سلطنت میں امام کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو مہروں میں ڈورے کی جو کہ انہیں سمیٹ کر رکھتا ہے۔ جب ڈورا ٹوٹ جائے تو سب مہرے بکھر جاتے ہیں اور پھر کبھی سمٹ نہیں سکتے۔

مزید فرماتے ہیں:

"اِنَّ الائِمّۃَ مِن قریشٍ غُرِسوا فی ھٰذا البَطنِ مِنْ ھاشِمٍ لاتصلحُ علیٰ سواھِمْ و لاتَصْلحُ الولاۃُ مِنْ غیرِھم۔" 25

بلا شبہ امام، قریش میں سے ہوں گے جو اسی قبیلے کی ایک شاخ بنی ہاشم کی کشت زار سے ابھریں گے۔ نہ امامت کسی اور کو زیب دیتی ہے اور نہ ان کے علاوہ کوئی اس کا اہل ہو سکتا ہے۔

3.2 امام کے اوصاف

حضرت علی علیہ السلام امام کے اوصاف بیان کرتے ہیں:

"قد عَلِمتُم انّهٗ لا ینبَغِی ان یکون الوالی علی الفُروجِ والدِّماءِ والمغانمِ والاحکامِ وامامۃِ المسلمینَ البخیلُ فتکون فی اموالھم نھمتهٗ، ولا الجاھلُ فیضلّھم بجھلهٖ، ولا الجافی فیقطعھم بجفائهٖ، ولا الحائفُ للدّوَلِ فیتّخِذَ قوماً دون قومٍ، ولا المرتشِی فی الحُکمِ فیذھبُ بالحقوقِ ویقفُ بھا دونَ المقاطعِ، ولا المعطّلُ للسُّنَّۃِ فیُھلکَ الامّۃ۔" 26

تمہیں یہ معلوم ہے کہ ناموس، خون، مال غنیمت، احکام اور مسلمانوں کی امامت و رہبری کے لیے کسی طرح مناسب نہیں کہ کوئی بخیل حاکم ہو، کیونکہ اس کا دانت مسلمانوں کے مال پر لگا رہے گا۔ اور نہ کوئی جاہل حاکم ہو کیونکہ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے گمراہ کرے گا، اور نہ کوئی ظالم حاکم ہو کیونکہ وہ اپنے ظلم اور جور سے لوگوں کو پریشان کر دے گا، اور نہ کوئی مال اور دولت میں بے راہ روی کرنے والا ہو کیونکہ وہ کچھ لوگوں کو دے گا اور کچھ لوگوں کو محروم کر دے گا، اور نہ فیصلہ کرنے میں رشوت لینے والا ہو کیونکہ وہ دوسروں کے حقوق کو رائیگاں کر دے گا اور انہیں انجام تک نہ پہنچائے گا اور نہ کوئی سنت کو بیکار کرنے والا حاکم ہو کیونکہ وہ امت کو تباہ و برباد کر دے گا۔

3.3 امام کی ذمہ داریاں

حضرت علی علیہ السلام امام کی ذمہ داریوں کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

"انّه لیس علی الامام الاّ ما حمّل من امر ربّه۔ الابلاغ فی الموعظۃ، والاجتھاد فی النصیحۃ، والاحیاء للسنّۃ، واقامۃ الحدود علی مستحقیھا واصدار السّھمان علی اھلھا۔" 27

امام کا فرض تو بس یہ ہے کہ جو کام اسے اپنے پروردگار کی طرف سے سپرد ہوا ہے اسے انجام دے اور وہ یہ ہے کہ وعظ و نصیحت کی باتیں ان تک پہنچائے۔ اور انہیں نصیحت کرنے میں پوری پوری کوشش کرے، سنت کو زندہ رکھے اور جن پر حد لاگو ہوتی ہے ان پر حد جاری کرے، اور حصوں کو ان کے اصلی وارثوں تک پہنچائے۔

(4) مرنے کے بعد اور قیامت کے حالات

آثار و علامات، منظر کشی، گنہگاروں اور نیکوکاروں کا عالم، قیامت کے فائدے، اس عقیدے کے فلسفیانہ و حکیمانہ اور اسلامیاتی تشریح کی گئی ہے۔

4.1 آخرت کی تیاری

آخرت کی تیاری کے بارے میں فرماتے ہیں:

"فان الغاية امامكم ، و ان ورائكم الساعة تحدوكم ، تخففوا تلحقوا فانما ينظر باولكم آخركم۔"28

بے شک منزل مقصود تمہارے سامنے ہے اور ساعت موت تمہارے تعاقب میں ہے اور تمہیں اپنے ساتھ لے کر چل رہی ہے۔ اپنا بوجھ ہلکا کر لو پہلے والوں سے ملحق ہو جاؤ کہ ابھی تمہارے سابقین سے تمہارا انتظار کرایا جارہا ہے!

4.2 قبر کے حالات

قبر کے حالات سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"وأعلموا عباد الله أنكم وما أنتم فيه من هذه الدنيا على سبيل من قد مضى قبلكم ممن كان أطول منكم أعمارا، وأعمر ديارا، وأبعد آثارا۔ أصبحت أصواتهم هامدة، ورياحهم راكدة، وأجسادهم بالية، وديارهم خالية وآثارهم عافية۔ فاستبدلوا بالقصور المشيدة والنمارق الممهدة الصخور والاحجار المسندة، والقبور اللاطئة الملحدة۔ التي قد بني بالخراب فناؤها، وشيد بالتراب بناؤها۔ فمحلها مقترب، وساكنها مغترب۔ بين أهل محلة موحشين وأهل فراغ متشاغلين لا يستأنسون بالاوطان، ولا يتواصلون تواصل الجيران على ما بينهم من قرب الجوار ودنو الدار۔ وكيف يكون بينهم تزاور وقد طحنهم بكلكله البلى، وأكلتهم الجنادل والثرى۔ وكأن قد صرتم إلى ما صاروا إليه، وارتهنكم ذلك المضجع، وضمكم ذلك المستودع۔ فكيف بكم لو تناهت بكم الامور، وبعثرت القبور هنالك تبلو كل نفس ما أسلفت، وردوا إلى الله مولاهم الحق وضل عنهم ما كانوا يفترون۔"29

اے بندگان خدا! یاد رکھو اس دنیا میں تم اور جو کچھ تمہارے پاس ہے سب کا وہی راستہ ہے، جس پر پہلے والے چل چکے ہیں جن کی عمریں تم سے زیادہ طویل اور جن کے علاقے تم سے زیادہ آباد تھے۔ ان کے آثار بھی دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ لیکن اب ان کی آوازیں دب گئی ہیں۔ ان کی ہوائیں اکھڑ گئی ہیں۔ ان کے جسم بوسیدہ ہو

گئے ہیں۔ ان کے مکانات خالی ہو گئے ہیں اور ان کے آثار مٹ چکے ہیں۔ وہ مستحکم قلعوں اور بچھی ہوئی مسندوں کو پتھروں اور چنی ہوئی سلوں اور زمین کے اندر لحدوں والی قبروں میں تبدیل کر چکے ہیں۔ جن کے صحنوں کی بنیاد تباہی پر قائم ہے۔ جن کی عمارت مٹی سے مضبوط کی گئی ہے۔ان قبروں کی جگہیں تو قریب قریب ہیں لیکن ان کے رہنے والے سب ایک دوسرے سے غریب اور اجنبی ہیں۔ ایسے لوگوں کے درمیان ہیں جو بوکھلائے ہوئے ہیں اور یہاں کے کاموں سے فارغ ہو کر وہاں کی فکر میں مشغول ہو گئے ہیں۔ نہ اپنے وطن سے کوئی انس رکھتے ہیں اور نہ اپنے ہمسایوں سے کوئی ربط رکھتے ہیں۔حالانکہ بالکل قرب و جوار میں اور نزدیک ترین دیار میں ہیں۔ ظاہر ہے کہ اب ملاقات کا کیا امکان ہے، جب کہ بوسیدگی نے انہیں اپنے سینہ سے دبا کر پیس ڈالا ہے۔ پتھروں اور مٹی نے انہیں کھا کر برابر کر دیا گویا کہ اب تم بھی وہیں پہنچ گئے ہو، جہاں وہ پہنچ چکے ہیں۔ تمہیں بھی اسی قبر نے گرد رکھ لیا ہے اور اسی امانت گاہ نے جکڑ لیا ہے۔ سوچو اس وقت کیا ہو گا جب تمہارے تمام معاملات آخری حد کو پہنچ جائیں گے اور دوبارہ قبروں سے نکال لیا جائے گا۔ اس وقت ہر نفس اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے گا اور سب کو مالک برحق کی طرف پلٹا دیا جائے گا اور کسی کی کوئی افترا پردازی کام آنے والی نہ ہو گی۔

(5) قرآن کا تذکرہ

عظمت قرآن، علوم قرآن، تفسیر و تشریح، استعمال، احترامات، اس کی افادیت اور مختلف پہلوؤں پر غور و فکر، تنزیل، ترتیب، رموز و نکات کا بیان ہے۔ حضرت علی علیہ السلام علوم قرآن کو مختصر مگر جامع انداز میں پیش کرتے ہیں:

"کتاب ربّکم فیکم: مبیّنا حلاله و حرامه، و فرائضه و فضائله، و ناسخه و منسوخه، و رخصه و عزائمه، و و خاصه و عامه، و عبره و امثاله، و مرسله و محدوده، و محکمه و متشابهه، مفسرا و مجملا، و مبینا غوامضه، بین مأخوذ میثاق علمه، موسّع، علی العباد فی جهله، و بین مثبت فی الکتاب، فرضه، و معلوم فی السنّة نسخه، و واجب فی السنّة اخذه، و مرخص فی الکتاب ترکه، و بین واجب بوقته، و زائل فی مستقبله، و مباین بین محارمه، من کثیر اوعد علیه نیرانه، او صغیر ارصد له، غفرانه، و بین مقبول فی ادناه، موسع فی اقصاه۔"30

آپؑ نے تمہارے درمیان تمہارے پروردگار کی کتاب (قرآن کریم) کو چھوڑا ہے، جس کے حلال و حرام، فرائض و فضائل، ناسخ و منسوخ، رخصت و عزیمت، خاص و عام، عبرت و امثال، مطلق و مقید، محکم و تشابہ سب کو واضح کر دیا تھا۔ مجمل کی تفسیر کر دی تھی، گتھیوں کو سلجھا دیا تھا۔ اس میں بعض آیات ہیں، جن کے علم کا عہد لیا گیا ہے اور بعض سے ناواقفیت کو معاف کر دیا گیا ہے۔ بعض احکام کے فرض کا کتاب میں ذکر کیا گیا ہے اور سنت سے ان کے منسوخ ہونے کا علم حاصل ہوا ہے۔ یا سنت میں ان کے وجوب کا ذکر ہوا ہے جب کہ کتاب میں ترک کرنے کی

آزادی کا ذکر تھا۔ بعض احکام ایک وقت میں واجب ہوئے ہیں اور مستقبل میں ختم کر دئے گئے ہیں، جن کا مختصر بھی قابل قبول اور زیادہ کی بھی گنجائش پائی جاتی ہے۔

(6) حدیث

درایت کے اصول، حدیث کا مرتبہ، راویوں کی حیثیت، آنحضرتؐ کا طریق کلام، اس سے فائدے اٹھانے کے طریقے، آداب و احکام، متن اور اس کی تشریح حضرت علی علیہ السلام کا فن حدیث میں درجہ کمال کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ جس طرح آپ علیہ السلام نے حدیث کی روایت اور درایت کے بارے میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا ہے جو درج ذیل پیش کیا جارہا ہے۔

6.1 لوگوں کے پاس احادیث کی اقسام

جب آپ علیہ السلام سے روایت حدیث میں اختلاف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"إن في أيدي الناس حقا وباطلا، وصدقا وكذبا، وناسخا ومنسوخا وعاما وخاصا، ومحكما ومتشابها، وحفظا ووهما۔ ولقد كذب على رسول الله صلى الله عليه وآله على عهده حتى قام خطيبا فقال:" من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار" وإنما أتاك بالحديث أربعة رجال ليس لهم خامس۔"31

لوگوں کے ہاتھوں میں حق اور باطل، صدق و کذب، ناسخ و منسوخ، عام و خاص، محکم و متشابہ، اور حقیقت و وہم سب کچھ ہے۔ اور کذب و افترا کا سلسلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی ہی سے شروع ہو گیا تھا، جس کے بعد آپ نے منبر پر اعلان کیا تھا کہ:" جس شخص نے بھی میری طرف سے غلط بیانی کی اسے اپنی جگہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔" یاد رکھو کہ حدیث کے بیان کرنے والے چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں جن کی پانچویں کوئی قسم نہیں ہے۔

6.2 راویوں کے اقسام

پہلی قسم: منافق راوی

حضرت علی علیہ السلام احادیث کے راویوں کی چار اقسام بیان کرتے ہیں، ان میں سب سے پہلی قسم کے منافق روایوں کی ہے، جس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"رجل منافق مظهر للايمان، متصنع بالاسلام لا يتأثم ولا يتحرج، يكذب على رسول الله صلى الله عليه وآله متعمدا، فلو علم الناس أنه منافق كاذب لم يقبلوا منه ولم يصدقوا قوله، ولكنهم قالوا صاحب رسول الله صلى الله عليه وآله رأى وسمع منه ولقف عنه فيأخذون بقوله، وقد أخبرك الله عن المنافقين بما أخبرك، ووصفهم بما وصفهم به لك، ثم بقوا بعده عليه وآله السلام فتقربوا إلى أئمة الضلالة والدعاة إلى

النار بالزور والبهتان، فولوهم الاعمال وجعلوهم حكاما على رقاب الناس، وأكلوا بهم الدنيا. وإنما الناس مع الملوك والدنيا إلا من عصم الله فهو أحد الاربعة۔"32

ایک راوی وہ منافق ہے، جو ایمان کا اظہار کرتا ہے۔ اسلام کی وضع قطع اختیار کرتا ہے، لیکن گناہ کرنے اور افتراء میں پڑنے سے پرہیز نہیں کرتا۔ رسول اکرم کے خلاف قصداً جھوٹی روایتیں تیار کرتا ہے۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ منافق اور جھوٹا ہے تو یقیناً اس کے بیان کی تصدیق نہ کریں گے، لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ صحابی ہے۔ اس نے حضور کو دیکھا ہے، آپ کے ارشاد کو سنا ہے اور آپ سے حاصل کیا ہے۔ اس طرح اس کے بیان کو قبول کر لیتے ہیں، جب کہ خود پروردگار بھی منافقین کے بارے میں خبر دے چکا ہے اور ان کے اوصاف کا تذکرہ کر چکا ہے اور یہ رسول اکرم کے بعد بھی باقی رہ گئے تھے۔ گمراہی کے پیشواؤں اور جہنم کے داعیوں کی طرح اسی غلط بیانی اور افتراء پردازی سے تقرب حاصل کرتے تھے۔ وہ انہیں عہدے دیتے رہے اور لوگوں کی گردنوں پر حکمراں بناتے رہے اور انہیں کے ذریعے دنیا کو کھاتے رہے اور لوگ تو بہر حال بادشاہوں اور دنیاداروں ہی کے ساتھ رہتے ہیں، علاوہ انکے جنہیں اللہ اس شر سے محفوظ کر لے۔

دوسری قسم: بھولنے والے راوی

دوسرے وہ راوی ہیں جو بھول جانے والے ہیں، جن کے بارے میں حضرت علی السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"ورجل سمع من رسول الله شيئا لم يحفظه على وجهه فوهم فيه ولم يتعمد كذبا فهو في يديه ويرويه ويعمل به ويقول أنا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وآله، فلو علم المسلمون أنه وهم فيه لم يقبلوه منه، ولو علم هو أنه كذلك لرفضه۔"33

دوسرا شخص وہ ہے جس نے رسول اکرم سے کوئی بات سنی ہے لیکن اسے صحیح طریقہ سے محفوظ نہیں کر سکا ہے اور اس میں غلطی کا شکار ہو گیا ہے۔ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتا۔ جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے، اسی کی روایت کرتا ہے اور اسی پر عمل کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے حالانکہ اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ اس سے غلطی ہو گئی ہے تو ہرگز اسکی بات قبول نہ کریں گے بلکہ اگر اسے خود بھی معلوم ہو جائے کہ یہ بات اس طرح نہیں ہے، تو ترک کر دے گا اور نقل نہیں کرے گا۔

تیسری قسم: اہل شبہ راوی

تیسری قسم کے راویوں کے بارے میں حضرت علی السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"ورجل ثالث سمع من رسول الله صلى الله عليه وآله شيئا يأمر به ثم نهى عنه وهو لا يعلم، أو سمعه ينهى عن شئ ثم أمر به وهو لا يعلم، فحفظ المنسوخ ولم يحفظ الناسخ، فلو علم أنه منسوخ لرفضه، ولو علم المسلمون إذ سمعوه منه أنه منسوخ لرفضوه۔"34

تیسری قسم اس شخص کی ہے، جس نے رسول اکرم کو حکم دیتے ہوئے سنا ہے لیکن حضرت نے جب منع کیا ،تو اسے اطلاع نہیں ہو سکی۔ یا حضرت کو منع کرتے ہوئے سنا ہے لیکن جب آپ نے دوبارہ حکم دیا تو اطلاع نہ ہو سکی۔ اس شخص نے منسوخ کو محفوظ کر لیا اور ناسخ کو محفوظ نہیں کر سکا ہے۔ اور اگر اسے معلوم ہو جائے کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے، تو اسے ترک کر دے گا۔ اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ اس نے منسوخ کی روایت کی ہے، تو وہ بھی اسے نظر انداز کر دیں گے۔

چوتھی قسم: صادق اور حافظ راوی

چوتھی قسم ان راویوں کی ہے جو صادق بھی ہیں اور حافظ بھی ہیں لہذا انہی کی احادیث کا اعتبار کیا جاتا ہے:

"وآخر رابع لم يكذب على الله ولا على رسوله، مبغض للكذب خوفا من الله وتعظيما لرسول الله صلى الله عليه وآله ولم يهم، بل حفظ ما سمع على وجهه، فجاء به على ما سمعه لم يزد فيه ولم ينقص منه، فحفظ الناسخ فعمل به، وحفظ المنسوخ فجنب عنه، وعرف الخاص والعام فوضع كل شئ موضعه، وعرف المتشابه ومحكمه۔"35

چوتھی قسم اس شخص (راوی) کی ہے، جس نے نہ اللہ پر جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی رسول اللہ کے خلاف غلط بیانی سے کام لیا ہے اور وہ اللہ کے خوف کی وجہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم کی بنا پر جھوٹ کا دشمن بھی ہے۔ اور اس سے بھول چوک بھی نہیں ہوئی ہے، بلکہ جیسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ویسے ہی محفوظ کر لیا ہے اور اسی پر عمل کیا ہے، نہ اس میں کسی طرح کا اضافہ کیا ہے اور نہ کمی کی ہے۔ ناسخ ہی کو محفوظ کیا ہے اور اسی پر عمل کیا ہے۔ اور منسوخ کو یاد رکھا ہے لیکن اسے اجتناب کیا ہے۔ خاص و عام اور محکم و متشابہ کو بھی پہچانتا ہے اور اسی کے مطابق عمل بھی کرتا ہے۔

6.3 حدیث کے دو رخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی احادیث کے کچھ رخ ہوتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"وقد كان يكون من رسول الله صلى الله عليه وآله الكلام له وجهان: فكلام خاص وكلام عام، فيسمعه من لا يعرف ما عنى الله به ولا ما عنى رسول الله صلى الله عليه وآله، فيحمله السامع ويوجهه على غير معرفة بمعناه وما قصد به وما خرج من أجله۔ وليس كل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يسأله ويستفهمه حتى أن كانوا ليحبون أن يجئ الاعرابي والطارئ فيسأله عليه السلام حتى يسمعوا۔ وكان

لا يمر بي من ذلك شئ إلا سألت عنه وحفظته. فهذه وجوه ما عليه الناس في اختلافهم وعللهم في رواياتهم۔"36

لیکن مشکل یہ ہے کہ کبھی کبھی رسول اکرم کے ارشادات کے دورخ ہوتے تھے۔ بعض کا تعلق خاص افراد سے ہوتا تھا اور بعض کلمات عام ہوتے تھے اور ان کلمات کو وہ شخص بھی سن لیتا تھا جسے یہ نہیں معلوم تھا کہ اللہ اور رسول کا مقصد کیا ہے اور اسے سن کر اس کی ایک توجیہ کر لیتا تھا بغیر اس نکتہ کا ادراک کئے ہوئے کہ اس کلام کا مفہوم اور مقصد کیا ہے اور یہ کس بنا پر صادر ہوا ہے۔ اور تمام اصحابِ رسولِ اکرم میں یہ ہمت بھی نہیں تھی کہ آپ سے سوال کر سکیں اور با قائدہ تحقیق کر سکیں بلکہ اس بات کا انتظار کیا کرتے تھے کہ کوئی صحرائی یا پردیسی آکر آپؐ سے سوال کرے تو وہ بھی سن لیں۔ یہ صرف میں تھا کہ میرے سامنے کوئی ایسی بات نہیں گزرتی تھی مگر یہ کہ میں دریافت بھی کر لیتا تھا اور محفوظ بھی کر لیتا تھا۔ یہ ہیں لوگوں کے درمیان اختلافات کے اسباب اور روایات میں تضاد کے عوامل و محرکات۔

رئیس احمد جعفری اس خطبہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حدیث نبوی کی روایت و درایت کے سلسلہ میں، امیر المؤمنین نے اس سوال کے موقعہ پر جو کلمات ارشاد فرمائے در حقیقت بعد کے زمانے میں تمام ائمہ فن حدیث کے لیے وہ راہ نما ثابت ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ علم حدیث تمام تر انہیں اصولوں پر منضبط ہوا ہے جو امیر المؤمنین نے بیان فرمائے ہیں۔"37

اسی طرح اس خطبہ کی وضاحت میں علامہ ذیشان حیدر جوادی لکھتے ہیں:

"امام علیہ السلام کے انہیں بیانات کی روشنی میں علماء روایات حدیث کے قبول کرنے کے اصول مرتب کئے ہیں اور یہ طے کر دیا ہے کہ راوی منافق اور کاذب ہے تو اس کی روایت بہر حال قابل اعتبار نہیں ہے۔ اس کے بعد راوی میں صحیح محفوظ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، تو تنہا اس کی روایت بھی قابل اعتبار نہیں ہے۔ راوی ہر اعتبار سے معتبر ہے اور ناسخ و منسوخ سے بے خبر ہے تو اس کی روایت پر عمل کرنے کے لیے بھی دوسری روایات پر نظر کرنا ضروری ہے تاکہ اس کے ناسخ کو تلاش کیا جا سکے۔ راوی کے جامع الشرائط ہونے کے بعد روایت قابل اعتبار تو ہو جاتی ہے لیکن قابل عمل نہیں ہوتی جب تک کہ علم رجال سے گذر کر مفہوم حدیث کی بحثوں کی منزل سے نہ گذر جائے اور اس کے صحیح مفہوم کا تعین نہ کر لیا جائے۔"38

(7) تاریخ

عرب کی جاہلیت اور عالمی مذاہب کا پس منظر، مختلف قوموں کی تباہی کا عبرت ناک نقشہ، اسلام کے ابتدائی دن، اور چشم دید حالات، آنحضرت کی بعثت، اسلام کی اشاعت، لوگوں کا قبول اسلام، دشمنوں کا رنگ، فتوحات کے

نتائج، ہجرت اور اس میں اپنا بیان، مدنی زندگی، آنحضرتؐ کی وفات کا واقعہ، تجہیز و تکفین و دفن وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔

7.1 بعثت سے پہلے عرب کے حالات

حضرت علی علیہ السلام بعثت سے پہلے عرب کے حالات اس طرح بیان کرتے ہیں:

إن الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم وآله نذيرا للعالمين . وأمينا على التنزيل . وأنتم معشر العرب على شر دين وفي شر دار . متنخون بين حجارة خشن وحيات صم تشربون الكدر وتأكلون الجشب وتسفكون دماءكم وتقطعون أرحامكم . الاصنام فيكم منصوبة والآثام بكم معصوبة۔"39

یقیناً اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عالمین کے لیے عذاب الہی سے ڈرانے والا اور اور تنزیل کا امانتدار بنا کر اس وقت بھیجا جب، تم گروہ عرب، بدترین دین کے مالک اور بدترین علاقہ کے رہنے والے تھے، ناہموار پتھروں اور زہریلے سانپوں کے درمیان بود و باش رکھتے تھے۔ گندہ پانی پیتے تھے اور غلیظ غذا استعمال کرتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے اور قرابتداروں سے بے تعلقی رکھتے تھے۔ بت تمہارے درمیان نصب تھے اور گناہ تمہیں گھیرے ہوئے تھے۔

(8) سیرت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نہج البلاغہ میں آنحضرت کے اخلاف و عادات، سیرت و سنت پر والہانہ انداز میں روشنی ملتی ہے، امیر المؤمنین نے آنحضرت کے رحم و کرم، جود و سخاوت، امانت و مجاہدت، استقامت و تبلیغ پر انتہائی وسیع بحث کی گئی ہے ۔اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضور اپنوں سے کس طرح ملتے تھے؟ دشمنوں سے کیسا سلوک کیا کرتے تھے؟ خدا کے سامنے کس طرح ہوتے تھے؟ اور امت کے ساتھ کیا انداز ہوتا تھا؟ وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔

8.1 حضرت علی علیہ السلام نہج البلاغہ کے پہلے خطبہ میں سیرت رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس طرح ارشاد فرماتے ہیں:

"الی ان بعث اللّٰہ سبحانہ محمدا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ سلّم لانجاز عدّتہ، و اتمام النّوّتہ، مأخوذا علی النّبیّین میثاقہ، و مشھورۃ سماتہ، کریما میلادہ، و اھل الارضِ یومئذٍ ملل متفرقۃ، و اھواء منتشرۃ، و طرائق متشتّۃ بین مشبّہ اللّٰہ بخلقہ، او ملحد فی اسمہ او مشیر الیٰ غیرہ، فھداھم بہ من الضلالۃ، و انقذھم بمکانہ من الجھالۃ۔ ثمّ اختار سبحانہ لمحمد صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ سلّم لقائہ، و رضی لہ ما عندہ، و اکرمہ عن دار الدّنیا، و رغب بہ عن مقام البلوی، فقبضہ الیہ کریما صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ سلّم، و خلّف فیکم ما خلّفت الانبیاء فی اممھا، اذ لم یترکوھم ھملا، بغیر طریق و اضح، و لا علم قائم۔"40

یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اپنے وعدے کو پورا کرنے اور اپنے نبوت کو مکمل کرنے کے لیے حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھیج دیا جن کے بارے میں انبیاء سے عہد لیا جاچکا تھا اور جن کی علامتیں مشہور اور ولادت مسعود و مبارک تھی۔ اس وقت اہل زمین متفرق مذاہب، منتشر خواہشات اور مختلف راستوں پر گامزن تھے۔ کوئی خدا کو مخلوقات کی شبیہ بتا رہا تھا۔ کوئی اس کے ناموں کو بگاڑ رہا تھا۔ اور کوئی دوسرے خدا کا اشارہ دے رہا تھا۔ مالک نے آپؐ کے ذریعے سب کو گمراہی سے ہدایت دے دی اور جہالت سے باہر نکال لیا۔ اس کے بعد اس نے آپ کی ملاقات کو پسند کیا اور انعامات سے نوازنے کے لیے اس دار دنیا کو بلند کر لیا۔ آپؐ کو مصائب سے نجات دلا دی اور نہایت احترام سے اپنی بارگاہ میں طلب کر لیا اور امت میں ویسا ہی انتظام کر دیا جیسا کہ دیگر انبیاء نے کیا تھا کہ انہوں نے بھی قوم کو لاوارث نہیں چھوڑا تھا جس کے لیے کوئی واضح راستہ اور مستحکم نشان نہ ہو۔

8.2 ایک اور مقام پر حضرت علی علیہ السلام ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت کا ذکر اس طرح بیان کرتے ہیں:

"ولقد کان رسول االله صلّی اللّٰہ علیه و آله وسلّم یأکل علی الارضِ ، و یجلِس جِلسةَ العبد، ویخصفُ یدہٖ نعلهٗ، ویرقعُ بیدہٖ ثوبهٗ، ویرکبُ الحمارَ العاریَ، ویردفُ خلفهٗ، فاعرضَ عن الدُّنیا بقلبہٖ، و امات ذکرها من نفسِہٖ، و احبَّ ان تغیبَ زینتها عن عینہٖ، لکیلا یتَّخذَ منها ریاشاً ولا یعتقدها قراراً، ولا یرجو فیها مقاماً، فأَخرجَها من النّفسِ، و اشخصَها عن القلبِ، وغیَّبها عن النظر۔"41

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیشہ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے۔ غلاموں کے انداز سے بیٹھا کرتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے اپنی جوتیاں ٹانکتے تھے۔ اپنے دست مبارک سے اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے۔ بے پالان سواری پر سوار ہوتے تھے، اور کسی کو ساتھ بٹھا بھی لیا کرتے تھے۔ آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے دنیا سے دل سے کنارہ کشی فرمائی اور اس کی یاد کو اپنی دل سے محو کر دیا اور یہ چاہا کہ اس کی زینت نگاہوں سے دور رہے تاکہ نہ بہترین لباس بنائیں اور نہ اسے اپنے دل میں جگہ دیں اور نہ اس دنیا میں کسی مقام کی آرزو کریں۔ آپ نے دنیا کو نفس سے نکال دیا اور دل سے دور کر دیا اور نگاہوں سے بھی غائب کر دیا۔

(9) سیاسیات و اقتصادیات

اسلامی سیاست کے اصول، مسلمان فرمانروا کے لیئے قوانین و اصول زندگی، اسلامی مملکت کے دستور کی مدح، مسلمانوں کا مسلمانوں سے اور غیر مسلمانوں سے برتاؤ، حدود و احکام، عدالت، دربار، اطلاعات، تجارت، فوج، حکام، امراء، غرباء، اور دوسرے طبقاتی تعلقات کی نوعیت، مالیات، تحصیل وصول اور اس کی تقسیم میں احتیاط وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔

9.1 وجوب حکومت

حضرت علی علیہ السلام نے جب خوارج کا قول لاحکم الّاللہ سنا تو ان کے جواب میں ارشاد فرمایا:

"کلمۃ حق یراد بھا الباطل نعم انّہ لا حکم الّا اللہ و لکن ھؤ لآءیقولون لا امرہ الّا اللہ و انّہ لابدّ للنّاس من امیر برّ او فاجر امّا الامرۃُ البرّۃُ فیعملُ فیھا التّقیّ امّا الامرۃُ الفاجِرۃُ فَیَتَمَتّعُ فیھا الشّقیُّ الیٰ ان تنقطِعَ مُدّتُہٗ و تُدرِکَہٗ مَنِیّتُہٗ۔"42

یہ جملہ تو صحیح ہے مگر جو مطلب وہ لیتے ہیں وہ غلط ہے۔ ہاں بے شک حکم اللہ ہی کے لیے مخصوص ہے۔ مگر یہ لوگ تو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ حکومت بھی اللہ کے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ لوگوں کے لیے ایک حاکم کا ہونا ضروری خواہ وہ اچھا ہو یا برا ہو۔ اگر حکومت نیک اور صالح ہو گی تو اس میں متقی وپرہیز گار انسان اچھے اعمال کرتا ہے ۔اگر حکومت فاجر ہو گی تو اس میں بدبخت لوگ جی بھر کر لطف اندوز ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان کا زمانہ ختم ہو جائے اور موت انہیں پالے۔

اس خطبے میں امام علی علیہ السلام اس اہم نکتے کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ امارت و حکومت کے درمیان کیا فرق ہے ؟ حاکمیت مطلقہ تو صرف اللہ تعالی کے لیے ہے قانون اور اس کا نفاذ، امر و نہی اور معاشرے کی کلی سیاست کی تشکیل دراصل اللہ کی رضا اور اس کے حکم سے ہونی چاہیے لیکن امارت جو سربراہی، رہبری اور سرپرستی کے سوا کچھ نہیں۔ یہ ایسی چیز ہے جو اللہ کے بندوں کے سپرد کی گئی ہے اور کوئی معاشرہ اس سے بے نیاز نہیں ہے۔ بہر حال اگر معاشرہ صالح ہو گا تو صالح اور صحیح حاکمیت کو قبول کرے گا، اور اگر غیر صالح ہو گا اور رہبری کی تشخیص اس میں نہ ہو گی تو یہی امر، ظالم اور غیر صالح افراد کے تسلط کا باعث بن جائے گا۔ بہر حال حضرت علی علیہ السلام کے نظریہ کی روشنی میں بنیادی طور پر حاکمیت ورہبری کی ضرورت سے کسی طرح بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پس کوئی بھی معاشرہ بغیر رہبر اور حاکم کے اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتا۔ چاہے وہ صالح اور قانونی ہو یا غیر صالح اور غیر قانونی ہو۔ کیونکہ اسی حاکم کے ذریعے امن اور امان قائم رہتا ہے، عدل اور انصاف قائم ہوتا ہے، ہر شخص کو اپنا حق ملتا ہے اور ہر ایک کو عمل کی آزادی ملتی ہے چاہے وہ مؤمن ہو یا شقی اور بدبخت ہو یا کافر ہو۔ کیونکہ اگر کوئی بھی حاکم نہ ہو تو اس وقت فتنہ اور فساد بڑھ جائے گا اور معاشرے کا امن اور امان تباہ و برباد ہو جائے گا لہٰذا ہر صورت میں ایک حاکم کا ہونا ضروری ہے جو اس فتنہ اور فساد کو روک سکے۔

9.2 اموال کی اقسام اور طریقہ تقسیم

حضرت علی علیہ السلام اموال کے اقسام کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں :

"انّ ھٰذا القرآن انزل علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلّم و الاموالُ اربعۃٌ: اموال المسلمین فقسّمھا بین الورثۃ فی الفرائض و الفیء فقسّمہ علی مستحقیہ و الخمس فوضعہ اللّٰہ حیث وضعہ و الصدقات فجعلہ اللّٰہ حیث جعلھا۔" 43

جب قرآن نبی صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلّم پر نازل ہوا تو اس وقت چار قسم کے اموال تھے۔ ایک مسلمانوں کا ذاتی مال تھا، اسے آپ صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلّم نے ان کے وارثوں میں ان کے حصہ کے مطابق تقسیم کیا دوسرا مال فئَ تھا اسے اس کے مستحقین پر تقسیم کیا اور تیسرا مال خمس کا تھا اس مال کے اللہ تعالی نے خاص مصارف مقرر کر دیئے ہیں اور چوتھا صدقات کا مال تھا، انہیں اللہ نے وہاں صرف کرنے کا حکم دیا جو ان کا مصرف ہے۔

9.3 زمین کی آبادکاری

اقتصادیات کا ایک ذریعہ زمین کی آبادکاری ہے، جس کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"و لیکن نظرک فی عمارۃ الارض ابلغ من نظرک فی استجلاب الخراج لانّ ذالک لا یدرک الّا بالعمارۃ و من طلب الخراج بغیر عمارۃ اخرب البلاد و اھلک العباد و لم یستقم امرہ الّا قلیلاً۔" 44

اور خراج کی جمع آوری سے زیادہ زمین کی آبادی کا خیال رکھنا کیونکہ کہ خراج بھی تو زمین ہی کی آبادکاری سے حاصل ہوتا ہے۔ اور جو آباد کئے بغیر خراج چاہتا ہے وہ ملک کی بربادی اور بندگانِ خدا کی تباہی کا سامان کرتا ہے اس کی حکومت تھوڑے دنوں سے زیادہ نہیں رہ سکتی۔

9.4 تجارت و صنعت

ایک اور ذریعہ تجارت اور صنعت ہے جس کے متعلق آپ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"ثم استوص بالتجار و ذوی الصناعات و اوص بھم خیرا: المقیمُ منھم و المضطرب بمالہ و المترفِّق ببدنہٖ فاِنّھم موادّ المنافعِ و اسباب المرافق و جلّابھا من المباعد و المطارح، فی بَرِّک و بحرک و سھلک و جبلک و حیث لا یلتئم النّاسُ بمواضعھا و لا یجترئون علیھا فاِنّھم سلم لا تخاف بائقتہٗ و صلح لا تخشی غائلتہ و تفقد امورھم بحضرتک و فی حواشی بلادک۔" 45

پھر تمہیں تاجروں اور صنعت گروں کے خیال رکھنے کی اور ان کے ساتھ اچھے برتاؤ کی ہدایت کی جاتی ہے اور تمہیں دوسروں کو ان کے متعلق ہدایت کرنا ہے: خواہ وہ ایک جگہ رہ کر بیوپار کرنے والے ہوں، یا پھیری لگا کر بیچنے والے ہوں یا جسمانی مشقت سے کمانے والے ہوں، کیونکہ یہی لوگ منافع کا سرچشمہ اور ضروریات کے پورا کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ان ضروریات کو خشکیوں، تریوں، میدانی علاقوں اور پہاڑوں ایسے دور افتادہ مقامات سے درآمد کرتے ہیں اور ایسی جگہوں سے جہاں لوگ پہنچ نہیں سکتے اور نہ وہاں جانے کی ہمت کر سکتے ہیں۔ بے شک یہ

لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، ان سے کسی شورش کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ تمہارے سامنے ہوں یا جہاں جہاں دوسرے شہروں میں پھیلے ہوئے ہوں تم ان کی خبر گیری کرتے رہنا۔

9.5 بیت المال کی تقسیم

حضرت علی علیہ السلام بیت المال کی تقسیم کے بارے میں ایک عامل زکوٰۃ کو لکھتے ہیں:

"و انّ لک فی ھٰذہ الصدقۃ نصیباً مفروضاً و حقّاً معلوماً و شرکاء اھل مسکنۃٍ و ضعفآء ذوی فاقۃٍ و انا موفّوک حقّک فوفّھم حقوقھم ، و الاّ تفعل فِانّک من اکثر النأاس خصوماً یوم القیامۃِ ، و بؤوساً لمن خصمہٗ عنداللہ الفقرآء و المساکین و السّائلون و لمرفوعون و الغارم و ابن السبیل۔" 46

بے شک اس زکوٰۃ میں تمہارا بھی معین حصہ اور جانا پہچانا حق ہے۔ اور اس میں بیچارے مسکین اور فاقہ کش لوگ بھی تمہارے شریک ہیں، اور ہم تمہارا حق پورا پورا ادا کرتے ہیں، تو تم بھی ان کا حق پورا پورا ادا کرو۔ اگر تو نے حق ادا نہ کیا تو یاد رکھو کہ روزِ قیامت تمہارے ہی دشمن سب سے زیادہ ہوں گے، وائے وبد بختی اس شخص کی جس کے خلاف اللہ کے حضور فریق بن کر کھڑے ہونے والے فقیر، نادار، سائل، دھتکارے ہوئے لوگ، قرضدار اور مسافر ہوں۔

(10) وعظ و نصیحت

امیر المؤمنینؑ کے مواعظ سراپا خلوص، سراپا قرآن، سراپا تقویٰ، صداقت و عبدیت تھے۔ اس دل کی آواز جو کبھی یادِ خدا سے غافل نہ رہا ہو، وہ زبان جو تلاوت قرآن سے کبھی نہ رکی ہو، وہ زبان جو کبھی کذب سے آشنا نہ ہوا ہو، ظاہر ہے کس درجہ اثر انگیز وعظ کہہ سکتا ہے۔ درحقیقت امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس انداز میں انسانی ضمیر کو جھنجھوڑا، تقویٰ اور عمل صالح کی دعوت دی، وہ آج تک بے نظیر ہے۔ انہوں نے جنت و جہنم، مؤمن و کافر، عامل و بے عمل اور عالم و جاہل کی متحرک و اثر انگیز تصویر کھینچی ہے۔

10.1 دنیا کی حالت

حضرت علی علیہ السلام لوگوں کی دنیا کی کفیت و حالت سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

دار للبلاء محفوظۃ ، و بالغدر معروفۃ ، لا تدوم احوالھا ، و لا یسلم نزالھا احوال مختلفۃ ، و تارات متصرفۃ ، العیش فیھا مذموم ، و الامان منھا معدوم و انما اھلھا فیھا اعراض مستھدفۃ ترمیھم بسھامھا و تفنیھم بحمامھا۔ 47

یہ ایک ایسا گھر ہے جو بلاؤں میں گھرا ہوا ہے اور اپنی غداری میں مشہور ہے نہ اس کے حالات کو دوام ہے اور نہ اس میں نازل ہونے والوں کے لیے سلامتی ہے۔ اس کے حالات مختلف اور اس کے اطوار بدلنے والے ہیں۔ اس

میں پر کیف زندگی قابل مذمت ہے اور اس میں امن وامان کا دور دور پتہ نہیں ہے۔اس کے باشندے وہ نشانے ہیں جن پر دنیا اپنے تیر چلاتی رہتی ہے اور اپنی مدت کے سہارے انہیں فنا کے گھاٹ اتارتی رہتی ہے۔

10.2 عمل صالح کی ترغیب

حضرت علی علیہ السلام عمل صالح کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

"رحم الله امرأ سمع حكما فوعى. ودعي إلى رشاد فدنا وأخذ بحجزة هاد فنجا. راقب ربه. وخاف ذنبه. قدم خالصا وعمل صالحا. اكتسب مذخورا. واجتنب محذورا. رمى غرضا وأحرز عوضا كابر هواه. وكذب مناه. جعل الصبر مطية نجاته والتقوى عدة وفاته. ركب الطريقة الغراء، ولزم المحجة البيضاء. إغتنم المهل وبادر الاجل وتزود من العمل۔"48

خدا رحمت نازل کرے اس بندہ پر جو کسی حکمت کو سنے تو محفوظ کر لے اور اسے کسی ہدایت کی دعوت دی جائے تو اس سے قریب تر ہو جائے اور کسی راہنما سے وابستہ ہو جائے تو نجات حاصل کر لے۔ اپنے پروردگار کو ہر وقت نظر میں رکھے اور گناہوں سے ڈرتا رہے۔ خالص اعمال کو آگے بڑھائے اور نیک اعمال کرتا رہے۔ قابل ذخیرہ ثواب حاصل کرے۔ قابل پرہیز چیزوں سے اجتناب کرے۔ مقصد کو نگاہوں میں رکھے، اجر سمیٹ لے، خواہشات پر غالب آجائے اور تمناؤں کو جھٹلائے، صبر کو نجات کا مرکب بنالے اور تقویٰ کو وفات کا ذخیرہ قرار دے لے، روشن راستہ پر چلے اور واضح شاہراہ کو اختیار کر لے، مہلت حیات کو غنیمت قرار دے اور موت کی طرف خود سبقت کرے اور عمل کا زادراہ لے آگے بڑھے۔

10.3 قلت تعداد سے نہ گھبرانہ

لوگوں کو حق قائم رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور انہیں قلت تعداد سے نہ گھبرانے کی ہدایت کرتے ہوئے اس طرح ارشاد فرماتے ہیں :

"أيها الناس لا تستوحشوا في طريق الهدى لقلة أهله، فإن الناس قد اجتمعوا على مائدة شبعها قصير، وجوعها طويل۔"49

اے لوگو! دیکھو ہدایت کے راستہ پر چلنے والوں کی قلت کی بنا پر چلنے سے نہ گھبراؤ کہ لوگوں نے ایک ایسے دستر خوان پر اجتماع کر لیا ہے جس میں سیر ہونے کی مدت بہت کم ہے اور بھوک کی مدت بہت طویل ہے۔

10.4 گناہ سے نہ روکنے والے بھی گناہ میں برابر کے شریک ہیں

حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ جو شخص گناہ اور ظلم پر راضی رہتا ہے وہ اسی گناہ اور ظلم میں برابر کا شریک ہے :

"أيها الناس إنما يجمع الناس الرضاء والسخط. وإنما عقر ناقة ثمود رجل واحد فعمهم الله بالعذاب لما عموه بالرضا فقال سبحانه : " فعقروها فأصبحوا نادمين " فما كان إلا أن خارت أرضهم بالخسفة خوار السكة المحماة في الارض الخوارة۔"50

اے لوگو! یاد رکھو کہ رضامندی اور ناراضگی ہی سارے انسانوں کو ایک نقطہ پر جمع کر دیتی ہے۔ ناقہ صالح کے پیر ایک انسان نے کاٹے تھے لیکن اللہ نے عذاب سب پر نازل کر دیا کہ باقی لوگ اس کے عمل سے راضی تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ ان لوگوں نے ناقہ کے پیر کاٹ ڈالے اور آخر میں ندامت کا شکار ہو گئے تھے۔ ان کا عذاب یہ تھا کہ زمین جھٹکے سے گھڑ گھڑانے لگی جس طرح کہ نرم زمین میں لوہے کی تپتی ہوئی پھالی چلائی جاتی ہے۔

10.5 واضح راستہ پر چلنے والا

لوگوں کو واضح راستے پر چلنے کی اور غلط راستے سے روکنے کی تاکید کرتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"أيها الناس من سلك الطريق الواضح ورد الماء، ومن خالف وقع في التية۔"51

اے لوگو! دیکھو جو روشن راستے پر چلتا ہے وہ سرچشمہ تک پہنچ جاتا ہے اور جو اس کے خلاف کرتا ہے وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔

10.6 دنیا سے عبرت حاصل کرنے اور آخرت کی فکر کرنے کی ہدایت

حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو دنیا سے عبرت حاصل کرنے اور آخرت کی فکر کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"أيها الناس إنما الدنيا دار مجاز والآخرة دار قرار، فخذوا من ممركم لمقركم۔ ولا تهتكوا أستاركم عند من يعلم أسراركم۔ وأخرجوا من الدنيا قلوبكم من قبل أن تخرج منها أبدانكم۔ ففيها اختبرتم ، ولغيرها خلقتم۔ إن المرء إذا هلك قال الناس ما ترك وقالت الملائكة ما قدم۔ لله آباؤكم فقدموا بعضا يكن لكم قرضا ولا تخلفوا كلا فيكون عليكم۔"52

اے لوگو! یہ دنیا ایک گذر گاہ ہے، اور آخرت قرار کی منزل اور گھر ہے، لہٰذا اس گذر گاہ سے وہاں کا سامان آگے لے کر بڑھو اور اس کے سامنے اپنے پردہ راز کو چاک مت کرو جو تمہارے اسرار سے باخبر ہے۔ دنیا سے اپنے دلوں کو باہر نکال لو قبل اس کے کہ تمہارے بدن کو یہاں سے نکالا جائے۔ یہاں صرف تمہارا امتحان لیا جا رہا ہے ورنہ تمہاری خلقت کسی اور جگہ کے لیے ہے۔ کوئی بھی شخص جب مرتا ہے تو ادھر والے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا چھوڑ کر گیا ہے اور ادھر کے فرشتے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا لے کر آیا ہے؟ اللہ تمہارا بھلا کرے کچھ وہاں بھیج دو، جو

مالک کے پاس تمہارے قرضہ کے طور پر رہے گا اور سب یہیں چھوڑ کر مت جاؤ کہ تمہارے ذمہ ایک بوجھ بن جائے۔

10.7 آخرت کی تلقین

آخرت کی تیاری کے بارے حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"تجهزوا رحمكم الله فقد نودي فيكم بالرحيل۔ وأقلوا العرجة على الدنيا۔ وانقلبوا بصالح ما بحضرتكم من الزاد فإن أمامكم عقبة كؤودا، ومنازل مخوفة مهولة لابد من الورود عليها والوقوف عندها۔ واعلموا أن ملاحظ المنية نحوكم دانية۔ وكأنكم بمخالبها وقد نشبت فيكم، وقد دهمتكم فيها مفظعات الامور ومعضلات المحذور۔ فقطعوا علائق الدنيا، واستظهروا بزاد التقوى۔" 53

اللہ تم پر رحم کرے تیار ہو جاؤ کہ تمہیں کوچ کرنے کے لیے پکارا جا چکا ہے اور خبردار دنیا کی طرف زیادہ توجہ مت کرو، جو بہترین زادراہ تمہارے سامنے ہے اسے لے کر مالک کی بارگاہ کی طرف پلٹ جاؤ کہ تمہارے سامنے ایک بڑی دشوار گذار گھاٹی ہے۔ چند خطرناک اور خوفناک منزلیں ہیں جن پر بہرحال وارد ہونا ہے اور وہیں ٹھہرنا بھی ہے اور یہ یاد رکھو کہ موت کی نگاہیں تم سے قریب تر ہو چکی ہیں اور تم اس کے پنجوں میں آچکے ہو، جو تمہارے اندر گڑائے جا چکے ہیں۔ موت کے شدید ترین مسائل اور دشوار ترین مشکلات تم پر چھا چکے ہیں، اب دنیا کے تعلقات کو ختم کرو اور آخرت کے زادراہ تقویٰ کے ذریعے اپنی طاقت کا انتظام کرو۔

(11) مشاہدات وفلسفہ وسائنس

نہج البلاغہ میں متعدد ایسے خطبات موجود ہیں جن میں قرآن کی طرح آفاق وانفس، تخلیق وتکوین پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ پھر آسمان وزمین کے محسوس ونامحسوس مخلوقات کے بارے میں اجزاء اور تشریح، صورت وحقیقت پر باریک سے باریک مسائل پر توجہ دلائی ہے، آسمان کیا ہے؟ فرشتہ کیا ہے؟ چیونٹی کیا ہے؟ پانی کیا ہے؟ پہاڑ کیا ہے؟ وغیرہ کے بارے میں امام علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔ جس کی چند مثالیں درج ذیل پیش کی جارہی ہیں:

11.1 خلقت کائنات

آپ علیہ السلام نے خلقت کائنات کے متعلق ارشاد فرمایا:

"وكان من اقتدار جبروته وبديع لطائف صنعته أن جعل من ماء البحر الزاخر المتراكم المتقاصف يبسا جامدا۔ ثم فطر منه أطباقا ففتقها سبع سموات بعد ارتتاقها فاستمسك بأمره ، وقامت على حده۔ وأرسى أرضا يحملها الاخضر المثعنجر والقمقام المسخر قد ذل لامره، وأذعن لهيبته، ووقف الجاري منه لخشيته۔ وجبل جلاميدها ونشوز متونها وأطوادها فأرساها في مراسيها۔ وألزمها قرارتها فمضت رؤوسها

في الهواء، ورست أصولها في الماء۔ فأنهد جبالها عن سهولها، وأساخ قواعدها في متون أقطارها ومواضع أنصابها۔ فأشهق قلالها، وأطال أنشازها۔ وجعلها للارض عمادا، وأرزها فيها أوتادا فسكنت على حركتها من أن تميد بأهلها أو تسيخ بحملها أو تزول عن مواضعها ۔ فسبحان من أمسكها بعد موجان مياهها، وأجمدها بعد رطوبة أكنافها. فجعلها لخلقه مهادا، وبسطها لهم فراشا فوق بحر لجي راكد لا يجري، وقائم لا يسري. تكركره الرياح العواصف۔ وتمخضه الغمام الذوارف، إن في ذلك لعبرة لمن يخشى۔ "54

یہ پروردگار کے اقتدار کی طاقت اور اس کی صناعی کی حیرت انگیز لطافت ہے کہ اس نے گہرے اور متلاطم سمندر میں ایک خشک اور ٹھوس زمین کو پیدا کر دیا۔ اور پھر بخارات کے طبقات بنا کر انہیں شگافتہ کر کے سات آسمانوں کی شکل دے دی جو اس کے امر سے ٹھہرے ہوئے ہیں اپنی حدوں پر قائم ہیں۔ پھر زمین کو یوں گاڑ دیا کہ اسے سبز رنگ کا گہرا سمندر اٹھائے ہوئے ہے، جو قانون الہی کے آگے مسخر ہے۔ اس کے امر کا تابع ہے اور اس کی ہیبت کے سامنے سرنگوں ہے اور اس کے خوف سے اس کا بہاؤ تھما ہوا ہے۔ پھر پتھروں، ٹیلوں اور پہاڑوں کو خلق کر کے انہیں اپنی جگہوں پر گاڑ دیا اور ان کی منزلوں پر مستقر کر دیا کہ اب ان کی بلندیاں فضاؤں سے گذر گئی ہیں اور ان کی جڑیں پانی کے اندر راسخ ہیں۔ ان کے پہاڑوں کو ان کی ہموار زمین سے اونچا کیا اور ان کے ستونوں کو اطراف کے پھیلاؤ اور مراکز کے ٹھہراؤ میں نصب کر دیا۔ اب ان کی چوٹیاں بلند ہیں اور ان کی بلندیاں طویل ترین ہیں۔ انہیں پہاڑوں کو زمین کا ستون قرار دیا ہے اور انہیں کو کیل بنا کر گاڑ دیا ہے، جن کی وجہ سے زمین حرکت کے بعد ساکن ہو گئی اور نہ اہل زمین کو لے کر کسی طرف جھک سکی اور نہ ان کے بوجھ سے دھنس سکی اور نہ اپنی جگہ سے ہٹ سکی۔ پاک و بے نیاز ہے وہ مالک جس نے پانی کے تموج کے باوجود اسے روک رکھا ہے اور اطراف کی تری کے باجود اسے خشک بنا رکھا ہے اور پھر اسے اپنی مخلوقات کے لیے گہوارہ اور فرش کی حیثیت دے دی ہے۔ اس گہرے سمندر کے اوپر جو ٹھہرا ہوا ہے اور بہتا نہیں ہے اور ایک مقام پر قائم ہے کسی طرف جاتا نہیں حالانکہ اسے تیز و تند ہوائیں حرکت دے رہی ہیں اور برسنے والے بادل اسے متھ کر اس سے پانی کھینچتے رہے ہیں۔ ان تمام باتوں میں عبرت کا سامان ہے ان لوگوں کے لیے جن کے اندر خوف خدا پایا جاتا ہے۔

11.2 خلق کائنات میں غور و فکر کی دعوت

اسی طرح ایک اور خطبہ میں خلقت کائنات میں غور و فکر کرنے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

"وكذلك السماء والهواء والرياح والماء۔ فانظر إلى الشمس والقمر والنبات والشجر والماء والحجر واختلاف هذا الليل والنهار، وتفجر هذه البحار، وكثرة هذه الجبال، وطول هذه القلال وتفرق هذه اللغات، والالسن المختلفات۔ فالويل لمن جحد المقدر وأنكر المدبر۔ زعموا أنهم كالنبات ما لهم زارع، ولا لاختلاف صورهم صانع۔ ولم يلجأوا إلى حجة فيما ادعوا، ولا تحقيق لما أوعوا۔ وهل يكون بناء من غير بان، أو جناية من غير جان۔ "55

یہی حال آسمان اور فضا کا ہے، ہوا اور پانی کا ہے۔ چاہو تو شمس و قمر کو دیکھو، یا نباتات اور و شجر کو، پانی اور پتھر پر نگاہ کرو، یا شب و روز کی آمد و رفت پر غور فکر کرو، دریائوں کے بہاؤ کو دیکھو، یا پہاڑوں کی کثرت اور چوٹیوں کے طول و ارتفاع کو، لغات کے اختلاف اور زبانوں کے افتراک کو دیکھو، سب اس کی قدرت کاملہ کے بہترین دلائل ہیں۔ حیف ہے ان لوگوں پر جنہوں نے تقدیر ساز کا انکار کیا ہے اور تدبیر کرنے والے سے مکر گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ سب گھاس پھوس کی طرح ہیں کہ بغیر کھیتی کے اگ آئے ہیں اور بغیر صانع کے مختلف شکلیں اختیار کرلی ہیں۔ حالانکہ انہوں نے اس دعوی میں نہ کسی دلیل کا سہارا لیا ہے اور نہ اپنے عقائد کی کوئی تحقیق کی ہے۔ ورنہ یہ سمجھ لیتے کہ بغیر بانی کے کوئی عمارت ہو سکتی ہے او نہ ہی مجرم کے کوئی جرم ہو سکتا ہے۔

11.3 چیونٹی کی خلقت

حضرت علی علیہ السلام چیونٹی کی خلقت میں غور فکر کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"انظروا إلى النملة في صغر جثتها و لطافة هيئتها، لا تكاد تنال بلحظ البصر، و لا بمستدرك الفكر، كيف دبت على أرضها، و صبت على رزقها، تنقل الحبة إلى جحرها، و تعدها في مستقرها۔ تجمع في حرها لبردها، و في ورودها لصدرها مكفولة برزقها مرزوقة بوفقها۔ لا يغفلها المنان، و لا يحرمها الديان و لو في الصفا اليابس و الحجر الجامس و لو فكرت في مجاري أكلها في علوها و سفلها و ما في الجوف من شراسيف بطنها و ما في الرأس من عينها و أذنها لقضيت من خلقها عجبا، و لقيت من وصفها تعبا۔ فتعالى الذي أقامها على قوائمها، و بناها على دعائمها، لم يشركه في فطرتها فاطر، و لم يعنه في خلقها قادر۔ و لو ضربت في مذاهب فكرك لتبلغ غاياته، ما دلتك الدلالة إلا على أن فاطر النملة هو فاطر النخلة، لدقيق تفصيل كل شئ، و غامض اختلاف كل حي، و ما الجليل و اللطيف و الثقيل و الخفيف و القوي و الضعيف في خلقه إلا سواء۔"56

ذرا اس چیونٹی کے چھوٹے سے جسم اور اس کی لطیف ہیئت کی طرف نظر کرو جس کا گوشہ چشم سے دیکھنا مشکل ہے اور فکروں کی گرفت میں آنا بھی دشوار ہے۔ کس طرح زمین پر رینگتی ہے اور کس طرح اپنے رزق کی طرف لپکتی ہے۔ دانہ کو اپنے سوراخ کی طرف لے جاتی ہے اور پھر وہاں مرکز پر محفوظ کر دیتی ہے۔ گرمی میں سردی کا انظام کرتی ہے اور توانائی کے دور میں کمزوری کے زمانہ کا بندوبست کرتی ہے۔ اس کے رزق کی کفالت کی جاچکی ہے اور اسی کے مطابق اسے برابر رزق مل رہا ہے۔ نہ احسان کرنے والا خدا اسے نظر انداز کرتا ہے اور نہ صاحب جزا و عطا اسے محروم رکھتا ہے چاہے وہ خشک پتھر کے اندر ہو یا جمے ہوئے سنگ خار کے اندر ہو۔ اگر تم اس کی غذا کو پست و بلند نالیوں اور اس کے جسم کے اندر شکم کی طرف جھکے ہوئے پسلیوں کے کناریوں اور سر میں جگہ پانے والے آنکھ اور کان کو دیکھوگے تو تمہیں واقعاً اس کی تخلیق پر تعجب ہو گا اور اس کی توصیف سے عاجز ہو جاؤگے۔ بلند و برتر ہے وہ خدا

جس نے اسے اس کے جسم کو اس کے پیروں پر قائم کیا ہے اور اس کی تعمیر انہیں ستونوں پر کھڑی کی ہے۔ نہ اس کی فطرت میں کسی خالق نے حصہ لیا ہے اور نہ اس کی تخلیق میں کسی قادر نے کوئی مدد کی ہے اور اگر تم فکر کے تمام راستوں کو طے کر کے اس کی انتہا تک پہنچنا چاہو گے تو ایک ہی نتیجہ حاصل ہو گا کہ جو چیونٹی کا خالق ہے وہی درخت خرما کا بھی پروردگار ہے۔ اس لیے کہ ہر ایک تخلیق میں یہی باریکی ہے اور ہر جاندار کا دوسرے سے نہایت درجہ باریک ہی اختلاف ہے۔ اس کی بارگاہ میں عظیم ولطیف، ثقیل وخفیف، قوی وضعیف سب ایک ہی جیسے ہیں۔

11.4 درخت

اسی طرح ایک مکتوب میں آپ علیہ السلام درختوں اور پودوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :

"الا و ان الشجرة البرية اصلب عودا، و الروائع الخضرة ارق جلودا، و النباتات البدوية اقوى وقودا، و ابطا خمودا۔"57

یاد رکھو کہ ! جنگل کے درخت کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے اور تر و تازہ پیڑوں کی چھال کمزور اور پتلی ہوتی ہے۔ سحرائی جھاڑیوں کا ایندھن زیادہ بھڑکتا ہے اور دیر میں بجھتا ہے۔

11.5 مختلف اقسام کی تخلیق میں غور و فکر کی دعوت

حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو تخلیق کائنات میں غور و فکر کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"ابتدعهم خلقا عجيبا من حيوان و موات، و ساكن و ذي حركات۔ فأقام من شواهد البينات على لطيف صنعته و عظيم قدرته ما انقادت له العقول معترفة به و مسلمة له ۔ و نعقت في أسماعنا دلائله على وحدانيته، وما ذرأ من مختلف صور الاطيار التي أسكنها أخاديد الارض و خروق فجاجها ، و رواسي أعلامها۔ من ذات أجنحة مختلفة ، و هيئات متباينة ، مصرفة في زمان التسخير و مرفرفة بأجنحتها في مخارق الجو المنفسح ، و الفضاء المنفرج۔ كونها بعد أن لم تكن في عجائب صور ظاهرة ، و ركبها في حقاق مفاصل محتجبة۔ و منع بعضها بعبالة خلقة أن يسمو في السماء خفوفا ، و جعله يدف دفيفا۔ و نسقها على اختلافها في الاصابيغ بلطيف قدرته و دقيق صنعته۔ فمنها مغموس في قالب لون لا يشوبه غير لون ما غمس فيه۔ و منها مغموس في لون صبغ قد طوق بخلاف ما صبغ به۔"58

اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات کو عجیب و غریب بنایا ہے چاہے وہ ذی حیات ہوں یا بے جان، ساکن ہوں یا متحرک، اور ان سب کے ذریعہ اپنی لطیف صنعت اور عظیم قدرت کے وہ شواہد قائم کر دیے ہیں، جن کے سامنے عقلیں بکمال اعتراف و تسلیم سر خم کیے ہوئے ہیں۔ اور پھر ہمارے کانوں میں اس کی وحدانیت کے دلائل ان مختلف صورتوں کے پرندوں کی تخلیق کی شکل میں گونج رہے ہیں، جنہیں زمین کے گڑھوں، دروں کے شگافوں، پہاڑوں کی بلندیوں پر آباد کیا ہے، جن کے پَر مختلف قسم کے اور جن کی ہیئت جدا گانہ انداز کی ہے اور انہیں تسخیر کی زمام کے

ذریعے حرکت دی جارہی ہے۔ اور وہ اپنے پروں کو وسیع فضا کے راستوں اور کشادہ ہوا کی وسعتوں میں پھڑ پھڑا رہے ہیں۔ انہیں عالم عدم سے نکال کر عجیب وغریب ظاہری صورتوں میں پیدا کیا ہے اور گوشت و پوست میں ڈھکے ہوئے جوڑوں کے سروں سے ان کے جسموں کی ساخت قائم کی ہے۔ بعض کو ان کے جسم کی سنگینی نے ہوا میں بلند ہو کر تیز پرواز سے روک دیا ہے اور وہ صرف ذرا اونچے ہو کر پرواز کر رہے ہیں۔ اور پھر اپنی لطیف قدرت اور دقیق صنعت کے ذریعہ انہیں مختلف رنگوں کے ساتھ منظم و مرتب کیا ہے کہ بعض ایک ہی رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ دوسرے رنگ کا شائبہ بھی نہیں ہے اور بعض ایک رنگ میں رنگے ہوئے ہیں لیکن ان کے گلے کا طوق دوسرے رنگ کا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر حضرت علی علیہ السلام مور کی عجیب وغریب خلق کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد اس کے متعلق فرمایا ہے:

"فسبحان الذي بهر العقول عن وصف خلق جلاه للعيون فأدركته محدودا مكونا، ومؤلفا ملونا۔ وأعجز الالسن عن تلخيص صفته، وقعد بها عن تأدية نعته۔"59

پاک و بے نیاز ہے وہ مالک جس نے عقلوں کو متحیر کر دیا ہے، اس ایک مخلوق کی توصیف سے، جسے نگاہوں نے اسے محدود اور مرتب و مرکب ملون شکل میں دیکھ لیا ہے اور پھر زبانوں کو بھی اس کی صفت کا خلاصہ بیان کرنے اور اس کی تعریف کا حق ادا کرنے سے عاجز کر دیا ہے۔

مزید فرماتے ہیں:

"وسبحان من أدمج قوائم الذرة والهمجة إلى ما فوقهما من خلق الحيتان والافيلة۔ ووأى على نفسه أن لا يضطرب شبح مما أولج فيه الروح إلا وجعل الحمام موعده، والفناء غايته۔"60

پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے چیونٹی اور مچھر سے لیکر ان سے بڑی مچھلیوں اور ہاتھیوں تک کے پیروں کو مضبوط و مستحکم بنایا ہے۔ اور اپنے لیے لازم قرار دے لیا ہے کہ کوئی ذی روح ڈھانچہ حرکت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کی اصلی وعدہ گاہ موت ہو گی اور اس کا انجام کار فنا ہو گا۔

(12) اخلاق اور اصول معاشرت

معاشرتی زندگی، نفسیاتی مسائل، اقتصادی نکتے، صلح و جنگ، میل جول، لین دین، خاندان و احباب کے تعلقات، عالم و جاہل کے اصول حیات، دنیا و آخرت کی کامیابی کے طریقے، معیاری انسان و کردار کی پرکھ پر آپ جو کچھ تلاش کرنا چاہیں اس کتاب میں قرآن و حدیث کے تحت سب کچھ مل سکتا ہے۔

12.1 حسد سے پرہیز کی تلقین

انسان کے نصیب میں جو بھی رزق ہوتا ہے، وہ اسے مل ہی جاتا ہے چاہے وہ کم ہو یا زیادہ، لہذا جس کو کم ملتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ زیادہ والے کے ساتھ تعصب نہ کرے۔ حضرت علی علیہ السلام انسان کو تعصب اور حسد سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"فإن الامر ينزل من السماء إلى الارض كقطرات المطر إلى كل نفس بما قسم لها من زيادة أو نقصان فإذا رأى أحد كم لاخيه غفيرة في أهل أو مال أو نفس فلاتكونن له فتنة؟ فإن المرء المسلم البرئ من الخيانة ما لم يغش دنائة تظهر فيخشع لها إذا ذكرت وتغرى بها لئام الناس كان كالفالج الياسر الذي ينتظر أول فورة من قداحه توجب له المغنم. ويرفع بها عنه المغرم۔" 61

انسان کے مقسوم میں کم یا زیادہ جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کا امر آسمان سے زمین کی طرف بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس اہل ومال یا نفس کی فراوانی دیکھے تو اس کے لیے فتنہ نہ بنے کیونکہ کسی مسلمان مرد کے کردار میں اگر ایسی پستی نہیں ہے جس کے ظاہر ہو جانے کے بعد جب بھی اس کا ذکر کیا جائے اس کی نگاہ شرم سے جھک جائے اور پست لوگوں کے حوصلے بلند ہو جائیں تو اس کی مثال اس کامیاب جواری کی ہے جو جوئے کے تیروں کا پانسہ پھینک کر پہلے ہی مرحلہ میں کامیابی کا انتظار کرتا ہے جس سے فائدہ حاصل ہو اور گذشتہ فساد کی تلافی ہو جائے۔

12.2 خیانت سے بچنے والے ہر طرف فائدہ میں ہیں

جو مرد مؤمن خیانت سے اپنے آپ کو بچاتا ہے اسے دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں ملتی ہیں۔ اس کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"وكذلك المرء المسلم البرئ من الخيانة ينتظر من الله إحدى الحسنيين۔ إما داعي الله فما عند الله خير له۔ وإما رزق الله فإذا هو ذو أهل ومال ومعه دينه وحسبه۔" 62

یہی حال اس مرد مسلمان کا ہے، جس کا دامن خیانت سے پاک ہو، وہ ہمیشہ پروردگار سے دو میں سے ایک نیکی کا امیدوار رہتا ہے یا داعی اجل آجائے، تو جو کچھ پرودگار کی بارگاہ میں ہے وہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے یا وہ رزق خدا حاصل ہو جائے تو وہ صاحب اہل ومال بھی ہو گا اور اس کا دین اور وقار بھی برقرار رہے گا۔

12.3 مال اور دولت، عمل صالح اور اخلاص و تقویٰ

مال و دولت دنیا کی زینت ہیں، تو عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے، اسی لیے حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو عمل کو اخلاص کے ساتھ انجام دینے کی تاکید کرتے ہیں:

"إن المال والبنين حرث الدنيا والعمل الصالح حرث الآخرة وقد يجمعهما الله لأقوام فاحذروا من الله ما حذركم من نفسه۔ واخشوه خشية ليست بتعذير۔ واعملوا في غير رياء ولا سمعة فإنه من يعمل لغير الله يكله الله إلى من عمل له۔ نسأل الله منازل الشهداء۔ ومعايشة السعداء ومرافقة الانبياء۔ "63

یاد رکھو کہ مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے اور کبھی کبھی پروردگار بعض اقوام کے لیے دونوں کو جمع کر دیتا ہے۔ لہٰذا خدا سے اس طرح ڈرو جس طرح اس نے ڈرنے کا حکم دیا ہے اور اس کا خوف اس طرح پیدا کرو کہ پھر معذرت نہ کرنا پڑے۔ عمل کرو تو دکھانے سنانے سے الگ رکھو کہ جو شخص بھی غیر خدا کے واسطے عمل کرتا ہے خدا اسے اسی شخص کے حوالے کرتا ہے۔ میں پروردگار سے شہیدوں کی منزل، نیک بندوں کی صحبت اور انبیاءؑ کرام کی رفاقت کی دعا کرتا ہوں۔

12.4 رشتہ داروں کا ایک دوسرے سے تعلق

انسان ایک اجتماعی حیوان ہے، جسے اپنے جیسے دوسرے انسانوں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے، بالخصوص وہ اپنے قریبی رشتہ داروں کا زیادہ محتاج ہوتا ہے چاہے وہ دولت مند ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"أيها الناس إنه لا يستغني الرجل وإن كان ذا مال عن عشيرته ودفاعهم عنه بأيديهم وألسنتهم وهم أعظم الناس حيطة من ورائه وألمهم لشعثه وأعطفهم عليه عند نازلة إذا نزلت به۔ ولسان الصدق يجعله الله للمرء في الناس خير له من المال يورثه غيره۔ "64

اے لوگو! یاد رکھو کہ کوئی شخص کسی قدر بھی صاحب مال کیوں نہ ہو جائے اپنے قبیلہ اور ان لوگوں کے ہاتھ اور زبان کے ذریعہ دفاع کرنے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ انسان کے بہترین محافظ ہوتے ہیں اس کی پراگندگی کے دور کرنے والے اور مصیبت کے نزول کے وقت اس کے حال پر مہربان ہوتے ہیں۔ پروردگار بندہ کے لیے جو ذکر خیر لوگوں کے درمیان قرار دیتا ہے، وہ اس مال سے کہیں زیادہ بہتر ہوتا ہے جس کے وارث دوسرے افراد ہو جاتے ہیں۔

12.5 رشتہ داروں کی مدد کرنے والے اور نہ کرنے والے

انسان جس حال میں بھی اسے چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی ہر ممکن مدد کرتا رہے کیونکہ جو مدد نہیں کرتا اس کی بھی مدد نہیں کی جاتی۔ اس کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں :

"ألا لا يعدلن أحدكم عن القرابة يرى بها الخصاصة أن يسدها بالذي لا يزيده إن أمسكه ولا ينقصه إن أهلكه۔ ومن يقبض يده عن عشيرته فإنما تقبض منه عنهم يد واحدة وتقبض منهم عنه أيد كثيرة ومن تلن حاشيته يستدم من قومه المودة۔ "65

آگاہ ہو جاؤ کہ تم سے کوئی شخص بھی اپنے اقرباء کو محتاج دیکھ کر اس مال سے حاجت بر آوری کرنے سے گریز نہ کرے، کیونکہ جو باقی رہ جائے تو وہ بڑھ نہیں جائے گا اور جو خرچ کر دیا جائے تو کم نہیں ہو جائے گا۔ جو شخص بھی اپنے قبیلہ (کی مدد) سے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے، تو اس قبیلہ سے ایک ہاتھ رک جاتا ہے اور خود اس کے لیے بیشمار ہاتھ رک جاتے ہیں۔ جس کے مزاج میں نرمی ہوتی ہے، وہ قوم کی محبت کو ہمیشہ کے لیے حاصل کر لیتا ہے۔

12.6 علماء کی صفات اور کردار

معاشرے میں اہل علم کا کردار ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے علم کے ذریعے اپنے اندر اور معاشرے میں نورانیت پیدا کرتے ہیں، جس کی بدولت پورے معاشرے میں پیار و محبت بڑھا جاتا ہے۔ ایسے افراد اور معاشرے کا تذکرہ حضرت علی علیہ السلام اس طرح کرتے ہیں:

"واعلموا أن عباد الله المستحفظين علمه يصونون مصونه، ويفجرون عيونه۔ يتواصلون بالولاية۔ ويتلاقون بالمحبة۔ ويتساقون بكأس روية۔ ويصدرون برية۔ لا تشوبهم الريبة ولا تسرع فيهم الغيبة۔ على ذلك عقد خلقهم وأخلاقهم۔ فعليه يتحابون وبه يتواصلون۔ فكانوا كتفاضل البذر ينتقى، فيؤخذ منه ويلقى۔ قد ميزه التخليص، وهذبه التمحيص۔" 66

یاد رکھو! کہ اللہ کے وہ بندے جنہیں اس نے اپنے علم کا محافظ بنایا ہے، وہ اس کا تحفظ بھی کرتے ہیں اور اس کے چشموں کو جاری بھی کرتے رہتے ہیں۔ آپس میں محبت سے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور چاہت کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ سیر اب کرنے والے جاموں سے مل کر سیر اب ہوتے ہیں اور پھر سیر و سیر اب ہو کر ہی باہر نکلتے ہیں۔ ان کے اعمال میں ریب کی آمیزش نہیں ہے اور ان کے معاشرہ میں غیبت کا گذر نہیں ہے۔ اسی انداز سے مالک نے ان کی تخلیق کی ہے اور ان کے اخلاق قرار دیے ہیں۔ اور اسی بنیاد پر وہ آپس میں محبت بھی کرتے ہیں اور ملتے بھی رہتے ہیں۔ ان کی مثال ان دانوں کی ہے جن کو اس طرح چنا جاتا ہے کہ اچھے دانوں کو لے لیا جاتا ہے اور خراب کو پھینک دیا جاتا ہے۔ انہیں اسی صفائی نے ممتاز بنا دیا ہے اور انہیں اسی پرکھ نے صاف ستھرا قرار دے دیا ہے۔

12.7 صداقت پر عمل اور غداری سے پرہیز

حضرت علی علیہ السلام صداقت پر عمل کرنے اور غداری سے پرہیز کرنے کی تاکید کرتے ہیں:

"إن الوفاء توأم الصدق ولا أعلم جنة أوقى منه۔ ولا يغدر من علم كيف المرجع۔ ولقد أصبحنا في زمان قد اتخذ أكثر أهله الغدر كيسا ونسبهم أهل الجهل فيه إلى حسن الحيلة۔ مالهم قاتلهم الله قد يرى الحول القلب وجه الحيلة ودونه مانع من أمر الله ونهيه فيدعها رأي عين بعد القدرة عليها، وينتهز فرصتها من لا حريجة له في الدين۔ 67

اے لوگو! یاد رکھو وفاء ہمیشہ صداقت کے ساتھ رہتی ہے اور میں اس سے بہتر محافظ کوئی سپر نہیں جانتا ہوں اور جسے بازگشت کی کیفت کا اندازہ ہوتا ہے وہ غداری نہیں کرتا ہے۔ ہم ایک ایسے دور میں واقع ہوئے ہیں جس کی اکثریت غداری اور مکاری کا نام ہوشیاری رکھ لیا ہے۔ اور اہل جہالت نے اس کا نام حسن تدبیر رکھ لیا ہے۔ آخر انہیں کیا ہو گیا ہے، خدا انہیں غارت کرے، وہ انسان جو حالات کے الٹ پھیر کو دیکھ چکا ہے، وہ بھی حیلہ کے رخ کو جانتا ہے لیکن امر و نہی الٰہی اس کا راستہ روک لیتے ہیں اور وہ مکان رکھنے کے باوجود اس راستہ کو ترک کر دیتا ہے اور وہ شخص اس موقع سے فائدہ اٹھالیتا ہے، جس کے لیے دین سد راہ نہیں ہوتا۔

حضرت علی علیہ السلام معاشرے کے افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت و الفت سے پیش آنے کی تاکید کرتے ہیں اور جاہلیت والی عادات سے منع کرتے ہیں :

"لیتأس صغیر کم بکبیر کم، ولیرأف کبیر کم بصغیر کم۔ ولا تکونوا کجفاۃ الجاھلیۃ لا في الدین یتفقھون، ولا عن اللہ یعقلون۔ کقیض بیض في أداح یکون کسرھا وزرا۔ ویخرج حضانھا شرا۔" 68

تمہارے چھوٹوں کو چاہیے کہ اپنے بڑوں کی پیروی (احترام) کریں اور بڑوں کا فرض ہے کہ اپنے چھوٹوں پر مہربانی کریں۔ خبردار تم لوگ جاہلیت کے ان ظالموں جیسے نہ ہو جانا جو نہ دین کا علم حاصل کرتے تھے اور نہ اللہ کے بارے میں عقل و فہم سے کام لیتے تھے۔ ان کی مثال ان انڈوں کے چھلکوں جیسی ہے، جو شتر مرغ کے انڈے دینے کی جگہ پر رکھے ہوں کہ ان کا توڑنا تو جرم ہے لیکن پرورش کرنا بھی سوائے شر کے کوئی نتیجہ نہیں دے سکتا ہے۔

نہج البلاغہ کی شرحیں

علامہ فقید آیۃ اللہ سید ہبۃ الدین شہرستانی نے اپنی کتاب ماہو نہج البلاغہ میں 49 شرحوں کا مع نام ذکر کیا ہے۔ 69

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ "نہج البلاغہ" کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں جن کی تعداد 50 سے زیادہ ہے۔ 70

السید عبد الزہراء الحسینی الخطیب اپنی کتاب "مصادرُ نہج البلاغہ و اسانیدُہ" میں ایک سو ایک (101) شرحوں کے نام مع مصنف اور سال طبع ذکر کیا ہے۔ 71

یہ تعداد حرف آخر نہیں ہے کیونکہ نہج البلاغہ پر کام مسلسل ہو رہا ہے اب یہ تعداد چار سو سے زیادہ ہو چکی ہے۔

نہج البلاغہ کی تالیف سے پہلے حضرت علی علیہ السلام کا کلام لکھا ہوا موجود تھا

نہج البلاغہ کی تالیف سے پہلے حضرت علی علیہ السلام کے خطبات وغیرہ پر کتابیں لکھی جا چکی تھیں جن میں سے چند کا ذکر درج ذیل پیش کیا جا رہا ہے۔

1 ہشام ابن محمد ابن سائب الکلبی متوفی 641ھ ئے نے کتاب " خطب علی علیہ السلام " کے نام سے ایک کتاب تالیف کی ہے، جس کا ذکر فہرست ابن ندیم ص 108 پر کیا ہے۔72

2 ابراہیم ابن الحکم بن ظہیر الفرازی کا ذکر الفہرست للشیخ الطوسی کے صفحہ35 میں اس طرح بیان کرتے ہیں: صنف کتبا، منہا کتاب الملاحم، و کتاب "خطب علی علیہ السلام۔"73

ابراہیم بن الحکم بن ظہیر الفرازی نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں ایک کتاب الملاحم اور کتاب " خطب علی علیہ السلام" ہے۔

3 زیدابن وھب (الجھنی من اصحاب امیر المؤمنین علیہ السلام) لہ کتاب خطب امیر المؤمنین علیہ السلام علی المنابر فی الجمع و الاعیاد و غیرھا۔74

زید بن وہب الجہنی امیر المؤمنین علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے ان کی ایک کتاب خطب امیر المؤمنین علیہ السلام کے نام سے تھی جو خطبات آپ نے منبر پر جمع، عیدین وغیرہ کے موقعے پر دیئے تھے۔

4 اسماعیل ابن مھران ابن ابی نصر السکونی و اسم ابی نصر زید مولی، کوفی یکنی ابا یعقوب، ثقة معتمد علیہ، صنف کتبا منھا۔۔۔۔۔کتاب "خطب امیر المؤمنین علیہ السلام"۔75

اسماعیل بن مہران بن ابی نصر السکونی اور ابو نصر کا نام زید مولی کوفی ہے جس کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ وہ ثقہ اور معتمد علیہ تھا۔ اس نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے ایک خطب امیر المؤمنین علیہ السلام ہے۔

5 صالح ابن ابی حماد ابو الخیر الرازی و اسم ابی الخیر زاذویہ، لقی ابا الحسن العکسری علیہ السلام و کان امرہ ملبسا یعرف و ینکر۔ لہ کتب منھا کتاب خطب امیر المؤمنین علیہ السلام۔76

صالح بن ابی حماد ابو الخیر الرازی، ابو الخیر کا نام زاذویہ تھا، جس کی امام ابو الحسن العسکری علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی، اس کے فرقے کے بارے میں کسی معلوم نہیں تھا۔ اس کی بہت سی کتب ہیں، جن میں سے ایک کتاب خطب امیر المؤمنین علیہ السلام ہے۔

6 عبد العظیم ابن عبد اللہ ابن علی ابن الحسن ابن زید ابن الحسن ابن علی ابن ابی طالب علیھم السلام، ابو القاسم لہ کتاب خطب امیر المؤمنین علیہ السلام۔77

عبد العظیم بن عبد اللہ بن علی بن الحسین بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام، (جس کی کنیت) ابو القاسم ہے، اس کی ایک کتاب خطب امیر المؤمنین علیہ السلام ہے۔

7 مسعدہ ابن صدقة العبدی یکنی ابا محمد قالہ ابن فضال، و قیل یکنی ابا بشر روی عن ابی عبد اللہ و ابی الحسن علیھما السلام۔ لہ کتب مھا: کتاب خطب امیر المؤمنین علیہ السلام۔78

مسعدہ بن صدقہ العبدی جس کی کنیت ابن فضال کے مطابق ابو محمد ہے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی کنیت ابوبشر تھی، جس نے (حدیث کی) روایت کی ہے ابو عبد اللہ (امام جعفر صادقؑ) اور ابو الحسن (امام موسی کاظمؑ) علیہما السلام سے، اس کی بہت سی کتب ہیں، جن میں سے ایک خطب امیر المؤمنین علیہ السلام ہے۔

8 علی ابن محمد ابن عبد اللہ ابن ابی یوسف المدائنی کے بارے میں فہرست ابن الندیم میں ذکر ہے ان کے بہت سے کتاب ہیں ان میں سے ایک کتاب "خطب علی السلام وکتبہ الی عمالہ۔"79

9 ابو محمد حسن ابن علی ابن الحسین ابن شعبہ الحلبی التوفی 320ھ نے اپنی کتاب تحف العقول عن آل الرسول صلّی اللہ علیہم صفحہ 61 باب ماروی عن امیر المؤمنین علی السلام پر اس طرح لکھتے ہیں :

و روی عن امیر المؤمنین الوصی المرتضی، علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ و آلہ فی طوال ھذہ المعانی، علی اننا لو استغرقنا جمیع ما وصل الینا من خطبہ و کلامہ فی التوحید خاصة دون ما سواہ من المعانی لکان مثل جمیع ھذا الکتاب۔80

اس کے متعلق جو کچھ امیر المؤمنین الوصی المرتضی علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ و آلہ سے مروی ہے، وہ آپ کے خطبات ہوں یا کلام ہو اس میں سے صرف توحید کے متعلق اگر ہم اسے شمار کرنا چاہیں، تو اس کی ضخامت اتنی ہو جائے گی جتنی اس کتاب کی ہے۔

حوالہ جات: الباب الاول

الفصل الاول

(1)مولاناسید ابوالحسن علی ندوی، "کتاب المرتضیٰ"، پبلشر مجلس نشریات اسلامی کراچی، طبع سوئم 1991م، صفحہ30،

(2)مفتی جعفر حسین، سیرت امیر المؤمنین، جلد1، صفحہ16

(3)ابن ابی الحدید عز الدین ابو حامد بن ہبۃ اللہ المعتزلی،" شرح نہج البلاغہ " ، طبع دوئم، مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ المرعشی نجفی (قم)، طبع سال1965م، جلد اول، صفحہ11

(4)محمد بن حسین نیشابوری،(المتوفی: 508ھ)، تحقیق سید محمد مہدی سید الحسن الخراسانی،" روضۃ الواعظین"، ناشر منشورات الرضی ، قم ایران، طبع بدون سال، صفحہ77 / فضل ابن حسن امین الاسلام، اعلام الوریٰ"، دار الکتب اسلامیہ تہران ، طبع سوئم سال1390ھ، جلد1، صفحہ306،

(5)نہج البلاغہ، خطبہ94

(6)شرح نہج البلاغہ، جلد س1، صفحہ142

(7)امام الحاکم :المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، باب: ومن مناقب أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:4525

(8) القرآن الکریم، سورۃ المائدہ، آیت: 97

(9)علی ابن حسین المسعودی،"کتاب مروج الذہب"، دار الہجرۃ قم، طبع دوئم، سال1404ھ۔ق، جلد2، صفحہ385/ الشیخ المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن المعمان (المتوفی: 413)،"الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد"ناشر: دار المفید، قم ایران، سال1413ھ ق ، جلد1، صفحہ5/ علی بن عیسیٰ ابن ابی الفتح الاربلی(المتوفی: 693ھ) ،" کشف الغمّۃ فی معرفۃ الائمۃ" ،ناشر: دارالاضواء بیروت لبنان ، طبع الثانی1405ھ 1985م، جلد1، صفحہ59

(10)الامام الحاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم الضبی الطہمانی النیسابوری (المتوفی: 405ھ)،" المستدرک علی الصحیحین "، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر مناقب حکیم بن حزام القرشی رضی اللہ عنہ، حدیث:6048

(11)المحدث دہلوی شاہ ولی اللہ (المتوفی:)ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلافاء، ناشر: سہیل اکیڈمی لاہور، پاکستان،1396ھ 1976م، جلد2 ، صفحہ251،

(12)الزمخشری جار اللہ محمود بن عمر (المتوفی: 583ھ)،" الفایق فی غریب الحدیث"، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، طبع اول سال1417ھ جلد2، صفحہ194/ ابن اثیر الامام مجد الدین ابی السعادات المبارک بن محمد (المتوفی: 606ھ)،" النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر"، ناشر: مؤسسۃ اسماعیلیان قم ایران، طبع چہارم1364ھ ش، جلد2، صفحہ459/ ابن منظور ابوالفضل جمال الدین ابن مکرم الافریقی المصری(المتوفی: 711)،" لسان العرب"، ناشر ادب الحوزۃ قم۔ ایران، طبع اول سال محرم1405ھ جلد7، صفحہ 46

(13)الحافظ ابن بطریق شمس الدین یحیی ابن الحسن الاسدی (المتوفی600ھ)،"خصائص الوحی المبین"، تحقیق الشیخ مالک المحمودی، دار القرآن الکریم قم ایران، طبع اول سال1417ھ، صفحۃ32

(14)ابن سعد ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الھاشمي المعروف بابن سعد (المتوفی: 230 ھ) :" الطبقات الکبری"، بتحقیق احسان عباس، ناشر: دار للطباعۃ والنشر بیروت لبنان، طبع: سال 1398 ھ ، طبقات البدریین من المھاجرین، الطبقۃ الاولی علی السابقۃ فی الاسلام ممن شھد بدرا، ذکر صفۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام، حدیث:2584

(15)محمد بن حسین الفتال النیسابوری(المتوفی: 508ھ)، تحقیق سید محمد مھدی سید الحسن الخراسانی،" روضۃ الواعظین"، ناشر منشورات الرضی ، قم ایران، طبع بدون سال، صفحۃ 108/الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن الحسین بن بابویہ القمی (المتوفی: 381ھ)،"کتاب الخصال"، ناشر: جماعۃ المدرسین فی حوزۃ العلمیۃ قم ایران، طبع بدون سال، صفحۃ189

(16)محمد ابن سلیمان الکوفی القاضی (المتوفی 300ھ) ،"مناقب الامام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام"، ناشر مجمع احیاء الثقافۃ الاسلامیۃ، طبع اول سال 1412ھ ، جلد2، صفحۃ51، / ابو الفتح محمد ابن علی الکراجکی (المتوفی 449ھ)،" کنز الفوائد" ، طبع 1410 ھ، مکتبۃ المصطفوی۔ قم ایران۔ صفحۃ 270 /ابن عساکر الحافظ ابو القاسم علی ابن الحسن ابن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ الشافعی(المتوفی: 571ھ)،" تاریخ مدینۃ دمشق"، ناشر: دارالفکر بیروت لبنان، طبع1415ھ جلد24، صفحۃ401

(17) مجلسی محمد باقر(المتوفی:1111ھ)"بحار الانوار"، ناشر: مؤسسۃ الوفاء بیروت ۔ لبنان، طبع الثانی 1403ھ ۔ 1938م، جلد 41، صفحۃ147/ "شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید"،، جلد1، صفحۃ25

(18)احمد الرحمانی الھمدانی(المتوفی: معاصر)،" الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام"، ناشر: المنیر للطباعۃ و النشر۔ تہران، طبع اول 1417ھ صفحۃ402

(19)نہج البلاغہ، خطبہ160

(20)احمد بن حنبل، "زہد" ، زہد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث:707 / ابن ، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن ھلال بن اسد الشیباني المروزي البغدادي(المتوفی: 241ھ) : " فضائل الصحابۃ"، تحقیق وصي اللہ محمد عباس، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت، طبع سال1403ھ، اخبار امیر المؤمنین علی بن ابی طالب وزہدہ رضوان اللہ علیہ، حدیث:858/حلیۃ الاولیاء، زہدہ وتعبدہ، حدیث:252

(21)مقدمہ شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحۃ26

(22)مسند الشھاب القضاعي، باب: العمائم تیجان العرب، حدیث:67/ابن ہشام ابو محمد عبد الملک ابن ہشام ابن ایوب الحمیری (المتوفی: 218)"سیرۃ ابن ہشام" طبع محمد علی صبیح واولادہ بمیدان الازہر مصر سال1383ھ 1963م، جلد2، صفحۃ462

(23)نہج البلاغہ، خطبہ33

(24)مقدمہ شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحۃ26

(25)بحار الانوار، جلد40، صفحۃ327

(26)الشیخ الطوسی ابو جعفر محمد بن الحسن (المتوفی: 460ھ)،"تہذیب الاحکام"، ناشر: دار الکتب الاسلامیۃ تہران۔ایران، طبع چہارم سال1365ھ ش جلد4، صفحۃ200

(27)نہج البلاغہ، مکتوب45

(28)مناقب ابن شہر آشوب، جلد1، صفحۃ367-368

(29)مناقب ابن شہر آشوب، جلد1، صفحۃ368

(30)بحار الانوار، جلد40، صفحۃ326

(31)السید ہاشم البحرانی(المتوفی: 1107ھ) ،" حلیۃ الابرار فی احوال محمد و آلہ الاطہار"، ناشر: مؤسسۃ المعارف الاسلامیۃ، طبع اول 1411ھ، صفحۃ241

(32) شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحۃ26

(33) الکلینی ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق (المتوفی: 329ھ)، "الکافی"، ناشر: دار الکتب الاسلامیۃ تہران ایران، طبع سوم سال 1367ھ ش، جلد6، صفحۃ318

(34)نہج البلاغہ خطبہ192

(35)احمد الرحمانی الہمدانی، الامام علی علیہ السلام، صفحۃ532

(36)الطبری ابو جعفر محمد ابن جریر(المتوفی: 310ھ)، "تاریخ الامم والملوک"، ناشر: مؤسسۃ الاعلمی بیروت۔لبنان، طبع بدون سال، جلد2، صفحۃ58 / ابن ہشام الحمیری، سیرت النبی، جلد1، صفحۃ162 / المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:6503 / دلائل النبوۃ للبیہقی، باب من تقدم اسلامہ من الصحابۃ رضی اللہ عنہم، حدیث:462

(37)نہج البلاغہ، خطبہ191

(38)نہج البلاغہ، خطبہ189

(39)نہج البلاغہ، خطبہ175

(40)نہج البلاغہ، خطبہ175

(41)نہج البلاغہ، خطبہ154

(42)ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، جلد9، صفحۃ165

(43)المستدرک علی الصحیحین للحاکم ، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، وأما قصۃ اعتزال محمد بن مسلمۃ الأنصاري عن البیعۃ، حدیث:4695 / المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمہ عبد اللہ، وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، مجاہد، حدیث:10856 / الطبري، أبو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر الطبري (المتوفی:310ھ)، الثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الأخبار" ، بتحقیق العلامۃ محمود محمد شاکر ،طبع: مکتبۃ الخانجي، القاہرۃ، بدون السنۃ ، باب : ذکر خبر آخر من اخبار علی رضوان اللہ علیہ عن النبی، حدیث:1414 / الاصفہانی ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مہران الاصبہانی(المتوفی: 430)،" معرفۃ الصحابۃ

" ، تحقیق عادل بن یوسف العزازي، طبع: دار الوطن بالریاض، طبع سال 1419ھ، معرفۃ اعلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاہ انہ مقتول، حدیث:330

(44) سنن الترمذي الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، حدیث:3741/ تہذیب الآثار للطبري ،ذکر خبر آخر من اخبار علی رضوان اللہ علیہ عن النبی، حدیث:1413

(45) نہج البلاغہ، خطبہ192

(46) نہج البلاغہ، مکتوب62

(47) نہج البلاغہ، مکتوب55

(48) نہج البلاغہ، مکتوب62

(49) نہج البلاغہ، خطبۃ37

(50) نہج البلاغہ، خطبہ57

(51) سورۃ الروم: آیت30

(52) صحیح البخاري، کتاب الجنائز، باب ما قیل في اولاد المشرکین، حدیث:1330/ صحیح مسلم، کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ وحکم موت اطفال الکفار، حدیث:4910

(53) احمد ابن زینی الدحلان، سیرت النبویہ، صفحۃ177

(54) الکافی، جلد8، صفحۃ339

(55) نہج البلاغہ، خطبہ191

(56) تاریخ الطبری، جلد2، صفحۃ56

(57) سنن ابن ماجۃ، باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:119/ ابن ابی شیبۃ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235ھ) : "مصنف ابن ابی شیبۃ،" تحقیق وتعلیق سعید محمد اللحام، ناشر: دار الفکر بیروت، طبع سال 1409ھ، کتاب الفضائل، باب فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:31446/ المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر اسلام امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ، حدیث:4537

(58) النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار الخراساني (المتوفی:303ھ)، "السنن الکبری"، تحقیق دکتور عبد الغفار سلیمان البنداري، وسید کسروي حسن، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع سال 1411ھ)، کتاب الخصائص، ذکر اختلاف الناقلین لہذا الخبر عن شعبۃ، حدیث:8124/ الموصلی ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی بن یحیی الموصلي (المتوفی: 307ھ) ، " مسند ابی یعلی الموصلی" ، تحقیق وتخریج: حسین سلیم اسد، ناشر: دار المامون بیروت۔ لبنان، طبع سال 1409ھ، مسند عفیف لکندی حدیث:1512/ المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمہ عبد اللہ، من اسمہ عفیف، عفیف بن معدي ککرب الکندي، حدیث:15016

(59)الطبقات الکبری لابن سعد، طبقات البدریین من الأنصار، تسمیۃ النساء المسلمات والمهاجرات من قریش والأنصاریات المبایعات وغرائب نساء العرب، ذکر خدیجۃ بنت خویلد بن أسد بن عبد العزی بن قصی، حدیث:9460 / تاریخ طبری، جلد2، صفحہ56

(60)ابن ہشام الحمیری، سیرۃ النبیؐ، جلد1، صفحہ162

(61)المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہ، و اما قصۃ اعتزال محمد بن مسلمۃ الانصاریٰ عن البیعۃ، حدیث: 4610 / المطالب العالیۃ للحافظ ابن حجر العسقلانی، کتاب المناقب، باب فضائل علی رضی اللہ عنہ، حدیث: 4009 / الکامل لعبد اللہ ابن عدی، جلد4، صفحہ292 / تاریخ بغداد، جلد2، صفحہ79 / تاریخ مدینۃ دمشق، جلد42، صفحہ40

(62) ابن جعد، " مسند ابن الجعد " ، سلمۃ بن کہیل، حدیث:423

(63)عبد اللہ ابن عدی، الکامل، جلد5، صفحہ4 / تاریخ بغداد، جلد4، صفحہ456 / ابن عساکر الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن ابن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ (المتوفی:)، "تاریخ مدینۃ الدمشق وذکر فضلہا وتسمیۃ من حلہا من الامثل او اجتاز بنواحیہا امن وار دیہا و اہلہا"، ناشر: دار الفکر بیروت۔ لبنان، طبع اول سال1415ھ، جلد42، صفحہ31

(64) المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمہ عبد اللہ، وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، مقسم عن ابن عباس، حدیث:11940

(65)مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:31473 / المعجم الکبیر للطبرانی، باب : من اسمہ سہل، أبو عثمان النهدي، علیم الکندي، حدیث:6048

(66) محب الدین احمد ابن عبد اللہ الطبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، صفحہ58

(67)البحر الزخار مسند البزار، باب: أبو رافع، حدیث:3315 / المعجم الکبیر للطبراني، من اسمہ سہل، أبو عثمان النهدي، أبو سخیلۃ، حدیث:6058 / ابن عساکر، تاریخ مدینۃ دمشق، جلد:42

(68)مسند احمد بن حنبل، اول مسند الکوفیین، حدیث زید بن ارقم، حدیث: 18884 / المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ککتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، ذکر مناقب ابی موسی عبد اللہ بن قیس الأشعري رضی اللہ، حدیث: 5959 / سنن الترمذي الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب علی ابن ابی طالب، حدیث:3752

(69)ابن ابی شیبۃ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235ھ) : "مصنف ابن ابی شیبۃ" تحقیق وتعلیق سعید محمد اللحام، ناشر: دار الفکر بیروت، طبع سال1409ھ، کتاب الفضائل، فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:31447 / فضائل الصحابۃ احمد بن حنبل، فضائل علی علیہ السلام، حدیث:963، اسی طرح: مسند احمد بن حنبل، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، مسند الخلفاء الراشدین، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:1164

(70)المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر إسلام أمیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ، حدیث:4537 / مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:31446 / فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، فضائل علی علیہ السلام، حدیث:955

(71)سنن الترمذي الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، باب مناقب علی ابن ابی طالب، حدیث:3746/ المستدرک علی الصحیحین للحاکم ،کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر إسلام أمیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ، حدیث:4540/ تاریخ الطبری، جلد2، صفحۃ55 / البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، جلد3، صفحۃ36

(72)سنن الترمذي الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، باب مناقب علی ابن ابی طالب، حدیث:3751/ السنن الکبری للنسائي، کتاب الخصائص، ذکر خصائص أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:8120

(73)الطبقات الکبری لابن سعد، طبقات البدریین من المہاجرین، الطبقۃ الأولی علی السابقۃ فی الاسلام ممن شہد بدرا، ذکر إسلام علی وصلاتہ، حدیث:2558 /جمال الدین الزیلعی(المتوفی:762ھ)، نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ جلد 4، صفحۃ 356، طبع اول 1415ھ، دار الحدیث قاہرۃ، مصر

(74) تاریخ مدینۃ دمشق، جلد 42، صفحۃ341/ میزان الاعتدال للذہبی، جلد3، صفحۃ494/لسان المیزان لابن حجر، جلد5، صفحۃ97

(75)آل عمران، آیت: 61

(76) سنن الترمذي الجامع الصحیح، أبواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، باب : ومن سورۃ آل عمران، حدیث:3008/ صحیح مسلم ،کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:4525

(77)سورۃ الاحزاب، آیت33

(78) صحیح مسلم ،کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم، باب فضائل أہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:4555/ سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، باب : ومن سورۃ الاحزاب، حدیث:3211 /المستدرک علی الصحیحین للحاکم،کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ومن مناقب أہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:4655/ مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:31463

(79)سورۃ الدہر: آیت8

(80)الدر المنثور، جلد6، صفحۃ299

(81) سورۃ المائدۃ:55

(82)الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر(المتوفی:310ھ) ، " جامع البیان عن تاویل القرآن" ، تحقیق صدقی جمیل العطار، ناشر: دار الفکر بیروت طبع، سال 1415ھ۔1995م، سورۃ المائدۃ، القول في تاویل قولہ تعالی: انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین ، حدیث:11094/ تفسیر ابن ابی حاتم، سورۃ النساء، قولہ تعالی: والذین آمنوا، حدیث:6581

(83)سورۃ التوبۃ، آیت19

(84)مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:31485 / عبد الرزاق، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیري الیمانی الصنعانی(المتوفی: 211ھ)، "تفسیر عبد الرزاق"، تحقیق ڈاکٹر محمود محمد عبدہ، ناشر: دار الکتب

العلمیۃ بیروت۔ لبنان، طبع سال 1419ھ، سورۃ التوبۃ، حدیث:1027 / جامع البیان فی تفسیر القرآن للطبری، سورۃ التوبۃ، القول فی تأویل قولہ تعالی: أجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد، حدیث:15192۔15193

(85)سورۃ السجدۃ:18

(86)الطبری جامع البیان فی تفسیر القرآن، سورۃ السجدۃ

(87)سورۃ مریَم:96

(88)المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، باب المیم من اسمہ: محمد، حدیث:5620۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث مبارکہ کو بیان کیا ہے المعجم الکبیر میں، باب: من اسمہ عبد اللہ، وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، الضحاک، حدیث:12444

(89)سورۃ البَقَرۃ آیت:274

(90)المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمہ عبد اللہ، وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، مجاہد، حدیث:10959 / تفسیر عبد الرزاق، حدیث نمر وذ، حدیث:339

(91)المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر مناقب إسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حدیث:6135

(92) صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ تبوک وھی غزوۃ العسرۃ، حدیث:4416اسی طرح حدیث:3706/ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:6218-6221/ سنن ابن ماجۃ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:115 اور 121/ سنن الترمذی الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، حدیث: 3724، اور حدیث:3730

(93) سنن الترمذی الجامع الصحیح ، ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، حدیث:3738/ المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الھجرۃ، حدیث:4230

(94) سنن الترمذی الجامع الصحیح، ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، حدیث:3737/ سنن ابن ماجہ، باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:118

(95)سنن الترمذی الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:3730/ صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابۃ، ذکر البیان بان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ناصر، حدیث:7039

(96)سنن الترمذی الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:3731/ سنن ابن ماجہ، باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فضل علی بن رضی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:120

(97) سنن الترمذی الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث:3739

(98) سنن الترمذي الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، حدیث:3744
(99)سنن الترمذي الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، حدیث:3745
(100)سنن الترمذي الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، حدیث:3734
(101) شیخ مفید، الارشاد، جلد1، صفحہ320۔ / کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ، جلد2، ص60
(102)علامہ محمد باقر مجلسی، بحار الانوار، جلد،42، صفحہ281، طبع ایران، سال ۱۳۱۴ھ ش
(103) السید شریف رضی، خصائص الائمۃ، آستان قدس ایران، سال طبع 1406ھ ق صفحہ63 / انساب الاشراف، جلد3، صفحہ 259
(104)انساب الاشراف، جلد3، صفحہ259 / خصائص الائمۃ، صفحہ63
(105) ابوالحسن علی ابن الحسین المسعودی، کتاب مروج الذہب، جلد2، صفحہ429
(106)یعقوبی احمد بن ابی یعقوبی (المتوفی:)، تاریخ یقوبی، ناشر: انتشارات علمی و فرہنگی، طبع پنجم، سال طبع 1366ھ ش، جلد2، صفحہ 212
(107)الارشاد للشیخ المفید، جلد1، صفحہ9
(108)المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر إسلام أمیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ، حدیث:4544 / الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم، ومن ذکر علي بن ابی طالب، حدیث:187 / دلائل النبوۃ للبیہقي، جماع أبواب غزوۃ تبوک، جماع أبواب إخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکوائن بعدہ، باب ماروي في إخبارہ بتامیر علي رضی اللہ عنہ، حدیث:2753

حوالہ جات: الفصل الثانی

(1)ابن ابی الحدید عز الدین ابو حامد بن ہبۃ اللہ المعتزلی، " شرح نہج البلاغہ " ، جلد اول، صفحہ131، طبع دوئم، مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ المرعشی نجفی (قم)، سال1965م / شیخ محمد عبدہ، شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحہ6
(2)ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحہ131ور شیخ محمد عبدہ، شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحہ6
(3)ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحہ31
(4)الفوائد الرجالیۃ جلد3، 94 / الکنی والالقاب، جلد1، صفحہ5
(5)ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحہ31
(6)ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، جلد12، صفحہ4-5
(7)الشیخ محمد عبدہ، "شرح نہج البلاغہ " ، جلد1، صفحہ7
(8)مقدمہ نہج البلاغہ، مترجم مفتی جعفر حسین نجفی، صفحہ56
(9)شیخ محمد عبدہ، نہج البلاغہ، مقدمہ موئلف سید شریف رضی، جلد1، صفحہ13
(10)ایضا، مقدمہ شیخ محمد عبدہ، صفحہ7-8
(11) شیخ محمد عبدہ، شرح نہج البلاغہ، جلد1، صفحہ7-8

(12)ابن ابی الحدید،" شرح نہج البلاغہ " ، جلد 1، صفحہ34/ شیخ محمد عبدہ، شرح نہج البلاغہ، جلد 1، صفحہ7
(13)السید علی ابن معصوم، الدرجات الرفیعۃ، صفحہ462
(14)ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، جلد 1، صفحہ41
(15)الامینی عبد الحسین الشیخ، "الغدیر"، ناشر: دار الکتب العربی، بیروت لبنان، طبع چہارم سال 1397ھ ش، جلد4، صفحہ202
(16)ایضا، صفحہ205-207
(17)الغدیر، جلد4، صفحہ198- 199
(18)ایضا صفحہ183- 185
(19)ایضا صفحہ185
(20)شیخ محمد عبدہ، شرح نہج البلاغہ، مقدمہ، جلد 1، صفحہ9

حوالہ جات: الفصل الثالث

(1)ابن ابی الحدید عز الدین ابو حامد بن ہبۃ اللہ المعتزلی (المتوفی:)،" شرح نہج البلاغہ " ، طبع دوئم، مکتبہ آیۃ اللہ العظمی المرعشی نجفی، قم۔ ایران، طبع سال 1965م، جلد 1، صفحہ24
(2) ایضا، جلد 1، صفحہ24
(3)ایضا، جلد 1، صفحہ25
(4)ابو الحسن علی ابن الحسین المسعودی، کتاب (المتوفی:):" مروج الذہب"، دار الہجرۃ قم، طبع دوئم، سال 1404ھ ق، جلد2 ، صفحہ431 (5) ابن ابی الحدید معتزلی، "شرح نہج البلاغہ "، جلد 1، صفحہ543
(6)الشیخ محمود الآلوسی،" بلوغ الارب"، جلد2، صفحہ180 **
(7)محمد الغزالی،" نظرات فی القرآن"، صفحہ154 **
(8)عبقریۃ الامام، صفحہ178 **
(9)الشیخ محمد عبدہ، "شرح نہج البلاغہ "، ناشر: المطبعۃ الرحمانیۃ مصر بدون سال مقدمہ، جلد 1، صفحہ2-3
(10)ایضا، صفحہ3
(11)ایضا، صفحہ5-6
(12)مولانا امتیاز علی خان عرشی رامپوری (الموفی:)،" مقالاتِ عرشی": "نہج البلاغہ کا استناد"، ناشر: مجلس ترقی ادب لاہور، طبع اول ، سال 1970م، صفحہ63
(13)مولانا سید ابو الحسن علی ندوی (الموفی:) ،" المرتضیٰ"، پبلشر مجلس نشریات اسلامی کراچی، طبع سوئم 1991م، صفحہ285
(14)نہج البلاغہ، مقدمہ شریف رضی، جلد 1، صفحہ15
(15)نہج البلاغہ، جلد2، صفحہ2
(16)نہج البلاغہ، جلد2، صفحہ143

(17)نہج البلاغہ، مقدمہ شریف رضی، صفحہ15
(18)نہج البلاغہ، خطبہ نمبر1
(19)ایضا، خطبہ85
(20)ایضا، خطبہ186
(21)ایضا، خطبہ186
(22)ایضا، خطبہ1
(23)ایضا، خطبہ152
(24)ایضا، خطبہ146
(25)ایضا، جلد2، صفحہ27
(26) ایضا، خطبہ131
(27) ایضا، خطبہ105
(28)ایضا، خطبہ21
(29)ایضا، خطبہ226
(30)ایضا، خطبہ1
(31)ایضا، خطبہ210
(32)ایضا، خطبہ210
(33)ایضا، خطبہ210
(34)ایضا، خطبہ210
(35)ایضا، خطبہ210
(36)ایضا، خطبہ210
(37)رئیس احمد جعفری، مترجم نہج البلاغہ، صفحہ512**
(38)السید علامہ ذیشان حیدر جوادی، مترجم نہج البلاغہ، ناشر: عصمہ پبلیکیشنز کراچی، طبع اول: آگست 2007، صفحہ430
(39)نہج البلاغہ، خطبہ26
(40)ایضا، خطبہ1
(41)ایضا، خطبہ160
(42)ایضا، خطبہ40
(43)ایضا، قول نمبر270
(44)ایضا، مکوتب53

(45)ایضا،مکوتب 53

(46)ایضا،مکتوب26

(47) ایضاخطبہ226

(48)ایضا،خطبہ76

(49)ایضا،خطبہ 201

(50)ایضا،خطبہ 201

(51) ایضا،خطبہ201

(52)ایضا،خطبہ 203

(53)ایضا،خطبہ204

(54)ایضا،خطبہ 211

(55)ایضا،خطبہ185

(56)ایضا،خطبہ185

(57)ایضا،مکتوب45

(58)ایضا،خطبہ165

(59)ایضا،خطبہ165

(60)ایضا،خطبہ165

(61)ایضا،خطبہ23

(62)ایضا،خطبہ23

(63)ایضا،خطبہ23

(64)ایضا،خطبہ23

(65)ایضا،خطبہ23

(66)ایضا،خطبہ214

(67)ایضا،خطبہ 41

(68)ایضا،خطبہ166

(69)آیۃ اللہ سید ہبۃ الدین شہرستانی،"کتاب ماہو نہج البلاغہ"،ناشر: دفتر انتشارات اسلامی ایران، طبع ششم سال1378ھ۔ش، صفحہ110-115

(70)مولاناسید ابوالحسن علی ندوی، کتاب المرتضیٰ، صفحہ286

(71)السید عبدالزہراء الحسینی الخطیب ،" مصادر نہج البلاغہ و اسانیدہ "، ناشر: دارالزہراء بیروت ، الطبعۃ الرابعۃ 1409ھ ، صفحۃ221-273،

(72)فہرست ابن ندیم،صفحۃ108

(73)الشیخ الطوسی ابو جعفر محمد بن الحسن(المتوفی:) ، "کتاب الفہرست"، ناشر: ، موسسۃ النشر الاسلامی، ایران ، طبع اول، سال 1417ھ،صفحۃ35

(74)کتاب الفہرست، للشیخ الطوسی، نمبر [[301صفحۃ130 / البروجردی السید علی اصغر الجابلقی (المتوفی:1313ھ)، "طرائف المقال فی معرفۃ طبقاۃ الرجال"،ناشر: مکتبۃ آیۃ اللہ المرعشی نجفی قم ایران، طبع اول سال1410ھ،جلد2،صفحۃ85

(75)النجاشی احمد بن علی (المتوفی:450ھ) ،"رجال النجاشی"،ناشر: موسسۃ النشر الاسلامی۔ قم ،طبع سال 1407ھ ، نمبر 49، صفحۃ26-27

(76)رجال النجاشی، نمبر526، صفحۃ189

(77)رجال النجاشی، نمبر653، صفحۃ247

(78)رجال النجاشی، نمبر1108، صفحۃ415

(79)فہرست ابن الندیم، صفحۃ113۔115

(80)ابن شعبہ الحرانی ابو محمد الحسن بن علی بن الحسین(المتوفی:)، " تحف العقول عن آل رسول "، ناشر: موسسۃ النشر الاسلامی، ایران، طبع دوم، سال1404ھ، صفحۃ61

الباب الثانی: حدیث کا تعارف Chapter-II Interoduction of Hadith

علم اصول حدیث کی چند اساسی اصطلاحات

1۔ سند

"السند هو طرق المتن۔"1

سند طرق متن کو کہا جاتا ہے۔

ڈاکٹر خالد علوی سند کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں:

لغت میں سند سے مراد زمین پر ابھری ہوئی جگہ یا پہاڑی کی اونچی جگہ لیا جاتا ہے۔

اصطلاحا، متن تک پہنچنے کے طریق کو سند کہا جاتا ہے۔2

2۔ الاسناد

"هو ذكر طريقه حتى يرتفع الى صاحبه۔ و قد يطلق الاسناد على السند فيقال اسناد الحديث صحيح او ضعيف۔"3

صاحب قول و فعل تک پہنچنے کے طریقے کو بیان کرنا اسناد کہلاتا ہے۔ اس کا اطلاق سند پر بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: اسناد الحدیث صحیح یا ضعیف۔

3۔ متن

"الفاظ الحديث المقصودة بالذات التى تتقوم بها المعانى۔"4

وہ الفاظ حدیث جو مقصود بالذات ہوں جس کے ذریعے معانی متقوم ہوتے ہوں۔

4۔ سنت

کتاب التعدیل و التجریح میں سنت کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے:

"السنة لغة: الطريق و السيرة۔ محمودة كانت او مذمومة۔"5

سنت کی لغوی معنی ہے راستہ اور سیرت وہ قابل ستائش ہوں یا مذموم ہوں۔

اصطلاحا: ما نقل عن النبى صلى الله عليه و سلم من قول او فعل او تقرير او صفة خلقية او خلقية او سيرة قبل البعثة او بعدها اثبت ذالک حكما شرعيا ام لا۔"6

سنت کے اصطلاحی معنی ہیں: جو منقول ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے چاہے وہ آپ کا قول ہو یا فعل یا تقریر ہو یا کوئی آپ کی صفت خَلقی ہو یا آپ کے اخلاق ہوں یا سیرت ہو، چاہے وہ بعثت سے پہلے کی ہو یا بعد کی، اس سے حکم شرعی ثابت ہوا ہو یا نہ۔

وصول الاخیار الی اصول الاخبار میں سنت کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے:

"و ھی طریقة النبی صلی اللہ علیه و آله او الامام الحکیة عنه فالنبی بالاصالة و الامام بالنیابة وھی قول و فعل و تقریر۔"7

سنت کے معنی، نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ یا امام کا وہ طریقہ جو آپؐ سے حکایت کیا گیا ہو، نبیؐ کی حیثیت اصلی ہے اور امام کی حیثیت آپؐ کی نیابت کی ہے، یہ قول ہو یا فعل یا تقریر ہو۔

5۔ الحدیث

"الحدیث لغة: الجدید او ھو ضد القدیم، و یطلق علی الخبر قلیلة و کثیرة۔"8

حدیث کی لغوی معنی جدید کے ہیں، جو قدیم کا ضد ہے۔ اس کا اطلاق خبر پر ہوتا ہے چاہے وہ قلیل ہو یا کثیر۔

"اصطلاحا: ما اضیف الی النبی صلی اللہ علیه و سلم من قول او فعل او تقریر بعد البعثة و علی ذالک یکون الحدیث اخص من السنة اذ تطلق علی ما یطلق علیه الحدیث لکن قبل البعثة و بعدھا و علی الصفة و الخلقیة و الاخلاقیة و السیرة۔"9

حدیث کی اصطلاحی معنی ہے، ہر وہ چیز جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دی گئی ہو، چاہے وہ آپؐ کا قول ہو یا فعل یا تقریر ہو، جو بعثت کے بعد ہو، اسی وجہ سے حدیث سنت سے خاص ہے، جبکہ سنت کا اطلاق حدیث پر بھی ہوتا ہے، لیکن سنت کا اطلاق بعثت سے پہلے بھی ہوتا ہے اور بعد میں بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا اطلاق آپؐ کی صفت، خلقت، اخلاق اور سیرت پر بھی ہوتا ہے۔

6۔ خبر

"الخبر ما یصح ان یدخله الصدق او الکذب۔"10

خبر ہر اس بات کو کہا جاتا ہے، جس میں صدق اور کذب دونوں داخل ہیں۔

"الخبر لغة: النبا، و فی اصطلاح المحدثین: الحدیث و عند بعضھم یطلق علی الحدیث المرفوع خاصة۔ و الحدیث یشمل المرفوع و الموقوف و المقطوع۔"11

خبر لغت میں نبا کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح المحدثین میں حدیث کو کہا جاتا ہے۔ بعض محدثین کے نزدیک خبر صرف حدیث مرفوع کو ہی کہا جاتا ہے اور حدیث شامل ہے مرفوع، موقوف اور مقطوع کو۔

اسی طرح وصول الاخیار الی اصول الاخبار میں خبر کی تعریف کی گئی ہے:

"الخبر اما صدق قطعا کخبر اللہ تعالی و خبر رسول الرسول صلی اللہ علیه و آله او کذب قطعا کخبر مسیلمة بانه اوحی الیه، او مظنون الصدق کخبر العدل، او الکذب کبعض اخبار الفساق، او مشکوک کبعض اخبار المجھولین۔"12

خبر یا تو قطعا سچی ہوتی ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی خبر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خبر، یا قطعا جھوٹی ہوتی ہے، جیسے مسیلمہ کذاب کی خبر کہ اس کی طرف وحی نازل ہوئی ہے۔ یا اس کے صدق کا گمان ہو گا، جیسے عادل کی خبر یا جھوٹ کا گمان ہو گا، جیسے فاسقوں کی خبر، یا وہ خبر مشکوک ہو گی جیسے بعض مجہول افراد کی خبر ہو۔

7۔ اثر

"الاثر لغة بقية الشیء، اصطلاحا: عند عامة المحدثین ما اثر عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم او الصحابة رضوان اللہ علیہم او التابعین۔ قال ابن الصلاح حکایة عن فقھاء خراسان: الخبر ما یروی عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم و الاثر ما یروی عن الصحابة و عند ابن حجر ما روی عن الصحابی او التابعی۔" 13

اثر کی لغوی معنی ہے کسی چیز کا بچا ہوا۔ اور اسی کی اصطلاحی معنی: عام محدثین نے اس طرح تعریف کی ہے: ہر وہ حدیث جو ماثور ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا صحابہ رضوان اللہ علیہم یا تابعین سے۔ ابن الصلاح نے خراسان کے فقہاء کی حکایت کی ہے کہ خبر ہر وہ چیز جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو اور اثر ہر وہ چیز جو صحابہ سے مروی ہو اور ابن حجر کے مطابق ہر وہ چیز جو صحابی یا تابعی سے مروی ہو۔

وصول الاخیار الی اصول الاخبار میں اثر کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"الاثار: و ھی اقوال الصحابة و التابعین افعالھم ۔ اکثر اھل الحدیث یطلقون علی الکل اسم الحدیث۔" 14

آثار سے مراد صحابہ یا تابعین کے اقوال و افعال ہیں۔ اکثر محدثین ان تمام (حدیث، سنت، خبر اور اثر) کا اطلاق حدیث پر ہی کرتے ہیں۔

علم حدیث کی اقسام: علم حدیث کی دو اقسام ہیں:

1۔ علم حدیث روایۃ

"علم الحدیث روایة: ھو علم یعرف بہ ما اضیف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم من قول او فعل او تقریر او صفة، و نقل ما اضیف من ذالک الی الصحابة و التابعین علی الرای المختار۔" 15

علم حدیث روایت کے اعتبار سے ایک ایسا علم ہے، جس کے ذریعے پہچانا جاتا ہے ہر اس چیز کو جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دی گئی ہو، چاہے وہ آپ کا قول ہو یا فعل یا تقریر یا کوئی صفت ہو۔ اور یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ اس کی نسبت صحابہ اور تابعین کی طرف دی گئی ہو۔

2۔ علم حدیث درایۃ

علم درایت کی تعریف خطیب بغدادی نے اس طرح بیان کی ہے:

"و ھو علم بقوانین یعرف بھا احوال السند و المتن۔" 16

درایت کے اعتبار سے علم حدیث ان قوانین کو کہا جاتا ہے جن کے ذریعے سند اور متن کے احوال معلوم کئے جاتے ہیں۔

اسی طرح السید حسن الصدر نے اس کی تعریف کی ہے:

"علم الدراية: هو علم الحديث يبحث فيه عن السند متنه، وكيفيت تحمله، وآداب نقله۔موضوعه: الحديث من حيث يعرف المقبول منه والمردود۔17

علم درایت: وہ علم حدیث ہے جس میں سند کے ذریعے متن کے بارے میں بحث کی جائے، نیز اس کے اٹھانے کی کیفیت اور نقل کرنے کے آداب کے بارے میں بحث کی جائے۔ اس کا موضوع حدیث ہی ہے، جس میں حدیث مقبول اور مردود کی معرفت حاصل کی جاتی ہے۔

(1) حدیث کی تعریف

1.1 حدیث کی لغوی تعریف

"حدث: الحديث: نقيض القديم، و الحدوث نقيض القدومة، حدث الشيء يحدث حدوثا و حداثة و احدثه هو فهو محدث و حديث، و كذالک استحدث۔"18

حدیث کے لغوی معنی جدید کے ہیں اور وہ قدیم کی ضد ہے اور حدوث قدوم کی ضد ہے، جس کے مختلف مشتقات میں جدید ہونے کا تصور شامل رہتا ہے۔

1.2 اصطلاحی تعریف

حدیث کی اصطلاحی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے:

محدثین کی اصطلاح میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے قول، فعل، تقریر اور وصف کو حدیث کہتے ہیں۔ (لیکن) محدثین نے صحابہ و تابعین کے اقوال، افعال اور تقاریر پر بھی اس کا اطلاق کیا ہے۔19

مکتب تشیع میں حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے:

الحديث: "هو ما اضيف الى النبى صلّى الله عليه و آله و سلم او الى الائمة المعصومين عليهم السلام قولا او فعلا او تقريرا او صفة، حتى الحركات و السكنات و اليقظة و النوم۔"20

حدیث: وہ چیز جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا ائمہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی کی طرف دی گئی ہو، وہ چاہے، قول ہو یا فعل یا تقریر ہو یا صفت، یہاں تک کہ حرکات، سکنات، بیداری اور نیند بھی ہو۔

2 حدیث کی تقسیم

2.1 حدیث دو قسم پر مشتمل ہے: خبر متواتر اور خبر واحد

I۔ خبر متواتر

خبر متواتر کی تعریف خطیب بغدادی نے اس طرح بیان کی ہے:

"خبر التواتر فهو ما يخبر به القوم الذين يبلغ عددهم حدا يعلم عند مشاهدتهم بمستقر العادة ان اتفاق الكذب منهم محال۔" 21

حدیث متواتر وہ حدیث ہے جس کو ایک ایسی جماعت روایت کرے، جس کی تعداد اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کا جھوٹ پر متفق ہونا عادۃ محال ہو۔

ابن ابی جمہور نے اس کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"هو ما ورد عن قوم تمن النفس مواطاتهم على الكذب، وهو يفيد العلم۔" 22

حدیث متواتر وہ حدیث ہے جس کو ایک ایسی جماعت روایت کرے جس کا جھوٹ پر متفق ہونا عادۃ محال ہو۔ خبر متواتر علم کا فائدہ دیتی ہے۔

خبر متواتر کی دو اقسام ہیں:

(الف) خبر متواتر لفظی اور (ب) خبر متواتر معنوی

(الف) خبر متواتر لفظی

خبر متواتر لفظی وہ خبر ہے جسے روات کی جماعت اول، اوسط اور آخر سند میں ایک ہی لفظ اور ایک ہی صورت میں روایت کرے۔ 23

(ب) خبر متواتر معنوی

متواتر معنوی وہ خبر ہے جس میں لفظی مطابقت شرط نہیں ہے۔ معانی کا ادا کر دینا ہی کافی ہے، گو روایت میں لفظی اختلاف پایا جاتا ہو، چونکہ متواتر معنوی کے لیے الفاظ کی مطابقت ضروری نہیں اس لیے ان کی تعداد کافی ہے اور اس کے وجود سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ 24

II۔ خبر واحد

"الخبر الآحاد فهو ما قصر عن صفة التواتر ولم يقطع به العلم وان روته الجماعة۔" 25

خبر واحد وہ حدیث ہے، جو حدیث متواتر کی صفات تک نہ پہنچ سکے اور اس سے قطعی علم حاصل نہ ہو اگرچہ اسے ایک جماعت ہی روایت کرتی ہو۔

2.2 خبر واحد اپنے منتہی کے اعتبار سے تین قسم پر مشتمل ہے۔

I۔ مرفوع

ابن الصلاح نے مرفوع حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"**وهو ما اضيف الى رسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة ولا يقع مطلقه على غير ذلك نحو الموقوف على الصحابة وغيرهم ويدخل في المرفوع المتصل والمنقطع والمرسل ونحوها۔**"26

مرفوع اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی نسبت خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دی گئی ہو۔ اس کا اطلاق کسی اور پر نہیں ہوتا، جیسے موقوف صحابہ وغیرہ اور مرفوع میں متصل، منقطع اور مرسل وغیرہ داخل ہوتے ہیں۔

مکتب تشیع میں مرفوع کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے: **المرفوع وهو ما اضيف الى النبى صلى الله عليه وآله او احد الائمة عليهم السلام، من اى الاقسام كان، متصلا كان او منقطعا، قولا كان او فعلا او تقريرا، وكل واحد من هذه الثلاثة اما ان يكون صريحا او فى حكمه۔**"27

ہر وہ حدیث مرفوع ہے جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا ائمہ (اطہار) علیہم السلام میں سے کسی کی طرف دی گئی ہو۔ اسی کی کوئی بھی قسم ہو چاہے وہ متصل ہو یا منقطع، وہ قولا ہو یا فعلا یا تقریرا اور ان تینوں میں سے صریحاً ہو یا حکماً ہو۔

II۔ موقوف

ابن الصلاح نے موقوف حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"**الموقوف وهو ما يروى عن الصحابة رضى الله عنهم من اقوالهم وافعالهم ونحوها فيوقف عليهم ولا يتجاوز به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم الى منه ما يتصل الاسناد فيه الى الصحابى فيكون من الموقوف الموصول ومنه ما لا يتصل اسناده فيكون من الموقوف غير الموصول۔**"28

موقوف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہو، وہ ان کے افعال ہوں یا اقوال یا اسی طرح ہو جو ان پر موقوف ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ جائے۔ اس میں سے جس کی سند صحابی سے متصل ہو وہ موقوف متصل ہوتی ہے اور جس کی سند صحابی سے متصل نہ ہو وہ موقوف غیر موصول ہوتی ہے۔

والد بہائی نے موقوف کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے: "**الموقوف وهو المروى عن الصحابة او اصحاب الائمة عليهم السلام قولا لهم او فعلا، متصلا كان او منقطعا صحيحا او غيره۔**"29

موقوف وہ حدیث ہے جو صحابہ (رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) یا ائمہ علیہم السلام کے کسی صحابی سے مروی ہو، قولا ہو یا فعلا، متصل ہو یا منقطع، صحیح ہو یا غیر صحیح۔

III۔ مقطوع

ابن الصلاح نے مقطوع کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"وھو ما جاءعن التابعين موقوفا علیھم من اقوالھم وافعالھم۔"30

تابعین کے اقوال اور افعال کو مقطوع کہا جاتا ہے۔

اسی طرح ابن جمہور الاحسائی نے اس طرح تعریف کی گئی ہے:

"والمقطوع مالم یذکر فیه المروی عنه۔"31

مقطوع وہ حدیث ہے جس میں مروی عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا ذکر نہ کیا جائے۔

2.3 خبر واحد کی دوسری تقسیم: خبر واحد کی عدد رواۃ کے اعتبار سے تین قسم کی ہے

I۔ مشہور

حدیث مشہور کی تعریف ابن جمہور الاحسائی نے اس طرح بیان کی ہے:

"مشھور وھو ما ورد عن جماعة یتاخم قولھم العلم، وھو انما یفید ظنا غالبا ویسمی المستفیض۔"32

مشہور وہ حدیث ہے جس کو ایک جماعت روایت کرے، جن کا قول علم کے قریب ہو، یہ ظن غالب کا فائدہ د دیتی ہے اور اسی حدیث کو مستفیض بھی کہا جاتا ہے۔

II۔ عزیز

بروجردی نے عزیز کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"العزیز، وھو مالا یرویه اقل من اثنین، سمی به لقلة وجودہ۔"33

عزیز وہ حدیث ہے جس کو دو سے کم راوی روایت نہ کرتے ہوں۔ اس کو عزیز قلت وجود کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

III۔ غریب

ابن الصلاح نے حدیث غریب کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"الحدیث الذی یتفرد به بعض الرواۃ یوصف بالغریب، و کذالک الحدیث الذی یتفرد فیه بعضھم بامر لا یذکرہ فیه غیرہ امافی متنه و امافی اسنادہ۔"34

وہ حدیث جس کے بعض راوی اکیلے رہ جاتے ہیں غریب ہونے سے متصف کی جاتی ہے۔ اسی طرح وہ حدیث بھی جس میں راوی منفرد رہ گیا ہے، جسے اس کے سوا کسی نے ذکر نہیں کیا، یہ تفرد خواہ متن میں ہو یا اسناد میں غریب کہلاتی ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تعریف بروجردی نے طرائف المقال میں کی ہے: **"الغریب، وفیه اختلاف کثیر، ولکن الغرابة: قدتکون فی السند، وقدتکون فی المتن، وتارۃ فیھما۔ والاول ماتفرد به واحد عن مثله مع کون المتن معروفا عن جماعة من الصحابة، والثانی ما تفرد واحد بروایة متنه ثم یرویه عنه بلا واسطة، او**

معها جماعة كثيرة فتشتهر ۔ والثالث ما كان راويه مع عدم اشتهار متنه عن الجماعة، وهذا هو المراد بالغريب۔"35

حدیث غریب میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن غرابت کبھی اس کی سند میں ہوتی ہے، کبھی متن میں تو کبھی دونوں میں ہوتی ہے۔سند میں غرابت سے مراد ہے: ایک راوی متفرد ہو جبکہ متن حدیث صحابہ کی ایک جماعت سے معروف ہو۔ دوسرا متن میں غرابت سے مراد: ایک ہی راوی متن کی روایت کرنے میں اکیلا رہ جائے اور اس کے بعد اس حدیث کو بغیر واسطے کے نقل کرے یا اس کے ساتھ ایک جماعت روایت کرے تو وہ حدیث غریب مشہور ہو گی۔ تیسرا: (متن اور سند دونوں میں غرابت) وہ حدیث جس میں راوی روایت کرتا ہے جبکہ متن ایک جماعت سے مشہور نہ ہو۔

2.4 خبر واحد کی تیسری تقسیم راویوں کی صفات کے اعتبار سے تقسیم

I۔ صحیح

ابن الصلاح نے صحیح حدیث کی تعریف اس بیان کی ہے:

"اما الحديث الصحيح فهو الحديث المسند الذى يتصل اسناده بنقل العدل الضابط عن العدل الضابط الى منتهاه ولا يكون شاذا ولا معللا۔"36

صحیح اس مسند حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند متصل ہو جو صاحب عدالت اور ضابطہ راوی دوسرے عادل اور ضابطہ راوی سے روایت کرے یہاں تک کہ وہ منتہا (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک پہنچ جائے اور وہ شاذ اور معلل نہ ہو۔

ابن جمہور الاحسائی نے صحیح کی تعریف اس طرح بیان ہوئی ہے :

"الصحيح ما رواه العدل الامامى المعلوم عدالته عن مثله حتى يتصل بالمروى عنه من نبى او امام۔"37

صحیح وہ حدیث ہے جس کو وہ عادل امامی روایت کرے جس کی عدالت معلوم ہو اپنے جیسے ہی عادل امامی راوی سے یہاں تک کہ وہ مروی عنہ نبیؐ تک یا کسی امام پہنچ جائے۔

II۔ حسن

حدیث حسن کی تعریف ابن الصلاح نے اس طرح بیان کی ہے :

"الحسن ماعرف مخرجه واشتهر رجاله۔"38

حدیث حسن وہ حدیث ہے جس کا مخرج معروف ہو اور اس کے رجال مشہور ہوں۔

اس کے ساتھ وضاحت کرتے ہوئے ابن الصلاح لکھتے ہیں:

"وعليه مدار اكثر الحديث وهو الذى يقبله اكثر العلماء ويستعمله عامة الفقهاء وروينا عن ابى عيسى الترمذى رضى الله عنه انه يريد بالحسن ان لا يكون فى اسناده من يتهم بالكذب و لا يكون حديثا شاذا ويروى من غير وجه نحو ذلك۔"39

اسی پر اکثر احادیث کا دارومدار ہے۔ اسی کو علماء کی اکثریت قبول کرتی ہے اور عام فقہاء بھی اسے استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے ابوعیسیٰ الترمذی سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہ ہو جو متہم بالکذب ہو، حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد سندوں سے مروی ہو۔

اس حدیث کی تعریف ابن جمہور الاحسائی نے اس طرح کی گئی ہے:

"والحسن ما رواه الممدوح من الامامية الذى لم يبلغ مدحه تعديله، بان يكون فى الطريق ولو واحدا۔"40

حدیث حسن وہ حدیث ہے جس کو روایت کرے ممدوح امامی جس کی مدح عدالت تک نہ پہنچی ہو، چاہے اس کی سند میں ایک ہی راوی ہو۔

III۔ ضعیف

ابن الصلاح نے ضعیف حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"كل حديث لم تجتمع فيه صفات الحديث الصحيح و لا صفات الحديث الحسن المذكورات فيما تقدم فهو حديث ضعيف۔"41

ہر وہ حدیث جس میں حدیث صحیح اور حدیث حسن کی مذکورہ صفات جمع نہ ہوں وہ حدیث ضعیف ہے۔

ابن جمہور الاحسائی نے اس حدیث کی تعریف اس طرح بیان ہوئی ہے :

"والضعيف ما رواه غير العدل من الامامية، سواء كان معلوم الفسق او مجهول الحال فى التعديل وعدمه، او ما رواه غير الامامى ممن لم يوثق، بان يكون فى الطريق ولو واحد۔"42

حدیث ضعیف وہ حدیث ہے جس کو روایت کرے غیر عادل امامی چاہے اس کا فسق معلوم ہو یا وہ مجہول الحال ہو یا غیر امامی جو ثقہ نہ ہو روایت کرے، چاہے اس کی سند میں ایک ہی راوی ہو۔

IV۔ موثق

حدیث موثق کا نام صرف مکتب تشیع میں ہے، اس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"الموثق ما رواه العدل غير الامامى الذى علم من حاله المحافظة على نقل الحديث و عدم الكذب فيه، بان يكون فى الطريق ولو واحدا۔"43

حدیث موثق وہ حدیث ہے جس کو روایت کرے عادل غیر امامی جس کا نقل حدیث میں محافظت کا حال معلوم ہو اور اس میں کذب نہ ہو، چاہے سند میں ایک ہی راوی ہو۔

V۔ القوی

"وقدیرادبالقوی مروی الامامی غیر الممدوح ولاالمذموم۔"44

قوی حدیث سے مرادوہ حدیث ہے جس کو روایت کرے ایسا امامی جو نہ ممدوح اور نہ ہی مذموم ہو۔

VI ۔ موضوع

ابن الصلاح نے موضوع حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"الموضوع وھو المختلق المصنوع۔"45

وہ گھڑی ہوئی بنائی ہوئی حدیث ہے۔

VII۔ متروک

ڈاکٹر خالد علوی نے متروک کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

طعن راوی کی دوسری قسم اتہام کذب ہے اور راوی اگر متہم بالکذب ہو تو اس کی حدیث متروک ہو گی۔46

VIII۔ شاذ

ابن الصلاح شاذ حدیث کی تعریف اس طرح لکھتے ہیں:

"روینا عن یونس بن عبد الاعلی قال قال لی الشافعی رضی اللہ عنہ لیس الشاذ من الحدیث ان یروی الثقۃ مالا یروی غیرہ انما الشاذ ان یروی الثقۃ حدیثا یخالف ماروی الناس۔"47

ہم نے یونس بن عبد الاعلی کے واسطے سے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ حدیث شاذ یہ نہیں کہ ثقہ راوی ایسی روایت نقل کرے جو دوسرے نہیں کرتے بلکہ شاذ یہ ہے کہ ثقہ راوی وہ حدیث بیان کرے جو لوگوں کی روایت کردہ حدیث کے مخالف ہو۔

اسی طرح طرائف المقال میں اس کی تعریف کی گئی ہے :

"الشاذ، وھو مایرویہ الثقۃ مخالفا لمارواہ الاکثر۔"48

شاذ وہ حدیث ہے جس کو ثقہ راوی اکثر کے خلاف روایت کرے۔

IX۔ محفوظ

حدیث شاذ کی ضد کو محفوظ کہا جاتا ہے۔

X۔ منکر

ابن الصلاح نے البردیجی سے حدیث منکر کی تعریف اس طرح نقل کی ہے:

"انہ الحدیث الذی ینفرد بہ الرجل ولا یعرف متنہ من غایر روایتہ لا من الوجہ الذی رواہ ولا من وجہ آخر۔"49

منکر اس حدیث کو کہتے ہیں، جس کے روایت کرنے میں کوئی شخص منفرد ہو اور دوسرے کسی طریقے سے بھی اس کی تائید نہ ہوتی ہو۔

XI۔ معروف

حدیث منکر کے مقابل کو معروف کہا جاتا ہے۔

XII۔ معلل

ابن الصلاح نے حدیث معلل کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"الحدیث المعلل ھو الحدیث الذی اطلع فیه علی علة تقدح فی صحته مع ان ظاھرة السلامة منھا۔"50

معلل وہ حدیث ہے جس میں موجود ایسی علت کا پتا چلے، جو اس کی صحت کے لیے قادح ہو باوجودیکہ ظاہری طور پر اس کی محفوظ نظر آئے۔

"المعلل، وھو ما اشتمل علی ذکر علة الحکم و سببه تامة او ناقصة۔"51

معلل وہ حدیث ہے، جو مشتمل ہو اس کے حکم کی علت و اسباب پر، چاہے وہ تامہ ہوں یا ناقصہ۔

XIII۔ مضطرب

مضطرب حدیث کی تعریف ابن الصلاح نے اس طرح بیان کی ہے:

"المضطرب من الحدیث ھو الذی تختلف الروایة فیه فیرویه بعضھم علی وجه و بعضھم علی وجه آخر مخالف له وانما نسمیه مضطربا اذا تساوت الروایتان۔"52

مضطرب حدیث وہ ہے جس کی روایت میں اختلاف ہو، ایک روای ایک طریق پر روایت کرے اور دوسرا روای دوسرے طریق پر روایت کرے جو پہلے سے مخالفت میں ہو۔ ہم اسے مضطرب اسی صورت میں کہیں گے جب دونوں برابر سطح کی روایات ہوں۔

اسی طرح بروجردی نے اس کی تعریف بیان کی ہے:

"المضطرب، وھو ما اختلف فی متنه او سنده، و موارد الاختلاف فی الاخیر کثیرة۔"53

مضطرب وہ حدیث ہے جس کے متن اور سند میں اختلاف پایا جاتا ہو۔ اختلاف کے موارد سند میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

XIV۔ مقلوب

ابن الصلاح نے مقلوب کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"ھو نحو حدیث مشھور عن سالم جعل عن نافع لیصیر بذالک غریبا مرغوبا فیه۔"54

مقلوب جیسے سالم کی مشہور حدیث کو نافع کی سند سے بیان کیا تا کہ عجیب ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ ہو۔
بروجردی نے اس حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"المقلوب، ذکر بعض المعاصرین بانه ما قلب بعض ما فی سنده او متنه الی بعض آخر مما فیه لا الی الخارج عنهما، و حاصله ما وقع فیه القلب المکانی۔"55

مقلوب کی تعریف بعض معاصرین نے اس طرح کی ہے کہ اس کی سند یا متن میں سے بعض کو تبدیل کیا جائے، جو اسی میں ہی ہو خارج سے کچھ نہ ہو۔ اس سے حاصل نتیجہ یہ ہے کہ وہ حدیث جس میں مکانی تبدیلی واقع ہوئی ہو۔

XV۔ مصحف

حدیث مصحف کی تعریف بروجردی نے اس طرح بیان کی ہے:

"المصحف، وهو ما غیر بعض سنده، او متنه بغیره۔"56

مصحف اس حدیث کو کہا جاتا ہے، جس کی سند کو تبدیل کیا جائے یا اس کے متن کو تبدیل کیا جائے۔

XVI۔ مدرج

ابن الصلاح حدیث مدرج کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں:

"ان یروی الراوی حدیثا عن جماعة بینهم و بینه اختلاف فی اسناده فلا یذکر الاختلاف فیه به یدرج روایتهم علی الاتفاق۔"57

راوی ایک حدیث ایک ایسی جماعت سے روایت کرے جس کے درمیان اس کی سند میں اختلاف ہو اور راوی اس اختلاف کو بیان نہ کرے بلکہ ان کی روایت متفقہ حیثیت سے بیان کرے۔

اسی طرح بروجردی نے مدرج کی تعریف اس طرح بیان کی ہے :

"المدرج، وهو علی اقسام ثلاثة، یجمعها درج الراوی امرا فی امر : اولها ما ادرج فیه کلام بعض الرواة فیظن انه من الاصل۔ وثانیها ما اذا کان عنده متنان باسنادین فیدرج احدهما فی الآخر۔ وثالثها ما اذا کان حدیث واحد مروی عن جماعة مختلفین فی سنده۔"58

حدیث مدرج کی تین اقسام ہیں، ان تینوں اقسام میں روای بعض امور کا اضافہ کرتا ہے۔ پہلی قسم یہ کہ راوی بعض رواۃ کا کلام اصل حدیث میں اضافہ کر دیتا ہے یہ سمجھ کر کہ وہ اصل حدیث ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اس کے پاس دو متن حدیث ہیں وہ ایک کو دوسرے میں ملا دیتا ہے۔ تیسری قسم یہ ہے ایک ہی حدیث ایک جماعت سے مروی ہو اس کی سند کے اختلاف کے ساتھ۔

2.5 خبر واحد کی چوتھی تقسیم: سقوط اور عدم سقوط کے اعتبار سے تقسیم۔

I۔ متصل

حدیث متصل کی تعریف ابن الصلاح نے اس طرح بیان کی ہے:"المتصل ویقال فیہ ایضا الموصول ومطلقہ یقع علی المرفوع والموقوف۔ وھو الذی اتصل اسنادہ فکان کل واحد من رواتہ قد سمعہ ممن فوقہ حتی ینتھی الی منتھاہ۔"59

حدیث متصل کو موصول بھی کہا جاتا ہے اس کا اطلاق مرفوع اور موقوف دونوں پر ہوتا ہے۔ حدیث متصل وہ حدیث ہے جس کی اسناد متصل ہوں پس سلسلہ رواۃ میں ہر راوی اپنے سے اوپر والے راوی سے سنے یہاں تک کہ اسناد اپنے منتہا تک پہنچ جائیں۔

II۔ مسند

حدیث مسند کے بارے میں ابن الصلاح نے اپنے مقدمہ میں تین اقوال نقل کئے ہیں، یہاں پر تینوں اقوال بیان کئے جارہے ہیں :

(الف) ذکر ابو بکر الخطیب الحافظ رحمہ اللہ ان المسند عند اھل الحدیث ھو الذی اتصل اسنادہ من راویہ الی منتھاہ واکثر مایستعمل ذلک فیما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دون ما جاء عن الصحابۃ وغیرھم۔60

ابو بکر خطیب الحافظ رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ حدیث مسند اہل حدیث کے پاس اس طرح ہے کہ وہ حدیث جس کی اسناد متصل ہوں روای سے لے کر منتہا تک۔ حدیث مسند اکثر ان احادیث میں استعمال ہوتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوں صحابہ وغیرہ کی نہ ہوں۔

(ب) وذکر ابو عمر بن عبد البر الحافظ ان المسند ما رفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ۔ وحکی ابو عمر عن قوم ان المسند لا یقع الا علی ما اتصل مرفوعا الی النبی صلی اللہ علیہ۔ 61

ابو عمر بن عبد البر الحافظ نے مسند حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی ہے: مسند وہ حدیث ہے جس کی سند خاص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے۔ ابو عمر نے بیان کیان ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک مسند کا اطلاق صرف متصل مرفوع پر ہوتا ہے۔

(ج) قلت وبھذا قطع الحاکم ابو عبد اللہ الحافظ ولم یذکر فی کتابہ غیرہ فھذہ اقوال ثلاثۃ مختلفۃ۔62

میں کہتا ہوں کہ اس رائے کا قطعی اظہار حافظ ابو عبد اللہ حاکم نے کیا ہے اور انہوں نے اپنی کتاب میں اس کے علاوہ کوئی اور رائے بیان نہیں کی۔ لہٰذا یہ تین مختلف اقوال ہیں۔

اسی طرح بروجردی نے اس کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"وهو ما اتصل سنده ، بان يذكر جميع رجال سنده فی کل مرتبة من المراتب الی ان ينتهی الی المعصوم عليه السلام و اکثر ما يستعمل فيما جاء عن النبی صلی الله عليه و آله۔"63

حدیث مسند وہ حدیث ہے جس کی اسناد متصل ہوں اس طرح کے اس کی سند کے تمام مراتب میں تمام رجال کا ذکر کیا جائے یہاں تک کہ وہ معصوم علیہ السلام تک پہنچ جائے۔ اکثر اس کا استعمال اس حدیث پر ہوتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہو۔

III۔ منقطع

اس حدیث کی تعریف ابن الصلاح نے اس طرح کی ہے:

"و ان المنقطع منه الاسناد فيه قبل الوصول الی التابعی راو لم يسمع من الذی فوقه و الساقط بينهما غير مذكور لا معينا و لا مبهما و منه الاسناد الذی ذكر فيه بعض رواته بلفظ مبهم نحو رجل او شيخ او غيرهما۔"64

منقطع وہ حدیث ہے جس کی سند میں تابعی تک پہنچنے سے پہلے کوئی ایسا راوی ہو، جس نے اپنے سے اوپر والے راوی سے نہ سنا ہو، اور ان کے درمیان جو راوی ساقط ہو وہ غیر مذکور ہو نہ وہ معین ہو اور نہ ہی مبہم ہو اور اس میں سے اس کی اسناد میں بعض راوی مبہم ہوں اس طرح بیان کیا جائے کہ رجل یا شیخ یا ان کے علاوہ کوئی اور ہو۔

IV۔ معلق

"ان لفظ التعليق وجدته مستعملا فيما حذف من مبتدا اسناده واحد فاكثر حتی ان بعضهم استعمله فی حذف كل الاسناد۔"65

میں نے تعلیق کے الفاظ کو ان احادیث کے لیے مستعمل پایا جن کی ابتدائے اسناد میں ایک یا زیادہ راوی محذوف ہوں حتی کہ بعض نے پورے اسناد کے محذوف ہونے پر اس کا اطلاق کیا ہے۔

اسی طرح بروجردی نے اس حدیث کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"المعلق ، ما سقط من اول الاسناد واحدا او اكثر ولم يستعملوه فيما سقط من وسطه او آخره لتسميتهما بالمنقطع و المرسل۔"66

معلق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی ساقط ہوں لیکن جس حدیث کے وسط میں یا آخر میں کوئی راوی ساقط ہو تو اس کو معلق نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کو مرسل اور منقطع کہا جائے گا۔

V۔ معضل

حدیث معضل کی تعریف ابن الصلاح نے اس طرح کی ہے:

"المعضل وهو لقب لنوع خاص من المنقطع فكل معضل منقطع وليس كل منقطع معضلا وقوم يسمونه مرسلا كما سبق وهو عبارة عما سقط من اسناده اثنان فصاعدا۔"67

حدیث معضل منقطع حدیث کی ایک خاص قسم ہے اس طرح کے ہر معضل منقطع ہے لیکن ہر منقطع معضل نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اسے مرسل کہا ہے جیسا کہ گزر چکا۔ حدیث معضل وہ حدیث ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ راوی پے در پے ساقط ہوئے ہوں۔

بروجردی نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے:

"المعضل، وهو من اقسام المرسل بالمعنى الاعم، فخصه المحقق القمي بما تعدد الساقط منه من غير اختصاصه بكونه في الوسط، ثم قال: وقد يطلق على الاعم من ذلك، فيشمل المعلق والمنقطع الوسط والمرسل وغير ذلك۔" 68

حدیث معضل، عمومی طور پر مرسل حدیث کی اقسام میں سے ہے۔ محقق قمی نے اس کو متعدد رواۃ کے ساقط ہونے سے مخصوص کر دیا ہے، بغیر اس کے کہ اس کے وسط سے راوی ساقط ہو۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ اس کا اطلاق اس عام پر بھی ہوتا ہے، تو یہ حدیث معلق، منقطع وسط اور مرسل وغیرہ کو بھی شامل ہو جاتی ہے۔

VI۔ مرسل

ابن الصلاح نے حدیث مرسل کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"حديث التابعي الكبير الذى لقى جماعة من الصحابة وجالسهم كعبيد الله بن عدى بن الخيار ثم سعيد بن المسيب وامثالهما اذا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والمشهور التسوية بين التابعين اجمعين في ذلك رضى الله عنهم۔" 69

حدیث مرسل جس کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس تابعی کبیر کی حدیث جو صحابہ کی ایک جماعت سے ملا ہو اور ان کے پاس بیٹھا ہو۔ جیسے عبد اللہ بن عدی بن الخیار اور پھر سعید بن مسیب اور ان جیسے تابعین میں سے کوئی یہ کہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور مرسل حدیث کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ تمام تابعین کی حیثیت برابر ہے۔

ابن جمہور الاحسائی اس کی تعریف اس طرح کی ہے :

"والمرسل ما رواه الراوى عن المروى عنه بغير ذكر الواسطة، وهو ممن لم يلقه۔" 70

حدیث مرسل وہ حدیث ہے جس کو کوئی راوی بغیر واسطے کے اس سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو۔

بروجردی نے اس حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"المرسل، وهو بمعناه الاعم ما سقط راويه، او ذكر مبهما فيشمل المرفوع والمعلق والموقوف والمقطوع: اما بمعناه الخاص ما سقطت رواته اجمع، او من آخرهم وان ذكر بلفظ مبهم، كالبعض والرجل

، دون ما اذا ذكر بلفظ مشترك وان لم يميز ۔ وربما يختص المرسل باسناد التابعی الی النبی صلی الله علیه وآله من غیر ذکر الواسطة، کقول سعید قال رسول الله صلی الله علیه وآله۔ "71

مرسل وہ حدیث ہے جس کی عمومی معنی یہ ہے کہ اس کا راوی ساقط ہو، یا اس کا راوی مبہم ہو۔ یہ حدیث شامل ہے مرفوع، معلق، موقوف اور مقطوع کو۔ اس کی خصوصی معنی یہ ہے کہ اس کے یا تو تمام راوی ساقط ہوں یا اس کے آخر میں راوی ساقط ہوں اگرچہ اس کو مبہم لفظ سے بیان کیا جائے جیسے البعض و الرجل نہ یہ کہ کوئی لفظ مشترک ذکر کیا جائے جس کی تمیز نہ ہو سکے۔ کبھی کبھی یہ مخصوص ہو جاتی ہے تابعی کی حدیث سے، جو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بغیر واسطے سے حدیث روایت کرے۔ جیسے سعید کہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔

VII۔ مدلس

مدلس حدیث کی دو اقسام ہیں، ایک تدلیس الاسناد دوسری تدلیس الشیوخ ہے۔ ان دونوں کی تعریف درج ذیل بیان کی جارہی ہے۔

(الف) تدلیس الاسناد

ابن الصلاح نے تدلیس الاسناد کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"تدلیس الاسناد وھو ان یروی عمن لقیه مالم یسمع منه موھما انه سمع منه او عمن عاصره ولم یلقه موھما انه قد لقیه و سمعه منه ثم قد یکون بینھما واحد و قد یکون اکثر۔"72

تدلیس الاسناد: وہ یہ ہے کہ محدث اس شخص سے جس سے وہ ملا ہے اور سماع کیا ہے ایک حدیث یہ تاثر دیتے ہوئے روایت کرے کہ اس نے سماع کیا ہے۔ یا ایسے شخص سے روایت جو اس کا ہم عصر ہو لیکن اس سے اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو اور وہ یہ تاثر دیتے ہوئے کہ اس سے ملا ہے اور سماع بھی کیا ہے، پھر ان دنوں کے درمیان ایک یا ایک سے زیادہ ہوں۔

(ب) تدلیس الشیوخ

"تدلیس الشیوخ: وھو ان یروی عن شیخ حدیثا سمعه منه فیسمیه او یکنیه او ینسبه او یصفه بما لا یعرف به کی لا یعرف۔"73

تدلیس الشیوخ یہ ہے کہ وہ ایک شیخ سے ایسی حدیث بیان کرے جسے اس نے شیخ سے سنا ہو پھر وہ اسے ایسا نام، یا کنیت، یا نسبت یا اس کا ایسا وصف بیان کرے جس سے وہ معروف نہیں تاکہ اسے پہچانا جانہ سکے۔

بروجردی نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے:

"المدلس، وھو ما اخفی عیبه الذی فی السند، کعدم سماعه من المروی عنه، فیرویه علی وجه یوھم سماعه منه، او وجود رجل ضعیف او صغیر السن فی السند، فیسقطه لیحسن السند بذلك۔"74

مدلس وہ حدیث ہے جس کے عیب کو چھپایا جائے، جو اس کی سند میں موجود ہے۔ جیسے مروی عنہ سے عدم سماع ہو اور اس سے روایت کرے یہ تاثر دیتے ہوئے کہ اس نے اس سے سنا ہے۔ یا اس کی سند میں کوئی ضعیف مرد ہو یا صغیر السن ہو وہ اس کو ساقط کر دے تاکہ حدیث کی سند حسن ہو جائے۔

2.6 خبر واحد کی پانچویں قسم: صیغ کے اعتبار سے تقسیم

I۔ معنعن

معنعن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں فلان عن فلان کے الفاظ سے روایت کی گئی ہو اور سماع حدیث کا ذکر صراحتہ نہ کیا گیا ہو۔ اس حدیث کی تعریف صاحب وصول الاخیار الی اصول الاخبار میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

"المعنعن وھو مایقال فی سندہ فلان عن فلان۔" 75

المعنعن وہ حدیث ہے جس کی سند میں فلان عن فلان کہا جائے۔

بروجردی نے اس کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"والمراد بہ ماذکر فی سندہ عن فلان عن فلان الی آخر السند۔" 76

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ اس کی سند میں فلان عن فلان کا ذکر سند کے آخر تک کیا جائے۔

II۔ مسلسل

حدیث مسلسل کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے:

"المسلسل وھو ماتتابع رجال اسنادہ علی صفۃ او حالۃ تارۃ للرواۃ وتارۃ للروایۃ۔" 77

مسلسل وہ حدیث ہے جس کی اسناد کے رجال کا کسی صفت یا حالت میں ایک طرح کا تسلسل ہو، یہ کیفیت کبھی راویوں میں ہوتی ہے تو کبھی روایت میں ہوتی ہے۔

3۔ کتب احادیث کی اقسام

کتب احادیث کی محدثین نے درج ذیل اقسام بیان کی ہیں:

3.1۔ جامع

محدثین کی اصطلاح میں جامع اس حدیث کی کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں ہر موضوع سے متعلق حدیثیں موجود ہوں مثلاً: ایمان، عقائد، احکام، آداب، تفسیر، شمائل، تاریخ، سیر، مغازی، مناقب، زہد و سلوک، الرقاق، اور بدء الخلق وغیرہ۔ اس میں صحاح ستہ میں سے صرف دو کتابیں صحیح البخاری اور جامع الترمذی شامل ہیں۔

3.2۔ سنن

محدثین کی اصطلاح میں سنن حدیث کی ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن کی جمع وترتیب فقہی ابواب پر ہو، ان کتابوں کا آغاز کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلاۃ سے ہو، صحاح ستہ کی صرف چار کتابیں سنن میں داخل ہیں اور وہ یہ ہیں :(1)سنن الترمذی،(2)سنن ابوداود،(3)سنن نسائی،(4)سنن ابن ماجہ، ان کے علاوہ(5)سنن دارمی،(6) سنن دار قطنی،(7) سنن بیہقی،(8) السنن الکبری بھی کہا جاتا ہے،(9)السنن الکبیر،(10)سنن سعید بن منصور، وغیرہ بھی شامل ہیں۔

3.3۔ مستخرج

اُس حدیث کے مجموعے کو کہتے ہیں جس کا مؤلف کسی ایک خاص حدیث کی کتاب کو سامنے رکھ کر، اس کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے بیان کرے، محدثین نے اس قسم کی کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں امام یعقوب بن اسحاق اسفرائینی رحمہ اللہ کی مستخرج ابی عوانہ ہے، جسے صحیح ابی عوانہ بھی کہتے ہیں، اس کتاب کو امام اسفرائینی رحمۃ اللہ نے صحیح مسلم کی احادیث پر مستخرج کیا ہے۔

3.4۔ مستدرک

اُس حدیث کی کتاب کو کہا جاتا ہے جس کا مولف کسی خاص ایک یا دو حدیث کی کتابوں کو سامنے رکھ کر، اسی صاحب کتاب کی شروط پر احادیث درج کرتا ہے، جو اُس کتاب کے موضوع میں شامل ہونے سے رہ گئی تھیں۔ پھر اپنی کتاب میں ان احادیث کو الگ کرکے جمع کردیتا ہے، اس عمل کو استدراک اور اس کتاب کے مجموعے کو مستدرک کہتے ہیں۔ اس قسم کی سب سے مشہور کتاب امام حاکم رحمہ اللہ کی مستدرک حاکم ہے، جو انہوں نے بخاری و مسلم پر استدراک کرتے ہوئے تالیف کی ہے۔

3.5۔ مسند

اس حدیث کے مجموعے کو کہا جاتا ہے، جس میں ہر صحابی کی تمام روایات کو، چاہے وہ کسی بھی موضوع سے متعلق ہوں، ایک جگہ جمع کردی گئی ہوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترتیب بھی تین لحاظ سے ہوگی:

I) حروف تہجی کے اعتبار سے۔

II) باعتبار سبقت اسلام۔

III) باعتبار شرف نسب۔

کتب مسانید بہت سی ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہور کتاب (1)مسند احمد بن حنبل ہے، اس کے علاوہ(2) مسند ابن ابی شیبہ (3)، مسند بزار،(4) مسند عبد بن حمید،(5) مسند ابی داود الطیالسی،(6)مسند ابی یعلیٰ(7) مسند یعقوب بن شیبہ (8)اور مسند ابن ابی اسامہ وغیرہ ہیں۔

3.6۔ معجم

اصطلاح محدثین میں اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو بترتیب شیوخ واساتذہ لکھا جائے۔ شیوخ کی ترتیب بھی تین لحاظ سے ہو گی:

I۔ ترتیب وفات کے لحاظ سے۔

Ii۔ تقویٰ اور علم کے لحاظ سے۔

III۔ حروف تہجی کے اعتبار سے۔

معجم میں سب سے مشہور کتاب امام ابو القاسم طبرانی رحمہ اللہ کی "المعجم الکبیر"، "المعجم الاوسط "اور "المعجم الصغیر "ہے۔

3.7۔ الجزء

محدثین کی اصطلاح میں اس حدیث کی کتاب کو کہتے ہیں، جس میں کسی ایک صحابی کی یا کسی ایک خاص موضوع یا خاص مسئلے پر احادیث جمع کی جائیں۔ اجزاء میں سب سے مشہور جزء امام بخاری کی " جزء رفع الیدین "ہے، جس میں آپ نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کی احادیث جمع کی ہیں، نیز آپ نے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھنے کی تمام احادیث کو "جزء القراءۃ" کے نام سے ایک کتاب میں جمع کی ہے۔ اسی موضوع پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی "کتاب القراءۃ" کے نام سے ایک مجموعہ حدیث جمع کیا ہے جسکا شمار بھی جزء ہی میں ہوتا ہے۔

3.8۔ اربعین

محدثین کی اصطلاح میں اربعین اس مجموعہ حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں کسی ایک راوی کی ایک ہی موضوع پر چالیس احادیث کو جمع کیا جائے، یا متعدد راویوں کی مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کو جمع کیا جائے، اس قبیل کی کتابوں میں سب سے مشہور کتاب امام نووی کی " اربعین نوویہ "ہے۔

3.9۔ کتب علل

اُن کتابوں کو کہتے ہیں، جن میں احادیث کے ضعف کی وجوہات کو بیان کیا جائے، مثلاً: کوئی روایت اگر ضعیف ہے تو کیوں ہے؟ یا اس کا کوئی راوی ضعیف ہے، یا اس کی سند کا سلسلہ منقطع ہے، یا کوئی اور وجہ ہے۔ غرضیکہ احادیث کو ان کی علتوں کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اس موضوع پر امام ابن جوزی کی "العلل المتناہی" اور امام دار قطنی ہ کی "کتاب العلل" اور امام ابن حاتم کی "علل ابن حاتم" ہے۔

3.10۔ اطراف

محدثین کے نزدیک اطراف کی شکل یہ ہوتی ہے کہ ایک خاص حدیث کی تمام سندیں، یا کئی مخصوص احادیث کی اسانید کو جمع کر دیا، جہاں تمام اسانید ایک جگہ جمع ہو جائیں، تو وہاں سے آگے ایک سند نقل کر دی جائے، اس قسم کی کئی کتابیں ہیں: مثلاً ابن عساکرہ کی " الاشراف علی معرفۃ الاطراف" ، حافظ جمال الدین مزّی ہ کی " تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف" حافظ ابن حجر کی "تحاف المھرۃ باطراف العشرۃ" وغیرہ ہیں۔

3.11۔ مسلسل

اصطلاحِ محدثین میں مسلسل اس مجموعہ حدیث کو کہتے ہیں جس میں وہ احادیث جمع کی جائیں، جن کے اندر ایک خاص راوی یا کئی راویوں کی کوئی صفت، کوئی فعل یا کسی قول کا تسلسل موجود ہو، مثلاً: ایک راوی نے ایک حدیث بیان کی اور اس کے بعد وہ ہنس پڑے اور فرمانے لگے کہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد میرے شیخ نے بھی اسی طرح ہنسا تھا اور ان کے شیخ نے بھی یہ فعل کیا تھا اور فلاں صحابی نے بھی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد یہ عمل دہرایا تھا، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد تبسم فرمایا تھا۔ اس قسم کی روایات کو جسمیں کسی حدیث کو بیان کرنے کے بعد کوئی خاص فعل کیا گیا ہو، تو اسے روایت "مسلسل بالفعل" کہا جائے گا، اگر کسی خاص صفت والی روایات جمع کی جائیں تو انہیں "مسلسل بالصفۃ" کہا جائے گا۔

3.12۔ صحیحین

صحیح احادیث کی دو کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

3.13۔ صحاح ستہ

معروف حدیث کی چھ کتب یعنی بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ۔

3.14۔ اصول اربعہ

مکتب تشیع کی وہ چار کتابیں جو صحیح ترین ہیں اور ان کے فقہی ماخذ کی بنیاد ہیں۔

4۔ القاب المحدثین

4.1۔ طالب

وہ شخص جس نے طلب حدیث کا آغاز کیا ہو۔78

4.2۔ راوی

"الروای:من یروی الحدیث مطلقاو سواءرواہ مسندااو مرسلااو غیرھما۔"79

راوی وہ شخص ہے جو حدیث کی صرف روایت کرتا ہو چاہے مسندا روایت کرے یا مرسل یا کسی اور طریقے سے روایت کرے۔

4.3۔ مسند

وہ شخص جو اپنی سند سے روایت کرتا ہے، خواہ اسے اس حدیث کا پورا علم ہو یا نہ ہو، بلکہ وہ صرف روایت ہی کر رہا ہو۔80

اسی طرح اس کی تعریف علی اکبر غفاری بیان کرتے ہیں:

"**المسنِد: فھو من یروی الحدیث باسنادہ سواءکان عندہ علم بہ، او لیس لہ الا مجرد الروایۃ۔**"81

مسند وہ شخص ہے جو حدیث سند کے ساتھ روایت کرتا ہے اس کے پاس اس کا علم ہو یا نہ ہو، وہ صرف روایت بیان کرتا ہے۔

4.4۔ محدث

محدث وہ شخص ہوتا ہے، جس نے متون احادیث اور ان کے اصول حاصل کئے، متعدد کتب کا سماع کیا، اسانید و علل اسماء الرجال کی معرفت حاصل کی اور ان میں خوب مہارت بہم پہنچائی اور سند عالی و نازل سے آگاہ ہو، اس کے ساتھ بہت سی احادیث اس کو یاد ہوں۔82

علی اکبر غفاری محدث کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں:

"**المحدث: من علم طرق اثبات الحدیث و اسماءرواتہ و عدالتھم و انہ ھل زید فی الحدیث شیء او نقص ام لا۔**"83

محدث وہ شخص ہے جو اثبات حدیث کے طرق کو جانتا ہو، راویوں کے اسماء اور ان کی عدالت کو بھی جانتا ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ حدیث میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہے یا نہیں۔

4.5۔ حافظ

حافظ وہ ہے جس نے مذکورہ بالا شرائط (مسند و محدث کی شرائط) میں وسعت حاصل کرنے کے بعد احادیث کی کثیر تعداد کو حفظ کیا ہو اور رجال کو طبقہ بہ طبقہ اس طرح محفوظ کیا ہو کہ ان کے احوال، تراجم اور ان کے شہروں کی پوری معرفت حاصل کی ہو۔84

4.6۔ حجۃ

حجۃ کا اطلاق حافظ پر ہی ہوتا ہے لیکن اس وقت جب اسے اسانید و متون کے حفظ و اتقان حاصل ہو اور تمام معاملات میں گہری نظر رکھتا ہو۔ متاخرین کے ہاں حجۃ کی تعریف میں یہ شرط بیان کی گئی ہے کہ اسے تین لاکھ احادیث مع سند و متن یاد ہوں۔85

4.7۔ حاکم

حاکم وہ شخص جو تمام مروی احادیث مع سند و متن محفوظ رکھے اور اسے جرح و تعدیل اور تاریخ کا ادراک بھی ہو تاکہ وہ حاکم کہلائے۔ احادیث کے احاطہ کرنے میں کمی بیشی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔86

حوالہ جات: الباب الثانی

(1)الشیخ حسین عبد الصمد العاملی المشہوروالد البہائی (المتوفی: 984ھ)،"وصول الاخیار الی اصول الاخبار"، ناشر: مجمع الذخائر الاسلامیۃ قم۔ایران، طبع بدون سال،صفحۃ90

(2)ڈاکٹر خالد علوی،"اصول الحدیث" ،ناشر: محمد فیصل،ندیم یونس پرنٹرز لاہور، طبع سال1998م جلد1،صفحۃ47

(3)وصول الاخیار الی اصول الاخبار،صفحۃ90

(4)وصول الاخیار الی اصول الاخبار،صفحۃ89

(5)الباجی حافظ ابوالولید سلیمان ابن خلف(المتوفی: 474ھ)،التعدیل والتجریح"، جلد1،صفحۃ13

(6)ایضا،صفحۃ14

(7)وصول الاخیار الی اصول الاخبار،صفحۃ88

(8)التعدیل والتجریح، جلد1،صفحۃ21

(9)ایضا

(10)الخطیب البغدادی ابواحمد بن علی(المتوفی: 463ھ)،الکفایۃ فی علم الروایۃ"، تحقیق وتعلیق: ڈاکٹر احمد عمرہاشم،ناشر: دار الکتب العربی بیروت۔لبنان، طبع اول سال1405ھ۔1985م،صفحۃ 32

(11)التعدیل والتجریح، جلد1،صفحۃ21

(12)وصول الاخیار الی اصول الاخبار،صفحۃ91-92

(13)التعدیل والتجریح، جلد1،صفحۃ21

(14)وصول الاخیار الی اصول الاخبار،صفحۃ88

(15)الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب البغدادی،صفحۃ 6

(16)ایضا

(17)السید حسن الصدر،" نہایۃ الدرایۃ" ،ناشر: المشعر ایران،بدون الطبع،صفحۃ79،

(18)ابن منظور ابو الفضل جمال الدین ابن مکرم الافریقی المصری(المتوفی: 711)،" لسان العرب"،ناشر ادب الحوزۃ قم۔ایران، طبع اول سال محرم1405ھ، جلد2،صفحۃ131

(19)اصول الحدیث، جلد1،صفحۃ38

(20)الشہید الثانی زین الدین ابن علی العاملی(المتوفی: 965ھ)،"منیۃ المرید فی ادب المفید والمستفید"،ناشر: مکتبۃ الاعلام الاسلامی، طبع اول سال1409ھ،صفحۃ369

(21)الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب البغدادی،32

(22)ابن ابی الجمہور الاحسائی محمد بن علی بن ابراہیم ،(المتوفی:880)،"عوالی اللئالی"،ناشر: مطبعۃ سید الشہداء، قم ایران، طبع اول سال1403ھ۔1983م، جلد4،صفحۃ138

(23)اصول الحدیث،ڈاکٹر خالد علوی، جلد 1، صفحہ62

(24)ایضا،صفحہ63

(25)الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب البغدادی،32

(26)ابن الصلاح ابو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عویضۃ(المتوفی)،" مقدمۃ ابن الصلاح فی علم الحدیث"، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان، طبع اول سال1416ھ، صفحہ42

(27)وصول الاخیار الی اصول الاخبار لوالد البہائی العاملی، صفحہ103

(28)مقدمۃ ابن الصلاح، صفحہ 43

(29)وصول الاخیار الی اصول الاخبار لوالد البہائی العاملی، صفحہ104

(30)مقدمہ ابن الصلاح: صفحہ43-44

(31)عوالی اللئالی لابن ابی الجمہور الاحسائی، جلد4، صفحہ138

(32)ایضا

(33)البروجردی السید علی اصغر بن العلامۃ السید محمد شفیع الجابلقی(المتوفی: 1313ھ)،"طرائف المقال فی معرفۃ طبقات الرجال"، ناشر: مکتبۃ آیۃ اللہ العظمی المرعشی النجفی قم۔ایران، طبع اول سال1410ھ، جلد2، صفحہ250

(34)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ163

(35)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ250

(36)مقدمہ ابن الصلاح:صفحہ15-16

(37)ابن ابی الجمہور الاحصائی، عوالی اللئالی، جلد4 صفحہ138

(38)مقدمۃ ابن الصلاح، صفحہ32

(39)ایضا

(40)ابن جمہور الاحصائی، "عوالی اللئالی" ، جلد4، صفحہ138

(41)مقدمہ ابن الصلاح،39-40

(42)ابن ابی الجمہور الاحصائی، عوالی اللئالی، جلد4 صفحہ139

(43)ایضا،صفحہ138- 139

(44)وصول الاخیار الی اصول الاخبار لوالد البہائی العاملی، صفحہ97

(45)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ77

(46)اصل الحدیث،ڈاکٹر خالد علوی، جلد1، صفحہ541

(47)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ61

(48)طرائف المقال، جلد2، صفحہ250

(49)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ63-64

(50)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ71

(51)طرائف المقال، جلد2، صفحہ255

(52)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ73

(53)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ254

(54)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ81

(55)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ253

(56)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ253

(57)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ74-75

(58)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ255

(59)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ41

(60)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ40-41

(61)ایضا

(62)ایضا

(63)طرائف المقال، السید علی البروجردی، جلد2، صفحہ251

(64)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ50

(65)مقدمہ ابن الصلاح صفحہ57

(66) طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ252

(67)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ51-52

(68)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ255

(69)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ 48

(70)عوالی اللئالی لابن الجمہور الاحسائی، جلد4، صفحہ138

(71)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ251

(72)مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ58-59

(73) ایضاصفحہ 59

(74)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ255

(75)وصول الاخیار الی اصول الاخبار، والد البہائی العاملی، صفحہ100

(76)طرائف المقال للبروجردی، جلد2، صفحہ253

(77)وصول الاخیار الی اصول الاخبار، والد البھائی العاملی، صفحہ101

(78)اصول الحدیث ڈاکٹر خالد علوی، جلد1، صفحہ50

(79)الغفاری علی اکبر، دراسات فی علم الدرایۃ تلخیص مقباس الھدایۃ للعلامۃ المامقانی (المتوفی: 1352ھ)، ناشر: جامعۃ الامام الصادق ۔ایران، طبع اول سال1369ھ۔ش، صفحہ165

(80)اصول الحدیث ڈاکٹر خالد علوی، جلد1، صفحہ50

(81)دراسات فی علم الدرایۃ تلخیص مقباس الھدایۃ للعلامۃ المامقانی، صفحہ165

(82)اصول الحدیث ڈاکٹر خالد علوی، جلد1، صفحہ50

(83)دراسات فی علم الدرایۃ تلخیص مقباس الھدایۃ للعلامۃ المامقانی، صفحہ166-165

(84)اصول الحدیث ڈاکٹر خالد علوی، جلد1، صفحہ51

(85)اصول الحدیث ڈاکٹر خالد علوی، جلد1، صفحہ52

(86)اصول الحدیث ڈاکٹر خالد علوی، جلد1، صفحہ52

Chapter-III Ahaadith of Khutab الباب الثالث: احاديث الخطب

1۔خلف فیکم کما خلفت الانبیاء فی امم‍ها اذلم یتر کوھم ھملا بغیر طریق واضح وعلم قائم۔

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے تمہارے درمیان اسی طرح کی چیزیں چھوڑ گئے ہیں، جو انبیاء کرام (علیہم السلام) اپنی امتوں میں چھوڑ جاتے تھے، جبکہ انہوں نے (اپنی قوم کو) لاوارث نہیں چھوڑا تھا، جس کے لیے کوئی واضح راستہ اور محکم نشان نہ ہو۔

1۔الشریف الرضی محمد ابن ابی احمد (المتوفی 404): "نہج البلاغہ" (تحقیق وحواشی الشیخ محمد عبدہ، ناشر: المطبعۃ الرحمانیۃ مصر بدون سال، خطبہ 1۔

تخریج:

یہ حدیث مبارکہ لفظی اختلاف کے ساتھ تین مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے، ان تینوں کی تفصیل پیش کی جارہی ہے۔ (الف) جس میں صرف قرآن کریم کا تذکرہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت کی ہدایت کے لیے قرآن کریم کو چھوڑا ہے۔(ب) جس میں قرآن اور سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تذکرہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت کی ہدایت کے لیے قرآن کریم اور اپنی سنت کو چھوڑا ہے۔(ج) جس میں قرآن اور اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تذکرہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت کی ہدایت کے لیے قرآن کریم اور اپنے اہلبیت اطہار علیہم السلام کو چھوڑا ہے۔

یہاں پر ان تینوں قسم کی احادث کی تخریج پیش کی جارہی ہے۔

(1) وہ حدیث، جس میں صرف قرآن کریم کا تذکرہ ہے۔

1 ۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الامام مسلم ، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ) : "المسند الصحیح المشهور بصحیح المسلم"، ناشر : دار الفکر ، بیروت ۔لبنان، طبع سال 2000م، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث: 2950، یہ ایک طویل حدیث، جو کہ آپ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کا جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة، و اسحاق بن ابراهیم، جمیعا عن حاتم، قال ابو بکر: حدثنا حاتم بن اسماعیل المدنی، عن جعفر بن محمد، عن ابیه، قال: دخلنا علی جابر بن عبد الله، فسال عن القوم حتی انتهی الی، فقلت: انا محمد بن علی بن حسین، فاهوی بیده الی راسی فنزع زری الاعلی، ثم نزع زری الاسفل، ثم وضع کفه بین ثديي و انا یومئذ غلام شاب، فقال: مرحبا بك، یا ابن اخی، سل عما شئت، فسالته، و هو اعمی، و حضر وقت الصلاة، فقام فی نساجة ملتحفا بها، کلما وضعها علی منکبه رجع طرفاها الیه من صغرها، ورداؤه الی جنبه، علی المشجب ، فصلی بنا، فقلت: اخبرنی عن حجة رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال: ---------**"وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به کتاب الله، و انتم تسالون عنی، فما انتم قائلون؟"** قالوا: نشهد انك قد بلغت و ادیت و نصحت، فقال: باصبعه السبابة، یرفعها الی السماء و ینکتها الی الناس اللهم، اشهد، اللهم، اشهد ثلاث مرات---------

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن ابی شیبۃ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ابراھیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235ھ)، "مصنف ابن ابی شیبۃ" تحقیق وتعلیق سعید محمد اللحام ،ناشر: دار الفکر بیروت ،طبع سال 1409ھ ،کتاب :26، کتاب فضائل القرآن، باب: 27 في الوصية بالقرآن وقراءته، حديث:(1)29471، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا حاتم بن اسماعيل، عن جعفر، عن ابيه، عن جابر، ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: "تركت فيكم ما ان تضلوا ابعده ان اعتصمتم به: كتاب الله۔

3۔ النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن بحر بن دينار الخراساني (المتوفی:303 ھ)، "السنن الكبرى"، تحقيق دكتور عبد الغفار سليمان البنداري ، وسيد كسروي حسن، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت، طبع سال 1411ھ، كتاب المناسك، اشعار الهدي، الخطبة على الناقة بعرفة، حديث:3873

4۔ ابن خزمية، محمد بن اسحاق بن خزيمة النيسابوري (المتوفی:311ھ)، "صحيح ابن خزيم، تحقیق ڈاکٹر محمد مصطفى الاعظمى، ناشر:المكتب الاسلامى، ،طبع الثانى، سال 1412 ھ 1992م، كتاب المناسك، جماع ابواب ذكر افعال اختلف الناس في اباحته للمحرم، باب ذكر البيان ان النبي صلى الله عليهوسلمانما خطب، حديث:2623۔

5۔ الطحاوی، ابو جعفر حمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملک بن سلمة الازدی الحجری المصری (المتوفی: 321ھ)، "شرح مشكل الآثار"، تحقیق شعيب الارناؤوط، ناشر: مؤسسة الرسالة بيروت، طبع سال 1415ھ، باب بيان ما اشكل علينا مما قد روي عنه عليه السلام، حديث:28

اس حدیث کے راوی: *حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں۔*

حکم: *صحیح*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

(ب)وہ حدیث، جس میں قرآن کریم اور سنت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔

1۔ *اس حدیث کی تخریج کی ہے:* الامام الحاكم ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نعيم الضبي الطهماني النيسابوري (المتوفی:405ھ)، "المستدرک على الصحيحين"، تحقيق و تقديم: ڈاکٹر محمد، ناشر: دار الفكر ، للطباعة و النشر و التوزيع، طبع اول 2002م، كتاب العلم، فاما حديث عبد الله بن نمير، حديث:321، *مکمل حدیث اس طرح ہے:* حدثنا ابو بكر احمد بن اسحاق الفقيه ، انبا العباس بن الفضل الاسفاطي ، ثنا اسماعيل بن ابي اويس ، واخبرني اسماعيل بن محمد بن الفضل الشعراني ، ثنا جدي ، ثنا ابن ابي اويس ، حدثني ابي ، عن ثور بن زيد الديلي ، عن عكرمة ، عن ابن عباس ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس في حجة الوداع ، فقال : قد يئس الشيطان بان يعبد بارضكم ولكنه رضى ان يطاع فيما سوى ذلك مما تحاقرون من اعمالكم، فاحذروا يا ايها الناس! "اني قد تركت فيكم ما ان اعتصمتم به فلن تضلوا ابدا كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم"، ان كل مسلم اخ مسلم، المسلمون اخوة ، ولا يحل لامرئ من مال اخيه الا ما اعطاه عن طيب نفس ، ولا تظلموا ، ولا ترجعوا من بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض"۔ امام حاکم مزید لکھتے ہیں: " وقد احتج البخاري باحاديث عكرمة واحتج مسلم بابي اويس ، وسائر رواته متفق عليهم، وهذا الحديث لخطبة النبي صلى الله عليه وسلم متفق على اخراجه في الصحيح : "يا ايها الناس اني قد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله ، وانتم مسئولون عني فما انتم قائلون؟ وذكر الاعتصام بالسنة في هذه الخطبة غريب ويحتاج اليها". وقد وجدت له شاهدا من حديث ابي هريرة۔ اسی طرح، حديث:288

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الدارقطني، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي الدارقطني البغدادي (المتوفى: 385 ھ) ، "سنن الدارقطني "،تصحيح وتخريج :عبد الله هاشم المدنى، ناشر: شركة الطباعة الفنية المتحدة المدينة المنورة، طبع سال 1386ھ، كتاب في الاقضية والاحكام وغير ذلك، في المراةتقتل اذاارتدت، حديث:4038

3۔ اللالكائى، ابو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي الشافعي اللالكائى (المتوفى: 418ھ)، " شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة، من الكتاب والسنة واجماع الصحابة والتابعين من بعدهم"، تحقیق ڈاکٹر احمد سعد حمدان، ناشر: دار طيبة، الرياض، طبع سال 1409ھ، سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في الحث، حديث:81۔

4۔ البيهقي ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسى الخسروجردي (المتوفى: 458ھ)، "السنن الكبرى"، كتاب قسم الصدقات، باب بيان آل محمد، حديث 13238، اور كتاب آداب القاضي، باب ما يقضي به القاضي ويفتي به المفتي، فانه غير جائز حديث:20335۔

5۔ الخطيب البغدادي ، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي ، المعروف بالخطيب البغدادی(المتوفى: 463ھ)، "الفقيه والمتفقه"، تحقيق عادل بن يوسف العزازي، ناشر: دار ابن الجوزی، السعودی عرب، طبع سال 1417ھ، باب: ذكر الخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بان سنته، حديث:270اور 271

6۔ ابو بكر محمد بن عبد الله بن ابراهيم بن عبدويه البغدادی الشافعی البزاز (المتوفى: 354ھ)، "الفوائد الشهير بالغيلانيات"، تحقيق: حلمي كامل اسعد عبد الهادی، وتقديم: مشهور حسن آل سلمان، ناشر: دار ابن الجوزی الدمام سعودی عرب، طبع سال 1417ھ، ومن القراءة على الشافعي، حديث:595۔

7۔ ابن حجر احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي العسقلانی (المتوفى: 852ھ)، "المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانی"، ناشر: داري العاصمة والغيث، الرياض۔سعودی عرب، طبع سال 1419، كتاب الايمان والتوحيد، باب، حديث:2987۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ بن عباس، ابو ہریرہ، عمر بن الخطاب، سعد بن مالک بن سنان الانصاری رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

ج) وہ حدیث جس میں قرآن کریم اور اہل بیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 6225، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني زهير بن حرب، وشجاع بن مخلد، جميعا عن ابن علية، قال زهير: حدثنا اسماعيل بن ابراهيم، حدثني ابو حيان، حدثني يزيد بن حيان، قال: انطلقت انا وحصين بن سبرة، وعمر بن مسلم، الى زيد بن ارقم، فلما جلسنا اليه قال له حصين: لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا، رايت رسول الله صلى

الله عليه وسلم، وسمعت حديثه، وغزوت معه، وصليت خلفه لقد لقيت، يا زيد خيرا كثيرا، حدثنا يا زيد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: يا ابن اخي والله لقد كبرت سني، وقدم عهدي، ونسيت بعض الذي كنت اعي من رسول الله صلى الله عليه وسلم، فما حدثتكم فاقبلوا، وما لا، فلاتكلفونيه، ثم قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فينا خطيبا، بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى عليه، ووعظ وذكر، ثم قال: **"اما بعد، الا ايها الناس فانما انا بشر يوشك ان ياتي رسول ربي فاجيب، وانا تارك فيكم ثقلين: اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله، واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه، ثم قال: واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي، اذكركم الله في اهل بيتي، اذكركم الله في اهل بيتي۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک (المتوفی: 279ھ)، "الجامع الصحیح، المشهور باسم سنن الترمذي"، "ناشر: دار الفكر، بيروت۔لبنان، طبع سال 2000م، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 3786 *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:* وفي الباب عن ابي ذر، وابي سعيد، وزيد بن ارقم، وحذيفة بن اسيد وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه. وزيد بن الحسن، قد روى عنه سعيد بن سليمان، وغير واحد من اهل العلم۔

3۔ ابن ابی شیبۃ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235ھ)، " مسند ابن ابی شیبۃ "، تحقیق : عادل عزازي، اوراحمد فريد المزيدي، ناشر: دار الوطن، الرياض، طبع سال 1998م، باب: ما رواه زيد بن ثابت رضي الله عنه، حديث: 135۔ *اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے:* "مصنف"، میں :کتاب: 30، کتاب الفضائل، باب: 1 ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم، حديث: (41) 31041۔

4۔ ابن حنبل ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيباني المروزي البغدادي (المتوفى: 241ھ)، "مسند الامام احمد" تحقيق حمزة احمد الزين، دار الحديث القاهره، الطبعة الاولى 1995م، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث: 11046، 11073، اسی طرح: حديث زيد بن ارقم، حديث: 19209، حديث زيد بن ثابت، حديث: 21470 اور 21547۔

5۔ ابن حمید، ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر الکسی (المتوفی: 249ھ)، "مسند عبد بن حمید"، تحقیق صبحی البدری السامرائی، ومحمود محمد خلیل الصعیدی، ناشر: مکتبۃ السنۃ بالقاهرۃ، طبع سال 1408ھ، باب: مسند زيد بن ثابت رضي الله عنه، حديث: 241۔

6۔ الطبراني ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي، (المتوفي: 360ھ)، "المعجم الكبير" حققه وخرج احاديثه: حمدی عبد المجید السلفی، الطبعة الثانية 1984، المكتبة الوطنية بغداد، عراق، باب الزاي من اسمه زيد، زيد بن ثابت الانصاري يكنى ابا سعيد ويقال ابو خارجة، القاسم بن حسان، حديث: 4921-4923۔ *اسی طرح:* زيد بن ارقم الانصاري يكنى ابا عامر ويقال ابو انيسة ويقال، باب: ابو الضحى مسلم بن صبيح، حديث: 4980-4982۔ باب: يزيد ابن حيان التيمى، حديث: 5025-5028

7۔ المعجم الاوسط میں، باب الحاء، من اسمه حمدان، حدیث:3624، اور باب العین، من اسمه: عبد الرحمن، حدیث:4859۔

8۔ ابن ابی عاصم ابو بکر بن ابي عاصم وهو احمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفی: 287ھ)، "السنة"، تحقيق و تخريج: محمد ناصر الدين الالباني، ناشر: المكتب الاسلامي ببيروت، طبع سال 1419ھ، باب ما ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم: انه، حدیث: 618، اسی طرح: باب في فضائل اهل البيت، حدیث: 1328۔

9۔ ابن حنبل أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني المروزي البغدادي (المتوفی: 241ھ)، "فضائل الصحابة"، تحقيق وصی الله محمد عباس، ناشر: مؤسسة الرسالة بيروت طبع سال 1403ھ، فضائل علي عليه السلام، حدیث: 990۔ *اسی طرح*: باب: فضائل الحسن، حدیث: 1335 اور 1355۔

10۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ومن مناقب امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حدیث: 4634، *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں*: هذا حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين و لم يخرجاه بطوله، حدیث: 4635، *اسی طرح*: و من مناقب اهل بيت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم، حدیث: 4769۔ *اس حدیث کے بارے میں امام حاکم لکھتے ہیں*: هذا حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين و لم يخرجاه

11۔ النسائي ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن بحر بن دينار الخراساني (المتوفى: 303ھ)، "السنن الكبرى"، كتاب المناقب، مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين و الانصار، فضائل علي رضي الله عنه، حدیث: 7882 اور كتاب الخصائص، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "من كنت، حدیث: 8195۔

12۔ ابن سعد ابو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230ھ): "الطبقات الكبرى"، بتحقيق احسان عباس، ناشر: دار للطباعة و النشر بيروت لبنان، طبع: سال 1398ھ، باب: ذكر ما قرب لرسول الله صلى الله عليه وسلم من اجله، حدیث: 1785۔

اس حدیث کے راوی: *حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام، حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری، زید بن ثابت بن الضحاک الانصاری، سعد بن مالک بن سنان الانصاری، زید بن ارقم بن زید بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہم ہیں۔*

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

2۔و بین مثبت فی الکتاب فرضہ و معلوم فی السنۃ نسخہ۔

ترجمہ: بعض احکام کے فرض کا کتاب میں ذکر کیا گیا ہے اور سنت سے ان کے منسوخ ہونے کا علم حاصل ہوا ہے۔

2۔ نہج البلاغہ، خطبہ 1۔

تخریج:

قرآن میں بعض احکام فرض ہیں لیکن حدیث سے منسوخ ہو چکے ہیں یہ اشارہ ہے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ (وَ اللاتّي يَأْتينَ الْفاحِشَةَ مِنْ نِسائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَاَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبيلاً۔ وَ الَّذانِ يَأْتِيانِها مِنْكُمْ فَآذُوهُما فَإِنْ تابا وَ اَصْلَحا فَاَعْرِضُوا عَنْهُما اِنَّ اللهَ كانَ تَوَّاباً رَحيماً) کی طرف ہے، جس کا حکم جلد (کوڑے) زانی غیر محصن اور رجم (سنگسار) زانی محصن میں منسوخ ہو چکا ہے۔ زانی غیر محصن کو جلد کیا جائے گا جبکہ زانی محصن کو رجم کیا جائے گا، جس کی تفصیل درج ذیل پیش کی جا رہی ہے۔

(1) زانی غیر محصن کی جلد (کوڑے لگانے) کے بارے میں احادیث کی تخریج:

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ متن کے اعتبار سے تین طرح سے روایت ہوئی ہے: (الف) غیر محصن زانی کے جلد کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم، (ب) کنیز غیر محصن زانی کے جلد کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم، (ج) اسی طرح ایک اور طرح کی حدیث ہے جس میں ایک غیر محصن مرد نے محصن عورت کے ساتھ زنا کیا تو آپ ﷺ نے عورت کو رجم کا حکم دیا اور مرد پر جلد کا حکم دیا۔ ان تینوں طرح کی احادیث کی تخریج درج ذیل پیش کی جا رہی ہے:

(الف) غیر محصن زانی کے جلد کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **البخاری ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم البخاري (المتوفى: 256ھ) "الجامع االصحيح المسند من احاديث رسول الله و سننه و ايامه المشهور بصحيح البخاری" ناشر: دار الفكر، بيروت ۔لبنان، طبع سال 2000م، كتاب الحدود، باب البكران يجلدان وينفيان، حديث: 6831،** مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا مالك بن اسماعيل، حدثنا عبد العزيز، اخبرنا ابن شهاب، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن زيد بن خالد الجهني، قال: سمعت "النبي صلى الله عليه و سلم يامر فيمن زنى ولم يحصن: جلد مائة وتغريب عام"**۔ اسی طرح، حدیث: 6833 اور **كتاب الشهادات، باب شهادة القاذف و السارق و الزاني، حديث: 2649**۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ اسی طرح مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحیح مسلم ،کتاب الحدود، باب حد الزنی، حدیث: 4414-4415

3۔ **ابو داود سليمان بن الاشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الازدی السجستانی (المتوفى: 275ھ) "سنن ابی داود"، ناشر: دار الفكر، بيروت۔لبنان، طبع سال 2000م، كتاب الحدود، باب في الرجم، حديث: 4415**

4۔ **ابن ماجه ابو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجه القزوينی (المتوفى: 273ھ)، "سنن ابن ماجه" ناشر: دار الفكر، بيروت۔لبنان، طبع سال 2000م، كتاب الحدود، باب حد الزنا، حديث: 2550**

5۔ **الترمذی، ابو عيسیٰ محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك (المتوفى: 279ھ)، "الجامع**

الصحیح، المشهور باسم سنن الترمذي"، "ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م، ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء في الرجم على الثيب، حدیث: 1434۔ اس حدیث کے بارے میں امام الترمذی لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم: علي بن ابي طالب، وابي بن كعب، وعبد الله بن مسعود، وغيرهم، قالوا: الثيب يجلد ويرجم، والى هذا ذهب بعض اهل العلم، وهو قول اسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم: ابو بكر، وعمر، وغيرهما: الثيب انما عليه الرجم ولا يجلد وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
مثل هذا في غير حديث في قصة ماعز وغيره، انه امر بالرجم ولم يامر ان يجلد قبل ان يرجم، والعمل على هذا عند بعض اهل العلم، وهو قول سفيان الثوري، وابن المبارك، والشافعي، واحمد

6۔ السنن الکبری للبیهقي ، کتاب القسامة، کتاب الحدود ، باب ما جاء في نفي البکر، حدیث: 15786-15787 اور باب من وقع على ذات محرم له، حدیث: 15860

7۔ مسند احمد بن حنبل ، ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حدیث: 9655۔ اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح

8۔ ابو داود سلیمان بن داود بن الجارود الطیالسی البصری (المتوفی: 204ھ)، "مسند ابی داؤدالطیالسی" ،تحقیق ڈاکٹر محمد بن عبد المحسن الترکی، ناشر دار هجر، مصر، طبع سال 1419ھ، باب: زيد بن خالد الجهني، حدیث: 1414

9۔ مسند ابن الجعد، من حديث عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة الماجشون، حدیث: 2439

10۔ المعجم الكبير للطبراني، باب الزاي من اسمه زيد، زيد بن خالد الجهني يكنى ابا طلحة ويقال ابو محمد ويقال، عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، حدیث: 5194، 5197-5198۔

اس حدیث کے راوی: حضرت زید بن خالد الجہنی، حضرت ابو اہریرہ رضی اللہ عنہما

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

(ب) کنیز غیر محصن زانی کے جلد کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع العبد الزاني، حدیث: 2152، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا اسماعيل، قال: حدثني مالك، عن ابن شهاب، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابي هريرة، وزيد بن خالد رضي الله عنهما: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن، قال: "ان زنت فاجلدوها، ثم ان زنت فاجلدوها، ثم ان زنت فبيعوها ولو بضفير" قال ابن شهاب: لا ادري بعد الثالثة او الرابعة، اسی طرح: حدیث: 2153-2154، باب بيع المدبر، حدیث: 2232-2234، كتاب العتق، باب كراهية التطاول على الرقيق، حدیث: 2255-2256، كتاب الحدود، باب اذا زنت الامة، حدیث: 6837-6838

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحیح مسلم، كتاب الحدود، باب رجم اليهود اهل الذمة في الزنى، حدیث: 4445-4449۔

3۔ سنن ابي داود، كتاب الحدود، باب في الامة تزني ولم تحصن، حدیث: 4469-4471۔

4۔ سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود على الاماء، حديث: 2565-2566۔

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابو اب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في اقامة الحد على الاماء، حديث: 1440، اس حدیث کے بارے میں امام الترمذی لکھتے ہیں: وفي الباب عن علي، وابي هريرة، وزيد بن خالد، وشبل، عن عبد الله بن مالك الاوسي: حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح، وقد روي عنه من غير وجه والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم، راوا ان يقيم الرجل الحد على مملوكه دون السلطان، وهو قول احمد، واسحاق وقال بعضهم: يرفع الى السلطان، ولا يقيم الحد هو بنفسه، والقول الاول اصح۔ اسی طرح حدیث: 1441، اس حدیث کے بارے میں امام الترمذی لکھتے ہیں: هذا هديث حسن صحيح۔

6۔ مصنف ابن ابي شيبه، كتاب الحدود، في الرجل يزني مملوكه، حديث: 27703، اسی طرح: كتاب الرد على ابي حنيفة، اقامة الحدود على ملك اليمين، حديث: 35411 اور 35412

7۔ السنن للنسائي، كتاب الرجم، حد الزاني البكر، حديث: 7007، اسی طرح: اقامة الرجل الحد على وليدته اذا هي زنت، حديث: 7019-7031۔

8۔ مسند احمد بن حنبل، اول مسند الكوفيين، حديث عبد الله بن مالك الاوسي، حديث: 18646-18647 اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح

9۔ ابن حميد، ابو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر الكسى (المتوفى: 249ھ)، "مسند عبد بن حميد"، تحقيق صبحى البدرى السامرائى، ومحمود محمد خليل الصعيدى، ناشر: مكتبة السنة بالقاهرة، طبع سال 1408ھ، شبل بن خليد المزني، حديث: 493۔

10۔ البزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكى (المتوفى: 292ھ)، "البحر الزخار المعروف بمسند البزار"، تحقیق ڈاکٹر محفوظ الرحمن زین الله، ناشر: دار العلوم والحكم المدينة المنورة، طبع سال 1409ھ، ما اسند زيد بن خالد الجهني، حديث: 3179۔

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ 35 مصادر میں سے 102 بار روایت ہوئی ہے

اس حدیث کے راوی: *حضرت ابو ہریرہ، زید بن خالد الجہنی المدنی، ام المؤمنین حضرت عائشۃ بنت ابی بکر، عبد اللہ بن زید بن عاصم الانصاری، عبد اللہ بن مالک الاوسی حجازی، شبل بن حامد المزنی رضی اللہ عنہم*

حکم: *صحیح*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

(ج) اسی طرح ایک اور طرح کی حدیث ہے جس میں ایک غیر محصن مرد نے محصن عورت کے ساتھ زنا کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو رجم کا حکم دیا اور مرد پر جلد کا حکم دیا:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري، كتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود، حديث: 2695-2696، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا آدم، حدثنا ابن ابي ذئب، حدثنا الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابي هريرة، وزيد بن خالد الجهني رضي الله عنهما، قالا: جاء اعرابي، فقال: يا رسول الله، اقض بيننا بكتاب الله، خصمه فقال: صدق، اقض بيننا بكتاب الله، فقال الاعرابي: ان ابني كان عسيفا على هذا، فزنى بامراته، فقالوا لي: على

ابنك الرجم، ففديت ابني منه بمائة من الغنم و وليدة، ثم سالت اهل العلم، فقالوا: انما على ابنك جلد مائة، و تغريب عام، فقال النبي صلى الله عليه و سلم: "لاقضين بينكما بكتاب الله، اما الوليدة و الغنم فرد عليك، و على ابنك جلد مائة، و تغريب عام، و اما انت يا انيس لرجل فاغد على امراة هذا، فارجمها" فغدا عليها انيس فرجمها، اسی طرح: کتاب الشروط، باب الشروط التي لا تحل في الحدود، حديث: 2724-2725 کتاب الايمان و النذور، باب: كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 6633-6634، کتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنا، حديث: 6827-6828، باب من امر غير الامام باقامة الحد غائبا عنه، حديث: 6835-6836، باب اذا رمى امراته او امراة غيره بالزنا، حديث: 6842-6843، کتاب اخبار الآحاد، باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان و الصلاة، حديث: 7260

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، حديث: 4435-4436

3۔ سنن ابي داود، کتاب الحدود، باب المراة التي امر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من، حديث: 4445۔

4۔ سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب حد الزنا، حديث: 2549

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الرجم على الثيب، حديث: 1391۔ اس حدیث کے بارے میں امام الترمذی لکھتے ہیں: حديث ابي هريرة، وزيد بن خالد حديث حسن صحيح۔

6۔ االنسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن بحر بن دينار الخراسانی (المتوفی: 303ھ)، السنن النسائی (الصغری)، "ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م، کتاب آداب القضاة، باب صون النساء عن مجلس الحكم، حديث: 5339-5340

7۔ مصنف ابن ابي شيبة، کتاب الحدود، في البكر والثيب، حديث: 28201۔

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ 36 مصادر میں 94 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت زید بن خالد الجہنی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

(2) رجم زانی محصن کے بارے میں احادیث کی تخریج:

تخریج:

نوٹ یہ حدیث مبارکہ متن کے اختلاف کے ساتھ چار طرح سے مروی ہے: (الف) وہ حدیث جس میں صرف رجم کا حکم ہے (ب) جلد کے بعد رجم کا حکم جب معلوم ہو جائے کہ زانی محصن تھا (ج) جس میں ماعز بن مالک اور ایک غامدی عورت کے رجم کا ذکر ہے (د) اور جس میں یہودی مرد اور عورت کے رجم کا ذکر ہے۔ ان تینوں طریقوں کا ذکر درج ذیل پیش کیا جارہا ہے۔

(الف) وہ حدیث جس میں صرف رجم کا ذکر ہے:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري کتاب الحدود، باب رجم المحصن، حديث: 6814، مکمل حدیث

اس طرح ہے: حدثنا محمد بن مقاتل ، اخبرنا عبد الله ، اخبرنا يونس ، عن ابن شهاب ، قال : حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن، عن جابر بن عبد الله الانصاري : " ان رجلا من اسلم، اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فحدثه انه قد زنى، فشهد على نفسه اربع شهادات، فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجم، وكان قد احصن۔ اس حدیث میں صرف رجم کا ذکر ہے ، لیکن اگلی حدیث میں رجم کے بعد نماز جنازہ کا بھی ذکر ہے: باب الرجم بالمصلى، حدیث:6820، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني محمود، حدثنا عبد الرزاق، اخبرنا معمر، عن الزهري، عن ابي سلمة، عن جابر: ان رجلا من اسلم، جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا، فاعرض عنه النبي صلى الله عليه وسلم حتى شهد على نفسه اربع مرات، قال له النبي صلى الله عليه وسلم: " ابك جنون " قال: لا، قال: " آحصنت " قال: نعم، فامر به فرجم بالمصلى، فلما اذلقته الحجارة فر، فادرك فرجم حتى مات. فقال له النبي صلى الله عليه وسلم خيرا، وصلى عليه لم يقل يونس، وابن جريج، عن الزهري: " فصلى عليه " ۔ اس کے بعد لکھتے ہیں: سئل ابو عبد الله: فصلى عليه، يصح؟ قال: رواه معمر، قيل له: رواه غير معمر؟ قال: لا اسی طرح: باب احكام اهل الذمة واحصانهم، حدیث:6840۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح مسلم ، كتاب الحدود، باب رجم الثيب في الزنى، حديث:4418، اسی طرح: باب من اعترف على نفسه بالزنى، حديث:4420-4423۔

3۔ سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب الرجم، حديث:2549۔

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في تحقيق الرجم، حديث:1431، اس حدیث کے بارے میں امام الترمذی لکھتے ہیں: حديث حسن صحيح، اسی طرح: حدیث:1432، اس حدیث کے

بارے میں لکھتے ہیں: حدیث حسن صحیح، باب ما جاء في الرجم على الثيب، حديث:1433۔

5۔ السنن النسائی، كتاب الجنائز، باب ترك الصلاة على المرجوم، حديث:1958، اسی طرح: باب الصلاة على المرجوم، حديث:1959۔

6۔ عبد الرزاق، ابو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليمانی الصنعانی (المتوفى: 211ھ)، "مصنف عبد الرزاق"، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمی ، ناشر: المكتب الاسلامي بيروت ۔لبنان، طبع سال 1403ھ، كتاب الطلاق، باب الرجم، حديث:12929

7۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الحدود، في الزاني كم مرة يرد، حديث:28191

8۔ ابو عوانة يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن يزيد الاسفراييني (المتوفى: 316ھ)، "مستخرج ابی عوانة"، تحقيق: ايمن بن عارف الدمشقي، ناشر: دار المعرفة بيروت ، طبع اول سال، 1419ھ 1998م، كتاب الحدود، ذكر الخبر المبين ان النبي صلى الله عليه وسلم رجم من، حديث:5090 اور 5091۔

نوٹ: یہ حدیث 33 مصادر میں 59 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی الاسلمی، عمر بن الخطاب بن نفیل القرشی، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، نضلۃ بن عبید ابو برزۃ الاسلمی، عبادہ بن الصامت بن القیس الانصاری، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی، احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، علی بن عبد اللہ بن جعفر السعدی، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، سعید بن المسیب بن حزن القرشی رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

(ب) جلد کے بعد رجم کا حکم جب معلوم ہو جائے کہ زانی محصن تھا

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابي داود، كتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالك، حديث: 4438 مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا قتيبة بن سعيد، قال: حدثنا ح و حدثنا ابن السرح المعنى، قال: اخبرنا عبد الله بن وهب، عن ابن جريج، عن ابي الزبير، عن جابر، ان رجلا زنى بامراة، فامر به النبي صلى الله عليه وسلم، فجلد الحد، ثم اخبر انه محصن، فامر به فرجم، قال ابو داود: روى هذا الحديث محمد بن بكر البرساني، عن ابن جريج، موقوفا على جابر، ورواه ابو عاصم، عن ابن جريج بنحو ابن وهب، لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان رجلا زنى فلم يعلم باحصانه، فجلد، ثم علم باحصانه فرجم۔ اسی طرح: حدیث: 4439۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الطبری، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير (المتوفى: 310ھ)، تهذيب الآثار وتفصيل الثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاخبار"، تحقيق العلام محمود محمد شاكر، ناشر: مكتبة الخانجي، القاهرة، بدون سال، القول في البيان عما في هذه الاخبار من الاحكام، حديث: 1114۔

3۔ سنن الدارقطني، كتاب الحدود والديات وغيره، حديث: 2924 اور 2925۔

4۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب القسامة، كتاب الحدود، باب من جلد في الزنا ثم علم باحصانه، حديث: 16949 اور 16950

5۔ الطبرانی ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي، (المتوفى: 360ھ)، "المعجم الاوسط"، تحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن ابراهيم الحسيني، ناشر: دار الحرمين القاهرة۔ مصر، طبع سال 1415ھ، باب العين، باب الميم من اسمه: محمد، حديث: 6639۔

اس حدیث کے راوی: حضرت جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

(ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ماعز بن مالک اور ایک غامدی عورت کو رجم کرنا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، حديث: 4428، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني محمد بن المثنى، حدثني عبد الاعلى، حدثنا داود، عن ابي نضرة، عن ابي سعيد، ان رجلا من اسلم، يقال له ماعز بن مالك، اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: اني اصبت فاحشة، فاقمه علي،

فرده النبي صلى الله عليه وسلم مرارا، قال: ثم سال قومه، فقالوا: ما نعلم به باسا الا انه اصاب شيئا يرى انه لا يخرجه منه الا ان يقام فيه الحد، قال: فرجع الى النبي صلى الله عليه وسلم، فامرنا ان نرجمه، قال: فانطلقنا به الى بقيع الغرقد، قال: فما اوثقناه، ولا حفرنا له، قال: فرميناه بالعظم، والمدر، والخزف، قال: فاشتد، واشتددنا خلفه حتى اتى عرض الحرة، فانتصب لنا فرميناه بجلاميد الحرة (يعني الحجارة)، حتى سكت، قال: ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا من العشي، فقال: "او كلما انطلقنا غزاة في سبيل الله تخلف رجل في عيالنا، له نبيب كنبيب التيس، علي ان لا اوتى برجل فعل ذلك الا نكلت به"، قال: فما استغفر له ولا سبه۔ اسی طرح اگلی حدیث میں ماعز بن مالک کے ساتھ ایک غامدی عورت کا بھی ذکر ہے:

حدیث: 4431 مکمل حدیث اس طرح ہے: وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة، حدثنا عبد الله بن نمير، ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير، وتقاربا في لفظ الحديث، حدثنا ابي، حدثنا بشير بن المهاجر، حدثنا عبد الله بن بريدة، عن ابيه، ان ماعز بن مالك الاسلمي، اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، اني قد ظلمت نفسي، وزنيت، واني اريد ان تطهرني، فرده، فلما كان من الغد اتاه، فقال: يا رسول الله، اني قد زنيت، فرده الثانية، فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى قومه، فقال: "اتعلمون بعقله باسا، تنكرون منه شيئا؟ فقالوا: ما نعلمه الا وفي العقل من صالحينا فيما نرى، فاتاه الثالثة، فارسل اليهم ايضا فسال عنه، فاخبروه انه لا باس به، ولا بعقله، فلما كان الرابعة حفر له حفرة، ثم امر به فرجم، قال، فجاءت الغامدية، فقالت: يا رسول الله، اني قد زنيت فطهرني، وانه ردها، فلما كان الغد، قالت: يا رسول الله، لم تردني؟ لعلك ان تردني كما رددت ماعزا، فوالله اني لحبلى، قال: "اما لا فاذهبي حتى تلدي"، فلما ولدت اتته بالصبي في خرقة، قالت: هذا قد ولدته، قال: "اذهبي فارضعيه حتى تفطميه"، فلما فطمته اتته بالصبي في يده كسرة خبز، فقالت: هذا يا نبي الله قد فطمته، وقد اكل الطعام، فدفع الصبي الى رجل من المسلمين، ثم امر بها فحفر لها الى صدرها، وامر الناس فرجموها، فيقبل خالد بن الوليد بحجر، فرمى راسها فتنضح الدم على وجه خالد فسبها، فسمع نبي الله صلى الله عليه وسلم سبه اياها، فقال: مهلا يا خالد، فوالذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له"، ثم امر بها فصلى عليها، ودفنت۔ اسی طرح: حدیث: 4432-4433

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب: هل يقول الامام للمقر: لعلك لمست او غمزت، حديث: 6824، اس حدیث میں انہوں نے ماعز بن مالک کے رجم کا ذکر کیا ہے لیکن اس پر نماز کا ذکر نہیں کیا

3۔ سنن ابي داود، كتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالك، حديث: 4419-4427، اسی طرح: باب المراة التي امر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة، حديث: 4440-4442،

4۔ مستخرج ابي عوانة، كتاب الحدود، باب بيان الاباحة للامام ان يصلي على الزانية المرجومة، حديث: 5068، اس حدیث میں انہوں نے صرف ماعز بن مالک کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حدیث: 5070، مبتدا كتاب الاحكام، بيان الخبر الدال على ابطال الحكم بقول السكران وما يلفظ به، حديث: 5199، 5200، كتاب الحدود، للامام ان يصلي على الزانية المرجومة، حديث: 5067، اس حدیث میں انہوں نے صرف غامدی عورت کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح: باب بيان الاباحة للامام ان يصلي على الزانية المرجومة، حديث: 5071، 5069۔

5۔ الدارمی ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد الدارمی التميمی السمرقندی (المتوفی: 255ھ)، "سنن الدارمي"، تحقيق حسين سليم اسد، ناشر: دار المغنی الرياض سعودی عرب، اور دار ابن حزم

بیروت، طبع سا1421ھ، باب في حسن النبي صلی الله علیه وسلم، حدیث:66۔

نوٹ: یہ حدیث 22 مصادر میں 56 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت بریدہ بن الحصیب بن عبد اللہ الاسلمی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع

(د) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہودی مرد اور یہودی عورت کو رجم کرنا:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحیح البخاري، کتاب الحدود، باب الرجم في البلاط، حدیث: 6819، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن عثمان بن كرامة، حدثنا خالد بن مخلد، عن سليمان، حدثني عبد الله بن دينار، عن ابن عمر رضي الله عنهما، قال: اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيهودي ويهودية قد احدثا جميعا، فقال لهم: "ما تجدون في كتابكم" قالوا: ان احبارنا احدثوا تحميم الوجه والتجبيه، قال عبد الله بن سلام: ادعهم يا رسول الله بالتوراة، فاتي بها، فوضع احدهم يده على آية الرجم، وجعل يقرا ما قبلها وما بعدها، فقال له ابن سلام: ارفع يدك، فاذا آية الرجم تحت يده، فامر بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجما قال ابن عمر: فرجما عند البلاط، فرايت اليهودي اجنا عليها۔ امام بخاری نے اس حدیث کی سات طرق سے روایت کی ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب رجم الیهود اهل الذمة في الزنی، حدیث: 4437-4442۔

3۔ سنن ابي داود، کتاب الحدود، باب في رجم الیهودیین حدیث: 4446-4449

4۔ سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب رجم الیهودي والیهودیة، حدیث: 2556-2557۔

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في رجم اهل الکتاب، حدیث: 1436، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الحديث قصة، وهذا حديث حسن صحيح۔ اسی طرح: حدیث: 1437، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الباب عن ابن عمر، والبراء، وجابر، وابن ابي اوفى، وعبد الله بن الحارث بن جزء، وابن عباس: حديث جابر بن سمرة حديث حسن غريب والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم، قالوا: اذا اختصم اهل الكتاب وترافعوا الى حكام المسلمين حكموا بينهم بالكتاب والسنة وباحكام المسلمين، وهو قول احمد، واسحاق، وقال بعضهم: لا يقام عليهم الحد في الزنا، والقول الاول اصح

6۔ السنن الماثورة للشافعي، کتاب الزکاة، باب الحدود، حدیث: 504۔

7۔ صحیح ابن حبان، کتاب الحدود، باب الزنی وحده، ذکر الخبر المدحض قول من نفى عن اهل الكتاب الاحصان، حدیث: 4497

8۔ مصنف عبد الرزاق الصنعاني، کتاب الطلاق، باب: جمع اربع من اهل الکتاب، حدیث: 12287۔

9۔ مصنف ابن ابي شيبة، کتاب البیوع والاقضیة، في الحکومة بین الیهود والنصاری، حدیث: 21329، انہوں نے اس حدیث کو 11 طرق سے روایت کیا ہے۔ اس کے راوی ہیں: حضرت جابر بن سمر بن جندہ السوائی، البراء بن عازب الانصاری،

3۔واجب فی السنۃ اخذہ و مرخص فی الکتاب ترکہ۔

ترجمہ: کچھ اعمال ایسے ہیں جن کا بجالانا حدیث کی رو سے واجب ہے لیکن قرآن میں ان کے ترک کرنے کا حکم ہے۔

جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری، عبد اللہ بن مرۃ الہمدانی، عامر بن شراحیل الشعبی رضی اللہ عنہم ہیں۔

10۔ مسند احمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، حديث: 4388، انہوں نے اس حدیث کو 13 طرق سے روایت کیا ہے۔

اس کے راوی ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، جابر بن سمر بن جندہ السوائی، البراء بن عازب الانصاری رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان تمام احادیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: **اسناده صحيح**

11۔ **مسند الطيالسي، باب: جابر بن سمرة، حديث: 804**

12۔ **البحر الزخار مسند البزار، مسند عبد الله بن ابي اوفى عن النبي صلى الله عليه، حديث: 2824**

13۔ **الموصلي ابو يعلى احمد بن علي بن المثنى بن يحيى الموصلي (المتوفى: 307ھ)، "مسند ابی یعلی الموصلی"، تحقيق و تخريج: حسين سليم اسد، ناشر: دار المامون بيروت۔لبنان، طبع سال 1409ھ، مسند جابر،** حدیث: 1883، انہوں نے اس حدیث کو تین طرق سے روایت کیا ہے، اس حدیث کے راوی ہیں: جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری، اور جابر بن سمرہ بن جنادہ السوائی رضی اللہ عنہما ہیں۔

نوٹ: یہ حدیث 28 مصادر میں 61 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ابو ہریرہ عبد الرحمان بن صخر، جابر بن سمر بن جندہ السوائی، البراء بن عازب الانصاری، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری، عبد اللہ بن مرۃ الہمدانی، عامر بن شراحیل الشعبی، عبد اللہ بن ابی اوفی الاسلمی رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

3۔ نہج البلاغہ، خطبہ 1

تخریج

اس حدیث سے مراد آپ ﷺ کا بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا ہے، جس کو تحویل قبلہ والی آیت کریمہ سے منسوخ کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب: الصلاة من الايمان، حديث: 40**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا عمرو بن خالد، قال: حدثنا زهير، قال: حدثنا ابو اسحاق، عن البراء بن عازب، ان النبي صلى الله عليه**

وسلم کان اول ماقدم المدینۃ نزل علی اجدادہ، او قال اخوالہ من الانصار، وانہ "صلی قبل بیت المقدس ستۃ عشر شھرا، او سبعۃ عشر شھرا، وکان یعجبہ ان تکون قبلتہ قبل البیت، وانہ صلی اول صلاۃ صلاھا صلاۃ العصر، وصلی معہ قوم" فخرج رجل ممن صلی معہ، فمر علی اھل مسجد وھم راکعون، فقال: اشھد باللہ لقد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مکۃ، فداروا کما ھم قبل البیت، وکانت الیھود قد اعجبھم اذ کان یصلي قبل بیت المقدس، واھل الکتاب، فلما ولی وجھہ قبل البیت، انکروا ذلك۔ قال زھیر: حدثنا ابو اسحاق، عن البراء في حدیثہ ھذا: انہ مات علی القبلۃ قبل ان تحول رجال وقتلوا، فلم ندر ما نقول فیھم، فانزل اللہ تعالی: وما کان اللہ لیضیع ایمانکم، اسی طرح: کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، حدیث: 399، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ البقرۃ، باب قولہ تعالی: سیقول السفھاء من الناس ما ولاھم عن، حدیث: 4486، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ البقرۃ، باب ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات اینما تکونوا یات بکم، حدیث: 4492، کتاب اخبار الآحاد، باب ما جاء في اجازۃ خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاۃ، حدیث: 7252۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ، حدیث: 1176-1180۔

3۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب القبلۃ، حدیث: 1010۔

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب الطھارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء في ابتداء القبلۃ، حدیث: 340، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: حدیث البراء حدیث حسن صحیح، اسی طرح: سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ومن سورۃ البقرۃ، حدیث: 2971، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: ھذا حدیث حسن صحیح۔

5۔ السنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض القبلۃ، حدیث: 488، 487، اسی طرح: کتاب القبلۃ، باب استقبال القبلۃ، حدیث: 738

6۔ ابن خزیمۃ محمد بن اسحاق النیسابوری (المتوفی: 311ھ)، "صحیح ابن خزیمۃ"، تحقیق ڈاکٹر محمد مصطفی الاعظمی، ناشر: المکتب الاسلامی، طبع ثانی سال 1412ھ-1992م، کتاب الصلاۃ، باب ذکر الصلاۃ کانت الی بیت المقدس قبل ھجرۃ النبي صلی، حدیث: 419، اسی طرح: باب ذکر الدلیل علی ان الشطر في ھذا الموضع القبل لا، حدیث: 426

7۔ مستخرج ابي عوانۃ، مبتدا ابواب مواقیت الصلاۃ، مبتدا ابواب في المساجد وما فیھا، بیان اول مسجد وضع في الارض واول قبلۃ النبي صلی اللہ، حدیث: 905-908، اسی طرح: باب في الصلاۃ بین الاذان والاقامۃ في صلاۃ المغرب وغیرہ، الدلیل علی ان المصلي اذا صلی لغیر القبلۃ وھو علی یقین، حدیث: 1220 اور 1221۔

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ 33 مصادر میں 80 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت براء بن عازب الانصاری رضی اللہ عنہ

حکم: حدیث صحیح لیکن یہ حدیث منسوخ ہو چکی ہے تحویل قبلہ والی آیت کریمہ سے۔

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

4۔و فیهم (یعنی اهل البیت علیهم السلام) الوصیة و الوراثة۔

ترجمہ: انہیں کے درمیان پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وصیت اور ان کی وراثت ہے۔

4۔ نہج البلاغہ، خطبہ 2۔

تخریج:

اس حدیث مبارکہ میں اشارہ ہے اہل بیت کے افراد کا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصی اور وارث ہونے بارے میں اشارہ کرتی ہے۔

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل، باب: و من فضائل علي رضي الله عنه من حديث ابي بكر بن، حديث:1010**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا هيثم بن خلف قثنا محمد بن ابي عمر الدوري قثنا شاذان قثنا جعفر بن زياد، عن مطر، عن انس، يعني: ابن مالك، قال: قلنا لسلمان: سل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه، فقال له سلمان: يا رسول الله، من وصيك؟ قال: يا سلمان، من كان وصي موسى؟ قال: يوشع بن نون، قال: "فان وصيي و وارثي يقضي ديني، وينجز موعودي: علي بن ابي طالب۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **الطبری، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير (المتوفى:310ھ)، تهذيب الآثار وتفصيل الثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاخبار"، تحقيق العلامة محمود محمد شاكر، ناشر: مكتبة الخانجي، القاهرة، بدون سال، ذكر من روى هذا الحديث عن المنهال بن عمرو، حديث:1367** انہوں نے دعوت ذوالعشیرۃ والا قصۃ بیان کیا ہے جسمیں لکھتے ہیں: **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا بني عبد المطلب، اني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة، وقد امرني الله ان ادعوكم اليه، فايكم يؤازرني على هذا الامر على ان يكون اخي، ووصيي، وخليفتي فيكم؟ قال: فاحجم القوم عنها جميعا "وقلت: انا يا نبي الله، اكون وزيرك عليه، فاخذ برقبتي، وقال: هذا اخي، ووصيي، وخليفتي فيكم، فاسمعوا له واطيعوا۔**

3۔ **مسند ابي يعلى الموصلي، باب: اول مسند ابن عباس، حديث:2402**، لفظی اختلاف کے ساتھ ہے، اس میں وراثت کا لفظ نہیں ہے۔

4۔ **حلية الاولياء لابی نعيم الاصبهانی، باب: علي بن ابي طالب، حديث:201**

5۔ **المعجم الكبير للطبراني، من اسمه سهل، ما اسند سلمان، ابو سعيد الخدری عن سلمان رضي الله عنه، حديث: 6063۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، عطاء بن مسلم الخراسانی رضی اللہ عنہم

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

5۔لھم (آل محمدﷺ) خصائص حق الولایة۔

ترجمہ: حق ولایت کی خصوصیات انہی (آل محمد ﷺ) کے لیے ہیں۔

5۔ نہج البلاغہ، خطبہ 2

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فضل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 116، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا علي بن محمد قال: حدثنا ابو الحسين قال: اخبرني حماد بن سلمة، عن علي بن زيد بن جدعان، عن عدي بن ثابت، عن البراء بن عازب، قال: اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجته التي حج، فنزل في بعض الطريق، فامر الصلاة جامعة، فاخذ بيد علي، فقال: "الست اولى بالمؤمنين من انفسهم؟" قالوا: بلى، قال: "الست اولى بكل مؤمن من نفسه؟" قالوا: بلى، قال: "فهذا ولي من انا مولاه، اللهم وال من والاه، اللهم عاد من عاداه"۔ اسی طرح: حديث: 121۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مناقب علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 3713، اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: "هذا حديث حسن غريب"، وقد روى شعبة، هذا الحديث، عن ميمون ابي عبد الله، عن زيد بن ارقم، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه. وابو سريحة هو: حذيفة بن اسيد صاحب النبي صلى الله عليه وسلم

3۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب: 30، كتاب الفضائل، باب: 18 فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: (2)31434، اسی طرح انہوں اس حدیث کو جابر ابن عبد اللہ الانصاری، خالد ابن زید بن کلیب بن ثعلبہ الخزرجی، سعد ابن ابی وقاص، علی ابن ابی طالب، ابوہریرہ، البراء بن عازب الانصاری، بریدہ ابن الحصیب بن عبد اللہ الاسلمی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

4۔ مسند احمد بن حنبل، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 641، اسی طرح انہوں اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عباس زید ابن ارقم، خالد ابن زید بن کلیب بن ثعلبہ الخزرجی، سعد ابن ابی وقاص، علی ابن ابی طالب، ابوہریرہ، عبد الرحمن ابن صخر، بریدہ ابن الحصیب بن عبد اللہ الاسلمی بالبراء ابن عازب الانصاری، سعید ابن وہب الھدانیم الخیوانی الکوفی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ ان تمام طرق کی احادیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

5۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد- حديث: 1118، اسی طرح انہوں اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عباس زید ابن ارقم، خالد ابن زید بن کلیب بن ثعلبہ الخزرجی، سعد ابن ابی وقاص، علی ابن ابی طالب، ابوہریرہ عبد الرحمن ابن صخر، بریدہ ابن الحصیب بن عبد اللہ الاسلمی بالبراء ابن عازب الانصاری، سعید ابن وہب الھدانیم الخیوانی الکوفی، سعد ابن مالک الانصاری، عمار بن یاسر العنسی، حبشی بن جنادۃ بن نصر السلولی، عمرو بن ذومر الھدانی، مالک بن الحویرث بن حشیش اللیثی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

6۔ المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني ، كتاب المناقب، باب فضائل علي رضي الله عنه ، حديث:4015، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: قال: اللهم نعم وقال ابو يعلى: ثنا ابو بكر، بهذا وقال والبزار: ثنا علي بن شبرمة الباهلي، ثنا شريك، به ثنا احمد بن يحيى الصوفي، ثنا رجل، عن منصور بن ابي الاسود، عن داود، وادريس، عن ابيهما، عن ابي هريرة، به وقال: ووجدت في كتابي عن محمد بن مسكين، عن عبد الله بن يوسف، عن عكرمة بن ابراهيم، عن ادريس الاودي، به۔ اسی طرح حدیث:4014 اور 4029۔

7۔ صحيح ابن حبان، كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالولاية لمن والى عليا، حديث:6940۔

8۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ومن مناقب امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:4636، اس کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه۔ واما ما ذكر من اعتزال سعد بن ابي وقاص عن القتال، حديث:4659 اور ذكر زيد بن الارقم الانصاري رضي الله عنه - حديث:6296 اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: "هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه"۔

نوٹ: یہ حدیث 46 مصادر میں 187 موارد پر مختصر لفظی کمی بیشی کے ساتھ آئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: عبد اللہ بن عباس، زید ابن ارقم، خالد ابن زید بن کلیب بن ثعلبہ الخزرجی، سعد ابن ابی وقاص، علی ابن ابی طالب، ابوہریرہ عبد الرحمن ابن صخر، بریدہ ابن الحصیب بن عبد اللہ الاسلمی بالبراء ابن عازب الانصاری، سعید ابن وہب الھمدانیم الخیوانی الکوفی، سعد ابن مالک الانصاری، عمار بن یاسر العنسی، حبشی بن جنادۃ بن نصر السلولی، عمرو بن ذومر الھمدانی، مالک بن الحویرث بن حشیش اللیثی وغیرہ ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

6۔ الجهاد الجهاد فان الجهاد باب من ابو اب الجنة۔

ترجمہ: جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ یہ ہے۔

6۔ نہج البلاغہ، خطبہ 27،

تخریج

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: ابن حنبل ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيباني المروزي البغدادي (المتوفى: 241ھ)، "مسند الامام احمد"، حديث عبادة بن الصامت، حديث: 22598، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو اليمان، و اسحاق بن عيسى قالا: حدثنا اسماعيل بن عياش، عن ابي بكر بن عبد الله بن ابي مريم، عن ابي سلام قال: اسحاق الاعرج، عن المقدام بن معدي كرب الكندي انه: جلس مع عبادة بن الصامت، و ابي الدرداء، و الحارث بن معاوية الكندي، فتذاكروا حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ابو الدرداء، لعبادة: يا عبادة كلمات رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة كذا، في شان الاخماس؟ فقال: عبادة قال: اسحاق في حديثه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بهم في غزوهم الى بعير من المقسم، فلما سلم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم، فتناول وبرة بين انملتيه فقال: " ان هذه من غنائمكم، وانه ليس لي فيها الا نصيبي معكم الا الخمس، و الخمس مردود عليكم، فادوا الخيط و المخيط، و اكبر من ذلك و اصغر، و لا تغلوا؛ فان الغلول نار و عار على اصحابه في الدنيا و الآخرة، و جاهدوا الناس في الله القريب و البعيد، و لا تبالوا في الله لومة لائم، و اقيموا حدود الله في الحضر و السفر، **"وجاهدوا في سبيل الله؛ فان الجهاد باب من ابواب الجنة"** عظيم ينجي الله به من الهم و الغم۔ اس حدیث کو امام احمد ابن حنبل نے عبادہ بن صامت سے تین طرق سے روایت کیا ہے، حدیث: 22675۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الطبراني ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي، (المتوفى: 360ھ)، "المعجم الاوسط"، باب العين، باب الميم من اسمه: محمد - حديث: 5764، انہوں نے اس حدیث کے متعلق کہا ہے: لم يرو هذا الحديث عن ربيعة بن ناجد الا صادق، و لا عن ابي صادق الا القاسم بن الوليد، تفرد به عبيدة بن الاسود۔

3۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الجهاد حديث: 2451، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه۔

4۔ صحيح ابن حبان، كتاب السير، باب الغلول، ذكر الإخبار بأن الغال يكون غلوله في القيامة عارا عليه، حديث: 4932

5۔ مسند أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث عبادة بن الصامت، حديث: 22111

اس حدیث کے راوی: عبادہ ابن صامت بن قیس الانصاری ہیں۔

حکم: صحیح الاسناد بمطابق مستدرک حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

7۔اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر۔ و من کآبۃ المنقلب و من سوء المنظر فی المال و الاھل۔

ترجمہ: خدایا میں سفر کی مشقت اور واپسی کے اندوہ و غم اور اہل و مال و اولاد کی بد حالی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور گھر کا نگران ہے کہ یہ دونوں کام تیرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا ہے۔

7۔ نہج البلاغہ، خطبہ 46

تخریج:

1 اس حدیث کی تخریج کی ہے:صحیح مسلم ، کتاب الحج، استحباب الذکر اذا رکب دابته متوجها لسفر حج او غیرہ و بیان الافضل من ذالک الذکر، حدیث:3275، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني هارون بن عبداللہ، حدثنا حجاج بن محمد، قال: قال ابن جریج: اخبرني ابو الزبیر، ان علیا الازدي، اخبرہ ان ابن عمر علمهم؛ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر، کبر ثلاثا، ثم قال: سبحان الذي سخر لنا هذا، و ما کنا له مقرنین، و انا الی ربنا لمنقلبون، اللهم انا نسالك في سفرنا هذا البر و التقوی، و من العمل ما ترضی، اللهم هون علینا سفرنا هذا، و اطو عنا بعده، اللهم انت الصاحب في السفر، و الخلیفة في الاهل، " اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر، و کآبة المنظر، و سوء المنقلب في المال و الاهل "، و اذا رجع قالهن و زاد فیهن: آیبون تائبون عابدون لربنا حامدون۔ اسی طرح:حدیث:3276۔3277۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابن ماجه کتاب الدعاء، باب مایدعو به الرجل اذا خرج من بیته، حدیث:3888۔

3۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح ، ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما یقول اذا خرج مسافرا، حدیث:3438 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: کنت لا اعرف هذا الا من حدیث ابن ابي عدي، حتی حدثني به سوید۔ حدثنا سوید بن نصر قال: حدثنا عبد اللہ بن المبارك قال: حدثنا شعبة، بهذا الاسناد نحوہ بمعناہ. هذا حدیث حسن غریب من حدیث ابي هریرة، لا نعرفه الا من حدیث ابن ابي عدي عن شعبة۔ اسی طرح: حدیث:3439، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حدیث حسن صحیح۔

4۔ السنن النسائی، کتاب آداب القضاۃ، الاستعاذۃ من الحور بعد الکور، حدیث:5500-5501،باب: الاستعاذۃ من کآبۃ المنقلب، حدیث:5503

5۔ السنن للنسائي ، کتاب الاستعاذة الاستعاذة من الحور بعد الکون ، حدیث:7673 ،باب: الاستعاذة من سوء المنظر في الاهل و المال ،حدیث:7674،باب : الاستعاذة من کآبة المنقلب ،حدیث:7676، کتاب السیر، کیف الدعاء عند السفر، حدیث:8532، باب: الوقت الذي یدعو فیه، حدیث:8533-انہوں نے اس حدیث کو 11 طرق سے روایت کیا ہے۔

6۔ صحیح ابن خزیمة ، کتاب المناسك، باب الدعاء عند الخروج الی السفر ، حدیث:2357 اور اسی طرح: باب التکبیر و التسبیح و الدعاء عند رکوب الدواب عند ارادۃ المرء الخروج، حدیث:2366۔

7۔ صحیح ابن حبان، باب المسافر، ذکر مایقول الرجل عند الرکوب لسفر یرید الخروج فیه، حدیث:2690،

اسی طرح،ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان خبر ابي الزبير الذي ذكرناه تفرد به حماد بن سلمة حديث:2691 اور ذكر مايقول المرء عند دخوله بيته اذا رجع قافلا من سفره، حديث:2711

8۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الجهاد، و اما حديث عبد الله بن يزيد الانصاري، حديث:2531

9۔ موطا مالك، كتاب الاستئذان، باب مايؤمر به من الكلام في السفر، حديث:1777۔

10۔ مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب المناسك، باب القول في السفر، حديث:8960-8962۔

11۔ مصنف ابن ابي شيبة ، كتاب الدعاء، في الرجل يريد السفر ما يدعو به، حديث:29009، اسی طرح:كتاب الجهاد، مايقول الرجل اذا خرج مسافرا، حديث:32964

12۔ تهذيب الآثار للطبري، ذكر الاخبار الواردة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما، حديث:1398، انہوں نے اس حدیث کو 11 طرق سے روایت کیا ہے۔

13۔ مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، حديث:1374، 9565، 20650-20652 اور 20655-اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں:اسناده صحيح

نوٹ: یہ حدیث 33 مصادر میں 94 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے روای: حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، عبد اللہ بن سرجس المزنی، ابو ہریرہ، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری، ابراہیم بن یزید بن قیس بن الاسود النخعی، البراء بن عازب الانصاری، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

8۔و من تمام الاضحية استشراف اذنها و سلامة عينها و اذا سلمت الاذن و العين سلمت الاضحية و تمت و لو كانت عضباء القرن تجر رجله الى المنسک۔

ترجمہ: قربانی کے جانور کا کمال یہ ہے کہ اس کے کان بلند اور آنکھیں سلامت ہوں کہ اگر کان اور آنکھ سلامت ہیں تو گویا قربانی بھی سالم ہے، چاہے اس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں اور پیر گھسیٹ کر اپنے کو قربان گاہ تک لے جائے۔

8۔ نہج البلاغہ، خطبہ 53۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابن ماجه، كتاب الاضاحي، باب مايكره، حديث: 3141، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال: حدثنا وكيع قال: حدثنا سفيان الثوري، عن سلمة بن كهيل، عن حجية بن عدي، عن علي، قال: "امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العين، و الاذن۔

اسی طرح اس حدیث تخریج کی ہے:

2 سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الاضاحي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مايكره من الاضاحي، حديث: 1457، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن صحيح۔

3۔ مصنف عبدالرزاق الصنعاني، كتاب الطلاق، باب المراة تقذف زوجها بامتها، حديث: 13004

4۔ صحيح ابن خزيمة، كتاب المناسك، جماع ابواب ذكر افعال اختلف الناس في اباحته للمحرم، باب النهي عن ذبح ذات النقص في العيون و الآذان في الهدي، حديث: 2719 اور 2720

5۔ صحيح ابن حبان، كتاب الاضحية، ذكر الزجر عن ان يضحي المرء باربعة انواع من الضحايا، حديث: 5929

6۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، بسم الله الرحمن الرحيم اول كتاب المناسك، حديث: 1755-1756 اسی طرح: كتاب الاضاحي، حديث: 7693-7697 ان تمام احادیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذه الاسانيد كلها صحيحة و لم يحتجا بحجية بن عدى و هو من كبار اصحاب امير المؤمنين علي رضي الله عنه۔

7۔ سنن الدارمي، من كتاب الاضاحي، باب ما لا يجوز في الاضاحي، حديث: 1933 اور 1934۔

8۔ السنن للنسائي، كتاب الضحايا، باب: المقابلة وهي ما قطع طرف اذنها، حديث: 4331، 4330، باب: الشرقاء وهي مثقوبة الاذن، حديث: 4334۔

9۔ مسند احمد بن حنبل، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 732، 734۔ اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح

10۔ مسند الطيالسي، احاديث علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن، حديث: 153۔

نوٹ: یہ حدیث 20 مصادر میں 46 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی بن ابی طالب اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما ہیں۔

حکم: اسنادہ صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

9۔بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصی بان یحسن الی محسنھم ویتجاوز عن مسئیھم۔

ترجمہ : رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان (انصار) کے نیک لوگوں سے حسن سلوک اور خطاکاروں سے درگذر کرنے کی وصیت فرمائی ہے۔

9۔ نہج البلاغہ، خطبہ 67۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "اقبلوا من، حدیث: 3799، مکمل حدیث اس طرح بیان ہے: حدثني محمد بن يحيى ابو علي، حدثنا شاذان، اخو عبدان، حدثنا ابي، اخبرنا شعبة بن الحجاج، عن هشام بن زيد، قال: سمعت انس بن مالك، يقول: مر ابو بكر، والعباس رضي الله عنهما، بمجلس من مجالس الانصار وهم يبكون، فقال: ما يبكيكم؟ قالوا: ذكرنا مجلس النبي صلى الله عليه وسلم منا، فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بذلك، قال: فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وقد عصب على راسه حاشية برد، قال: فصعد المنبر، ولم يصعده بعد ذلك اليوم، فحمد الله واثنى عليه، ثم قال: "اوصيكم بالانصار، فانهم كرشي وعيبتي، وقد قضوا الذي عليهم، وبقي الذي لهم، فاقبلوا من محسنهم، وتجاوزوا عن مسيئهم۔ اسی حدیث کو امام بخاری نے، حدیث: 3800۔ 3801، حضرت ابن عباس اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب من فضائل الانصار رضي الله تعالى عنهم - حديث: 6420

3۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في فضل الانصار وقريش، حديث: 3904 انہوں نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہے: هذا حديث حسن صحيح۔

4۔ ابن حبان ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التميمي البستي (المتوفى: 354ھ)، "الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان"، كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، باب فضل الصحابة والتابعين رضی اللہ عنہم، ذكر البيان بان الانصار كانت كرش رسول الله صلى الله عليه، حديث: 7274

5۔ السنن للنسائي، كتاب المناقب، مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرينو الانصار، ذكر خير دور الانصار رضي الله عنهم، حديث: 8075

6۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب قسم الفيء والغنيمة، جماع ابواب تفريق ما اخذ من اربعة اخماس الفيء غير الموجف، باب البداية بعد قريش بالانصار لمكانهم من المسلمين، حديث: 13108

7۔ مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه، حديث: 12885، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے کتاب: "فضائل الصحابة"، فضائل الانصار رضي الله عنهم، حديث: 1385، 1390 اور 1413، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

10۔فملكتني عيناي، فسنح لي رسول الله صلى الله عليه وآله، فقلت: يارسول الله ماذا لقيت من امتك من الاودواللدد!فقال ادع عليهم، فقلت ابدلنی اللّٰہ بهم خیرامنهم وابدلهم بی شرالهم منی۔

ترجمہ: ابھی میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک آنکھ لگ گئی اور ایسا محسوس کیا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم سامنے تشریف فرماہیں میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کی امت سے بے پناہ کجروی اور دشمنی کا مشاہدہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایابد دعاکرو؟تومیں نے یہ دعاکی خدایامجھے ان سے بہتر قوم دیدے اورانہیں مجھ سے سخت تر رہنما دیدے۔

8۔ مسند ابي يعلى الموصلي باب: قتادة، حديث:3124۔

9۔ المعجم الاوسط للطبراني ، باب الالف، من اسمه احمد ، حديث:1456 اور انہوں نے اس حدیث کو المعجم الاوسط، باب العین، باب المیم من اسمہ: محمد، حدیث:7476 اورالمعجم الصغیر، باب: من اسمہ محمد، حدیث:1059 تخریج کیا ہے اوراس طرح حکم لگایاہے لم یروه عن یحیی بن سعید الا حماد بن سلمة تفرد به بشر بن عمر۔

10۔ ابن ابي شيبة ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة ابراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: 235ھ): "مصنف ابن ابي شيبة،" تحقيق وتعليق سعيد محمد اللحام ، ناشر: دار الفكر ببيروت ، طبع سال 1409ھ، كتاب الفضائل، في فضل الانصار، حديث:31718۔

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری اور عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہماہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

10۔ نہج البلاغہ، خطبہ 70

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: مسند ابي يعلى الموصلي، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:497 مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا اسماعيل بن موسى، حدثنا شريك، عن عمار، عن ابي صالح، عن علي، قال: رايت النبي صلى الله عليه وسلم في منامي، فشكوت اليه ما لقيت من امته من الاودواللدد فبكيت، فقال لي: لا تبك يا علي، والتفت فالتفت، فاذا رجلان يتصعدان واذا جلاميد ترضخ بها رءوسهما حتى تفضخ ثم يرجع، او قال: يعود، قال: فغدوت الى علي كما كنت اغدو عليه كل يوم، حتى اذا كنت في الخرازين لقيت الناس، فقالوا: قتل امير المؤمنين۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية لابن حجر كتاب الفتوح، باب قتل علي، حديث:4557۔

3۔ شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائى سياق ما روي من كرامات امير المؤمنين علي بن ابي طالب-حديث:2397۔

4۔ ابو الفرج الاصفهانى على بن الحسين بن محمد بن احمد (المتوفى:356ھ) "مقاتل الطالبيين"، ناشر: مؤسسة دار

11۔السعیدمن وعظ بغیرہ۔

ترجمہ: نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کے حالات سے نصیحت حاصل کرے۔

الکتاب قم۔ایران، طبع ثانی سال 1385ھ 1965م، صفحۃ 25

5۔ ابن الاثیر عز الدین ابو الحسن علی بن المکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم (المتوفی: 630ھ)، "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ"، انتشارات اسماعیلیان تہران، طبع بدون سال، جلد 4، صفحۃ 36

6۔ البلاذری احمد بن یحیی بن جابر (المتوفی: 3 صدی ھجری)، "انساب الاشراف"، تحقیق و تعلیق: الشیخ محمد باقر المحمودی، ناشر: مؤسسۃ الاعلمی بیروت۔لبنان، طبع: اول سال 1394ھ۔1974، صفحۃ 494

7۔ ابن قتیبۃ الدینوری ابو محمد عبد اللہ بن مسلم (المتوفی: 276ھ)، "الامامۃ والسیاسۃ"، انتشارات شریف رضی قم۔ایران، طبع اول 1413ھ، جلد 1، صفحۃ 180-181

اس حدیث کے راوی: علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

11۔ نہج البلاغہ: خطبہ 86،

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحیح مسلم، کتاب القدر، باب کیفیۃ خلق الآدمي في بطن امہ و کتابۃ رزقہ واجلہ وعملہ، حدیث: 6726 یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح، اخبرنا ابن وهب، اخبرني عمرو بن الحارث، عن ابي الزبير المكي، ان عامر بن واثلة، حدثه انه سمع عبد الله بن مسعود، يقول: الشقي من شقي في بطن امه "**والسعيد من وعظ بغيره**"، فاتى رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال له: حذيفة بن اسيد الغفاري، فحدثه بذلك من قول ابن مسعود فقال: وكيف يشقى رجل بغير عمل؟ فقال له الرجل: اتعجب من ذلك؟ فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: اذا مر بالنطفة ثنتان واربعون ليلة، بعث الله اليها ملكا، فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها، ثم قال: يا رب اذكر ام انثى؟ فيقضي ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب اجله، فيقول ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب رزقه، فيقضي ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده، فلا يزيد على ما امر ولا ينقص۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابن ماجه، باب اجتناب البدع والجدل، حدیث: 46 کچھ اختلاف کے ساتھ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن عبيد بن ميمون المدني ابو عبيد قال: حدثنا ابي، عن محمد بن جعفر بن ابي كثير، عن موسى بن عقبة، عن ابي اسحاق، عن ابي الاحوص، عن عبد الله بن مسعود، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: انما هما اثنتان، الكلام والهدي، فاحسن الكلام كلام الله، واحسن الهدي هدي محمد، الا واياكم ومحدثات الامور، فان شر الامور محدثاتها، وكل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة، الا لا يطولن عليكم الامد، فتقسو

قلوبكم، الا ان ما هو آت قريب، وانما البعيد ما ليس بآت، الا انما الشقي من شقي في بطن امه، "والسعيد من وعظ بغيره"، الا ان قتال المؤمن كفر وسبابه فسوق، ولا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث، الا واياكم والكذب، فان الكذب لا يصلح بالجد ولا بالهزل، ولا يعد الرجل صبيه ثم لا يفي له، فان الكذب يهدي الى الفجور، وان الفجور يهدي الى النار، وان الصدق يهدي الى البر، وان البر يهدي الى الجنة، وانه يقال للصادق: صدق وبر، ويقال للكاذب: كذب وفجر، الا وان العبد يكذب حتى يكتب عند الله كذابا۔

3۔ صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، باب: ذكر خبر قد يوهم من لم يطلب العلم من مظانه انه مضاد لخبر ابن مسعود اللذى ذكرناه، حديث:6186، مسلم کی روایت کے عین مطابق بیان کیا ہے۔

4۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الزهد، باب: ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام، كلام ابن مسعود رضي الله عنه، حديث:33883

5۔ مسند الشهاب القضاعي، باب: السعيد من وعظ بغيره، حديث:75۔

6۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب من اسمه محمود، حديث:8024۔ اسی طرح: المعجم الكبير، باب من اسمه حمزة، حذيفة بن اسيد ابو سريحة الغفاري - ابو الطفيل عامر بن واثلة عن حذيفة بن اسيد، حديث:3036، 3038-3042، 3045۔

7۔ ابو بكر احمد بن الحسين بن علي البيهقي الخسروجردي (المتوفى:458ھ): "الاعتقاد والهداية الى سبيل الرشاد"، بتحقيق ابي عبد الله احمد بن ابراهيم ابي العينين، وقد ناشر: دار الفضيلة الرياض، بالاشتراك مع دار ابن حزم، بيروت، 1420ھ، باب الاعتصام بالسنة واجتناب البدعة، حديث:215۔

8۔ ابن بطة ابو عبد الله عبيد الله بن محمد بن محمد بن حمدان بن عمر العكبرى (المتوفى:387ھ)، "الابانة عن شريعة الفرقة الناجية ومجانبة الفرق المذمومة"، وناشر: دار الراية الرياض سعودى عرب، 1415ھ- 1994م، باب الايمان بان السعيد والشقي من سعد او شقي في بطن، حديث:1403۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن اسید ابو سریحہ الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

12۔ان یسیر الریاء شرک۔

ترجمہ: بے معمولی سی ریاکاری بھی ایک طرح کا شرک ہے

12۔ نہج البلاغہ، خطبہ 86

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابن ماجہ، باب الفتن، باب من ترجی له السلامة من الفتن، حدیث: 3989، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا حرملة بن یحیی قال: حدثنا عبد الله بن وهب قال: اخبرني ابن لهیعة، عن عیسی بن عبد الرحمن، عن زید بن اسلم، عن ابیه، عن عمر بن الخطاب، انه خرج یوما الی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم، فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبي صلی الله علیه وسلم یبکي؟ فقال: ما یبکیك؟ قال: یبکیني شيء سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم، یقول: **"ان یسیر الریاء شرک"**، وان من عادی لله ولیا، فقد بارز الله بالمحاربة، ان الله یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء، الذین اذا غابوا لم یفتقدوا، وان حضروا لم یدعوا، ولم یعرفوا قلوبهم مصابیح الهدی، یخرجون من کل غبراء مظلمة۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب الایمان، حدیث: 4، انہوں نے اس حدیث کے متعلق کہا ہے: هذا حدیث صحیح ولم یخرج في الصحیحین، وقد احتجا جمیعا بزید بن اسلم، عن ابیه، عن الصحابة، واتفقا جمیعا علی الاحتجاج بحدیث اللیث بن سعد، عن عیاش بن عباس القتباني وهذا اسناد مصري صحیح ولا یحفظ له علة۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو، کتاب الرقاق، حدیث: 8009 تخریج کیا ہے اور کہا ہے: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه۔ اسی طرح امام حاکم نے اس حدیث کو، **"ان ادنی الریاء شرک"**، کے الفاظ سے کتاب: معرفة الصحابة رضي الله عنهم، باب: ذکر مناقب احد الفقهاء الستة من الصحابة: معاذ بن جبل رضي، حدیث: 5257، تخریج کیا ہے اور کہا ہے: صحیح الاسناد، ولم یخرجاه۔

3۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب العین، باب المیم من اسمه: محمد - حدیث: 7244 اور کہا ہے لم یرو هذا الحدیث عن زبید الا الفیاض بن غزوان، ولا عن الفیاض الا طلحة بن سلیمان، تفرد به: اسحاق بن سلیمان۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو تخریج کیا ہے: المعجم الصغیر، باب: من اسمہ محمد، حدیث: 893، اس کے متعلق کہا ہے: لم یروه عن زبید الا الفیاض، ولا عنه الا طلحة، تفرد به اسحاق بن سلیمان۔

4۔ ابو سعید الهیثم بن کلیب بن سریج بن معقل الشاشي البنکثي (المتوفی: 335ھ)، "المسند"، تحقیق ڈاکٹر محفوظ الرحمن زین الله، ناشر: مکتبة العلوم والحکم المدینة المنورة بدون سال، باب: ما روی معاذ بن جبل ابو عبد الرحمن الانصاري عن رسول، عبد الله بن عمر عن معاذ، حدیث: 1261۔

5۔ ابن ابی الدنیا، ابو بکر عبد الله بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادي الاموي القرشي (المتوفی: 281ھ)، "الاولیاء"، موسوعة رسائل ابن ابی الدنیا "تحقیق محمد السعید زغلول، وناشر: مؤسسة الکتب الثقافیة، طبع سال 1413ھ، باب: الیسیر من الریاء شرک، حدیث: 6۔

اس حدیث کے راوی: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

13۔ان الحسد یاکل الایمان کماتاکل النار الحطب۔

ترجمہ: حسد ایمان کو اس طرح کھاجاتاہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو۔

حکم: صحیح بمطابق المستدرک للحاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

13۔ نہج البلاغہ، خطبہ 86

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابي داود، کتاب الادب، باب في الحسد، حدیث: 4903، لفظ "الایمان" کی جگہ "الحسنات" آیاہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا عثمان بن صالح البغدادي، حدثنا ابو عامر يعني عبدالملك بن عمرو، حدثنا سليمان بن بلال، عن ابراهيم بن ابي اسيد، عن جده، عن ابي هريرة، ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: **"اياكم والحسد، فان الحسد ياكل الحسنات كماتاكل النار الحطب او قال: العشب.**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب الحسد، حدیث: 4210

3۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الادب، ماجاء في الحسد، حدیث: 26054۔

4۔ مسند عبد بن حميد، من مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حدیث: 1433

5۔ مسند ابي يعلى الموصلي، ابو الزناد، حدیث: 3555

6۔ القضاعی ابو عبد الله محمد بن سلامة بن جعفر بن علی بن حكمون القضاعی المصری (المتوفى: 454ھ)، "مسند الشهاب"، تحقيق حمدى السلفى، ناشر: دار الرسالة بیروت 1405ھ، باب: ان الحسد لیاکل الحسنات، حدیث: 974 اور 975۔

7۔ البيهقي ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسى الخسروجردي (المتوفى: 458ھ)، "شعب الايمان"، تحقيق محمد السعيد بسيونى زغلول، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت۔لبنان، طبع سال 1410ھ، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، الثالث والاربعون من شعب الايمان وهو باب في الحث على ترك، حدیث: 6316 اور 6318۔

8۔ الخطيب البغدادى ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدى (المتوفى: 463ھ)، "الكفاية في علم الرواية"، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت، طبع سال 1409ھ، باب الكلام في احكام الاداء وشرائطه، باب في حمل الكلمة والاسم على الخطا والتصحيف عن الراوي ان- حدیث: 766۔

9۔ الکافی للکلینی، جلد 2، صفحہ 306، اسی طرح: جلد 4، صفحہ 89۔

10۔ الحميرى ابو العباس عبد الله بن جعفر (المتوفى: 3صدی ھجری)، "قرب الاسناد"، ناشر: مؤسسة آل بيت لاحياء التراث۔قم ایران، طبع اول سال 1413ھ، صفحہ 29

اس حدیث کے راوی: حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

14۔لاتباغضوا فانها الحالقة۔

ترجمہ: بغض نہ رکھنا کہ بغض ایمان کا صفایا کر دیتا ہے۔

14۔ نہج البلاغہ،،خطبہ 86

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:ترمذي الجامع الصحیح ، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه ، باب فی فضل صلاح ذات البين، حديث:2508 ، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو يحيى محمد بن عبد الرحيم البغدادي قال: حدثنا معلى بن منصور قال: حدثنا عبد الله بن جعفر المخرمي، هو من ولد المسور بن مخرمة عن عثمان بن محمد الاخنسي، عن سعيد المقبري، عن ابي هريرة، ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: "اياكم وسوء ذات البين فانها الحالقة۔" اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح غريب من هذا الوجه، ومعنى قوله وسوء ذات البين انما يعني العداوة والبغضاء، وقوله الحالقة يقول: انها تحلق الدين۔ انہوں نے اسی مفہوم کی ایک اور حدیث: 2509 بھی بیان کی ہے۔اس کے بارے میں لکھا ہے: هذا حديث قد اختلفوا في روايته عن يحيى بن ابي كثير۔ فروى بعضهم عن يحيى بن ابي كثير، عن يعيش بن الوليد، عن مولى الزبير، عن النبي صلى الله عليه وسلم، ولم يذكروا فيه عن الزبير۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے :

2۔ صحیح ابن حبان، كتاب الصلح، ذكر الاخبار عما يجب على المرء من لزوم اصلاح ذات البين ، حديث:5100

3۔ الخرائطی، ابو بكر محمد بن جعفر بن محمد بن سكل بن شاكر (المتوفى:327ھ)، "مساوئ الاخلاق وطرائق مكروهها "، تحقیق: مصطفی عطا ،ناشر: مؤسسة الكتب الثقافيةبيروت۔لبنان ،طبع اولسال 1413ھ - 1993م باب يكره من هجرة الرجل اخاه المسلم فوق ثلاث، حديث:526

4۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الشهادات، باب: شهادة اهل العصبية، حديث:21061

5۔ مسند الطيالسي، احاديث الزبير بن العوام رضي الله عنه، حديث:188

6۔ مسند عبد بن حميد، مسند الزبير بن العوام رضي الله عنه، حديث:98۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ، حضرت زبیر بن العوام، عویمر بن مالک الانصاری المعروف بابي الدرداء، سعید بن المسیب بن حزن القرشی رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

15۔بینکم عترت نبیکم وھم ازمۃ الحق، و اعلام الدین و السنۃ الصدق، و فانزلوھم باحسن منازل القرآن۔

ترجمہ: تمہارے درمیان تمہاری نبی کریم (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی عترت موجود ہے، یہ سب حق کے زمام ہیں، اور دائرِ دین کے پرچم ہیں، اور صداقت کے ترجمان ہیں، انہیں قرآن کریم کی بہترین منزل پر جگہ دو۔

15۔ نہج البلاغہ، خطبہ 87

تخریج:

1۔ یہ حدیث مبارکہ حدیث عترت کی طرف اشارہ ہے، جس میں عترت پیغمبر ﷺ کو قرآن کریم کا ہم پلہ قرار دیا گیا ہے۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن الترمذي الجامع الصحيح ، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 3786 مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي قال: حدثنا زيد بن الحسن، عن جعفر بن محمد، عن ابيه، عن جابر بن عبد الله، قال: رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب، فسمعته يقول: "يا ايها الناس اني تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا: كتاب الله، وعترتي اهل بيتي " ۔ اس حدیث کے بارے، میں لکھتے ہیں: وفي الباب عن ابي ذر، وابي سعيد، وزيد بن ارقم، وحذيفة بن اسيد وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه. وزيد بن الحسن، قد روى عنه سعيد بن سليمان، وغير واحد من اهل العلم۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث: 11046، 11073، اسی طرح: حديث زيد بن ارقم، حديث: 19209، حديث زيد بن ثابت ، حديث: 21740 اور 21547، حديث زيد بن ثابت ، حديث: 21470 اور حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 25961۔ ان تمام طرق کی احادیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح

3۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفضائل، باب ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم، حديث: 31041۔

4۔ مسند ابن ابي شيبة، ما رواه زيد بن ثابت رضي الله عنه، حديث: 135 المعجم الكبير للطبراني ، باب الزاي من اسمه زيد، زيد بن ثابت الانصاري يكنى ابا سعيد ويقال ابو خارجة، القاسم بن حسان ، حديث: 4922-4923، 4980-4982۔

5۔ السنة لابن ابي عاصم، باب ما ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم: انه، حديث: 618، اسی طرح: باب في فضائل اهل البيت، حديث: 1328 اور 1329

6۔ فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل ، فضائل علي عليه السلام، حديث: 990 ، اسی طرح: فضائل الحسن ، حديث: 1355۔

7۔ جامع البيان في تفسير القرآن للطبري ، سورة الاحزاب، القول في تاويل قوله تعالى: يا نساء النبي لستن كاحد، وقوله: واقمن الصلاة وآتين الزكاة، حديث: 26120 اور 26123

16۔الم اعمل فیکم بالثقل الاکبر و اترک فیکم الثقل الاصغر۔

ترجمہ: کیا میں نے ثقل اکبر قرآن پر عمل نہیں کیا اور کیا ثقل اصغر اہل بیتؑ کو تمہارے درمیان نہیں رکھا ہے

اس حدیث کے راوی: حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری، زید بن ثابت بن الضحاک الانصاری، سعد بن مالک بن سنان الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: حسن غریب ترمذی کے مطابق اور اسنادہ صحیح بمطابق مسند احمد، چونکہ ترمذی صحاح میں شامل ہے اسی لیے اس کے حکم کو ترجیح دی جاتی ہے، لہذا اس حدیث کا حکم حسن غریب لگایا جاتا ہے۔

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

16۔ نہج البلاغہ، خطبہ 87

تخریج:

یہ حدیث مبارک مبارکہ اشارہ ہے حدیث ثقلین کی طرف جس کی تخریج درج ذیل پیش کی جارہی ہے۔

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:** 6225، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثني زهير بن حرب، وشجاع بن مخلد، جميعا عنابن علية، قال زهير: حدثنا اسماعيل بن ابراهيم، حدثني ابو حيان، حدثني يزيد بن حيان، قال: انطلقت انا وحصين بن سبرة، وعمر بن مسلم، الى زيد بن ارقم، فلما جلسنا اليه قال له حصين: لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا، رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم، وسمعت حديثه، وغزوت معه، وصليت خلفه لقد لقيت، يا زيد خيرا كثيرا، حدثنا يا زيد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: يا ابن اخي والله لقد كبرت سني، وقدم عهدي، ونسيت بعض الذي كنت اعي من رسول الله صلى الله عليه وسلم، فما حدثتكم فاقبلوا، وما لا، فلا تكلفونيه، ثم قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فينا خطيبا، بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى عليه، ووعظ وذكر، ثم قال: "اما بعد، الا ايها الناس فانما انا بشر يوشك ان ياتي رسول ربي فاجيب، وانا تارك فيكم ثقلين: اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله، واستمسكوا به" فحث على كتاب الله ورغب فيه، ثم قال: "واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي، اذكركم الله في اهل بيتي، اذكركم الله في اهل بيتي۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **الجامع الصحيح الترمذي، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:**3786 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **وفي الباب عن ابي ذر، وابي سعيد، وزيد بن ارقم، وحذيفة بن اسيد وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه. وزيد بن الحسن، قد روى عنه سعيد بن سليمان، وغير واحد من اهل العلم۔**

3۔ **مسند ابن ابي شيبة، ما رواه زيد بن ثابت رضي الله عنه، حديث:**135، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: **مصنف،** میں: **كتاب الفضائل، باب ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم، حديث:**31041۔

4۔ مسند الامام احمد، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث:11046، 11073، اسی طرح: حديث زيد بن ارقم، حديث:19209، حديث زيد بن ثابت ، حديث:21740 اور 21547، حديث زيد بن ثابت ، حديث:21470

5۔ مسند عبد بن حميد، باب: مسند زيد بن ثابت رضي الله عنه، حديث: 241۔

6۔ المعجم الكبير للطبراني ، باب الزاي من اسمه زيد، زيد بن ثابت الانصاري يكنى ابا سعيد ويقال ابو خارجة، القاسم بن حسان ، حديث:4921-4923۔ اسی طرح: زيد بن ارقم الانصاري يكنى ابا عامر ويقال ابو انيسة ويقال، باب:ابو الضحى مسلم بن صبيح، حديث: 4980-4982۔ باب: يزيد ابن حيان التيمى ، حديث: 5025-5028 اسی طرح انھوں نے اس حدیث کی تخریج کی ھے: المعجم الاوسط، میں، باب الحاء، من اسمه حمدان ، حديث:3624 اور باب العين، من اسمه: عبد الرحمن، حديث:4859۔

7۔ فضائل الصحابة لابن حنبل ، فضائل علي عليه السلام، حديث:990، اسی طرح : باب: فضائل الحسن، حديث:1335 اور 1355۔

8۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم ، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، و من مناقب امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه ، حديث:4624، *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں*: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لميخرجاه بطوله، اسی طرح: مناقب اهل بيت رسول الله صلى الله عليه و سلم ، حديث:4769، *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں*: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه۔

اس حدیث کے راوی: *حضرت زید بن ارقم بن زید بن قیس الانصاری، ابو سعید الخذری سعد بن مالک بن سنان الانصاری رضی اللہ عنہم اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام*

حکم: *صحیح*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

17۔وزنوا انفسکم من قبل ان توزنوا و حاسبوھا قبل ان تحاسبوا۔

ترجمہ: اپنے اعمال کا وزن کر لو اس سے پہلے کہ تمہارے اعمال کا وزن کیا جائے۔ اور اپنے نفس کا محاسبہ کر لو اس سے پہلے کہ تمہارے اعمال کا محاسبہ کیا جائے۔

17۔ نہج البلاغہ، خطبہ 90

تخریج:

نوٹ یہ حدیث مبارکہ دو طرح کے الفاظ کے ساتھ مروی ہے (الف) الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت یعنی "حاسبوھا قبل ان تحاسبوا" (ب) وزنوا انفسکم من قبل ان توزنوا و حاسبوھا قبل ان تحاسبوا۔

(الف) الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت یعنی حاسبوھا قبل ان تحاسبوا کی تخریج درج ذیل پیش کی جارہی ہے

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب صفة القيامة و الرقائق و الورع عن رسول الله صلى الله عليه، باب الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت، حديث: 2459 مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا سفيان بن وكيع قال: حدثنا عيسى بن يونس، عن ابي بكر بن ابي مريم، ح وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن قال: اخبرنا عمرو بن عون قال: اخبرنا ابن المبارك، عن ابي بكر بن ابي مريم، عن ضمرة بن حبيب، عن شداد بن اوس، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: " الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت، والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله۔" اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن۔ ومعنى قوله: من دان نفسه يقول حاسب نفسه في الدنيا قبل ان يحاسب يوم القيامة۔ ويروى عن عمر بن الخطاب، قال: حاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا، وتزينوا للعرض الاكبر، وانما يخف الحساب يوم القيامة على من حاسب نفسه في الدنيا ويروى عن ميمون بن مهران، قال: لا يكون العبد تقيا حتى يحاسب نفسه كما يحاسب شريكه من اين مطعمه وملبسه۔ اس حدیث کے دو حصے ہیں، ان میں سے سنن الترمذی میں ایک حصہ: "وحاسبوھا قبل ان تحاسبوا۔" مروی ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، حديث: 4260۔

3۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الايمان، واما حديث سمرة بن جندب، حديث: 190- اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: " هذا حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه"۔ اسی طرح انہوں نے بیان کی ہے یہ حدیث: كتاب التوبة والانابة، حديث: 7802، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: " هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه"۔

4۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الجنائز، باب ما ينبغي لكل مسلم ان يستعمله من قصر الامل والاستعداد، حديث: 6514

5۔ مسند احمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث شداد بن اوس، حديث: 17059۔

(ب) وزنوا انفسکم من قبل ان توزنوا و حاسبوھا قبل ان تحاسبوا کی تخریج درج ذیل پیش کی جارہی ہے۔

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:حلیۃالاولیاء، کلماتہفي الزھدوالورع، حدیث:131، انہوں نے اس حدیث کو موقوفاذکر کیاہے اور حدیث کے دونوں حصے بیان کئے ہیں۔ مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنامحمدبن احمدبن الحسن، ثنا بشر بن موسی، ثناالحمیدي، ثناسفیان، ثناجعفر بن برقان، عن ثابت بن الحجاج، قال: قال عمر بن الخطاب: "زنوا انفسکم قبل ان توزنوا، وحاسبوھاقبل ان تحاسبوا، فانہ اھون علیکم في الحساب غداان تحاسبواانفسکم، وتزینوا للعرض الاکبر: یومئذتعرضون لاتخفی منکم خافیۃ۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مصنف ابن ابي شیبۃ، کتاب الزھد، ما ذکر في زھد الانبیاء وکلامھم علیھم السلام، کلام عمر بن الخطاب رضي اللہ عنہ، حدیث:33791۔

3۔ ابن حنبل ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیباني (المتوفی:241ھ)، "الزھد"، باب: زھدعمر بن الخطاب رضي اللہ عنہ، حدیث:639

4۔ ابن المبارک، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک بن واضح المروزی (المتوفی: 181ھ)، "مسند الامام عبد اللہ بن المبارک"، تحقیق وتعلیق: صبحی البدری السامرائی، ناشر: مکتبۃ المعارف الریاض۔ سعودی عرب۔ طبع سال 1407ھ، باب الھرب من الخطایاوالذنوب، حدیث:307

5۔ ابن ابی الدنیا، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادي الاموي القرشی(المتوفی: 281ھ)"محاسبۃالنفس"، حدیث:2۔

اس حدیث کے راوی: حضرت شداد بن اوس بن ثابت الانصاری اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: حسن بمطابق ترمذی لیکن صحیح ہے بمطابق حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل ہے لیکن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے موقوفا بھی روایت ہوئی ہے۔

18۔ان الفتن اذا اقبلت شبهت و اذا ادبرت نبهت۔

ترجمہ: یاد رکھو فتنے جب آتے ہیں تو لوگوں کو شبہات میں ڈال دیتے ہیں اور جب جاتے ہیں تو ہوشیار کر جاتے ہیں۔

18۔ نہج البلاغہ، خطبہ 93

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:نعیم بن حماد، ابو عبد اللہ نعیم بن حماد بن معاویۃ بن الحارث بن ھمام بن سلمۃ بن مالک الخزاعی المروزی (المتوفی: 228ھ)، "الفتن"، تحقیق سمیر امین الزھیری، طبع: مکتبۃ التوحید بالقاھرۃ، طبع سال1412ھ، باب: العصمۃ من الفتن، حدیث:337، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا بقیۃ بن الولید، والحکم بن نافع، عن سعید بن سنان، قال: حدثني ابو الزاھریۃ، عن جبیر بن نفیر، عن ابن عمر، رضي اللہ عنھما قال: **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: " ان الفتنۃ اذا اقبلت شبھت، واذا ادبرت اسفرت،** " وان الفتنۃ تلقح بالنجوی، وتنتج بالشکوی، فلا تثیروا الفتنۃ اذا حمیت، ولا تعرضوا لھا اذا عرضت، ان الفتنۃ راتعۃ في بلاد اللہ، تطا في خطامھا، لا یحل لاحد من البریۃ ان یوقظھا حتی یاذن اللہ تعالی لھا، الویل لمن اخذ بخطامھا، ثم الویل لہ-اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو موقوفا بیان کیا ہے:باب: العصمۃ من الفتن، حدیث:338-

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الدانی، ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید (المتوفی:444ھ)، "السنن الواردۃ فی الفتن وغوائلھا، والساعۃ واشراطھا"، تحقیق: ڈاکٹر رضاء اللہ بن محمد ادریس المبارکفوري، ناشر: دار العاصمۃ الریاض۔ سعودی عرب، طبع سال1416ھ"، باب ماجاء في الفتن وغوائلھا، حدیث:33۔

3۔ الاصفھانی ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مھران الاصبھانی (المتوفی: 430ھ)، "حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء"، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان، طبع سال 1409ھ، باب: حدیر بن کریب، حدیث:8164، اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں: تفرد بھذہ الاحادیث عن ابي الزاھریۃ، سعید بن سنان وعنہ بقیۃ، وابو الیمان، فحدیث الحکرۃ تفرد بہ اصبغ، عن ابي بشر-اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو موقوفا بیان کیا ہے:باب: عبد الرحمن بن مھدي، حدیث:13218۔

اس حدیث کے راوی: عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی، قتادہ بن دعامۃ بن قتادۃ السدوسی، ابو الدرداء عویمر بن مالک الانصاری اور حسن بن حسن البصری رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل ہے اور موقوفا بھی وارد ہوئی ہے۔

19۔ ان مثل آل محمد صلي الله عليه و آله و سلم كمثل النجوم السماء اذا خوي نجم طلع نجم۔

ترجمہ: دیکھو! آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلم مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہو جاتا ہے تو دوسرا نکل آتا ہے۔

19۔ نہج البلاغہ، خطبہ 100۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الشيخ الصدوق ابو جعفر محمد بن علی بن الحسين بن بابويه القمی(المتوفی:381ھ)، "كمال الدين و تمام النعمة"، ناشر: مؤسسة النشر الاسلامی ۔قم ايران ، طبع سال 1405ھ، صفحة 281، مکمل حدیث اس طرح ھے: حدثنا ابي رضي الله عنه قال: حدثنا سعد بن عبد الله، عن احمد بن محمد ابن عيسى، و محمد بن الحسين بن ابي الخطاب، و محمد بن عيسى بن عبيد، و عبد الله ابن عامر بن سعيد، عن عبد الرحمن بن ابي نجران، عن الحجاج الخشاب، عن معروف ابن خربوذ قال: سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول: **قال رسول الله صلى الله عليه و آله: انما مثل اهل بيتي في هذه الامة مثل نجوم السماء كلما غاب نجم طلع نجم۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ النعمانی محمد بن ابراهيم(المتوفی: 380ھ)، "كتاب الغيبة"، ناشر: مكتبة الصدوق طهران، طبع بدون سال، صفحة 155 دو طرق سے روایت کی ہے۔

3۔ ابن شاذان ابو الحسن محمد بن احمد بن علی بن الحسن القمی (المتوفی: 5صدی هجری)، "مائة منقبة من مناقب امير المؤمنين علی بن ابی طالب و الائمة من ولده عليهم السلام"، ناشر: مدرسة الامام المهدی قم۔ايران، طبع اول سال 1407ھ، صفحة 40

4۔ ابن الطاووس السيد رضی الدين علی بن الطاووس الحلی (المتوفی: 664ھ)، "التحصين لاسرار ما زاد من اخبار كتاب اليقين"، ناشر: مؤسسة دار الكتاب قم ايران، طبع اول سال 1413ھ، صفحة 620 اور 621 دو طرق سے روایت کی ہے۔

5- ابن ابی الجمهور الاحسائی محمد بن علی بن ابراهيم(المتوفی: 880ھ)، "عوالی اللئالی العزيمة فی الاحاديث الدينية"، ناشر: مطبعة الشهداء قم ايران، طبع سال 1403ھ۔1983م، جلد 4، صفحة 85۔

6۔ مجلسی محمد باقر(المتوفی:1111ھ) "بحار الانوار"، ناشر: مؤسس الوفاء بيروت ۔لبنان ، طبع الثانی 1403ھ۔1938م، جلد 23 صفحة 44، اسی طرح جلد 51، صفحة 22-23

7۔ الطبری ابو جعفر عماد الدين محمد بن ابی القاسم (المتوفی: 525ھ)، "بشارة المصطفى لشيعة المرتضى"، مؤسسة النشر الاسلامی قم ايران، طبع اول سال 1420ھ، صفحة 63۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ ابن عباس، امام محمد باقر، امام جعفر الصادق عن آبائہ علیہم السلام۔

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

20۔و ذالک زمان لا ینجو فیه الا کل مؤمن نومة: " ان شهد لم یعرف، و ان غاب لم یفتقد اولئك مصابیح الهدی۔

ترجمہ: وہ زمانہ ایسا ہو گا جس میں صرف وہی مؤمن نجات پا سکے گا جو گویا کہ سو رہا ہو گا کہ مجمع میں آئے تو لوگ اسے پہچان نہ سکیں گے اور غائب ہو جائے تو کوئی تلاش نہ کرے یہی لوگ ہدایت کے چراغ ہیں۔

20۔ نہج البلاغہ، خطبہ 103

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب من ترجی له السلامة من الفتن، حدیث: 3989،** لفظی اختلاف کے ساتھ مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا حرملة بن یحیی قال: حدثنا عبد الله بن وهب قال: اخبرني ابن لهیعة، عن عیسی بن عبد الرحمن، عن زید بن اسلم، عن ابیه، عن عمر بن الخطاب، انه خرج یوما الی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم، فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبي صلی الله علیه وسلم یبکي؟ فقال: ما یبکیك؟ قال: یبکیني شيء سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم، یقول: ان یسیر الریاء شرك، و ان من عادی لله ولیا، فقد بارز الله بالمحاربة، " ان الله یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء، الذین اذا غابوا لم یفتقدوا، و ان حضروا لم یدعوا، ولم یعرفوا قلوبهم مصابیح الهدی، یخرجون من کل غبراء مظلمة۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **المستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب الایمان، حدیث: 4۔** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **"هذا حدیث صحیح ولم یخرج في الصحیحین، و قد احتجا جمیعا بزید بن اسلم، عن ابیه، عن الصحابة، و اتفقا جمیعا علی الاحتجاج بحدیث اللیث بن سعد، عن عیاش بن عباس القتباني و هذا اسناد مصري صحیح ولا یحفظ له علة۔** اسی طرح: **کتاب الرقاق، حدیث: 8009۔** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **"هذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه"۔**

3۔ **المعجم الاوسط للطبراني، باب العین، باب المیم من اسمه: محمد، حدیث: 7244،** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **" لم یرو هذا الحدیث عن زبید الا الفیاض بن غزوان، و لا عن الفیاض الا طلحة بن سلیمان، تفرد به: اسحاق بن سلیمان"۔** اسی طرح: **حدیث: 893،** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **"لم یروه عن زبید الا الفیاض، و لا عنه الا طلحة، تفرد به اسحاق بن سلیمان"** اور **باب: بقیة المیم، روایة اهل الکوفة، اسلم مولی عمر، حدیث: 17142۔**

4۔ **مسند الشهاب القضاعي، ان الله یحب الابرار الاخفیاء الاتقیاء، حدیث: 994-**

اس حدیث کے راوی: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح، مستدرک حاکم کے مطابق

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

21۔ **الجهاد في سبيله فانها ذروة الاسلام۔**

ترجمہ: راہ خدا میں جہاد اسلام کی سربلندی ہے۔

22۔ **حج البيت و اعتماره فانهما ينفيان الفقر و الذنوب۔**

ترجمہ: حج بیت اللہ اور عمرہ یہ دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور گناہوں کو دھو دیتے ہیں۔

21۔ نہج البلاغہ، خطبہ 110

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **ابنابی عاصم ابو بکر وهو احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287ھ)، "كتاب الجهاد"، تحقيق: مساعد بن سليمان الراشد، ناشر: مكتبة العلوم و الحكم بالمدينة المنورة، طبع سال 1409ھ، باب: ذروة سنام الاسلام الجهاد، حديث: 13،** مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا ابو بكر، قال: حدثنا غندر، عن شعبة، عن الحكم، قال: سمعت عروة بن النزال بن سبرة يحدث، عن معاذ بن جبل قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه و سلم في غزوة تبوك فقلت: يا رسول الله، اخبرني، قال: "اما ذروته فالجهاد في سبيل الله يعني ذروة الاسلام۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **مصنف ابن ابي شيبة، كتاب فضل الجهاد، ما ذكر في فضل الجهاد و الحث عليه، حديث: 18919۔** اسی طرح: **كتاب الايمان و الرؤيا، ما ذكر في الايمان و الاسلام، حديث: 29702۔**

3۔ **المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب التفسير، تفسير سورة السجدة، حديث: 3599،** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **"هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه۔"**

4۔ **مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث معاذ بن جبل، حديث: 21946** اور **21950۔**

5۔ **المعجم الكبير للطبراني، بقية الميم، رواية اهل الكوفة عروة بن النزال، حديث: 17128۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت معاذ بن جبل بن عمرو الانصاری

حکم: صحیح الاسناد بمطابق حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

22۔ نہج البلاغہ، خطبہ 110

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الحج عن رسول الله صلى الله عليه و سلم، باب ما جاء في ثواب الحج و العمرة، حديث: 810، مكمل حديث اس طرح هے: حدثنا قتيبة، و ابو سعيد الاشج قالا: حدثنا ابو خالد الاحمر، عن عمرو بن قيس، عن عاصم، عن شقيق، عن عبد الله بن مسعود قال: "قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: تابعوا بين الحج و العمرة، فانهما ينفيان الفقر و الذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد، و الذهب، و الفضة، و ليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة"۔** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **و في الباب عن عمر، و عامر بن ربيعة، و ابي هريرة،**

وعبداللہ بن حبشي، وام سلمة، وجابر. حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن مسعود۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے

2۔ السنن النسائی، کتاب مناسك الحج، فضل المتابعة بين الحج والعمرة، حديث: 2631-2632۔

3۔ صحيح ابن حبان، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة، ذكر نفي الحج والعمرة الذنوب والفقر عن المسلم بهما، حديث: 3695

4۔ مصنف ابن ابي شيبة، کتاب الحج، ماقالوا في ثواب الحج، حديث: 15730۔

5۔ مسند احمد بن حنبل، اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، حديث: 167، اسی طرح: باب: ومن مسند بني هاشم، مسند عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، حديث: 3669۔

6۔ مسند ابن ابي شيبة، مارواه عبدالله بن مسعود، حديث: 197۔

7۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه علي، حديث: 3903، *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:* "لم يرو هذا الحديث عن علي بن زيد، الا حمزة الزيات، ولا عن حمزة الا يحيى بن ابي بكير، تفرد به: ابو كريب"، *اسی طرح* :باب القاف من اسمه: القاسم، حديث: 5080، *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:* "لم يرو هذا الحديث عن ابن عقيل ويزيد، ولا عن يزيد الا ابو بكر، تفرد به: ابراهيم بن يوسف۔ اور باب الميم من اسمه: محمد، حديث: 5633، *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:* "لم يرو هذا الحديث عن محمد بن عجلان الا حاتم بن اسماعيل"۔ *اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے:* المعجم الكبير، باب: من اسمه عبد الله، طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله، باب، حديث: 10209

8۔ الطبری، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير (المتوفى: 310ھ)، "جامع البيان عن تاويل القرآن"، بتحقيق صدقى جميل العطار، ناشر: دار الفكر بيروت، 1415ھ-1995م، القول في تاويل قوله تعالى: واذكروا الله في ايام معدودات، القول في تاويل قوله تعالى: فمن تعجل في يومين فلا، حديث: 3594۔

اس حدیث کے راوی: *حضرت عبد اللہ ابن مسعود بن غافل الہذلی، عبد اللہ بن عباس، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی، عمر بن الخطاب، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم ہیں۔*

حکم: *صحیح*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

23۔الصوم جنة من العقاب۔

ترجمہ: روزہ عذاب سے بچنے کی سپر ہے۔

23۔ *نہج البلاغہ، خطبہ* 110

تخریج:

1۔ *اس حدیث کی تخریج کی ہے:* سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، حديث: 3973، *یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے:* حدثنا محمد بن ابي عمر العدني قال: حدثنا عبد الله بن معاذ، عن معمر، عن عاصم بن ابي النجود، عن ابي وائل، عن معاذ بن جبل، قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر، فاصبحت يوما قريبا منه ونحن نسير، فقلت: يا رسول الله اخبرني بعمل يدخلني الجنة، ويباعدني من النار، قال: لقد سالت عظيما، وانه ليسير على من يسره الله عليه، تعبد الله لا تشرك به شيئا، وتقيم الصلاة، وتؤتي الزكاة، وتصوم رمضان، وتحج البيت ثم قال: **الا ادلك على ابواب الخير؟ "الصوم جنة"**، والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ النار الماء، وصلاة الرجل من جوف الليل، ثم قرا تتجافى جنوبهم عن المضاجع حتى بلغ جزاء بما كانوا يعملون "ثم قال: "الا اخبرك براس الامر، وعموده، وذروة سنامه؟ الجهاد" ثم قال: "الا اخبرك بملاك ذلك كله؟" قلت: بلى، فاخذ بلسانه، فقال: "تكف عليك هذا" قلت: يا نبي الله وانا لمؤاخذون بما نتكلم به؟ قال: "ثكلتك امك يا معاذ وهل يكب الناس على وجوههم في النار، الا حصائد السنتهم۔ *انہوں نے:* "الصوم جنة"، *بیان کیا ہے۔*

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الايمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في حرمة الصلاة، حديث: 2616۔

3۔ السنن النسائی، كتاب الصيام، ذكر الاختلاف على محمد بن ابي يعقوب في حديث ابي امامة، حديث: 2226-2235۔

4۔ صحيح ابن خزيمة، كتاب الصيام، جماع ابواب فضائل شهر رمضان وصيامه - باب الاجتنان بالصوم من النار، حديث: 1772 اور جماع ابواب صوم التطوع، باب ذكر الدليل على ان الامر بصوم الثلاث من كل شهر، حديث: 1975۔

5۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصيام، ما ذكر في فضل الصيام، حديث: 8750۔

6۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الايمان، واما حديث مسعر، حديث: 241، اسی طرح، كتاب الفتن والملاحم، حديث: 8364، *اس حدیث کے بارے میں امام حاکم لکھتے ہیں:* هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه

7۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد - حديث: 52۔

8۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، طبقات البدريين من الانصار، ومن هذه الطبقة ممن روى عن علي بن ابي طالب وعبد، هبيرة بن يريم الشبامي، حديث: 7420

9۔ سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب الصائم يغتاب فيخرق صومه، حديث: 1733 اور باب في فضل الصائم، حديث: 1770

10۔ مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الصلاة، باب تزيين المساجد والممر في المسجد، حديث: 4986۔

24۔صلۃ الرحم مثراۃ في المال منساۃ في الاجل۔

ترجمہ: صلہ رحم مال میں اضافہ کا اور موت کو ٹالنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

نوٹ: یہ حدیث 36 مصادر میں 98 بار آئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ، عثمان بن ابی العاص الثقفی، جابر بن عبد اللہ بن عمرو لخزرجی الانصاری، معاذ بن جبل بن عمرو الانصاری، عامر بن عبد اللہ بن الجراح القرشی رضی اللہ عنہم اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

24۔ نہج البلاغہ، خطبہ 110

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن الترمذي الجامع الصحيح, ابو اب البر و الصلة عن رسول الله صلى الله عليه و سلم , باب ما جاء في تعليم النسب, حديث: 1979, یہ حدیث کا جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا احمد بن محمد قال: اخبر نا عبد الله بن المبارك, عن عبد الملك بن عيسى الثقفي, عن يزيد, مولى المنبعث, عن ابي هريرة, **عن النبي صلى الله عليه و سلم قال: "تعلموا من انسابكم ما تصلون به ارحامكم, فان صلة الرحم محبة في الاهل, مثراة في المال, منساة في الاثر**"۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث غريب من هذا الوجه و معنى قوله: "منساة في الاثر" يعني زيادة في العمر۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم, كتاب البر و الصلة, و اما حديث عبد الله بن عمرو, حديث: 7442۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه۔"

3۔ مسند احمد بن حنبل, و من مسند بني هاشم, مسند ابي هريرة رضي الله عنه, حديث: 8854۔

4۔ المعجم الكبير للطبراني, من اسمه عبد الله, من اسمه عابس, العلاء بن خارجة من ساكني المدينة, حديث: 15010

5۔ ابن ابي الدنيا, ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ), "مكارم الاخلاق" باب ما جاء في صلة الرحم, حديث: 246

6۔ الحسين بن حرب, ابو عبد الله الحسين بن الحسن بن حرب السلمى المروزى (المتوفى: 246 ھ) , "البر و الصلة" , تحقيق: ڈاکٹر محمد سعيد بخارى, ناشر: دار الوطن, الرياض۔سعودی عرب, طبع سال 1419 ھ, باب ما جاء في صلة الرحم, حديث: 183۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حکم: صحیح بمطابق مستدرک حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

25۔ صدقة السر تكفر الخطيئة۔

ترجمہ: پوشیدہ صدقات گناہوں کا کفارہ ہے۔

25۔ نہج البلاغہ، خطبہ 110۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: المعجم الاوسط للطبراني، باب الحاء، باب: من اسمه الحسن، حديث: 3531، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا الحسن بن علي بن نصر الطوسي، نا محمد بن يحيى الموصلي، نا عمرو بن ابي سلمة التنيسي، نا صدقة بن عبد الله، عن الاصبغ يعني ابن زيد الوراق، عن بهز بن حكيم، عن ابيه، عن جده، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " ان صدقة السر تطفئ غضب الرب تبارك وتعالى "۔ یہاں پر "تكفر الخطيئة" کی بجائے، " تطفئ غضب الرب " آیا ہے، اور اس حدیث کے بارے میں طبرانی لکھتے ہیں: " لم يرو هذا الحديث عن بهز بن حكيم الا الاصبغ بن زيد الوراق، ولا عن الاصبغ الا صدقة تفرد به عمرو بن ابي سلمة ترجمة"۔ اسی طرح: باب الالف، من اسمه احمد - حديث: 951، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لم يرو هذا الحديث عن بهز الا الاصبغ، ولا عن الاصبغ الا صدقة، تفرد به : عمرو۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: المعجم الصغير، باب: من اسمه محمد، حديث: 1031، اور المعجم الكبير، باب الميم، من اسمه محمود، باب، حديث: 16766۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الايمان، واما حديث مسعر، حديث: 241، اسی طرح، كتاب الفتن والملاحم، حديث: 8364، اس میں "والصدقة تطفيء الخطيئة" آیا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں امام حاکم لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه

3۔ مسند الشهاب القضاعي، صدقة السر تطفئ غضب الرب، حديث: 95، اسی طرح: باب صنائع المعروف تقي مصارع السوء، حديث: 98

4۔ شعب الايمان للبيهقي، الاختيار في صدقة التطوع، حديث: 3282۔

5۔ حلية الاولياء، باب زين العابدين علي بن الحسين حديث: 3597

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو سعید الخدری سعد بن مالک بن سنان الانصاری، معاویۃ بن حیدۃ بن معاویۃ القشیری، ام سلمہ ام المؤمنین، ابو امامۃ صدی بن عجلان بن وہب الباہلی، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی رضی اللہ عنہم اور علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

حکم: صحیح بمطابق مستدرک حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

26- صدقة العلانية تدفع ميتة السوء۔

علی الاعلان صدقہ بدترین موت کے دفع کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

26۔ نہج البلاغہ، خطبہ 110

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الزكاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء في فضل الصدقة، حديث: 664**، لفظی اختلاف کے ساتھ مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا عقبة بن مكرم البصري قال: حدثنا عبد الله بن عيسى الخزاز، عن يونس بن عبيد، عن الحسن، عن انس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء"**، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **"هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **معمر بن راشد، ابو عروة معمر بن ابی عمرو راشد الازدی الحدانی البصری (المتوفى: 154ھ)، "الجامع لمعمر بن راشد"، في نهاية "مصنف عبد الرزاق الصنعاني" تحقيق: حبيب الرحمن الاعظمیی، ناشر: المجلس العلم پاکستان، وتوزيع المكتب الاسلامی بیروت۔لبنان، طبع سال 1403ھ۔، باب بر الوالدين، حديث: 723**

3۔ **مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين، حديث رافع بن مكيث، حديث: 16024۔**

4۔ **مسند ابي يعلى الموصلي، يزيد الرقاشي، حديث: 3991**

5۔ **المعجم الكبير للطبراني، باب الذال، رافع بن مكيث الجهني، حديث: 4451**

6۔ **ابن المقرئ، ابو بكر محمد بن ابراهيم بن على بن عاصم بن زاذان الاصبهانی (المتوفى: 381ھ)، "المعجم"، تحقيق: ابو عبد الرحمن عادل بن سعد، ناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، وشركة الرياض للنشر والتوزيع مملكت سعودی عربية، طبع سال 1419ھ، حديث: 146**

7۔ **شعب الايمان للبيهقي، التحريض على صدقة التطوع، حديث: 3196**

8۔ **الشيخ الصدوق ابو جعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه القمی (المتوفى: 381ھ)، "ثواب الاعمال"، ناشر: منشورات الرضی قم ایران، طبع ثانی 1368ھ۔ش، صفحة 13**

9۔ **الحر العاملی الشيخ محمد بن الحسن (المتوفى: 1104ھ)، "وسائل الشيعه (آلبيت)" ناشر: مؤسسه آل بيت عليهم السلام لاحياء التراث قم۔ایران، طبع ثانی 1414ھ، جلد 6، صفحة 276**

10۔ **بحار الانوار للمجلسی،، جلد 93، صفحة 179۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، رافع بن مکیث الجہنی، ابو ہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہم اور ابو عبد اللہ امام جعفر الصادق علیہ السلام۔

حکم: حسن غریب بمطابق ترمذی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

27۔ صنائع المعروف فانها تقي مصارع الھوان۔

ترجمہ: اقربا کے ساتھ نیک سلوک ذلت کے مقامات سے بچانے کا وسیلہ ہے۔

27۔ نہج البلاغۃ، خطبہ 110۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الکلینی ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق (المتوفی: 329ھ)، "الکافی"، ناشر: دار الکتب الاسلامیۃ تھران ایران، طبع سوم سال 1367ھ ش، جلد 4، صفحۃ 28، مکمل حدیث اس طرح ہے: عدۃ من اصحابنا، عن سھل بن زیاد، عن جعفر بن محمد الاشعري، عن عبد اللہ بن میمون القداح، عن ابي عبد اللہ، عن آبائہ علیھم السلام، قال: صنائع المعروف تقي مصارع السوء۔ اسی طرح صفحۃ 29 پر تخریج کی ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن الحسین بن بابویہ القمی (المتوفی: 381ھ)، "الامالی"، ناشر: مؤسسۃ البعثت قم ایران، طبع اول سال 1417ھ، صفحۃ 326، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے ثواب الاعمال میں صفحۃ 143۔

3۔ ابن شعبہ الحرانی ابو محمد الحسن بن علی بن الحسین (المتوفی: 5 صدی ھجری)، "تحف العقول عن آل رسول"، ناشر: موسسۃ النشر الاسلامی، ایران، طبع دوم، سال 1404ھ، صفحۃ 56۔

4۔ وسائل الشیعۃ (الاسلامیۃ)، الحر العاملي جلد 6، صفحۃ 276

5۔ الشیخ الطوسی ابو جعفر محمد بن الحسن (المتوفی: 460ھ)، "الامالی"، ناشر: دار الثقافت قم ایران، طبع اول سال 1414ھ، صفحۃ 603

6۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمہ احمد، حدیث: 951، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لم یرو ھذا الحدیث عن بھز الا الاصبغ، ولا عن الاصبغ الا صدقۃ، تفرد بہ: عمرو۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: المعجم الکبیر للطبراني، باب الصاد، من روی: عبد الرحمن ابو یزید، حدیث: 8014۔

7۔ مسند الشھاب القضاعي، صنائع المعروف تقي مصارع السوء، حدیث: 98۔

اس حدیث کے راوی: حضرت امام جعفر الصادق، امام محمد باقر، ابو امامہ اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

28۔ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم رجم الزانی المحصن، ثم صلی علیہ ثم ورثہ اھلہ۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زانی محصن کو سنگسار کیا پھر اس کی نماز جنازہ پڑھی تھی اس کے بعد (اس کی میراث کو) اس کے وارثوں میں تقسیم بھی کیا تھا۔

29۔(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) قتل القاتل وورث میراثہ اھلہ۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قاتل کو (بطور قصاص) قتل بھی کیا تھا اور اس کی میراث کو اس کے اہل خاندان میں تقسیم بھی کیا تھا۔

28۔ نہج البلاغہ، خطبہ 127

تخریج:

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ چار طرح سے مروی ہے: (الف) وہ حدیث جس میں صرف رجم کا حکم ہے (ب) جلد کے بعد رجم کا حکم جب معلوم ہو جائے کہ زانی محصن تھا(ج) جس میں ماعز بن مالک اور ایک غامدی عورت کے رجم کا ذکر اور ان پر نماز جنازہ کا بھی ذکر ہے(د) اور جس میں یہودی مرد اور عورت کے رجم کا ذکر ہے۔

نوٹ: ان چاروں قسم کے الفاظ کے ساتھ حدیث تخریج حدیث نمبر 2 کے حصہ دو(2) رجم زانی محصن کے بارے میں کی گئی ہے۔

29۔ نہج البلاغہ، خطبہ 127

تخریج:

یہ حدیث مبارکہ لفظی اختلاف کے ساتھ تین طرح کے الفاظ سے وارد ہوئی ہے۔(الف) وہ طریقہ جس میں آپؐ نے قصاص کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔(ب) آپ ﷺ نے یہودی مرد کو عورت کے قتل میں بطور قصاص اسی آلہ سے قتل کیا، جس آلہ سے اس نے عورت کو قتل کیا تھا۔(ج) ایک مرد کو قتل کیا جس نے دوسرے مرد کو قتل کیا تھا۔

(الف)رسول اللہ ﷺ کا قصاص کے متلق ارشاد

1- اس حدیث کی تخریج کی ہے: **صحيح البخاري، كتاب الديات، باب قول الله تعالى: ان النفس بالنفس و العين بالعين و الانف، حديث: 6878، مکمل حدیث اس طرح ھے: حدثنا عمر بن حفص، حدثنا ابي، حدثنا الاعمش، عن عبد الله بن مرة، عن مسروق، عن عبد الله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يحل دم امرئ مسلم، يشهد ان لا اله الا الله و اني رسول الله، الا باحدى ثلاث: النفس بالنفس، و الثيب الزاني، و المارق من الدين التارك للجماعة۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **صحيح مسلم، كتاب القسامة و المحاربين و القصاص و الديات، باب ما يباح به دم المسلم، حديث: 4375-4377۔**

3۔ **سنن ابي داود، كتاب الحدود، باب الحكم فيمن ارتد، حديث: 4352-4353، اسی طرح: كتاب الديات، باب النفس بالنفس، حديث: 4494۔**

4۔ **سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب لا يحل دم امرئ مسلم، حديث: 2533-2534**

،اسی طرح: کتابالدیات، باب القصاص فی السن، حدیث:2649

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب الدیات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلاث، حدیث:1406۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح۔

6۔ السنن للنسائی، کتاب المحاربة(تحریم الدم)، ذکر مایحل بہ دم المسلم، حدیث:4021-4024۔

7۔ مستخرج ابي عوانة، کتاب الحدود، باب الخبر الموجب قتل الثیب الزاني، حدیث:4970-4972۔

8۔ صحیح ابن حبان، کتاب الحدود، ذکر الاخبار عن اباحة قتل المرء المسلم اذا ارتکب احدی الخصال ،حدیث:4413۔

9۔ مصنف ابن ابي شیبة، کتاب الرد علی ابي حنیفة، مسالة في قتل المرتدة، حدیث:35811۔

10۔ مسند احمد بن حنبل ،ومن مسند بني ھاشم، مسند عبد اللہ بن مسعود رضي اللہ تعالی عنہ ، حدیث:4245 اور 4429۔

11۔ مسند ابن ابي شیبة، مارواہ عبد اللہ بن مسعود، حدیث:245۔

12۔ مسند ابي یعلی الموصلي، مسند عائشة، حدیث:4642 اور 5077۔

اس حدیث کے راوی: *حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ*

حکم: *صحیح*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

(ب)رسول اللہ ﷺ کا یہودی کو قتل کرنا

1۔ *اس حدیث کی تخریج کی ہے:* صحیح البخاري ، کتاب الدیات، باب قتل الرجل بالمراة حدیث:6885، مکمل حدیث اس طرح ھے : حدثنا مسدد، حدثنا یزید بن زریع، حدثنا سعید، عن قتادة، عن انس بن مالك رضي اللہ عنہ، ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم، "قتل یهودیا بجاریة قتلها علی اوضاح لها۔" اسی طرح: باب سؤال القاتل حتی یقر، حدیث:6876، اذا قتلبحجر او بعصا ، حدیث: 6877، باب من اقاد بالحجر، حدیث: 6879 اور باب اقر بالقتل مرة قتل بہ، حدیث 6884، کتاب الخصومات، باب ما یذکر في الاشخاص والخصومة بین المسلم والیهود، حدیث:2413، کتاب الوصایا، باب اذا اوما المریض براسہ اشارة بینة جازت، حدیث:2746۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحیح مسلم، کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغیرہ من المحددات، حدیث:4361-4365۔

3۔ سنن ابي داود، کتاب الدیات، باب یقاد من القاتل، حدیث:4527-4529، اسی طرح: باب القود بغیر حدید ،حدیث:4535۔

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب الدیات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فیمن رضخ راسہ بصخرة، حدیث:1394، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: ھذا حدیث حسن صحیح

5۔ السنن للنسائی، کتاب تحریم الدم، ذکر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاویة بن صالح علی یحیی بن سعید فی

6۔ صحیح ابن حبان، باب القصاص، ذکر الحکم في القود عن المسلمین واهل الذمة، حدیث:6000-6002،

اسی طرح:باب: ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان القود لا یکون الا، حدیث:6077اور ذکر البیان بان المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم قتل قاتل المراۃ، حدیث:6078۔

7۔ السنن الکبری للبیهقي، کتاب الجراح، جماع ابواب صفة قتل العمد و شبه العمد، باب عمد القتل بالحجر وغیرہ مما الاغلب انه لا یعاش من مثله، حدیث:15984اور 15985۔

8۔ مصنف عبدالرزاق الصنعاني، کتاب اهل الکتاب، نقض العهد و الصلب، حدیث:9879، کتاب العقول، باب الرجل یمثل بالرجل ثم یقتله، حدیث:17574اور باب قتل النصراني المسلم، حدیث:17852۔

9۔ مصنف ابن ابي شیبة، کتاب الدیات، في الرجل یقتل المراۃ عمدا، حدیث:26924اور اذا ضربه بصخرۃ، حدیث:27132۔

10۔ مسند احمد بن حنبل ، ومن مسند بني هاشم، مسند انس بن مالك رضي الله تعالی عنه، حدیث:12684،12677،12604، 13691،12830،ان تمام احادیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسنادہ صحیح۔

نوٹ: یہ حدیث مصادر 24 میں 54 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک بن ضمضم بن النضر النجاری رضی اللہ عنہ

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

(ج) آپ ﷺ کا ایک مرد قاتل کو قصاص کے طور پر قتل کرنا

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:المطالب العالیة للحافظ ابن حجر العسقلاني، کتاب القصاص، باب القود ممن قتل بحجر، حدیث:1833، مکمل حدیث اس طرح ھے: قال مسدد: حدثنا محمد بن جابر، عن زیاد بن علاقة، عن مرادس: "ان رجلا رمی رجلا بحجر فقتله، فاتي به النبي صلی اللہ علیه وسلم فاقادہ منه"۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ السنن الکبری للبیهقي، کتاب الجراح، جماع ابواب صفة قتل العمد و شبه العمد، باب عمد القتل بالحجر وغیرہ مما الاغلب انه لا یعاش من مثله، حدیث: 15990 اور 15991، اسی طرح انھوں اس حدیث کی تخریج کی ھے:معرفة السنن و الآثار، میں کتاب الجراح، باب صفة قتل العمد، وشبه العمد، و الخطا، حدیث:5062اور السنن الصغیر، کتاب الجراح، باب صفة العمد الذي یجب به القصاص، حدیث:2346۔

3۔ ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق الاموی (المتوفی:351ھ)، "معجم الصحابة"، تحقیق: ابو عبدالرحمن صلاح بن سالم المصراتی، ناشر: مکتبة الغرباء الاثریة۔مدینة منورۃ، طبع سال 1418ھ، مرداس بن عروۃ، حدیث:1727۔

4۔ معرفة الصحابة لابي نعیم الاصبهاني، باب المیم، من اسمه: مجمع، مرداس بن عروۃ، حدیث:5611۔

اس حدیث کے راوی: حضرت مرداس ابن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ

حکم: اسنادہ جید

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

30۔(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) قطع السارق۔

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چور کا ہاتھ کاٹا تھا۔

30۔ نہج البلاغہ، خطبہ 127

تخریج:

یہ حدیث مبارکہ دو طرح کے الفاظ کے ساتھ ذکر ہوئی ہے:(الف) چوری کی سزا کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد مبارک (ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حد جاری کرنا یعنی فعل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

(الف) چوری کی سزا کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري ، كتاب الحدود، باب لعن السارق اذا لم يسم، حديث:6783،

مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا عمر بن حفص بن غياث ، حدثني ابي ، حدثنا الاعمش ، قال : سمعت ابا صالح ، عن ابي هريرة ، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال : " لعن الله السارق ، يسرق البيضة فتقطع يده ، ويسرق الحبل فتقطع يده " قال الاعمش :" كانوا يرون انه بيض الحديد ، والحبل كانوا يرون انه منها ما يسوى دراهم۔ اسی طرح:باب قوله تعالى (السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما (المائده:38) وفی کم يقطع، حديث:6789-6799،

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها، حديث:4398-4409

3۔ سنن ابی داؤد، باب ما يقطع فيه السارق، حديث:4383-4387

4۔ سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب حد السارق، حديث:2583-2586

5۔ السنن النسائی، كتاب قطع السارق، تعظيم السرقة، حديث:4877، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے:

6۔ مستخرج ابي عوانة ، كتاب الحدود، بيان الخبر الموجب القطع على السارق البيضة والحبل ، حديث:5028۔

7۔ صحيح ابن حبان، كتاب الحظر والاباحة، باب اللعن، ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان المرء بالمعصية لا يجب ان يلعن، حديث:5757

8۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الحدود، في السارق، حديث:27536۔

9۔ السنن الصغير للبيهقي، كتاب الحدود، باب القطع في السرقة، حديث:2603۔

10۔ مسند احمد بن حنبل، ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7430، اس حدیث کے بارے حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں اسناده صحيح۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حد جاری کرنا یعنی فعل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:صحیح البخاري، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود علی الشریف و الوضیع، حدیث:6787، مکمل حدیث اس طرح ہے:حدثنا ابو الولید، حدثنا اللیث، عن ابن شهاب، عن عروة، عن عائشة: ان اسامة كلم النبي صلى الله عليه وسلم في امراة، فقال: "انما هلك من كان قبلكم، انهم كانوا يقيمون الحد على الوضيع ويتركون الشريف، والذي نفسي بيده، لو ان فاطمة فعلت ذلك لقطعت يدها۔ اسی طرح:باب کراھیة الشفاعة فی الحد اذا رفع الی السلطان: حدیث:6418، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، حدیث:3306، کتاب المناقب، باب ذکر اسامة بن زید، حدیث:3547۔

اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ، حدیث:3283اور 3283۔

3۔ سنن ابي داود، کتاب الحدود، باب في الحد یشفع فیه، حدیث:3823، کتاب الحدود، باب في القطع في العور اذا جحدت، حدیث:3842

4۔ سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب الشفاعة في الحدود، حدیث:2547-2548، اسی طرح:باب السارق یعترف، حدیث:2587۔

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في كراهية ان یشفع في الحدود، حدیث:1430، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الباب عن مسعود ابن العجماء ويقال: ابن الاعجم، وابن عمر، وجابر: حديث عائشة حديث حسن صحيح۔

6۔ سنن النسائی، کتاب قطع السارق، باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت، حدیث:4898-4907۔

7۔ مصنف عبد الرزاق الصنعاني، کتاب اللقطة، باب الذي یستعیر المتاع ثم یجحده، حدیث:18161۔

8۔ مصنف ابن ابي شیبة، کتاب الحدود ما جاء في التشفع للسارق، حدیث:27514۔

9۔ مستخرج ابي عوانة، کتاب الحدود، بیان الخبر الناهي ان یشفع الی الامام في قطع السارق، حدیث:5030،5029اور 5031۔

10۔ صحیح ابن حبان، کتاب الحدود، ذکر الخبر الدال علی ان الحدود یجب ان تقام علی من وجبت شریفا کان اووضیعا، حدیث:4408

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ 27 مصادر میں 63 بار روایت ہوئی۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ام المؤمنین عائشة بنت ابی بکر اور اسامة بن زید بن الحارثہ رضی اللہ عنہما

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

31۔(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) و جلد الزانی غیر المحصن۔

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زانی غیر محصن کو کوڑے لگائے۔

32۔الزموا السواد الاعظم۔

ترجمہ: اسی بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

31۔ نہج البلاغہ، خطبہ 127۔

تخریج:

اس حدیث مبارکہ کا متن تین طرح کے الفاظ کے ساتھ مروی ہے (الف) غیر محصن زانی کے جلد کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم، (ب) کنیز غیر محصن زانی کے جلد کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم، (ج) اسی طرح ایک اور طرح کی حدیث ہے جس میں ایک غیر محصن مرد نے محصن عورت کے ساتھ زنا کیا تو آپ ﷺ نے عورت کو رجم کا حکم دیا اور مرد پر جلد کا حکم دیا۔

نوٹ: اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر 2 کے ذیل میں (1) زانی غیر محصن کی جلد (کوڑے لگانے) کے بارے میں احادیث کی تخریج کے تحت کی گئی ہے۔

32۔ نہج البلاغہ، خطبہ 127

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب السواد الاعظم، حديث: 3950، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا العباس بن عثمان الدمشقي قال: حدثنا الوليد بن مسلم قال: حدثنا معان بن رفاعة السلامي قال: حدثني ابو خلف الاعمى، قال: سمعت انس بن مالك، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: ان امتي لا تجتمع على ضلالة، فاذا رايتم اختلافا "فعليكم بالسواد الاعظم۔"

اسی طرح لفظی کمی بیشی کے ساتھ، اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب العلم، ومنهم يحيى بن ابي المطاع القرشي، حديث: 395، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "خالد بن يزيد القرني هذا شيخ قديم للبغداديين، ولو حفظ هذا الحديث لحكمنا له بالصحة، والخلاف الثاني فيه على المعتمر ما"، اسی طرح: ومنهم يحيى بن ابي المطاع القرشي، حديث: 399، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "وهذا لو كان محفوظا من الراوي لكان من شرط الصحيح، اور اسی طرح: حديث: 400۔

3۔ مسند احمد بن حنبل، اول مسند الكوفيين، حديث النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 18361-18362، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

4۔ مسند عبد بن حميد، مسند انس بن مالك، حديث: 1223

5۔ شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائی، باب: سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في الحث، حديث: 133۔

33۔ ان يدالله على الجماعة۔

ترجمہ: اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

6۔ ابو نعیم السبھانی، احمدبن عبدالله بن احمدبن اسحاق بن موسی بن مہران الاصبھانی (المتوفی:430ھ)، "ذکر اخبار اصبھان"، ناشر: دار انتشارات جھان طھران۔ ایران، طبع سال 1350ھ، باب العین، من اسمه محمد، محمد بن بكر البرجمي ابو بكر البصري، حديث: 2451۔

7۔ الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي ، ومن الدليل ايضا على اصل المسالة قول الله تعالى : وكذلك، حديث: 415 اور 416۔

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، النعمان بن بشیر بن سعد الانصاری اور سمرہ بن جندب بن ہلال بن حدیج الفزاری رضی اللہ عنہم

حکم: اسنادہ صحیح بمطابق مسند احمد

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

33۔ نہج البلاغہ، خطبہ 127

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابو اب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في لزوم الجماعة، حديث: 2166، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا يحيى بن موسى قال: حدثنا عبد الرزاق قال: اخبرنا ابراهيم بن ميمون ، عن ابن طاوس ، عن ابيه ، عن ابن عباس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " يد الله مع الجماعة۔ " اس حدیث کے ن بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ابن عباس الا من هذا الوجه۔ اسی طرح: 2144، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث غريب من هذا الوجه وسليمان المدني هو عندي سليمان بن سفيان، وقد روى عنه ابو داود الطيالسي، وابو عامر العقدي وغير واحد من اهل العلم، : وتفسير الجماعة عند اهل العلم هم اهل الفقه والعلم والحديث، وسمعت الجارود بن معاذ يقول : سمعت علي بن الحسن، يقول : سالت عبد الله بن المبارك : من الجماعة؟ فقال : ابو بكر وعمر ، قيل له : قد مات ابو بكر وعمر ، قال : فلان وفلان ، قيل له : قد مات فلان وفلان ، فقال عبد الله بن المبارك : ابو حمزة السكري جماعة : وابو حمزة هو محمد بن ميمون وكان شيخا صالحا ، وانما قال هذا في حياته عندنا۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ السنن للنسائی، كتاب تحريم الدم، قتل من فارق الجماعة، حديث: 4025۔

3۔ اصحيح ابن حبان، كتاب السير، باب طاعة الائمة، ذكر اثبات معونة الله جلو علا الجماعة، حديث: 4583۔

4۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم ، كتاب العلم، ومنهم يحيى بن ابي المطاع القرشي، حديث: 395، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ھیں: " خالد بن يزيد القرني هذا شيخ قديم للبغداديين ، ولو حفظ هذا الحديث لحكمنا له بالصحة، اسی طرح: حدیث: 396، 401 ہے۔ اس کے بارے میں لکھتے ہیں: قال الحاكم : " فقد استقر الخلاف في اسناد هذا

34۔ اياكم و الفرقة۔

ترجمہ: تفرقہ بازی سے بچتے رہو۔

الحديث على المعتمر بن سليمان، وهو احد اركان الحديث من سبعة اوجه لا يسعنا ان نحكم ان كلها محمولة على الخطا بحكم الصواب لقول من قال عن المعتمر، عن سليمان بن سفيان المدني، عن عبد الله بن دينار، و نحن اذا قلنا هذا القول نسبنا الراوي الى الجهالة فوهنا به الحديث، ولكنا نقول: ان المعتمر بن سليمان احد ائمة الحديث، وقد روي عنه هذا الحديث باسانيد يصح بمثلها الحديث فلابد من ان يكون له اصل باحد هذه الاسانيد، ثم وجدنا للحديث شواهد من غير حديث المعتمر لا ادعي صحتها و لا احكم بتوهينها بل يلزمني ذكرها لاجماع اهل السنة على هذه القاعدة من قواعد الاسلام، فممن روى عنه هذا الحديث من الصحابة عبد الله بن عباس۔ اور حديث: 402 اور 403

5۔ المعجم الكبير للطبراني، باب ما جاء في لزوم الجماعة، حديث: 489 اور باب: من اسمه عبد الله، ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، عمرو بن دينار، حديث: 13405۔

6۔ السنة لابن ابي عاصم، باب ما ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم من امره، حديث: 68 اور 69۔

7۔ مسند الشهاب القضاعي، يد الله على الجماعة، حديث: 230۔

8۔ حلية الاولياء لابي نعيم الاصبهاني، سليمان بن طرخان، حديث: 3137۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عرفجہ بن شریح الاشجعی، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم

حکم: حسن غریب بمطابق ترمذی،

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

34۔ نہج البلاغہ، خطبہ 127

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في لزوم الجماعة، حديث: 2165، یہ حدیث کا جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا احمد بن منيع قال: حدثنا النضر بن اسماعيل ابو المغيرة، عن محمد بن سوقة، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر قال: خطبنا عمر بالجابية فقال: يا ايها الناس، اني قمت فيكم كمقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فينا فقال: اوصيكم باصحابي، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، ثم يفشو الكذب حتى يحلف الرجل ولا يستحلف، ويشهد الشاهد ولا يستشهد، الا لا يخلون رجل بامراة الا كان ثالثهما الشيطان، عليكم بالجماعة "واياكم والفرقة" فان الشيطان مع الواحد وهو من الاثنين ابعد، من اراد بحبوحة الجنة ليلزم الجماعة، من سرته حسنته وساءته سيئته فذلك المؤمن۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن صحيح غريب۔

اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، احاديث رجال من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم،

35۔الا من دعا الی ھذا الشعار فاقتلوہ۔

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ کہ جو بھی اس انحراف (افتراق) کی طرف دعوت دے تو اسے قتل کر دو۔

حديث:23039

3۔ السنن للنسائي، كتاب عشرة النساء، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عمر فيه، حديث:8945.

4۔ السنة لابن ابي عاصم، باب ماذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم من امره، حديث:76 اور 746

5۔ عبدالرزاق، ابو بكر عبدالرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى:211ھ)، "تفسير عبد الرزاق"، سورة حم عسق، حديث:2644۔

6۔ الطبرى، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير الطبري (المتوفى:310ھ)، "جامع البيان عن تاويل آي القرآن"، طبع بتحقيق صدقي جميل العطار، وطبع: دار الفكر، بيروت، 1415ھ-1995م، سورة الشورى، القول في تاويل قوله تعالى: وماتفرقوا الا من بعد، حديث:28214۔

اس حديث کے راوی: حضرت عمر بن الخطاب اور قتادہ بن دعامہ بن قتادہ السدوسی رضی اللہ عنہما ہیں

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

35۔ نہج البلاغہ، خطبہ 127

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح مسلم ، كتاب الامارة، باب حكم من فرق امر المسلمين وهو مجتمع، حديث:4796، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني ابو بكر بن نافع، ومحمد بن بشار، قال ابن نافع: حدثنا غندر، ، وقال ابن بشار: حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن زياد بن علاقة، قال: سمعت عرفجة، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: "انه ستكون هنات وهنات، فمن اراد ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع، فاضربوه بالسيف كائنا من كان" اور اسی طرح: حديث:4697-4698۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابي داود، كتاب السنة، باب في الخوارج، حديث:4762۔

3۔ السنن للنسائی، كتاب تحريم الدم، باب: قتل من فارق الجماعة، حديث:4027-4028، انہوں اس حدیث کی تین طرق سے روایت کیا ہے۔

4۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب قتال اهل البغي وهو آخر الجهاد، حديث:2713، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، وانما حكمت به على الشيخين لان شعبة بن الحجاج، وسفيان بن سعيد، وشيبان بن عبد الرحمن، ومعمر بن راشد قد رووه، عن زياد بن علاقة ثم وجدت ابا حازم الاشجعي، وعامرا الشعبي، وابا يعفور العبدي، وغيرهم تابعوا زياد بن علاقة على روايته، عن عرفجة، والباب عندي

36۔ کانی اراھم قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ۔

ترجمہ: میں ایک ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جن کے چہرے چمڑے سے منڈھی ڈھال کی مانند ہیں۔

مجموع في جزء فاغنی ذلك عن ذکر ھذہ الروایات۔

5۔ مستخرج ابي عوانة، مبتدا کتاب الامراء، بیان وجوب نصرۃ الخلیفة اذا بویع لغیرہ، حدیث: 5741۔5745 اور 5747، انہوں نے اس حدیث کو چھ طرق سے روایت کیا ہے۔

6۔ صحیح ابن حبان، کتاب الحدود، ذکر الامر بالقتل لمن اراد ان یفرق امر امة محمد ﷺ بفراقه الجماعة وھم جمیع، حدیث: 4412، اور اسی طرح: کتاب السیر، باب طاعة الائمة، ذکر اثبات معونة الله جل وعلا الجماعة واعانة الشیطان من فارقھا، حدیث: 4583۔

نوٹ: یہ حدیث 26 مصادر میں 48 طرق سے روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عرفجہ بن شریح الاشجعی رضی اللہ عنہ ہیں

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

36۔ نہج البلاغہ، خطبہ 128۔

تخریج:

1۔ اس حدیث مبارکہ میں ترکوں کے حملوں کی طرف اشارہ ہے، اس کی تخریج کی ہے: صحیح البخاري، کتاب الجھاد والسیر، باب قتال الترك، حدیث: 2927، یہ حدیث کا جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو النعمان، حدثنا جریر بن حازم، قال: سمعت الحسن، یقول: حدثنا عمرو بن تغلب، قال: قال النبي صلی الله علیه وسلم: ان من اشراط الساعة ان تقاتلوا اقوما ینتعلون نعال الشعر، وان من اشراط الساعة ان تقاتلوا اقوما عراض الوجوه، "کان وجوھھم المجان المطرقة"۔ اسی طرح: حدیث: 2928 اور باب قتال الذین ینتعلون الشعر حدیث: 2792، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، حدیث: 2929، باب علامات النبوة في الاسلام، حدیث: 3587 اور 3592۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، حدیث: 7310-7311 اور 7313-7314۔

3۔ سنن ابي داود، کتاب الملاحم، باب في قتال الترك، حدیث: 4303-4304۔

4۔ سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال، حدیث: 4072، باب الترك، حدیث: 4096، 4099

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب الفتن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ما جاء في قتال الترك، حدیث: 2215 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الباب عن ابي بکر الصدیق، وبریدة، وابي سعید، وعمرو بن تغلب،

ومعاوية وهذا حديث حسن صحيح، اسی طرح: ابواب الفتن عن رسول الله صلی الله عليه وسلم، باب ما جاء من اين يخرج الدجال، حديث: 2237، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الباب عن ابي هريرة، وعائشة وهذا حديث حسن غريب وقدرواه عبدالله بن شوذب، عن ابي التياح، ولا نعرفه الا من حديث ابي التياح۔

6۔ صحيح ابن حبان ، كتاب التاريخ، باب ذكر الاخبار عن قتال المسلمين العجم من اهل خوز وكرمان ، حديث: 6752، باب ذكر الاخبار عن قتال المسلمين اعداء الله الترك ، حديث: 6753، باب ذكر الاخبار عن وصف الموضع الذي يكون ابتداء قتال المسلمين اياهم فيه، حديث: 6756۔

7۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم ، كتاب الفتن والملاحم، اما حديث ابي عوانة ، حديث: 8638، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، اسی طرح: حديث: 8643، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: " هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ، ولم يخرجاه فيه حمر الوجوه "، اور حديث: 8645، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه"

8۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفتن، باب من كره الخروج في الفتنة وتعوذ عنها، حديث: 36667، باب ما ذكر في فتنة الدجال، حديث: 36897۔

9۔ مسند احمد بن حنبل ، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند الخلفاء الراشدين، مسند ابي بكر الصديق رضي الله عنه، حديث: 33،12 ، ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث: 7262، یہ حدیث مسند احمد میں 13 طرق سے روایت ہوئی ہے۔ ان تمام کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

نوٹ: یہ حدیث 37 مصادر میں اور 85 بار روایت ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عمرو بن تغلب النمری، ابو ہریرہ الدوسی، سعد بن مالک بن سنان الانصاری، عبد اللہ ابن عمرو بن عاص، بریدہ بن الحصیب بن عبد اللہ الاسلمی، ابو بکر بن ابی قحافہ، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی، الحسن بن ابی الحسن البصری، ابو سلمہ بن عبد الرحمان بن العوف، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

37۔ان الائمة من قريش غرسوا في هذا البطن من الهاشم، لا تصلح على سواهم و لا تصلح الولاة من غيرهم۔

ترجمہ: یاد رکھو قریش کے سارے امام ہاشم کی اسی کشت زار میں قرار دئے گئے ہیں اور یہ امامت نہ ان کے علاوہ کسی کو زیب دیتی ہے اور نہ ان سے باہر کوئی اس کا اہل ہو سکتا ہے۔

37۔ نہج البلاغہ، خطبہ 144

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **صحيح البخاري ، كتاب الاحكام، باب الاستخلاف ، باب، حديث: 7222-7223**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثني محمد بن المثنى، حدثنا غندر، حدثنا شعبة، عن عبد الملك، سمعت جابر بن سمرة، قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم، يقول: "يكون اثنا عشر اميرا"، فقال كلمة لم اسمعها، فقال ابي: انه قال: " كلهم من قريش۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **صحيح مسلم ، كتاب الامارة، باب الناس تبع لقريش ، حديث: 4701-4711**۔ انہوں نے اس حدیث کو 9 طرق سے مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ جابر بن سمرہ بن جنادہ السوائی سے روایت کیا ہے۔

3۔ **سنن ابي داود، كتاب المهدي، حديث: 4279-4281**

4۔ **سنن الترمذي الجامع الصحيح ، ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فی الخلفاء، حديث: 2223**، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "**هذا حديث حسن صحيح**"۔

5۔ **صحيح ابن حبان ، كتاب التاريخ، ذكر خبر اوهم من لم يحكم صناعة الحديث ان الخلفاء لايكونون بعد المصطفى ﷺ الا اثنا عشر، حديث: 6670-6672**۔

6۔ **المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر جابر بن سمرة السوائي رضي الله عنه، حديث: 6706، ذكر ابی جحيفة السوائی، حديث: 6710**۔

7۔ **مستخرج ابي عوانة ، مبتدا كتاب الامراء، بيان عدد الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين، حديث: 5611**، انہوں نے اس حدیث کو 22 طرق سے مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ جابر بن سمرہ بن جنادہ سے روایت کیا ہے۔

8۔ **مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصريين، حديث جابر بن سمرة السوائي، حديث: 20693**، انہوں نے اس حدیث کو 7 طرق سے مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ جابر بن سمرہ بن جنادہ السوائی سے روایت کیا ہے۔ ان احادیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: **اسناده صحيح**

9۔ **مسند ابن الجعد، زهير عن سماك بن حرب، حديث: 2233**

10۔ **ابن الاعرابی انو سعيد احمد بن محمد بن زياد بن بشر بن درهم (المتوفى: 340ھ)، " كتاب المعجم"، تحقيق: عبد المحسن بن ابراهيم بن احمد الحسينی ، ناشر: دار ابن الجوزی ، طبع اول سال 1418ھ - 1997م ، حديث: 666**۔

38۔انما الائمة قوام الله على خلقه، و عرفائه على عباده لا يدخل الجنة الا من عرفهم و عرفوه و لا يدخل النار الا من انكرهم و انكروه۔

ترجمہ: ائمہ در حقیقت اللہ کی طرف سے مخلوقات کے نگراں اور اس کے بندوں کو اس کی معرفت کا سبق دینے والے ہیں۔ کوئی شخص جنت میں قدم نہیں رکھ سکتا جب تک وہ انہیں (ائمہ کو) نہ پہچان لے اور وہ (ائمہ) بھی اسے پہچان لیں، اور کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا مگر وہ کہ جو ان کا انکار کر دے اور وہ بھی اس کا انکار کر دے۔

11۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث: 866 اور 4032، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخرج کی ہے المعجم الکبیر میں۔ اور انہوں نے اس حدیث کو 40 طرق سے مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ جابر بن سمرہ بن جنادہ السوائی سے روایت کیا ہے، حدیث: 1791-1808، 1801-1841، 1809، 1849، 2059-2064، 2067-2071، 2073 وغیرہ۔

12۔ السنن الواردة في الفتن للداني، باب ما جاء فيمن يلي امر هذه الامة من ولاة العدل، حديث: 11510۔ دلائل النبوة لابي نعيم الاصبهاني، الفصل السادس والعشرون، حديث: 469۔

13۔ دلائل النبوة للبيهقي، جماع ابواب غزوة تبوك، جماع ابواب اخبار النبي صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده، باب ما جاء في اخباره باثني عشر اميرا، و بيان ذلك، حديث: 2880۔

نوٹ: یہ حدیث 109 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت جابر بن سمرہ بن جنادہ السوائی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

38۔ نہج البلاغہ، خطبہ 152

تخریج:

یہ اشارہ ہے اس حدیث: "و من مات و ليس في عنقه بيعة، مات ميتة جاهلية" کی طرف، جس کی تخریج پیش کی جا رہی ہے:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح مسلم ، كتاب الامارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن و في كل حال و تحريم الخروج من الطاعة و مفارقة الجماعة، حديث: 4793، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري، حدثنا ابي، حدثنا عاصم وهو ابن محمد بن زيد، عن زيد بن محمد، عن نافع، قال: جاء عبد الله بن عمر الى عبد الله بن مطيع حين كان من امر الحرة ما كان، زمن يزيد بن معاوية، فقال: اطرحوا لابي عبد الرحمن وسادة، فقال: اني لم آتك لاجلس، اتيتك لاحدثك حديثا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوله: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من خلع يدا من طاعة، لقي الله يوم القيامة لا حجة له، " و من مات و ليس في عنقه بيعة، مات ميتة جاهلية"

39۔نحن الشعار و الاصحاب و الخزنة و الابواب و لاتؤتی البیوت الا من ابوابھا۔

ترجمہ: درحقیقت ہم اہل بیت ہی دین کے نشان اور اس کے ساتھی ہیں، اس کے احکام کے خزانہ دار اور اس کے دروازے ہیں۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الايمان، و اما حديث اشعث بن جابر، حديث:260، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:" هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و قد حدث به الحجاج بن محمد ايضا، عن الليث و لم يخرجاه"

3۔ مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الامراء، بيان عقاب من ترك الطاعة، حديث:5752

4۔ المعجم الكبير للطبراني ، باب بقية الميم، من اسمه معاذ ، ابو ادريس الخولاني عائذ الله بن عبد الله ، حديث:16994

5۔ المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني، كتاب الخلافة و الامارة، باب الحث على الطاعة و ان الدين قد يؤيد بالفاجر حديث:2192

6۔ صحيح ابن حبان، كتاب السير، باب طاعة الائمة، ذكر الزجر عن ترك اعتقاد المرء الامام الذي يطيع الله جل و علا في اسبابه، حديث:4579

7۔ مسند ابن الجعد، عاصم بن عبيد الله، حديث:1858

8۔ البحر الزخار مسند البزار، ما اسند عامر بن ربيعة عن النبي، حديث:3222

9۔ السنة لابن ابي عاصم، باب في ذكر السمع و الطاعة، حديث:874۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: حدیث صحیح بمطابق مستدرک حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

39۔ نہج البلاغہ، خطبہ 154۔

تخریج:

یہ حدیث مبارکہ دو طرح کے الفاظ سے مروی ہے: ان میں سے ایک (الف): "انا مدينة العلم و علي بابها، فمن اراد المدينة فليات الباب" ہے۔ دوسرا (ب): "انا دار الحكمة، و علي بابها" ہے۔ پہلے طریقے کی تخریج پیش کی جارہی ہے۔

(الف): "انا مدينة العلم و علي بابها، فمن اراد المدينة فليات الباب"

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، و اما قصة اعتزال محمد بن مسلمة الانصاري عن البيعة، حديث:4695، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب، ثنا محمد بن عبد الرحيم الهروي، بالرملة، ثنا ابو الصلت عبد السلام بن صالح، ثنا ابو معاوية، عن الاعمش،

عن مجاهد، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "انا مدينة العلم وعلي بابها، فمن اراد المدينة فليات الباب۔" *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:* هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه، *اس کے اس حدیث کے راوی کے بارے میں لکھتے ہیں:* وابو الصلت ثقة مامون. فاني سمعت ابا العباس محمد بن يعقوب في التاريخ يقول: سمعت العباس بن محمد الدوري يقول: سالت يحيى بن معين، عن ابي الصلت الهروي، فقال: "ثقة". فقلت: اليس قد حدث عن ابي معاوية، عن الاعمش "انا مدينة العلم"؟ فقال: قد حدث به محمد بن جعفر الفيدي وهو ثقة مامون. سمعت ابا نصر احمد بن سهل الفقيه القباني امام عصره ببخارى، يقول: سمعت صالح بن محمد بن حبيب الحافظ يقول: وسئل عن ابي الصلت الهروي، فقال: دخل يحيى بن معين ونحن معه على ابي الصلت فسلم عليه، فلما خرج تبعته فقلت له: ما تقول رحمك الله في ابي الصلت؟ فقال: "هو صدوق". فقلت له: انه يروي حديث الاعمش، عن مجاهد، عن ابن عباس، عن النبي صلى الله عليه وسلم "انا مدينة العلم، وعلي بابها، فمن اراد العلم فلياتها من بابها"، فقال: قد روى هذا ذاك الفيدي، عن ابي معاوية، عن الاعمش كما رواه ابو الصلت۔ اسی طرح: حدیث: 4696، *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:* قال الحسين بن فهم، حدثناه ابو الصلت الهروي، عن ابي معاوية قال الحاكم: "ليعلم المستفيد لهذا العلم ان الحسين بن فهم بن عبد الرحمن ثقة مامون حافظ" ولهذا الحديث شاهد من حديث سفيان الثوري باسناد صحيح۔ اور حدیث: 4697

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، مجاهد، حدیث: 10856

3۔ المعجم لابن المقرئ، حدیث: 175

4۔ تهذيب الآثار وتفصيل الثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاخبار للطبرى، باب: ذكر خبر آخر من اخبار علي رضوان الله عليه عن النبي، حدیث: 1414

5۔ معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني، معرفة اعلام النبي صلى الله عليه وسلم اياه انه مقتول، حدیث: 330

6۔ من حديث خيثمة بن سليمان، من حديث خيثمة، حدیث: 174۔

اس حدیث کے راوی: *عبد اللہ بن عباس، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہم اور حضرت علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔*

حکم: *صحیح بمطابق حاکم*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

(ب): "انا دار الحكمة، وعلي بابها"

1۔ *اس حدیث کی تخریج کی ہے:* سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب، حدیث: 3741، *مکمل حدیث اس طرح ہے:* حدثنا اسماعيل بن موسى قال: حدثنا محمد بن عمر بن الرومي قال: حدثنا شريك، عن سلمة بن كهيل، عن سويد بن غفلة، عن الصنابحي، عن علي، قال: **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "انا دار الحكمة وعلي بابها"**۔ *اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:* هذا حديث غريب منكر وروى بعضهم هذا الحديث عن شريك، ولم يذكروا فيه عن الصنابحي ولا نعرف هذا الحديث عن احد من الثقات غير شريك. وفي الباب عن ابن عباس۔

اسی طرح کچھ اضافہ کے ساتھ اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ تهذيب الآثار للطبري، ذكر خبر آخر من اخبار علي رضوان الله عليه عن النبي، حديث:1413، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:القول في علل هذا الخبر وهذا خبر صحيح سنده، وقد يجب ان يكون على مذهب الآخرين سقيما غير صحيح، لعلتين: احداهما: انه خبر لا يعرف له مخرج عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم الا من هذا الوجه. والاخرى: ان سلمة بن كهيل عندهم ممن لا يثبت بنقله حجة. وقد وافق عليا في رواية هذا الخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم غيره

3۔ الآجری، ابو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله البغدادی (المتوفى:360ھ)، "الشريعة"، تحقيق: الوليد بن محمد بن نبيه سيف النصر، ناشر: مؤسسة قرطبة، طبع اول سال 1417ھ-1996م، كتاب فضائل امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه، باب ذكر ما اعطى علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:1506، اس کے بارے میں لکھتے ہیں:قال: وكان علي رضي الله عنه يقول: ان بين اضلاعي لعلما كثيرا۔

5۔ فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل، ومن فضائل علي رضي الله عنه من حديث ابي بكر بن، حديث:1039۔

4۔ حلية الاولياء لابی نعیم الاصبهانی، باب: علي بن ابي طالب، حديث:189

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: ترمذی کے مطابق یہ حدیث غریب اور منکر ہے، لیکن طبری کے مطابق یہ حدیث صحیح السند ہے اور انہوں نے اس کے متعلق ایک دلیل بھی پیش کی ہے۔

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

40۔و قد قال الرسول الصادق صلی اللہ علیہ و آلہ : ان اللہ یحب العبد و یبغض عملہ ، و یحب العمل و یبغض بدنہ۔

ترجمہ: رسول الصادق صلّی اللہ علیہ و آلہ نے سچ فرمایا ہے کہ اللہ کبھی کبھی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے لیکن اس کے عمل سے بیزار ہوتا ہے اور کبھی کسی کے عمل کو دوست رکھتا ہے اور خود اسی سے بیزار رہتا ہے۔

40۔ نہج البلاغہ، خطبہ 154۔

تخریج:

1۔اس حدیث کی تخریج کی ہے: **الامالي للشيخ الطوسي صفحة 410-411**، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: **ابراهيم الاحمري، قال: حدثني محمد بن سليمان، عن ابيه، قال: كان رجل من اهل الشام يختلف الى ابي جعفر عليه السلام، وكان مركزه بالمدينة يختلف الى مجلس ابي جعفر عليه السلام يقول له: يا محمد، الا ترى اني انما اغشى مجلسك حياء مني لك، ولا اقول ان في الارض احدا ابغض الي منكم اهل البيت، واعلم ان طاعة الله وطاعة رسوله وطاعة امير المؤمنين في بغضكم، ولكن اراك رجلا فصيحا، لك ادب وحسن لفظ وانما الاختلاف اليك لحسن ادبك، وكان ابو جعفر عليه السلام يقول له خيرا، ويقول: لن تخفى على الله خافيه. فلم يلبث الشامي الا قليلا حتى مرض واشتد وجعه، فلما ثقل دعا وليه، وقال له: اذا انت مددت علي الثوب في النعش، فات محمد بن علي واعلمه اني انا الذي امرتك بذلك. قال: فلما ان كان في نصف الليل ظنوا انه قد برد وسجوه، فلما ان اصبح الناس خرج وليه الى المسجد، فلما ان صلى محمد بن علي عليه السلام وتورك، وكان اذا صلى عقب في مجلسه، قال له: يا ابا جعفر، ان فلانا الشامي قد هلك، وهو يسالك ان تصلي عليه. فقال ابو جعفر: كلا، ان بلاد الشام بلاد صر وبلاد الحجاز بلاد حر ولحمها شديد، فانطلق فلا تعجلن على صاحبك حتى آتيكم، ثم قام من مجلسه، فاخذ وضوءا، ثم عاد فصلى ركعتين، ثم مد يده تلقاء وجهه ما شاء الله ثم خر ساجدا حتى طلعت الشمس. ثم نهض فانتهى الى منزل الشامي، فدخل عليه، فدعاه فاجابه، ثم اجلسه فسنده، ودعا له بسويق فسقاه، فقال لاهله: املاوا جوفه، وبردوا اصدره بالطعام البارد؟ ثم انصرف، فلم يلبث الا قليلا حتى عوفي الشامي، فاتى ابا جعفر عليه السلام فقال: اخلني، فاخلاه، فقال: اشهد انك حجة الله على خلقه، وبابه الذي يؤتى منه، فمن اتى من غيرك خاب وخسر وضل ضلالا بعيدا. قال له ابو جعفر عليه السلام: وما بدا لك؟ قال: اشهد اني عهدت بروحي وعاينت بعيني، فلم يتفاجاني الا ومناد ينادي، اسمعه باذني ينادي وما انا بالنائم: ردوا عليه روحه، فقد سالنا ذلك محمد بن علي. فقال له ابو جعفر عليه السلام: اما علمت "ان الله يحب العبد ويبغض عمله ويبغض العبد ويحب عمله؟" قال: فصار بعد ذلك من اصحاب ابي جعفر عليه السلام۔ انتهت اخبار الاحمري۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن شهر آشوب مشير الدين ابى عبد الله محمد بن على (المتوفى: 588ھ)، "مناقب آل ابى طالب"، ناشر: مطبعة الحيدرية النجف الاشرف۔عراق، طبع سال 1376ھ 1956م، جلد 3، صفحة 320۔

3۔بحار الانوار للعلامة المجلسي، جلد 68، صفحة 367۔

اس حدیث کے راوی: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

41۔عليكم كتاب الله فانه الحبل المتين و النور المبين و الشفاء النافع ، و الرى الناقع، و العصمة للمتمسک، و النجاة للمتعلق، لا يعوج فيقام و لا يزيغ فيستعتب و لا تخلقه كثرة الرد و ولوج السمع۔

ترجمہ: تمہیں اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہیے اس لیے کہ وہ مضبوط رسی روشن وواضح نور نفع بخش شفا، پیاس بجھانے والی سیر ابی، تمسک کرنے والے کے لیے سامان حفاظت اور وابستہ رہنے والے کے لیے نجات ہے۔ اس میں کجی نہیں آتی کہ اسے سیدھا کیا جائے، نہ حق سے الگ ہوتی ہے کہ اس کا رخ موڑا جائے۔ کثرت سے دہرایا جاتا ہے بار بار کانوں میں پڑنا اسے پرانا نہیں کرتا۔

41۔ نہج البلاغۃ، خطبہ 156

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب فضائل القرآن، اخبار في فضائل القرآن جملة، حديث: 2078، مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو الوليد حسان بن محمد القرشي الفقيه، ثنا مسدد بن قطن بن ابراهيم، ثنا داود بن رشيد، ثنا صالح بن عمر، انبا ابراهيم الهجري، عن ابي الاحوص، عن عبد الله رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "ان هذا القرآن مادبة الله فاقبلوا من مادبته ما استطعتم، ان هذا القرآن حبل الله، والنور المبين، والشفاء النافع عصمة لمن تمسك به، ونجاة لمن تبعه، لا يزيغ فيستعتب، ولا يعوج فيقوم، ولا تنقضي عجائبه، ولا يخلق من كثرة الرد، اتلوه فان الله ياجركم على تلاوته كل حرف عشر حسنات، اما اني لا اقول الم حرف، ولكن الف ولام وميم۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه بصالح بن عمر۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن الدارمي، ومن كتاب فضائل القرآن، باب: فضل من قرا القرآن، حديث: 3256۔

3۔ شعب الايمان للبيهقي، فصل في تعلم القرآن، حديث: 1877، اسی طرح: فصل في ادمان تلاوة القرآن، حديث: 1926۔

4۔ مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب صلاة العيدين، باب تعليم القرآن وفضله، حديث: 5824

5۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب فضائل القرآن، في التمسك بالقرآن، حديث: 29404

6۔ البيهقي ابو بكر احمد بن الحسين بن على بن عبد الله بن موسى الخسروجردی البيهقي (المتوفى: 458ھ)، "السنن الصغير"، تحقيق: عبد السلام عبد الشافي، احمد قبانى، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت۔لبنان، طبع سال 1412ھ كتاب الصلاة، تفريع ابواب سائر صلاة التطوع، باب الترغيب في تعلم القرآن وتعليمه وتلاوته، حديث: 731

7۔ مسند ابن ابي شيبة، ما رواه عبد الله بن مسعود، حديث: 376۔

8۔ المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، عبد الله بن مسعود الهذلي، باب، حديث: 8525

9۔ الخطيب البغدادى، ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدى (المتوفى: 463ھ)، "الجامع لاخلاق الراوى وآداب السامع"، تحقيق: ڈاکٹر محمود الطحان، ناشر: مكتبة المعارف الرياض۔ سعودی عرب، طبع سال 1403ھ۔1983م، ذكر ما يجب تقديم حفظه على الحديث، حديث: 80۔

42۔فقلت یا رسول اللہ او لیس قد قلت لی یوم احد حیث استشھد من استشھد من المسلمین و حیزت عنی الشھادۃ فشق ذالک علی فقلت لی: ابشر فان ان الشھادۃ من ورائك قال کیف صبرك اذا فقلت یا رسول اللہ لیس ھذا من مواطن الصبر، ولکن ھو من مواطن البشری و الشکر۔

ترجمہ: میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (ﷺ)! احد کے دن جب شہید ہونے والے مسلمان شہید ہو چکے تھے اور شہادت مجھ سے روک لی گئی تھی، اور یہ مجھ پر گراں گزرا تھا تو آپ نے مجھ سے نہیں فرمایا تھا کہ تمہیں بشارت ہو کہ شہادت تمہیں پیش آنے والی ہے۔(اور مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ) اس وقت تمہارے صبر کی کیا حالت ہو گی؟ تو میں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ یہ صبر کا کوئی موقع نہیں ہے، یہ تو میرے لیے خوش خبری اور شکر کا مقام ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ ابن مسعود بن غافل الہذلی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح الاسناد بمطابق مستدرک حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

42۔ نہج البلاغہ، خطبہ 156

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمہ عبد اللہ، وما اسند عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنھما، عکرمة عن ابن عباس، حدیث:11833**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا محمد بن علي بن عبد اللہ المروزي، ثنا ابو الدرداء عبد العزیز بن المنیب، حدثني اسحاق بن عبد اللہ بن کیسان، عن ابیہ، عن عکرمة، عن ابن عباس، قال: قال علي: یا رسول اللہ انك قلت لي یوم احد حین اخرجت عن الشھادۃ و استشھد من استشھد: " ان الشھادۃ من ورائك قال کیف صبرك اذا خضبت ھذہ من ھذہ واھوی بیدہ الی لحیتہ و راسہ" فقال علي: اما بینت ما بینت فلیس ذلك من مواطن الصبر، ولکن ھو من مواطن البشری و الکرامة۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **الحسن الخلال ،ابو محمد الحسن بن ابي طالب محمد بن الحسن بن علی الخلال (المتوفی: 439ھ) ،"المجالس العشرۃ "، دراسة وتحقیق مجدي فتحي السید ، وطبع: دار الصحابة للتراث بطنطا مصر ، سنة 1411ھ،حدیث:75**

3۔ **معرفة الصحابة لابي نعیم الاصبھاني ، باب العین، من اسمہ علي۔ علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن ھاشم، حدیث:4418**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

43۔یا علی! ان القوم سیفتنون باموالھم، و یمنون بدینھم علی ربھم، و یتمنون رحمته، و یامنون سطوته، و یستحلون حرامه بالشبھات الکاذبة، و الاھواء الساھیة، فیستحلون الخمر بالنبیذ، و السحت بالھدیة، و الربا بالبیع۔ فقلت یا رسول اللہ، فبای المنازل انزلھم عندک؟ ابمنزلة ردة، ام بمنزلة فتنة؟ فقال بنمنزلة فتنة۔

ترجمہ: یا علی حقیقت یہ ہے کہ لوگ میرے بعد مال و دولت کی وجہ سے فتنوں میں پڑ جائیں گے اور دین اختیار کر لینے سے اللہ پر احسان جتائیں گے اس کی رحمت کی آرزوئیں تو کریں گے لیکن اس کے قہر و غلبہ کی گرفت سے بے خوف ہو جائیں گے کہ جھوٹ موٹ کے شبہوں اور غافل کر دینے والی خواہشوں کی وجہ سے حلال کو حرام کر لیں گے۔ شراب کو انگور اور خرما کا پانی کہہ کر پی لیں گے، رشوت کا نام ہدیہ رکھ کر اور سود کو خرید و فروخت قرار دے کر جائز سمجھ لیں گے۔ پھر میں نے کہا: یارسول اللہ! میں انہیں اس موقع پر کس جگہ سمجھوں اس جگہ کہ وہ مرتد ہو گئے ہیں یا اس جگہ کہ وہ فتنہ میں مبتلا ہیں تو آپ نے فرمایا کہ فتنہ کی جگہ پر۔

43۔ نہج البلاغہ، خطبہ 156

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني، باب العين، من اسمه علي، علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم، حديث: 4418**، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا ابو محمد بن حيان، ثنا محمد بن شعيب، ثنا عبد الرحمن بن سلمة، ثنا بشار بن قيراط، ثنا علي بن صالح المكي، عن محمد بن عمر بن علي بن ابي طالب، عن ابيه، عن جده علي بن ابي طالب قال: لما نزلت هذه السورة على رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا جاء نصر الله و الفتح ارسل النبي صلى الله عليه وسلم الى علي فقال: يا علي، قد جاء نصر الله و الفتح، و رايت الناس يدخلون في دين الله، و سبحان ربي و بحمده، و استغفره انه كان توابا، يا علي، انه قد كتب على المؤمنين الجهاد في الفتنة بعدي، قالوا: يا رسول الله كيف نقاتلهم و هم يقولون: قد آمنا؟ قال: على احداثهم في دينهم، و هلك المحدثون في دين الله، قال علي: يا رسول الله، انك كنت وعدتني الشهادة مخرجك الى احد، قال: اجل، فكيف صبر و اذا خضبت هذه من هذه؟ و اشار الى اللحية و راسه قال: يا رسول الله اما اذ بينت ما بينت، فليس ذلك بموطن صبر و لكنه موطن بشر و شكر، قال: اجل فاعتد للخصومة، فانك مخاصم امتي، قلت: يا رسول الله فارشدني الفلج، قال: اذا رايت قومك قد عدلوا الهوى على الراي، فاعدل الراي على الهدى، فان الهدى من الله امره و نهيه، و الاخذ بالشبهات، يستحل الخمر بالنبيذ، و السحت بالهدية، و البخس بالذكاة، و يقتل البريء ليغيظ به العامة، قال: فما هم يا رسول الله اذا فعلوا ذلك، اهل فتنة ام اهل ردة؟ قال: لا، بل اهل فتنة، و لو كانوا اهل ردة لبعث الله من يستنقذهم۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

44۔لقد کان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یاکل علی الارض ویجلس جلسۃ العبد۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے۔

44۔ نہج البلاغہ، خطبہ 160

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:شعب الایمان للبیهقي ،التاسع والثلاثون من شعب الایمان، في طیب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهات ، حدیث:5521 ، مکمل حدیث اس طرح هے: اخبرنا ابو عبد الرحمن السلمي، وابو نصر بن قتادة، انا ابو محمد یحیی بن منصور القاضي، ثنا بقیة بن الولید قال: دعاني ابراهیم بن ادهم الی طعام فاتیته فجلس هکذا وضع رجله الیسری تحت الیتیه و نصب رجله الیمنی، ووضع مرفق یده علیها قال: ثم قال: یا ابا محمد تعرف هذه الجلسة؟ قلت: لا ، قال: "هذه جلسة رسول الله صلی الله علیه وسلم، کان یجلس جلسة العبد، ویاکل اکل العبید، خذوا باسم الله" قال: فلما اکلنا، قلت لرفیقه: اخبرني عن اشد شيء مر بك منذ صحبته قال: نعم، کنا یوما صیاما، فلما کان اللیل لم یکن شيء نفطر علیه، قال: فلما اصبحنا، قلت له: یا ابا اسحاق، هل لك ان تاتي باب الرستن؟ فنکري انفسنا مع هؤلاء الحصادین قال: وذاك قال: فاتینا باب الرستن، فجاء رجل، فاکتراني بدرهم قال: قلت: صاحبي، قال: صاحبك لا حاجة لي في صاحبك، اراه ضعیفا قال: فمازلت به حتی اکتراه باربعة دوانیق قال: فحصدنا یومنا ذلك، فاخذت کراي، فاتیت السوق، فاکتریت حاجتي، وتصدقت بالباقي، فهیاته، وقربته الیه قال: فلما نظر الي، بکی، قلت: مایبکیك؟ قال: اما نحن فقد استوفینا اجورنا ، فلیت شعري اوفینا صاحبنا ام لا قال: فغضبت قال: ما یغضبك؟ اتضمن لي الا وفینا صاحبنا، ام لا قال: فاخذت الطعام فتصدقت به، فهذا اشد شيء مر بي منذ صحبتهط۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر قبول رسول الله صلی الله علیه وسلم الهدیة و ترکه الصدقة، حدیث:831

3۔ الفوائد لتمام الرازی، حدیث:460۔

4۔ ابو السری هناد بن السری بن مصعب بن ابی بکر بن شبر التمیمی الدارمی الکوفی (المتوفی:243ھ)، "کتاب الزهد"، تحقیق و تخریج: عبد الرحمن بن عبد الجبار الفریوائی ،ناشر: دار الخلفاء الکتاب الاسلامی ۔الکویت، طبع سال 1406ھ، باب التواضع، حدیث:794، انہوں نے "انما انا عبد، آکل کما یاکل العبد" کے الفاظ سے حدیث کی تخریج کی ہے،اور "یجلس جلسۃ العبد" کا ذکر نہیں کیا۔

5- انہی الفاظ کے ساتھ اس حدیث کی تخریج کی ہے: ابن المبارک، ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک بن واضح المروزی (المتوفی:181ھ)، "الزهد و الرقائق"، عبد الله بن المبارک، تحقیق و تعلیق: احمد فرید، ناشر: الدار السلفیة الاسکندریة، طبع سال 1419ھ، باب فضل ذکر الله عز وجل، حدیث:984۔

اس حدیث کے راوی: عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب القرشی، ابراہیم بن ادہم بن منصور العجلی، حبیب بن عبید الرحبی اور الحسن بن الحسن البصری رضی اللہ عنہم۔

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

45۔ (لقد کان صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کان) و یخصف بیدہ نعلہ و یرقع بیدہ ثوبہ۔
ترجمہ: آپ صلی اللہ وعلیہ و آلہ وسلم اپنے ہاتھوں اپنی جوتی کو ٹانکے لگاتے تھے اور اسی طرح اپنے ہاتھوں سے اپنے کپڑے سیتے تھے۔

45۔ نہج البلاغہ، خطبہ 160

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحیح ابن حبان، کتاب الحظر و الاباحۃ، باب التواضع و الکبر و العجب، ذکر خبر ثان یصرح بصحۃ ما ذکرناہ، حدیث: 5754، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا الحسین بن احمد بن بسطام، بالابلۃ، حدثنا حسین بن مهدي، حدثنا عبد الرزاق، اخبرنا معمر، عن الزهري، عن عروۃ، قال: قلت لعائشۃ: یا ام المؤمنین، اي شيء کان یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عندك؟ قالت: "ما یفعل احدکم في مهنۃ اهلہ، یخصف نعلہ، ویخیط ثوبہ، ویرقع دلوہ"۔ اسی طرح: کتاب التاریخ، ذکر البیان بان المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکون في، حدیث: 6533

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حدیث السیدۃ عائشۃ رضي اللہ عنها، حدیث: 24630، 24784 اور 25217، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسنادہ صحیح

3۔ مسند عبد بن حمید، من مسند الصدیقۃ عائشۃ ام المؤمنین رضي اللہ عنها، حدیث: 1485

4۔ البیهقی، ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن عبد اللہ بن موسی الخسروجردی البیهقی (المتوفی: 458ھ)، "دلائل النبوۃ"، تحقیق: عبد الرحمن محمد عثمان، ناشر: دار الفکر بیروت۔ لبنان، طبع سال 1418ھ، باب ذکر اخبار رویت في شمائلہ و اخلاقہ علی طریق الاختصار، حدیث: 276، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: شعب الایمان، التاسع و الثلاثون من شعب الایمان، فصل في التواضع، حدیث: 7949

5۔ البخاری ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم البخاري (المتوفی: 256ھ)، "الادب المفرد"، تحقیق و تعلیق: محمد فؤاد عبد الباقی، ناشر: المطبعۃ السلفیۃ و مکتبتها القاهرۃ، طبع سال 1375ھ، باب ما یعمل الرجل في بیتہ، حدیث: 557

6۔ مسند ابي یعلی الموصلي، مسند عائشۃ، حدیث: 4531، 4720 اور 4749

7۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب العین، باب المیم من اسمہ: محمد، حدیث: 6599۔

اس حدیث کے راوی: ام المؤمنین حضرت عائشۃ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

حدیث: اسنادہ صحیح بمطابق مسند احمد بن حنبل

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

46۔ (لقد کان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان) ویرکب الحمار العاری ویردف خلفہ۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بغیر پالان کے سواری پر سوار ہوتے تھے اور کسی نہ کسی کو اپنے ساتھ بٹھا بھی لیتے تھے۔

46۔ نہج البلاغہ، خطبہ 160

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الايمان، واما حديث سمرة بن جندب، حديث: 203، یہ حدیث کا ایک جزء ھے، مکمل حدیث اس طرح ھے: حدثنا ابو بكر اسماعيل بن محمد بن اسماعيل الفقيه بالري، ثنا ابو بكر محمد بن الفرج الازرق، ثنا هاشم بن القاسم، ثنا شيبان ابو معاوية، عن اشعث بن ابي الشعثاء، عن ابي بردة، عن ابي موسى، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم "يركب الحمار"، ويلبس الصوف، ويعتقل الشاة، وياتي مراعاة الضيف۔** اسی طرح: **حديث: 204،** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، وانما ذكرته في هذه المواضع لان هذه الخلال من الايمان وله شاهد ينفرد به زبان، ولم يخرجاه۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره، باب مايصلى عليه وفيه من صوف او شعر، حديث: 4118**

3۔ **مسند الطيالسي، احاديث النساء، وما اسند انس بن مالك الانصاري، الافراد، حديث: 2248**

4۔ **شعب الايمان للبيهقي، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، فصل فيمن اختار التواضع في اللباس، حديث: 5867، اسی طرح: فصل في التواضع، حديث: 7944،** اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: **دلائل النبوة، باب ذكر اخبار رويت في شمائله واخلاقه على طريق الاختصار، حديث: 278 اور 279**

5۔ **الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر صفة اخلاق رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: 734 اور 737**

6۔ **الزهد لهناد بن السري، باب التواضع، حديث: 794**

7۔ **الزهد والرقائق لابن المبارك، باب فضل ذكر الله عز وجل، حديث: 984۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ بن قیس بن سلیم الاشعری، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، ابو بردۃ بن ابی موسی الاشعری، ابراہیم بن یزید بن قیس بن الاسود النخعی، الحسن بن الحسن البصری رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح بمطابق مستدرک حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

47۔و يكون الستر على باب بيته فتكون فيه التصاوير فيقول يا فلانة ۔لاحدى ازواجه ۔ غيبيه عنى فاذا نظرت اليه ذكرت الدنيا و زخارفها۔

ترجمہ: ایک مرتبہ اپنے مکان کے دروازے ایسا پردہ دیکھ لیا جس پر تصویریں لگی ہوئی تھیں، تو ایک زوجہ سے فرمایا کہ خبر دار اسے ہٹاؤ۔ میں اس کی طرف دیکھوں گا تو دنیا اور اس کی آرائش یاد آجائے گی۔

47۔ نہج البلاغہ، خطبہ 160،

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **صحيح البخاري، كتاب الادب، باب ما يجوز من الغضب و الشدة لامر الله، حديث:5764،** مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا يسرة بن صفوان، حدثنا ابراهيم، عن الزهري، عن القاسم، عن عائشة رضي الله عنها، قالت: دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وفي البيت قرام فيه صور، فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتكه، وقالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ان من اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يصورون هذه الصور،** اسی طرح: **كتاب المظالم والغصب، باب: هل تكسر الدنان التي فيها الخمر، حديث:2367، كتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدكم: آمين والملائكة في السماء، حديث:3068، كتاب النكاح، باب هل يرجع اذا راى منكرا في الدعوة، حديث:4888، كتاب اللباس، باب ما وطئ من التصاوير، حديث:5617، كتاب اللباس، باب ما وطئ من التصاوير، حديث:5618، كتاب اللباس، باب من كره القعود على الصورة، حديث:5620۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **صحيح مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة، حديث:4028، 4030-4032** اور **4034۔**

3۔ **سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب صفة القيامة و الرقائق و الورع عن رسول الله صلى الله عليه، باب، حديث:2451۔** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **هذا حديث حسن من هذا الوجه۔**

4۔ **السنن النسائى، كتاب الزينة، باب التصاوير، حديث:5282۔**

5۔ **صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الفقر، ذكر الامر بترك الاشياء من الفضول التي تذكر الدنيا، حديث:673**

6۔ **مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، حديث:24100، 23963،** اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: **اسناده صحيح۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت ام المؤمنین عائشۃ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

حکم: حسن بمطابق ترمذی، اسنادہ صحیح بمطابق مسند احمد چونکہ یہ صحیحین کی حدیث ہے اس لیے صحیح ہے۔

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

48۔ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول: یؤتي یوم القیامة بالامام الجائر و لیس معه نصیر و لا عاذر فیلقی في جهنم فیدور في جهنم کما تدور الرحی ثم یرتبط في قعرها۔

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک ظالم حاکم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ عذر خواہی کرنے والا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، وہ اس میں اس طرح چکر کھائے گا جس طرح چکی اس کے بعد اسے قعر جہنم میں جکڑ دیا جائے گا۔

48۔ نہج البلاغہ، خطبہ 164۔

تخریج:

1 ۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **تاریخ الطبري للطبري، جلد 3، صفحة 376**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **و اني سمعت رسول الله صلی الله علیه و سلم یقول یؤتي یوم القیامة بالامام الجائر و لیس معه نصیر و لا عاذر فیلقی في جهنم فیدور في جهنم کما تدور الرحی ثم یرتطم في غمرة جهنم۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **البدایة و النهایة لابن کثیر، جلد 7، صفحة 188**

3۔ **الجمل للشیخ المفید، صفحة 100۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

49۔لیتاس صغیر کم بکبیر کم و لیراف کبیر کم بصغیر کم۔

ترجمہ: تمہارے چھوٹوں کو چاہیے کہ وہ تمہارے بڑوں کی پیروی کریں اور بڑوں کو چاہیے کہ وہ چھوٹوں سے شفقت و مہربانی سے پیش آئیں۔

49۔ نہج البلاغہ، خطبہ 166

تخریج

یہ اشارہ ہے اس حدیث:"من لم یرحم صغیرنا، ویعرف حق کبیرنا فلیس منا"، کی طرف، جس کی تخریج درج ذیل پیش کی جارہی ہے۔

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في الرحمة، حديث:4943، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة، وابن السرح، قالا: حدثنا سفيان، عن ابن ابي نجيح، عن ابن عامر، عن عبد الله بن عمرو، يرويه قال: ابن السرح، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال:"من لم يرحم صغيرنا، ويعرف حق كبيرنا فليس منا۔"

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في رحمة الصبيان، حديث:1919، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الباب عن عبد الله بن عمرو، وابي هريرة، وابن عباس، وابي امامة، : هذا حديث غريب وزربي له احاديث مناكير عن انس بن مالك وغيره-اسی طرح: 1920 اور حديث: 1921، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن غريب وحديث محمد بن اسحاق، عن عمرو بن شعيب حديث حسن صحيح، وقد روي عن عبد الله بن عمرو من غير هذا الوجه ايضا، قال بعض اهل العلم: معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم: "ليس منا" يقول: ليس من سنتنا، ليس من ادبنا، وقال علي بن المديني: قال يحيى بن سعيد: كان سفيان الثوري ينكر هذا التفسير: "ليس منا" يقول: ليس مثلنا

3۔ الادب المفرد للبخاري، باب فضل الكبير، حديث:366، 367، 369، 371، 376، اس حدیث کو بخاری نے ادب المفرد میں پانچ طرق سے جن میں سے ایک ابو ہریرہ الدوسی سے، تین طرق عبد اللہ ابن عمرو ابن عاص سے اور ایک صدی ابن عجلان بن وہب الباہلی سے مختصر لفظی اختلاف (يعرف حق كبيرنا، ويجل كبيرنا، ويوقر كبيرنا) کے ساتھ روایت کیا ہے۔

4۔ المستدرك على الصحيحين، كتاب الايمان، حديث سمرة بن جندب، حديث:208، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط مسلم فقد احتج بعبد الله بن عامر اليحصبي ولم يخرجاه۔

5۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الادب، ماذكر في الرحمة من الثواب، حديث:24838۔

6۔ مسند احمد بن حنبل، ومن مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما، حديث:6733، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح

نوٹ: یہ حدیث 28 مصادر میں اور 47 بار روایت ہوئی ہے۔

50۔فضل حرمة مسلم على الحرم كلها۔

ترجمہ:(اللہ تعالی نے) مسلمانوں کی عزت و حرمت کو تمام حرمتوں پر فضیلت عطا کی ہے۔

اس حدیث کے راوی: انس بن مالک بن ضمضم النجاری، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ ابن عمر، ابو ہریرہ، عبادۃ بن الصامت بن القیس الانصاری، محمد بن علی ابن ابی طالب، عبد اللہ ابن مسعود، جابر بن عبد اللہ الانصاری، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم

حکم: حسن بمطابق ترمذی، صحیح بمطابق مستدرک حاکم اور مسند احمد

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

50۔ نہج البلاغہ، خطبہ 167

تخریج:

1 اس حدیث کی تخریج کی ہے: **صحيح البخاري، كتاب العلم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: رب مبلغ اوعى من سامع، حديث:67**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا مسدد، قال: حدثنا بشر، قال: حدثنا ابن عون، عن ابن سيرين، عن عبد الرحمن بن ابي بكرة، عن ابيه، ذكر النبي صلى الله عليه وسلم قعد على بعيره، وامسك انسان بخطامه، او بزمامه، قال: اي يوم هذا، فسكتنا حتى ظننا انه سيسميه سوى اسمه، قال: اليس يوم النحر قلنا: بلى، قال: فاي شهر هذا، فسكتنا حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه، فقال: اليس بذي الحجة، قلنا: بلى، قال: فان دماءكم، واموالكم، واعراضكم، بينكم حرام، كحرمة يومكم هذا، في شهركم هذا، في بلدكم هذا، ليبلغ الشاهد الغائب، فان الشاهد عسى ان يبلغ من هو اوعى له منه**۔ اسی طرح: **باب: ليبلغ العلم الشاهد الغائب، حديث:104**۔ انہوں نے اس حدیث کو آٹھ طرق سے نقل کیا ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **صحيح مسلم، كتاب القسامة والمحاربين، باب تغليظ تحريم الدماء والاعراض والاموال، حديث:4383-4385**

3۔ **سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الخطبة، حديث:3055**۔

4۔ **سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في تحريم الدماء والاموال، حديث:2159**، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **وفي الباب عن ابي بكرة، وابن عباس، وجابر، وحذيم بن عمرو السعدي وهذا حديث حسن صحيح**۔ اسی طرح: **ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ومن سورة التوبة، حديث:3078**۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **هذا حديث حسن صحيح**

5۔ **مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفتن، من كره الخروج في الفتنة وتعوذ عنها، حديث:36479**۔

6۔ **المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني، كتاب الحدود، حديث:1842**۔

7۔ **المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر مناقب حجر بن عدي رضي الله عنه، حديث:6081**۔

51۔المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده۔

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

8۔ السنن الکبری للبیھقي، کتاب الجمعة، جماع ابو اب آداب الخطبة ، 50 باب : کیف یستحب ان تکون الخطبة، حدیث:5807۔

9۔ مسند احمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه، حدیث:14302، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحیح۔ اس حدیث امام احمد نے دس 10 طرق سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ 39 مصادر میں 98 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت نفیع بن الحارث بن کلدہ الثقفی، سراء بنت النبہان بن عمرو الغنویہ، عمرو بن الاحوص الجشمی رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

51۔ نہج البلاغہ، خطبہ 167

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحیح البخاري ، کتاب الایمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده، حدیث:10، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا آدم بن ابي اياس، قال: حدثنا شعبة، عن عبد الله بن ابي السفر، و اسماعيل بن ابي خالد ، عن الشعبي ، عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما ، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : **" المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه"** قال ابو عبد الله: و قال ابو معاوية۔ اسی طرح: کتاب الرقاق، باب الانتهاء عن المعاصي، حدیث:6484۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام، حدیث:161-164

3۔ سنن ابي داود، کتاب الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت؟، حدیث:2135۔

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابو اب الایمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في ان المسلم من سلم المسلمون من لسانه، حدیث:2481، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "هذا حديث حسن صحيح"

5۔ سنن النسائی، کتاب الایمان و شرائعه، صفة المسلم، حدیث:4999،

6۔ صحیح ابن حبان ، کتاب الایمان، باب فرض الایمان، ذکر اطلاق اسم الایمان علی من آمنه الناس علی انفسهم و املاکهم، حدیث:180، باب ما جاء في صفات المؤمنين ، حدیث:230 اور کتاب البر و الاحسان، باب الاخلاص و اعمال السر، ذکر بعض الخصال التي يستوجب المرء بها ما وصفناه، حدیث:400۔

52۔ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یقول: ان الجنة حفت بالمکارہ، و ان النار حفت بالشہوات۔
ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جنت ناگواریوں میں گھیر دی گئی ہے اور جہنم کو خواہشات کے گھیرے میں ڈال دیا گیا ہے۔

7۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الايمان، حديث:22، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:"قد اتفقا على اخراج طرف حديث "المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده" ولم يخرجاهذه الزيادة وهي صحيحة على شرط مسلم، وفي هذا الحديث زيادة اخرى على شرطه مما لم يخرجاها"، اسی طرح:حدیث:23-25۔
8۔ سنن الدارمي، ومن كتاب الرقاق، باب: في حفظ اليد، حديث:2671۔
9۔ مسند احمد بن حنبل، ومن مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما، حديث:6515، 68035، 6806،اسی طرح: مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، حدیث: 8915، مسند الانصار، باب مسند فضالة بن عبيد الانصاري، حديث:23840، اسی یہ حدیث مبارکہ مسند احمد میں 13 طرق سے روایت ہوئی ہے۔ اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ 45 مصادر میں اور 94 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری، ابوہریرہ، بلال بن الحارث المزنی، معاذ بن انس الجہنی الانصاری، فضالۃ بن عبید بن نافذ الانصاری، ابومالک الاشعری، کعب بن عاصم الاشعری، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، الحسن بن ابی الحسن الحسن رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

52۔ نہج البلاغہ، خطبہ 176

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب: حجبت النار بالشهوات، حديث:6487، لفظ حفت کی جگہ حجبت سے تخریج کی ہے۔ مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا اسماعيل، قال: حدثني مالك، عن ابي الزناد، عن الاعرج، عن ابي هريرة: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "حجبت النار بالشهوات، وحجبت الجنة بالمكاره"
اسی طرح، لفظ **حفت** کے ساتھ اس حدیث کی تخریج کی ہے:
2۔ صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الفقر الزهد والقناعة، ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه، حديث:719، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا احمد بن محمد بن سعيد المروزي بالبصرة، قال: اخبرنا احمد بن منيع، قال: حدثنا شبابة، قال: حدثنا ورقاء، عن ابي الزناد، عن الاعرج، عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " حفت النار بالشهوات، وحفت الجنة بالمكاره۔
3۔ مسند احمد بن حنبل، ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7521 اور 8924، اس

حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسنادہ صحیح۔

4۔ البحر الزخار المعروف بمسند البزار للبزار، باب اول حدیث ابي موسی، حدیث:2742، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وهذا الحديث قدرواه غير عمرو عن الاعمش عن ابي صالح مرسلا، ورواه حماد بن سلمة عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

5۔ مسند الشهاب القضاعي، حفت الجنة بالمكاره، حدیث:538، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: تفرد به اسحاق الفروي۔

6۔ الزهد والرقائق لابن المبارک، باب الصدقة، حدیث:637 اور باب ذكر رحمة الله تبارك وتعالى وجل وعلا، حدیث:911

7۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الزهد، باب ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام، كلام ابن مسعود رضي الله عنه، حدیث:33858

8۔ المعجم الكبير للطبراني، باب من اسمه عبد الله، عبد الله بن مسعود الهذلي، خطبة ابن مسعود، حدیث:8426

9۔ ابو داود سليمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الازدی السجستانی، (المتوفى:275ھ)، "الزهد"، تحقيق: ياسر بن ابراهيم بن محمد اور غنيم بن عباس بن غنيم، ناشر: دار المشكاة، حلوان۔ مصر، طبع سال 1414ھ، باب من خبر ابن مسعود، حدیث:151۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

53۔ان لکم نہایۃ فانتھوا الی نہایتکم۔

ترجمہ: بے شک تمہارے لیے ایک انتہا معین ہے اس کی طرف قدم آگے بڑھاؤ۔

---

53 ۔ نہج البلاغہ، خطبہ 176۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الکافي للکلیني، جلد 2، صفحة 70، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: **محمد بن یحیی، عن احمد بن محمد، عن علي بن النعمان، عن حمزة بن حمران، قال: سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول: ان مما حفظ من خطب النبي صلی الله علیه وآله انه قال: "یا ایھا الناس ان لکم معالم فانتھوا الی معالمکم وان لکم نھایة فانتھوا الی نھایتکم" الا ان المؤمن یعمل بین مخافتین: بین اجل قد مضی لا یدري ما الله صانع فیه وبین اجل قد بقي لا یدري ما الله قاض فیه، فلیاخذ العبد المؤمن من نفسه لنفسه ومن دنیاه لآخرته وفي الشیبة قبل الکبر وفي الحیاة قبل الممات، فوالذي نفس محمد بیده ما بعد الدنیا من مستعتب وما بعدها من دار الا الجنة او النار۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج ہے:

2۔ وسائل الشیعة (آل البیت) للحر العاملي، جلد 15، صفحة 218۔

3۔ بحار الانوار، للمجلسی، جلد 67، صفحة 362، اسی طرح جلد 74، صفحة 177۔

4۔ تفسیر القرطبي للقرطبي، جلد 18، صفحة 116۔

5۔ الیعقوبی، احمد ابن ابی یعقوب (المتوفی:)، "تاریخ یعقوبی"، ناشر: انتشارات علمی و فرهنگی ایران، طبع پنجم سال 1366ھ ش، جلد 2، صفحة 89۔

6۔ شعب الایمان للبیھقي، التاسع والثلاثون من شعب الایمان، فصل فیما یقول العاطس في جواب التشمیت، الحادي والسبعون من شعب الایمان وھو باب في الزھد وقصر الامل، حدیث: 10155۔

7۔ ابن ابي الدنیا، ابو بکر عبد الله بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادي الاموي القرشي (المتوفی: 281ھ)، "قصر الامل"، تحقیق محمد خیر رمضان یوسف، طبع: دار ابن حزم ببیروت، طبع سال 1417ھ، باب المبادرة بالعمل، حدیث: 186۔

اس حدیث کے راوی: حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام، حضرت ابن عباس، جابر، الحسن بن الحسن البصری رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

54۔وان لسان المؤمن من وراء قلبه. وان قلب المنافق من وراء لسانه. لان المؤمن اذا اراد ان يتكلم بكلام تدبره في نفسه، فان كان خيرا ابداه، وان كان شرا اواراه. وان المنافق يتكلم بما اتى على لسانه لا يدري ماذا له وماذا عليه۔

ترجمہ: بے شک مؤمن کی زبان ہمیشہ اس کی دل کے پیچھے ہوتی ہے اور منافق کا دل ہمیشہ اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔ اس لیے کہ جب مؤمن بات کرنا چاہتا ہے تو پہلے دل میں غور و فکر کرتا ہے اگر اسی میں بھلائی ہوتی ہے تو اس کا اظہار کرتا ہے، اگر اسی میں برائی ہوتی ہے تو اسے دل ہی میں چھپا رہنے دیتا ہے۔ لیکن منافق جو اس کے منہ میں آتا ہے اسے کہہ دیتا ہے۔ اسے اس بات کی فکر نہیں ہوتی ہے کہ میرے موافق ہے یا مخالف۔

54۔ البلاغۃ، خطبہ 176

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **محمدی الری شهری (المتوفى: معاصر)، "ميزان الحكمة"، ناشر: دار الحديث ايران، طبع اول سال 1416ھ، جلد 4، صفحة 2778** بغیر سند کے مرفوعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں، مکمل حدیث مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ اس طرح ہے: **ان لسان المؤمن وراء قلبه، فاذا اراد ان يتكلم بشيء تدبره بقلبه ثم امضاه بلسانه، وان لسان المنافق امام قلبه، فاذا هم بشيء امضاه بلسانه ولم يتدبره بقلبه۔**

حدیث کے راوی: بغیر سند

حکم: غیر معلوم

کیفیت: مرفوع منقطع

55۔ لقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: لا يستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه، ولا يستقيم قلبه حتى يستقيم لسانه۔

ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور کسی شخص کا دل درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو۔

---

55 ۔ نہج البلاغہ، خطبہ 176

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **مسند احمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه- حديث: 12982،** مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا زيد بن الحباب، قال: اخبرني علي بن مسعدة الباهلي، قال: حدثنا قتادة، عن انس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه، ولا يستقيم قلبه حتى يستقيم لسانه، ولا يدخل رجل الجنة لا يامن جاره بوائقه"** اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: **اسناده حسن**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **مسند الشهاب القضاعي، لا يستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه، حديث: 826۔**

3۔ **شعب الايمان للبيهقي، باب الدليل على ان التصديق بالقلب، حديث: 8۔**

4۔ **ابن ابی الدنیا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ)، "الصمت"، تحقيق: ابو اسحاق الحويني، ناشر: دار الكتاب العربي بيروت، طبع سال 1410ھ، باب حفظ اللسان وفضل الصمت، حديث: 9۔**

5۔ **میرزا حسین النوری (المتوفى: 1320ھ)، "مستدرک الوسائل"، مؤسسہ آل بیت قم-ایران، طبع اول سال 1407ھ، جلد 9، صفحة 31**

6۔ **بحار الانوار للمجلسي، جلد 68، صفحة 287 اور 299۔**

7۔ **الهيثمي، نور الدين (المتوفى: 807ھ)، "مجمع الزوائد و منبع الفوائد"، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت-لبنان، طبع سال 1408ھ-1988م، جلد 1، صفحة 53،** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **وعن انس بن مالك رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه ولا يستقيم قلبه حتى يستقيم لسانه ولا يدخل الجنة حتى يامن جاره بوائقه۔ رواه احمد رجال وفي اسناده على ابن مسعدة وثقه جماعة وضعفه آخرون۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو البختري اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما ہیں۔

حکم: اسنادہ حسن بمطابق مسند احمد

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

56۔ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کان یقول: یابن آدم اعمل الخیر ودع الشر فاذا انت جواد قاصد۔

ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ فرزند آدم خیر پر عمل کر اور شر کو نظر انداز کر دے تا کہ بہترین نیک کردار ور میانہ رو ہو جائے۔

57۔طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس۔

ترجمہ: خوش نصیب وہ ہے جو جسے اپنا عیب دوسروں کے عیب پر نظر کرنے سے مشغول کر لے۔

56۔نہج البلاغہ، خطبہ 176

تخریج:

1 ۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: ابن ابي جمهور محمد بن علي بن ابراهيم الاحسائي (المتوفى:880ھ)، "عوالي اللئالي"، ناشر: مطبعة سيد الشهداء قم۔ایران، طبع اول سال 1403ھ۔1938م جلد 1، صفحة 279، حديث: 112، مکمل حدیث اس طرح ہے: وقال صلى الله عليه وآله: "يابن آدم اعمل الخير ودع الشر فاذا انت جواد قاصد۔"

اس حدیث کے راوی: بغیر سند

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع منقطع

57۔نہج البلاغہ، خطبہ 176۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: مسند الشهاب القضاعي ، كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت، حديث: 579، ہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: كان الحق فيها على غيرنا وجب، وكان الموت فيها على غيرنا كتب، وكان الذين نشيع من الاموات سفر عما قليل الينا عائدون، نبوئهم اجداثهم وناكل تراثهم كانا مخلدون بعدهم، قد نسينا كل واعظة، وامنا كل جائحة، **"طوبى لمن شغله عيبه عن عيوب الناس،"** وانفق من مال اكتسبه من غير معصية وخالط اهل الفقه الحكمة، وجانب اهل الذل والمعصية، طوبى لمن ذل في نفسه وحسنت خليقته، وانفق الفضل من ماله، وامسك الفضل من قوله، ووسعته السنة ولم يعدها الى البدعة اخبرنا احمد بن محمد بن الحاج، ابنا ابو عبد الله الفضل بن عبيد الله الهاشمي، ثنا ابو محمد بكر بن سهل الدمياطي املاء، ثنا محمد بن ابي السري، ثنا عبد العزيز بن عبد الصمد، ثنا ابان بن ابي عياش، عن انس بن مالك، انه قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على ناقته الجدعاء فقال في خطبته: ايها الناس. وذكره۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ شعب الايمان للبيهقي ، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت ، الحادي والسبعون من شعب الايمان وهو باب في الزهد وقصر الامل، حديث: 10137۔

3-حلية الاولياء لابى نعيم الاصبهانى، باب: جعفر بن محمد الصادق، حديث: 3869

58۔ (طوبي لمن) بكى على خطيئته۔

ترجمہ: خوش نصیب وہ ہے جو اپنے گناہوں پر روتا رہے۔

4۔تمام الرازی ، ابو القاسم تمام بن محمد بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله بن الجنيد (المتوفى: 414ھ) ، "الفوائد"، تحقيق: حمدى عبد المجيد السلفى ،ناشر: مكتبة الرشد وشركة الرياض،سعودى عرب، طبع سوم ، 1418 ھ، 1997م، حديث:450۔

4۔ وسائل الشيعة (آل البيت) ، الحر العاملي، جلد 15 ، صفحة289، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: وسائل الشيعة (الاسلامية) ، للحر العاملي جلد 11 ، صفحة229۔

5۔ مستدرك الوسائل للميرزا النوري جلد2، صفحة378۔

6۔ بحار الانوار، العلامة المجلسي، جلد 1 ، صفحة205۔

7۔ ابن سلامة ، القاضى ابو عبد الله محمد بن سلامة القضاعى، (المتوفى:454ھ) ، "مسند الشهاب"،ناشر: موسسة الرسالة بيروت۔لبنان، طبع اول سال 1405ھ۔1985م، جلد 1 ، صفحة357-358۔

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام، حضرت ابو ہریرہ، جابر بن عبد اللہ الانصاری، سفیان بن اسید الحضرمی رضی اللہ عنہم

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

58۔ نہج البلاغہ، خطبہ 176۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: ابو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراسانى (المتوفى:220ھ)، "سنن سعيد بن منصور"، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت ۔لبنان ،طبع سال 1405 ھ، كتاب الجهاد، باب جامع الشهادة ، حديث:2708 ، مكمل حديث اس طرح هے: حدثنا سعيد قال : نا ابن عياش ، عن شرحبيل بن مسلم، عن ثوبان ، مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اشحذ سيفك، فقيل له: وما ذاك يا ابا عبد الله قال: قد قذف في قلوبكم الوهن، ونزع من قلوب عدوكم الرعب قالوا : وبم ذاك قال :بحبكم الدنيا وكراهيتكم الموت ، **"وطوبى لمن خرس لسانه ، وبكى على خطيئته"**، ووسعه بيته۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المعجم الاوسط للطبراني ، باب الالف، باب من اسمه ابراهيم، حديث:2380۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لا يروى هذا الحديث عن ثوبان الا بهذا الاسناد تفرد به عيسى۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: المعجم الصغير للطبراني، باب من اسمه ابراهيم، حديث:211

3۔ الصمت لابن ابي الدنيا ، باب حفظ اللسان وفضل الصمت، حديث:15۔

4۔ مسند الشاميين للطبراني، ما اسند شرحبيل بن مسلم بن حامد الخولاني، شرحبيل، عن ثوبان، حديث:532۔

59۔ولم یجمع بیت واحدیومئذفی الاسلام غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخدیجۃ واناثالثھما۔

ترجمہ: اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت خدیجۃ کے علاوہ کسی گھر میں اسلام موجود نہ تھا اور ان میں تیسرا میں تھا۔

5۔ شعب الایمان للبیھقي، معاني المحبة، حدیث:476۔

6۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبھانی، باب: الفضیل بن عیاض، حدیث:11713۔

7۔ الزھد لابي داود، باب: من اخبار ثوبان، حدیث:364

8۔ الزھد لابن ابي عاصم، کتاب فیه شيء من ذکر الدنیا، حدیث:31۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ثوبان بن بجدد الہاشی مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر التیمی۔ عقبہ بن عامر بن عبس الجہنی، حسان بن عطیہ المحاربی، مجاہد بن جبر المکی اور سالم بن ابی الجعد الاشجعی رضی اللہ عنہم۔

حکم: حسن لغیرہ

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

59۔ نہج البلاغہ، خطبہ 192

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: مسند أحمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، حديث العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:1734، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا يعقوب، حدثنا أبي، عن ابن إسحاق، حدثني يحيى بن أبي الأشعث، عن إسماعيل بن إياس بن عفيف الكندي، عن أبيه عن جده، قال: كنت امرأ تاجرا، فقدمت الحج، فأتيت العباس بن عبد المطلب لأبتاع منه بعض التجارة، وكان امرأ تاجرا، فو الله إني لعنده بمنى، إذ خرج رجل من خباء قريب منه، فنظر إلى الشمس فلما رآها مالت - يعني قام يصلي - قال: ثم خرجت امرأة من ذلك الخباء الذي خرج منه ذلك الرجل، فقامت خلفه تصلي، ثم خرج غلام حين راهق الحلم من ذلك الخباء، فقام معه يصلي. قال: فقلت للعباس: من هذا يا عباس؟ قال: هذا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ابن أخي، قال: فقلت: من هذه المرأة؟ قال: هذه امرأته خديجة ابنة خويلد. قال: قلت: من هذا الفتى؟ قال: هذا علي بن أبي طالب ابن عمه. قال: فقلت: فما هذا الذي يصنع؟ قال: "يصلي، وهو يزعم أنه نبي"، ولم يتبعه على أمره إلا امرأته، وابن عمه هذا الفتى، وهو يزعم "أنه سيفتح عليه كنوز كسرى، وقيصر" قال: فكان عفيف وهو ابن عم الأشعث بن قيس يقول: وأسلم بعد ذلك، فحسن إسلامه لو كان الله رزقني الإسلام يومئذ، فأكون ثالثا مع علي بن أبي طالب رضي الله عنه

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مسند ابي يعلى الموصلي، باب: مسند عفيف الكندي، حدیث:1512۔

3۔ الآحاد و المثاني لابن ابي عاصم، خديجة بنت خويلد رضي الله عنه، حدیث:2648۔

4۔ دلائل النبوة للبيهقي، باب من تقدم اسلامه من الصحابة رضي الله عنهم، حدیث:463۔

5۔ المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، من اسمه عفيف، عفيف بن معدي كرب الكندي،

60۔فقال:ھذا الشیطان ایس من عبادتہ انک تسمع ما اسمع و تری ما اری الا انک لست بنبی و لکنک وزیر۔

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا یہ شیطان ہے جو اپنے پوجے جانے سے مایوس ہو چکا ہے بیشک جو کچھ میں سنتا ہوں وہی تم بھی سنتے ہو اور جو کچھ میں دیکھتا ہوں اسی طرح وہ تم بھی دیکھتے ہو فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو لیکن وزیر ہو۔

حدیث:15016۔اسی طرح:المعجم الكبير للطبراني، باب الياء، ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن، ذكر تزويج رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة وسنها و وفاتها، حدیث:18920۔

6۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، طبقات البدريين من الانصار، تسمية النساء المسلمات و المهاجرات من قريش و الانصاريات المبايعات و غرائب نساء العرب، ذكر خديجة بنت خويلد بن اسد بن عبد العزى بن قصي، حدیث:9460۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عفیف الکندی، عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما۔

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

60۔ نہج البلاغہ، خطبہ 192۔

تخریج:

یہ حدیث مبارکہ اشارہ ہے آپ ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کی طرف جو آپ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضرت علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا اور اس کو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی کہ جس طرح ہارونؑ وزیر تھے اسی طرح علیؑ بھی رسولؐ اللہ کے وزیر ہیں:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:صحيح البخاري ، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة ، حدیث:4416، یہ اشارہ ہے: انت منی بمنزلة هارون من موسى کی طرف، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا مسدد، حدثنا يحيى، عن شعبة، عن الحكم، عن مصعب بن سعد، عن ابيه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى تبوك، و استخلف عليا، فقال: اتخلفني في الصبيان و النساء؟ قال: "الا ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون، من موسى الا انه ليس نبي بعدي"۔ اسی طرح حدیث:3706۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حدیث:6218-6221۔

3۔ سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فضل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حدیث:115 اور 121

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب، حدیث:3724، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه۔ اسی طرح: حدیث:3730، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

هذا حدیث حسن صحیح۔ اور حدیث: 3731، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه۔

5۔ صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، ذكر نفي المصطفى صلى الله عليه وسلم كون النبوة بعده الى، حديث: 6652 اور اسی طرح: كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر الوقت الذي خاطب المصطفى صلى الله عليه وسلم بهذا القول، حديث: 6936۔

6۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفضائل، فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 31436۔31440، اور كتاب المغازی، باب: ما حفظ ابو بكر في غزوة تبوك، حديث: 36326۔

7۔ مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة، مسند ابي اسحاق سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه، حديث: 1532، 1463 انہوں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اسے حدیث کو 8 طرق سے روایت کیا ہے،

8۔ مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3062، مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 14573 اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو 10 طرق سے روایت کیا ہے۔

9۔ البحر الزخار مسند البزار، ومما روى الحسن بن سعد، حديث: 736، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو 8 طرق سے روایت کیا ہے۔

10۔ مسند ابي يعلى الموصلي، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 328، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو 7 طرق سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: یہ حدیث مبارکہ مقالہ نگار کو 40 مصادر میں 134 بار ملی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت سعد بن ابی وقاص القرشی، ام المؤمنین ام سلمہ ہند بنت امیہ، علی ابن ابی طالب، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، المسور بن مخرمۃ بن نوفل القرشی، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری، سعد بن ابرہیم بن عبد الرحمن بن عوف الزہری، عامر بن سعد بن ابی وقاص، البراء بن عازب الانصاری، زید بن ارقم بن زید بن قیس الانصاری، مالک بن الحویرث بن حشیش اللیثی، محمد بن اسحاق بن یسار القرشی رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

61۔ شبهها (الصلاة) رسول الله (صلی الله علیه و آله) بالحمةتکون علی باب الرجل فهو یغتسل منها في الیوم و اللیلة خمس مرات فما عسی ان یبقی علیه من الدرن؟

ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے (نماز کو) گرم چشمہ سے تشبیہ دی ہے جو انسان کے دروازہ پر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے۔ ظاہر ہے کہ اس پر کسی قسم کی کثافت کے باقی رہ جانے کا امکان نہیں رہ جاتا ہے۔

61۔ نہج البلاغہ، خطبہ 199۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **صحیح البخاري ، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب : الصلوات الخمس کفارۃ ، حدیث:528،** مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا ابراهیم بن حمزة، قال: حدثني ابن ابي حازم، والدراوردي، عن یزید یعني ابن عبدالله بن الهاد، عن محمد بن ابراهیم، عن ابي سلمة بن عبدالرحمن، عن ابي هریرة، انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ارایتم لو ان نهرا بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمسا، ما تقول: ذلك یبقي من درنه" قالوا: لا یبقي من درنه شیئا، قال: "فذلك مثل الصلوات الخمس، یمحو الله به الخطایا۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب المشي الی الصلاۃ تمحی به الخطایا، حدیث:1521-1523۔**

3۔ **سنن الترمذي الجامع الصحیح، ابواب الامثال عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب مثل الصلوات الخمس، حدیث:2868،** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **هذا حدیث حسن صحیح۔**

4۔ **سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، فضل الصلوات الخمس - حدیث:463۔**

5۔ **صحیح ابن حبان ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلوات الخمس ، ذکر تمثیل النبی صلی اللہ علیه وسلم مصلی الصلوات الخمس بالمغتسل فی نهر جار ، حدیث: 1721، ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر تفرد به الاعمش، حدیث:1722**

6۔ **سنن الدارمي، کتاب الصلاۃ، باب في فضل الصلوات، حدیث:1215۔**

7۔ **مصنف ابن ابي شیبة، کتاب صلاۃ التطوع و الامامة و ابواب متفرقة، فیما یکفر به الذنوب، حدیث:7533، 7534، 7537، 7538** اور **7351۔**

8۔ **السنن الکبری للبیهقي ، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب فضل الجماعة و العذر بترکها، باب ما جاء في فضل المشي الی المسجد للصلاۃ، حدیث:4971-4972۔**

9۔ **مسند احمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، مسند ابي هریرة رضي الله عنه - حدیث:8908** اور **9653،**

اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: **اسناده صحیح**

10۔ **المعجم الکبیر للطبراني، باب الصاد، ما اسند ابو امامة، عفیر بن معدان، حدیث:7684۔**

11۔ **شعب الایمان للبیهقي، فصل في الصلوات و ما في ادائهن من الکفارات، حدیث:2680۔**

62۔لکل غادر لواءیعرف بہ یوم القیامۃ۔

ترجمہ: ہر غدا کے ہاتھ میں قیامت کے دن ایک پرچم ہو گا جس کے ذریعے اسے پہچان لیا جائے گا۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص القرشی رضی اللہ عنہما

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

62۔ نہج البلاغہ، خطبہ 200

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري ، كتاب الجزية، باب اثم الغادر للبر والفاجر حديث: 3030، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو الوليد، حدثنا شعبة، عن سليمان الاعمش، عن ابي وائل، عن عبد الله، وعن ثابت، عن انس، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: " لكل غادر لواء يوم القيامة، قال احدهما: ينصب، وقال الآخر: يرى يوم القيامة، يعرف به۔ اسی طرح: 3031، كتاب الحيل، باب اذا غصب جارية فزعم انها ماتت، حديث: 6583۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم الغدر، حديث: 3352، 3354-3359۔

3۔ سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب الوفاء بالبيعة، حديث: 2870 اور 2871۔

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء ان لكل غادر لواء يوم القيامة، حديث: 1548، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن صحيح۔

5۔ صحيح ابن حبان، كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر الاخبار بان كل غادر ينصب له في القيامة لواء يعرف، حديث: 7449۔

6۔ مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الجهاد، باب السنة في توجيه البعث، حديث: 5229، 5234-5239، 5237-5242۔

7۔ سنن الدارمي، ومن كتاب البيوع، باب: في الغدر، حديث: 2499

8۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الجهاد، الغدر في الامان، حديث: 32752۔32756 اور 32758

9۔ السنن الكبرى للنسائي، كتاب السير، باب: الغدر، حديث: 8465 اور 8468۔

10۔ مسند احمد بن حنبل ، ومن مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، حديث: 3900، 3959، 4402، 4401، باب: مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، حديث: 5457، 5968، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ،حديث: 11242 اور 11559، 11365 ، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه، حديث: 12457 اور 13791۔ ان تمام طرق میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

نوٹ: یہ حدیث 38 مصادر میں 122 بار روایت ہوئی ہے۔

63۔ املكوا عني هذا الغلام لا يهدني ، فانني انفس بهذين (يعني الحسن و الحسين عليهما السلام) على الموت لئلاينقطع بهما نسل رسول الله صلى الله عليه و آله۔

ترجمہ: دیکھو! اس فرزند کو روک لو کہیں اس کا صدمہ مجھے بے حال نہ کر دے۔ میں ان دونوں یعنی حسن اور حسین علیہم السلام کو موت کے مقابلے میں زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے مر جانے سے نسل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منقطع ہو جائے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک النضر بن ضمضم النجاری، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب القرشی، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی، ام المؤمنین حضرت عائشہ بنت ابی بکر، سعد بن مالک بن سنان الانصاری، عمرو بن الحمق بن الکاہن الخزاعی رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

63۔ نہج البلاغہ، خطبہ 207،

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مناقب ابي محمد الحسن بن علي بن ابي طالب و الحسين، حديث: 3785، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا سفيان بن وكيع، وعبد بن حميد، قالا: حدثنا خالد بن مخلد قال: حدثنا موسى بن يعقوب الزمعي، عن عبد الله بن ابي بكر بن زيد بن المهاجر قال: اخبرني مسلم بن ابي سهل النبال قال: اخبرني الحسن بن اسامة بن زيد قال: اخبرني ابي اسامة بن زيد، قال: طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على شيء لا ادري ما هو، فلما فرغت من حاجتي. قلت: ما هذا الذي انت مشتمل عليه؟ فكشفه فاذا حسن وحسن على وركيه، فقال: "هذان ابناي و ابنا ابنتي، اللهم اني احبهما فاحبهما و احب من يحبهما ۔ " اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن غريب۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح ابن حبان، كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليهو سلم للحسين بن علي بالمحبة، حديث: 7077۔

3۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ومن مناقب الحسن و الحسين ابني بنت رسول الله صلى الله عليه، حديث: 4722، اس حدیث کے راویوں کے بارے میں لکھتے ہیں: محمد بن موسى هذا هو ابن مشمول مديني ثقة، وعون هذا هو ابن محمد بن عبيد الله بن ابي رافع، هو و ابوه ثقتان، و ام جعفر هي ابنة القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق وجدتها اسماء بنت ابي بكر الصديق رضي الله عنهم وكلهم اشراف ثقات۔ اسی طرح حديث: 4724، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔

4۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفضائل، ما جاء في الحسن و الحسين رضي الله عنهما، حديث: 31544

64۔ ولقد كذب على رسول الله صلى الله عليه وآله على عهده حتى قام خطيبا فقال: "من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار۔"

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے عہد میں جھوٹ بولا گیا تھا یہاں تک کہ آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں پائے گا۔

5۔ مسند ابن ابي شيبة، مارواه اسامة بن زيد رضي الله عنه، حديث:163۔

6۔ المعجم الصغير للطبراني، من اسمه علي، حديث:552۔

اس حدیث کے راوی: حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل الکلبی، زید بن اسامہ، بن حارثہ بن شراحیل الکلبی، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی رضی اللہ عنہم

حکم: حسن غریب بمطابق ترمذی، صحیح بمطابق حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

64۔ نہج لبلاغۃ، خطبہ 210

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب ما يكره من النياحة على الميت، حديث:1291، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو نعيم، حدثنا سعيد بن عبيد، عن علي بن ربيعة، عن المغيرة رضي الله عنه، قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: "ان كذبا علي ليس ككذب على احد، من كذب علي متعمدا، فليتبوا مقعده من النار۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح مسلم، باب في التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى، حديث:2-6

3۔ سنن ابي داود، كتاب العلم، باب في التشديد في الكذب على رسول الله صلى الله عليه، حديث:3651۔

4۔ سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه، حديث:30-37۔

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في تعظيم الكذب على رسول الله صلى الله، حديث:2659، 2660 اس کے بارے میں امام الترمذی لکھتے ہیں: وفي الباب عن ابي بكر، وعمر، وعثمان، والزبير، وسعيد بن زيد وعبد الله بن عمرو، وانس وجابر، وابن عباس، وابي سعيد، وعمرو بن عبسة، وعقبة بن عامر، ومعاوية، وبريدة، وابي موسى، وابي امامة، وعبد الله بن عمر، والمنقع، واوس الثقفي۔حديث علي حديث حسن صحيح، قال عبد الرحمن بن مهدي: منصور بن المعتمر اثبت اهل الكوفة وقال وكيع: لم يكذب ربعي بن حراش في الاسلام كذبةاور اسی طرح: حديث:2661، اس کے بارے میں امام الترمذی لکھتے ہیں:هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه،

6۔ سنن الدارمي، باب اتقاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:245 ، 246، 252، 250، 249، 248اور 616۔

7۔ المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني، كتاب العلم، باب الترهيب من الكذب و التحذير من الكذب على رسول الله، حديث:3163اور 3169،3164۔

8۔ صحيح ابن حبان، ذكر ايجاب دخول النار لمتعمد الكذب على رسول الله صلى الله، حديث:31، اسی طرح: كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ذكر البيان بان الشيطان قديعقد على مواضع الوضوء من المسلم عقدا كعقده عليقافية راسه عند النوم، حديث:1049، كتاب اللباس و آدابه، ذكر تحريم الله جل وعلا لبس الحرير في الجنة على من لبسه فی الدنيا من الرجال، حديث:5445۔

9۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الايمان، واما حديث اشعث بن جابر، حديث:259،اور اسی طرح: كتاب العلم، ومنهم يحيى بن ابي المطاع القرشي، حديث:384، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر مناقب عتبة بن غزوان الذي بصر البصرة، حديث:5217، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر مناقب خالد بن عرفطة رضي الله عنه، حديث:5299۔

10۔ مسند احمد بن حنبل، مسند ابی سعيد الخدری رجی اللہ عنه، حديث:11342، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه، حديث:11881، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو 30 طرق سے روایت کیا ہے، طوالت کی وجہ سے صرف دو حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں۔ ان تمام طرق میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح

نوٹ: نوٹ یہ حدیث 44 مصادر میں 273 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر الثقفی، ابو ہریرہ، سعد بن مالک بن سنان الانصاری، عمرو بن شر جیل الہمدانی، قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری، عمر بن الخطاب القرشی، ابو بکر عبد اللہ بن عثمان بن نفیل القرشی التیمی، براء بن عازب الانصاری، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، عقبہ بن عامر بن عبس الجہنی، زید بن ارقم بن زید بن قیس الانصاری، ابو قتادہ الانصاری السلمی، عتبہ بن غزوان بن جابر المازنی، صہیب بن سنان بن خالد الرومی، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب القرشی، الزبیر بن العوام بن خویلد الاسدی، علی بن ابی طالب القرشی، الحسن بن الحسن البصری، سعید بن جبیر بن ہشام الاسدی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، خالد بن عرفطہ بن ابرہتہ القضاعی، بریدۃ بن الحصیب بن عبد اللہ الاسلمی، عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ القرشی، عمار بن یاسر العنسی، طارق بن اشیم بن مسعود الاشجعی، طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو القرشی، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی اور عمران بن حصین بن عبید الخزاعی رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح متواتر

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

الباب الرابع: احاديث المکتوبات و الرسائل

Chapter-IV Ahaadith of Letters

1۔ و لقد قال لی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلم: انی لا اتخوف علی امتی مؤمنا و لا مشر کا۔ فاما المؤمن، فیحجزہ ایمانہ، و اما المشرک، فیقمعہ کفرہ۔ و لکن اتخوف علیکم منافقا علیم اللسان، یقول ماتعرفون، و یعمل ماتنکرون۔

ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مجھے فرمایا ہے کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ کسی مؤمن سے ڈر ہے اور نہ ہی کسی مشرک سے۔ مؤمن کو اللہ اس کے ایمان کی بنا پر برائی سے روک دیگا اور مشرک کو اس کے شرک کی بنا پر مغلوب کر دے گا۔ سارا خطرہ ان لوگوں سے ہے، جو زبان کے عالم ہوں اور دل کے منافق، کہتے وہی ہیں جو تم سب پہچانتے ہو اور کرتے وہی ہیں جسے تم برا سمجھتے ہو۔

1۔ الشریف الرضی محمد (المتوفی 404): "نہج البلاغہ" تحقیق و حواشی شیخ محمد عبدہ، ناشر: المطبعۃ الرحمانیۃ مصر بدون سال، مکتوب 27۔

تخریج

1 ۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الطبرانی ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی، (المتوفی: 360ھ)، "المعجم الاوسط"، تحقیق: طارق بن عوض اللہ بن محمد، عبد المحسن ابراهیم الحسینی، ناشر: دار الحرمین القاهرۃ۔ مصر، طبع سال 1415ھ، باب العین، باب المیم من اسمه: محمد، حدیث: 7194 مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن یحیی، ثنا سهل بن عثمان، ثنا عباد بن بشر، ثنا ابو اسحاق، عن الحارث، عن علي قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "اني لا اتخوف علي امتي مؤمنا و لا مشر کا، اما المؤمن فیحجزہ ایمانه، و اما المشرك فیقمعه کفره، و لکني اتخوف علیهم منافقا، عالم اللسان، یقول ما یعرفون، و یعمل ما ینکرون"۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لم یرو هذا الحدیث عن ابي اسحاق الا عباد بن بشر، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: "المعجم الصغیر"، ناشر: دار الکتب العلمیة بیروت، طبع سال 1403ھ، حدیث: 1021، اسی طرح "المعجم الکبیر"، تحقیق حمدی عبد المجید السلفی، ناشر: مکتبة العلوم و الحکم، عراق، طبع سال 1404ھ، باب من اسمه عبد اللہ من اسمه عفیف، عبد اللہ بن بریدة، حدیث: 15405، 15405

اسی طرح مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن حجر احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي العسقلاني (المتوفی: 852ھ)، "المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية"، داري العاصمة، و الغيث بالرياض، طبع سال 1419ھ، کتاب الایمان و التوحید، باب التحذیر من البدع، حدیث: 3045، 3046،

2۔خصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ علیہ بسبعین تکبیرۃ عند صلاتہ علیہ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس (حضرت حمزہ) کے جنازہ کی نماز میں ستر تکبیریں کہی ہیں۔

3۔ ابن حنبل ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشيباني المروزي البغدادي (المتوفی: 241ھ) ، "مسند الامام احمد" تحقیق حمزۃ احمد الزین، دار الحدیث القاھرہ، الطبعۃ الاولی 1995م، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، مسند الخلفاء الراشدین، اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، حدیث:143، 310، اس میں صرف: "ان اخوف ما اخاف علي امتي کل منافق علیم اللسان"۔اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسنادہ صحیح۔

4۔ البيهقي ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسى الخسروجردی (المتوفی:458ھ) ، "شعب الایمان"، تحقیق محمد السعید بسیوني زغلول، ناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔لبنان، طبع سال 1410ھ، حدیث :1725۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

حکم: اسنادہ صحیح بمطابق مسند احمد

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

2۔ نہج البلاغہ، مکتوب 28

تخریج

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:القزويني ابن ماجہ ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ (المتوفی: 273ھ)، "سنن ابن ماجہ" ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م، کتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاۃ علی الشھداء و دفنھم، حدیث:1508، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن عبداللہ بن نمیر قال: حدثنا أبو بکر بن عیاش، عن یزید بن أبي زیاد، عن مقسم، عن ابن عباس، قال: أتي بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم أحد، فجعل "یصلي علی عشرۃ عشرۃ، وحمزۃ ھو کما ھو، یرفعون وھو کما ھو موضوع۔

اسی طرح مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابو بکر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفی: 211ھ)، "مصنف عبد الرزاق"، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمي، طبع: المکتب الاسلامي ببیروت، طبع سال 1403ھ، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشھید و غسلہ - حدیث:6444، مکمل حدیث اس طرح ھے: عبد الرزاق، عن ابن عیینۃ، عن عطاء بن السائب، عن الشعبي قال: "صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمزۃ یوم احد سبعین صلاۃ، کلما اتي برجل صلی علیہ"، وحمزۃ موضوع یصلی علیہ معہ۔

3۔ الامام الحاكم ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نعيم الضبي الطهماني النيسابوري (المتوفی: 405ھ)، "المستدرک علی الصحیحین"، تحقیق و تقدیم: ڈاکٹر محمد، ناشر: دار الفکر، للطباعۃ و النشر و التوزیع، طبع اول 2002م، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضي اللہ عنھم، ھذہ أحادیث ترکھا في الإملاء، حدیث:4847

3۔استشهد شهيدنا قيل سيد الشهداء (حمزة سيد الشهداء)

ترجمہ: جب ہمارا کوئی شہید ہوا ہے تو اسے (حضرت حمزہؓ کو) سید الشہدا کہا گیا ہے۔

4۔ ابن ابي شيبة ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة ابراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: 235ه): "مصنف ابن ابي شيبة" تحقيق وتعليق سعيد محمد اللحام ، ناشر:دار الفكر ببيروت ، طبع سال 1409ھ، كتاب المغازي، باب:هذاما حفظ ابو بكر في احدو ما جاء فيها، حديث:36099

5۔ الدارقطني، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي الدارقطني البغدادي (المتوفى: 385 ه) ، "سنن الدارقطني "،تصحيح وتخريج :عبد الله هاشم المدنى ، ناشر: شركة الطباعة الفنية المتحدة المدينة المنورة، طبع سال 1386ھ، كتاب السير، حديث:3687

6۔ البيهقي ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسى الخسروجردي (المتوفى:458ه) ، "السنن الكبرى" كتاب الجنائز، جماع ابواب الشهيد و من يصلي؟

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ ابن عباس اور الشعبی عامر بن شراحیل رضی اللہ عنہما

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

3۔ نہج البلاغہ، مکتوب 28۔

تخریج

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الامام الحاكم ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نعيم الضبي الطهماني النيسابوري (المتوفى: 405ه)، "المستدرك على الصحيحين"، تحقيق و تقديم: ڈاکٹر محمد، ناشر: دار الفكر، للطباعة و النشر و التوزيع، طبع اول 2002م، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، باب: ذكر اسلام حمزة بن عبد المطلب، حديث: 4947، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني ابو علي الحافظ، انا احمد بن محمد بن عمر بن بسطام المروزي، ثنا احمد بن سيار، و محمد بن الليث، قالا: ثنا رافع بن اشرس المروزي، ثنا حفيد الصفار، عن ابراهيم الصايغ، عن عطاء، عن جابر رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "سيد الشهداء حمزة بن عبد المطلب، ورجل قال الى امام جائر فامره و نهاه فقتله " ۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: و قال الحاكم :صحيح الاسناد ، و لم يخرجاه۔ اسی طرح حدیث: 4963، اس حدیث کے بارے میں بھی لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح الاسناد، و لم يخرجاه۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابو نعيم احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الاصبهاني (المتوفى: 430ه)، "مسند ابي حنيفة"، حديث: 255۔

3۔ الطبرانی نے المعجم الاوسط، باب العين، من اسمه علي ، حديث: 4174 ، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: المعجم الكبير، باب من اسمه حمزة، حمزة بن عبد المطلب بن عبد مناف ، حديث: 2957۔

4۔الطيار في الجنة و ذو الجناحين۔

ترجمہ: جب ہمارے آدمی کے ہاتھ کاٹے گئے تو اسے جنت میں طیار اور ذوالجناحین بنایا گیا۔

4۔ الکلینی، محمد یعقوب کلینی: "اصول الکافی" دار الکتب اسلامیه تهران طبع چهارم سال 1365ھ ش، جلد 8، ص 49-50،

اس حدیث کے روای: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام، حضرت جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح بمطابق مسدرک حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

4۔ نہج البلاغہ، مکتوب 28۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک (المتوفی: 279ھ)، "الجامع الصحيح، المشهور باسم سنن الترمذي"، "ناشر: دار الفكر، بيروت۔لبنان، طبع سال 2000م، ابو اب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مناقب جعفر بن ابي طالب اخي علي رضي الله عنه، حديث: 2763، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا علي بن حجر قال: اخبرنا عبد الله بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن، عن ابيه، عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "رايت جعفرا يطير في الجنة مع الملائكة"، اس حدیث کے بارے میں ترمذی لکھتے ہیں: هذا حديث غريب من حديث ابي هريرة لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن جعفر، وقد ضعفه يحيى بن معين وغيره، وعبد الله بن جعفر هو والد علي بن المديني، وفي الباب عن ابن عباس۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن حبان ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التميمي البستي (354ھ)، "الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان"، ترتيب الامير م علاء الدين على بن بلبان الفارسي، طبع الاولى 1417ھ بمطابق 1996م دار لفكر بيروت لبنان، كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر رؤية المصطفى صلى الله عليه وسلم جعفرا يطير في الجنة، حديث: 7056۔

3۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر اسلام حمزة بن عبد المطلب، حديث: 4953، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے: باب ذکر مناقب جعفر بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم، حديث: 4999، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه، حديث: 501، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه۔

4۔ المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، جعفر بن ابي طالب، حديث: 1466-1468 اور 1473 اسی طرح انہوں نے تخریج کی ہے: المعجم الاوسط، باب العين، باب الميم من اسمه: محمد، حديث: 6659

5۔ ابن ابی الدنیا، ابو بکر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى:

5۔مناasدالله (حمزة اسد الله)

ترجمہ: ہم میں سے اسد اللہ ہے (یعنی حمزہ اسد اللہ ہیں

281ھ)، "صفة الجنة وما اعدة الله لاهلها من النعم"، تحقیق: طارق الطنطاوی، ناشر: مكتبة القرآن القاهرة مصر، بدون تاریخ، باب طعام اهل الجنة، حدیث:100

6۔ الاصفهانی ابو نعیم احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مهران الاصبهانی (المتوفی: 430ھ)، "دلائل النبوة"، ناشر: دار الوعي حلب۔ بدون تحقیق وبدون تاریخ، ذکر ما جری من الدلائل في غزوة مؤتة، حدیث:442

اس حدیث کے روای: حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی، عاصم بن عمر بن قتادۃ بن النعمان الانصاری اور محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح الاسناد بمطابق مستدرک حاکم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

5۔ نہج البلاغہ، مکتوب 28۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذکر اسلام حمزة بن عبد المطلب، حدیث:4944، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو عبد الله محمد بن محمد، ثنا الحسن بن الجهم، ثنا الحسين بن الفرج، ثنا محمد بن عمر، عن شيوخه، قالوا: لما اصيب حمزة جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لن اصاب بمثلك ابدا، ثم قال لفاطمة و لعمته صفية رضي الله عنهما: ابشرا اتاني جبريل عليه الصلاة و السلام، فاخبرني ان حمزة مكتوب في اهل السماوات حمزة بن عبد المطلب اسد الله و اسد رسوله" اسی طرح حدیث: 4961 اور 4962، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: ههذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفضائل، فضل حمزة بن عبد المطلب اسد الله رضي الله عنه، حدیث:31570

3۔ المعجم الكبير للطبراني، باب من اسمه حمزة، حمزة بن عبد المطلب بن عبد مناف، وآخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين حمزة وبين، حدیث: 2951-2952۔

4۔ البیهقی، ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن عبد الله بن موسی الخسروجردی البیهقی (المتوفی:458ھ)، "دلائل النبوة"، تحقیق: عبد الرحمن محمد عثمان، ناشر: دار الفکر بیروت۔لبنان، طبع سال 1418ھ، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه على القتال يوم، حدیث: 1093 اور 1094

5۔ ابن سعد ابو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230 ھ): "الطبقات الكبرى"، بتحقيق احسان عباس، ناشر: دار للطباعة والنشربيروت لبنان، طبع: سال 1398 ھ، غزوة بدر، حدیث:1472 اسی طرح: طبقات البدريين من المهاجرين، الطبقة الأولى على السابقة في الإسلام ممن شهد بدرا، حمزة بن عبد المطلب، حدیث:2533

6۔مناسیدا شباب اهل الجنة (يعني: الحسن و الحسين سيدا شباب اهل الجنة)

ترجمہ: ہم میں سے جنت کے جوانان کے سردار ہیں۔(حسن اور حسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سرادر ہیں۔)

6۔ الاصفهاني ابو نعيم احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الاصبهاني (المتوفى:430ھ)، "معرفة الصحابة"، تحقيق عادل بن يوسف العزازي، طبع: دار الوطن بالرياض، طبع سال 1419ھ، باب الحاء، من اسمه الحسن، حمزة بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبدمناف، حديث:1711۔

اس حدیث کے روای: حضرت جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی الانصاری، عمیر بن اسحاق القرشی، علی بن ابی طالب، محمد بن السائب بن بشر الکلبی اور عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث القرشی رضی اللہ عنہم ہیں

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

6۔ نہج البلاغہ، مکتوب 28۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن يزيد بن ماجه القزويني (المتوفى: 273ھ)، "سنن ابن ماجه" ناشر: دار الفكر، بيروت۔لبنان، طبع سال 2000م، كتاب السنة، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فضل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 118 مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن موسى الواسطي قال: حدثنا المعلى بن عبد الرحمن قال: حدثنا ابن ابي ذئب، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم": الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة، و ابوهما خير منهما۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك (المتوفى: 279ھ)، "الجامع الصحيح، المشهور باسم سنن الترمذي"، "ناشر: دار الفكر، بيروت۔لبنان، طبع سال 2000م، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مناقب ابي محمد الحسن بن علي بن ابي طالب و الحسين، حديث:3768، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن صحيح

3۔ صحيح ابن حبان، كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر البيان بان سبطي المصطفى صلى الله عليه وسلم يكونان في الجنة سيدا شباب اهلالجنة ماخلا ابنى الخالة، حديث:6968۔

4۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، و من مناقب الحسن و الحسين ابني بنت رسول الله صلى الله عليه، حديث:4849، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "هذا حديث قد صح من اوجه كثيرة، و انا اتعجب انهما لم يخرجاه، 4840، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح بهذه الزيادة، و لم يخرجاه و شاهده، اسی طرح حدیث:4841۔

5۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفضائل، ما جاء في الحسن و الحسين رضي الله عنهما، حديث:31538، 31539، 31541

7۔منکم الصبیۃ النار (عقبۃ بن ابی معیط)۔

ترجمہ: تمہارے جہنمی لڑکے ہیں (یعنی عقبہ ابن ابی معیط جہنمی لڑکا ہے)

6۔ مسند احمد بن حنبل ، ومن مسند بني هاشم، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث:11537، 10941، 11561، 11716، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

7۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:368، 2230، 4429، 5312، 5748، 5748 اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے المعجم الكبير میں: باب الحاء، حسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه، بقية اخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما، حديث:2598-2618۔

نوٹ: یہ حدیث اہل سنت کے 27 کتابوں میں 104 مرتبہ روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، سعد بن مالک بن سنان الانصاری، علی ابن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی، ابو ہریرہ، المسور بن مخرمہ بن نوفل القرشی، حسین بن علی بن ابی طالب، عمر بن الخطاب، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخزرجی، قرۃ بن ایاس بن ہلال المزنی، اسامۃ بن زید بن حارثہ بن شراحیل الکلبی، مالک بن الحویرث بن حشیش اللیثی، مسلم بن یسار المصری، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب اور انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

7۔ نہج البلاغہ، مکتوب 28

تخریج

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: ابو داود سليمان بن الاشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الازدى السجستانى (المتوفى: 275ھ) "سنن ابی داود"، ناشر: دار الفكر، بيروت۔لبنان، طبع سال 2000م، كتاب الجهاد، باب في قتل الاسير صبرا، حديث:2686 مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا علي بن الحسين الرقي، قال: حدثنا عبد الله بن جعفر الرقي، قال: اخبرني عبيد الله بن عمرو، عن زيد بن ابي انيسة، عن عمرو بن مرة، عن ابراهيم، قال: اراد الضحاك بن قيس ان يستعمل مسروقا فقال له عمارة بن عقبة: اتستعمل رجلا من بقايا قتلة عثمان؟ فقال له مسروق: حدثنا عبد الله بن مسعود وكان في انفسنا موثوق الحديث، ان النبي صلى الله عليه وسلم لما اراد قتل ابيك قال: "من للصبية؟" قال: النار، فقد رضيت لك ما رضي لك رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الجهاد، واما حديث عبد الله بن يزيد الانصاري، حديث:4619، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔

8۔ منا خیر النساء العالمین (فاطمۃ خیر النساء العالمین)۔

ترجمہ: ہم میں سیدۃ نساء العالمین ہے۔

3۔ عبد الرزاق، ابو بکر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليمانی الصنعانی (المتوفی: 211ھ)، "مصنف عبد الرزاق"، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی، طبع: المكتب الاسلامي بيروت ۔لبنان، طبع سال 1403ھ، کتاب الجهاد، باب قتل اهل الشرك صبرا وفداء الاسرى، حدیث: 9108، 9112، اور كتاب المغازي، من اسر النبي صلى الله عليه وسلم من اهل بدر، حدیث: 9426۔

4۔ الطحاوی، ابو جعفر حمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملک بن سلمة الازدی الحجری المصری (المتوفی: 321ھ)، "شرح مشکل الآثار"، تحقیق شعیب الارناؤوط، ناشر: مؤسسة الرسالة بیروت، طبع سال 1415ھ، باب بيان مشكل ماروي عن رسول الله صلى الله عليه، حدیث: 3884۔

5۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، باب من اسمه ابراهيم، حدیث: 3014 اور 3071 اسی طرح المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، مقسم عن ابن عباس، حدیث: 11943۔

6۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب قسم الفيء والغنيمة، جماع ابواب تفريق القسم، باب ما جاء في قتل من راى الامام منهم، حدیث: 12025، اسی طرح: كتاب السير، جماع ابواب السير، باب ما يفعله بالرجال البالغين منهم، حدیث: 16766 اور 16767۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: السنن الصغیر میں کتاب السير، باب ما يفعل بالرجال البالغين من اهل الحرب بعد الاسر وقبله، حدیث: 2827۔

اس حدیث کے راوی: *حضرت عبد اللہ بن مسعو بن غافل الہذلی، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، محمد بن اسحاق بن یسار القرشی رضی اللہ عنہم ہیں۔*

حکم: *صحیح*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

8۔ *نہج البلاغہ، مکتوب 28۔*

تخریج

1۔ *اس حدیث کی تخریج کی ہے:* البخاری ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهيم البخاري (المتوفی: 256ھ) "الجامع الصحيح المسند من احاديث رسول الله وسننه وايامه المشهور بصحيح البخاری" ناشر: دار الفكر، بيروت ۔لبنان، طبع سال 2000م، كتاب المناقب، باب مناقب فاطمة عليها السلام وقال النبي صلى الله عليه وسلم: "فاطمة سيدة نساء اهل الجنة" اسی طرح: باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم، ومنقبة فاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم: "فاطمة سيدة نساء اهل الجنة" *یہاں پر امام بخاریؒ نے اسی حدیث کو بطور باب ذکر کیا ہے کوئی حدیث نمبر نہیں ہے لیکن انہوں نے،* كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، حدیث: 3623 اور 3624 *میں اس طرح بیان کیا ہے:* حدثنا ابو نعيم، حدثنا زكرياء، عن فراس، عن عامر الشعبي، عن مسروق، عن عائشة رضي الله عنها، قالت: اقبلت فاطمة تمشي كان مشيتها مشي النبي صلى الله عليه وسلم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "

مرحبا بابنتي " ثم اجلسها عن يمينه ، او عن شماله ، ثم اسر اليها حديثا فبكت ، فقلت لها : لم تبكين ؟ ثم اسر اليها حديثافضحكت ، فقلت : ما رايت كاليوم فرحا اقرب من حزن ، فسالتها عما قال : فقالت : ما كنت لافشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حتى قبض النبي صلى الله عليه وسلم ، فسالتها فقالت : اسر الي : " ان جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة ، وانه عارضني العام مرتين ، ولا اراه الا حضر اجلي ، وانك اول اهل بيتي لحاقا بي " . فبكيت ، فقال : " اما ترضين ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة ، او نساء المؤمنين " فضحكت لذلك۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح ، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب حديث:3783 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه الا من حديث اسرائيل۔

3۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم ، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم ، ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث:4780، اسی طرح حدیث:4781، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:هذا حديث صحيح الاسناد ، ولم يخرجاه، اور حدیث: 4800، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:هذا حديث صحيح الاسناد ، ولم يخرجاه هكذا، اور حدیث: 4792، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:هذا حديث صحيح الاسناد ، ولم يخرجاه اور هذا حديث صحيح الاسناد ، ولم يخرجاه۔ انما تفرد مسلم باخراج حديث ابي موسى ، عن النبي صلى الله عليه وسلم : خير نساء العالمين اربع۔

4۔ مصنف ابن ابي شيبة ، كتاب الفضائل ، ما ذكر في فضل فاطمة رضي الله عنها ابنة رسول الله ، حديث:31633۔

5۔ السنن الكبرى للنسائي ، كتاب المواعظ ، الملائكة ، حديث:11480۔

6۔ مسند احمد بن حنبل ، ومن مسند بني هاشم ، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ، حديث:11561، 11695، اسی طرح : مسند الانصار ، حديث حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث:23222۔ اس حدیث کے بسرے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل ، فضائل فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث:1285۔

7۔ صحيح ابن حبان ، كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ، ذكر فاطمة الزهراء ابنة المصطفى صلى الله عليه وسلم ورضي عنها وقد فعل ، حديث:6960-6961

8۔ المعجم الكبير للطبراني ، باب الياء ، ما انتهى الينا من مسند النساء اللاتي روين عن رسول الله ، ومن مناقب فاطمة رضي الله عنها ، حديث:18823

9۔ جامع البيان في تفسير القرآن للطبري ، سورة آل عمران مدنية ، القول في تاويل قوله تعالى : واذ قالت الملائكة يا مريم ، حديث:6410۔

10۔ معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني ، باب : الكنى ، بدانا بذكر فاطمة رضي الله عنها ، حديث:6700 اور الكنى ، خديجة بنت خويلد بن اسد ، حديث:6742۔

11۔ مصنف ابن ابي شيبة ، كتاب الفضائل ، ما ذكر في فضل فاطمة رضي الله عنها ابنة رسول الله ، حديث:31635۔

نوٹ: یہ حدیث لفظی اختلاف کے ساتھ تین طرح سے مروی ہے: ایک:سيدة نساء العاملين ، یہ 10 کتابوں میں 12 بار روایت وہوئی ہے۔ دوسرا، خير نساء العالمين ، یہ 17 کتابوں میں 6 2 بار روایت وہوئی ہے۔

9۔ لیس بعد الموت مستعتب۔

ترجمہ: موت کے بعد خوشنودی حاصل کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

تیسرا: سیدۃ نساء اھل الجنۃ، یہ 24 کتابوں میں 56 بار روایت وہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت فاطمۃ بنت محمد ﷺ، ام المؤمنین حضرت عائشۃ بنت ابی بکر، حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، سعد بن مالک بن سنان الانصاری، عمران بن حصین بن عبید الخزاعی، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، حذیفۃ بن الیمان، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہم اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

9۔ نہج البلاغہ، مکتوب 31

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **مسند الشھاب للقضائی، باب: لیس بعد الموت مستعتب، حدیث: 1097، مکمل حدیث اس طرح ھے: اخبرنا عبد الملك بن الحسن المعافري، ابنا محمد بن القاسم بن فهد، ابنا احمد بن مطرف البستي، اخبرني محمد بن احمد، ثنا ابن جميل، قال: حدثني كيسان وهو ابو دهشم بن سليمان الهجيمي، ثنا ابو زيد، قمامة الهزاني، عن محمد بن يزيد، عن ابي حميد، قال: خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال في خطبته: "ليس بعد الموت مستعتب"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **الراوندی قطب الدین ابو الحسین سعید بن ھبۃ اللہ (المتوفی: 573ھ)، "الدعوات"، ناشر: مدرسۃ الامام المھدی قم۔ایران، طبع اول سال 1407ھ صفحۃ: 238**

3۔ **میرزا حسین النوری (المتوفی: 1320ھ)، "مستدرک الوسائل"، ناشر: مؤسسہ آل بیت قم۔ایران، طبع اول سال 1407ھ، جلد 2، صفحۃ 104**

4۔ **ابن سلامۃ، القاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی، (المتوفی: 454ھ)، "مسند الشھاب"، ناشر: موسسۃ الرسالۃ بیروت۔لبنان، طبع اول سال 1405ھ۔1985م، جلد 2، صفحۃ 203--204۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت معاذ بن جبل اور ابو حمید رضی اللہ عنہما

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

10۔ احب لغیرک ماتحب لنفسک۔

ترجمہ: دوسرے کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔

10۔ نہج البلاغہ، مکتوب 31۔

تخریج:

یہ حدیث مبارکہ اشارہ: "لا یؤمن احدکم، حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه" حدیث کی طرف۔

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحیح البخاري، کتاب الایمان، باب: من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه، حدیث: 13، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا مسدد، قال: حدثنا یحیی، عن شعبة، عن قتادة، عن انس رضي الله عنه، عن النبي صلی الله علیه وسلم وعن حسین المعلم، قال: حدثنا قتادة، عن انس عن النبي صلی الله علیه وسلم قال: " لا یؤمن احدکم، حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه"۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الامام مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ): "المسند الصحیح المشهور بصحیح المسلم"، ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیه المسلم، حدیث: 71-72

3۔ سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب في الایمان، حدیث: 66

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحیح، الذبائح، ابواب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله علیه، باب، حدیث: 1433، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "هذا حدیث صحیح" اور اسی طرح: ابواب الادب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ما جاء في تشمیت العاطس، حدیث: 2731، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "وفي الباب عن ابي هریرة، وابي ایوب، والبراء، وابي مسعود: "هذا حدیث حسن وقد روي من غیر وجه عن النبي صلی الله علیه وسلم، وقد تکلم بعضهم في الحارث الاعور"

5۔ النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علي بن سنان بن بحر بن دینار الخراسانی (المتوفی: 303ھ)، السنن النسائی، " ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م، کتاب الایمان وشرائعه، علامة الایمان، حدیث: 5019-5020۔

6۔ مسند احمد بن حنبل، ومن مسند بني هاشم، مسند انس بن مالك رضي الله تعالی عنه، حدیث: 13563، 12737، 13808، 13898، 14015، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحیح۔

7۔ صحیح ابن حبان، کتاب الایمان، باب ما جاء في صفات المؤمنین، ذکر نفي الایمان عمن لا یحب لاخیه ما یحب لنفسه، حدیث: 234-235۔

8۔ الدارمی ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد الدارمی التمیمی السمرقندی (المتوفی: 255ھ)، "سنن الدارمي"، تحقیق حسین سلیم اسد، ناشر: دار المغنی الریاض سعودی عرب، اور دار ابن حزم

11۔ اکرہ لہ ماتکرہ لھا۔

ترجمہ: دوسرے کے لیے وہی ناپسند کر جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔

بیروت، طبع سا1421ھ، و من کتاب الاستئذان، باب: في حق المسلم علی المسلم، حدیث: 2589 اور اسی طرح: و من کتاب الرقاق، باب: لا یؤ من احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، حدیث: 2695۔

9۔ مستخرج ابي عوانة، کتاب الایمان، بیان نفي الایمان عن الذي یحرم ھذہ الاخلاق المثبتة في ھذا، حدیث: 74، 75 اور 76۔

10۔ مسند ابي یعلی الموصلي، قتادة (عن انس)، حدیث: 2817، 2879، 3067، 3098، 3099 اور 3167۔

نوٹ: یہ حدیث لفظی اختلاف کے ساتھ 34 کتابوں میں 64 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری اور سعد بن مالک بن سنان الانصاری رضی اللہ عنہما

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

11۔ نہج البلاغہ، مکتوب 31۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: مسند احمد بن حنبل ، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل ، حدیث: 22029 اور 22031، یہ حدیث کا ایک جزء ہے مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا یحیی بن غیلان، حدثنا رشدین، عن زبان، عن سھل، عن ابیہ، عن معاذ انہ سال النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن افضل الایمان قال: ان تحب للہ، و تبغض للہ، و تعمل لسانك في ذکر اللہ۔ قال: و ماذا یا رسول اللہ؟ قال: و ان تحب للناس ماتحب لنفسك" و تکرہ لھم ماتکرہ لنفسك۔" اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسنادہ حسن۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن جعد، علي بن الجعد بن عبید الجوھري البغدادي (المتوفی: 230ھ): " مسند ابن الجعد"، و جمعہ ابو القاسم، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوي، (المتوفی: 317ھ)، بتحقیق و دراسة ڈاکٹر عبد المھدي بن عبد القادر بن عبد الھادي، ناشر: مکتبة الفلاح، الکویت، طبع سال 1405ھ، شعبة، حدیث: 1089

3۔ الاصبھاني، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مھران الاصبھاني) المتوفی: 430ھ)، "حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء"، طبع: دار الکتب العلمیة ببیروت طبع سال 1409ھ، ، یونس بن عبید، حدیث: 3044۔

4۔ المعجم الکبیر للطبراني، باب الجیم، باب من اسمہ جابر، زاذان ابو عمر، حدیث: 2327

5۔ شعب الایمان للبیھقي، فصل في ادامة ذکر اللہ عز و جل، حدیث: 600 اور 601 اور باب: التاسع و الثلاثون من شعب الایمان، فصل فیما یقول العاطس في جواب التشمیت،

12۔ وارض من الناس بما ترضاه لهم من نفسک۔

ترجمہ: لوگوں سے راضی رہو اس طرح جس طرح تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے راضی رہیں۔

السابع والسبعون من شعب الایمان وهو باب في ان يحب الرجل، حديث: 10652

6۔ الشیخ الطوسی ابو جعفر محمد بن الحسن (المتوفی: 460ھ)، "الامالی"، ناشر: دار الثقافت قم ایران، طبع اول سال 1414ھ، صفحة 478

اس حدیث کے راوی: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام، سیعد بن ابی ہلال اللیثی، معاذ بن جبل عمرو الانصاری، یونس بن عبید بن دینار العبدی، النعمان بن بشیر بن سعد الانصاری، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، عبد اللہ بن عقیل الیشکری، کعب بن علقمہ بن کعب التنوخی رضی اللہ عنہم

حکم: اسنادہ حسن بمطابق مسند احمد بن حنبل

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

12۔ نہج البلاغہ، مکتوب 31۔

تخریج:

1۔ یہ ایک حدیث کا جزء ہے، اس حدیث کی تخریج کی ہے: الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن الحسین بن بابویہ القمی (المتوفی: 381ھ)، "من لا يحضر الفقيه"، ناشر: جامعة المدرسين قم ايران، طبع ثانی سال 14014ھ، جلد 4، صفحة 394 - 396، حديث: 5840، یہ ایک طویل حدیث کا جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: وروى يونس بن ظبيان عن الصادق جعفر بن محمد (عليهما السلام) انه قال: "الاشتهار بالعبادة ريبة، ان ابی حدثنی عن ابيه، عن جده (عليهم السلام) ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال: اعبد الناس من اقام الفرائض، واسخى الناس من ادى زكاة ماله، وازهد الناس من اجتنب الحرام، واتقى الناس من قال الحق فيما له وعليه، **"واعدل الناس من رضى للناس ما يرضى لنفسه"**، وكره لهم ما يكره لنفسه، واكيس الناس من كان اشد ذكرا للموت، واغبط الناس من كان تحت التراب قد امن العقاب ويرجو الثواب، واغفل الناس من لم يتعظ بتغير الدنيا من حال الى حال، واعظم الناس في الدنيا خطرا من لم يجعل للدنيا عنده خطرا، واعلم الناس من جمع علم الناس الى علمه، واشجع الناس من غلب هواه، واكثر الناس قيمة اكثرهم علما، واقل الناس قيمة اقلهم علما، واقل الناس لذة الحسود، واقل الناس راحة البخيل، وابخل الناس من بخل بما افترض الله عزوجل عليه، واولى الناس بالحق اعلمهم به، واقل الناس حرمة الفاسق واقل الناس وفاء المملوك، واقل الناس صديقا الملك، وافقر الناس الطامع، واغنى الناس من لم يكن للحرص اسيرا، وافضل الناس ايمانا احسنهم خلقا، واكرم الناس اتقاهم، واعظم الناس قدرا من ترك مالا يعنيه، واورع الناس من ترك المراء وان كان محقا، واقل الناس مروءة من كان كاذبا، واشقى الناس الملوك، وامقت الناس المتكبر واشد الناس اجتهادا من ترك الذنوب، واحكم الناس من فر من جهال الناس، واسعد الناس من خالط كرام الناس، واعقل الناس اشدهم مداراة للناس، واولى الناس بالتهمة من جالس اهل التهمة، واعتى الناس من قتل غير قاتله او ضرب غير ضاربه، واولى الناس بالعفو اقدرهم على العقوبة، واحق الناس بالذنب السفيه المغتاب،

13۔ صلاح ذات البين افضل من عامة الصلاۃ و الصوم۔

ترجمہ: دو لوگوں کے درمیان صلح کرانا سال بھر کی نماز اور روزہ سے افضل ہے۔

و اذل الناس من اهان الناس، و احزم الناس اكظمهم للغيظ، و اصلح الناس اصلحهم للناس، و خير الناس من انتفع به الناس۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ تحف العقول لابن شعبة الحراني، صفحة 41-42

3۔ النيسابوری محمد بن الفتال (المتوفی: 508ھ)، "روضة الواعظين"، ناشر: منشورات الرضی قم۔ ایران، طبع بدون سال، صفحة 465

4۔ حلية الاولياء لاصبهانی، ابو نعيم احمد بن عبدالله، باب ابراهيم بن ادهم، حديث: 11356۔

اس حدیث کے راوی: حضرت امام حسین علیہ السلام، ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل ہے، لیکن ابو نعیم الاصبہانی نے حلیۃ الاولیاء میں اسے بطور اثر مقطوع بیان کیا ہے۔

13۔ نہج البلاغہ، مکتوب 47۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن الترمذي الجامع الصحيح، الذبائح، ابواب صفة القيامة و الرقائق و الورع عن رسول الله صلى الله عليه، باب، حديث: 2509، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا هناد قال: حدثنا ابو معاوية، عن الاعمش، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن ابي الجعد، عن ام الدرداء، عن ابي الدرداء، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الا اخبركم بافضل من درجة الصيام و الصلاة و الصدقة، قالوا: بلى، قال: صلاح ذات البين، فان فساد ذات البين هي الحالقة"، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن صحيح، و يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: هي الحالقة لا اقول تحلق الشعر، و لكن تحلق الدين۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في اصلاح ذات البين، حديث: 4919، انہوں نے لفظ "اصلاح" کے ساتھ حدیث کا ذکر کیا ہے۔

3۔ البخاری ابو عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم البخاري (المتوفى: 256ھ)، "الادب المفرد"، تحقيق و تعليق: محمد فؤاد عبد الباقي، ناشر: المطبعة السلفية و مكتبتها القاهرة، طبع سال 1375ھ، باب اصلاح ذات البين، حديث: 404 اور باب الشحناء، حديث: 425

4۔ صحيح ابن حبان، كتاب الصلح، ذكر الاخبار عما يجب على المرء من لزوم اصلاح ذات البين بين المسلمين، حديث: 5100

5۔ امام مالک، ابو عبدالله مالك بن انس بن مالك بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن غيمان بن خثيل بن عمرو بن الحارث وهو ذو اصبح الاصبحي الحميري (المتوفى: 179ھ)، "الموطا"، كتاب حسن الخلق، باب ما جاء في حسن الخلق، حديث: 1627۔

14۔ الله الله في الصلاة فانها عمود دينكم۔

ترجمہ: نماز کی پابندی کرنا کیونکہ نماز دین ستون ہے

6۔ مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، من مسند القبائل، من حديث ابي الدرداء عويمر، حديث:27381، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

7۔ ابن حميد، ابو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر الكسي (المتوفى: 249ھ)، "مسند عبد بن حميد"، تحقيق صبحي البدري السامرائي، ومحمود محمد خليل الصعيدي، ناشر: مكتبة السنة بالقاهرة، طبع سال 1408ھ، مسند عبد الله بن عمرو رضي الله عنه، حديث:336

8۔ ابن حجر احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي العسقلاني (المتوفى:852ھ)، "المطالب العالية بزوائد المسانيد الثماني"، ناشر: داري العاصمة والغيث، الرياض۔سعودی عرب، طبع سال 1419ھ، كتاب الادب، باب الاصلاح بين الناس، حديث:2706

9۔ البيهقي ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسى الخسروجردي (المتوفى: 458ھ)، "شعب الايمان"، تحقيق محمد السعيد بسيونی زغلول، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت۔لبنان، طبع سال 1410ھ، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت، السادس والسبعون من شعب الايمان وهو باب في الاصلاح بين الناس، حديث:10614، 10615 اور 10617۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو الدرداء عویمر بن مالک الانصاری، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، سعید بن المسیب بن حزن القرشی رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

14۔ نہج البلاغہ، مکتوب 47۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الايمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في حرمة الصلاة، حديث:2616، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابن ابي عمر حدثنا عبد الله بن معاذ الصنعاني عن معمر عن عاصم بن ابي النجود عن ابي وائل عن معاذ بن جبل قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاصبحت يوما قريبا منه ونحن نسير فقلت: يا رسول الله اخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني عن النار؟ قال: لقد سالتني عن عظيم وانه ليسير على من يسره الله عليه تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال: الا ادلك على ابواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار وصلاة الرجل من جوف الليل قال: ثم تلا (تتجافى جنوبهم عن المضاجع) حتى بلغ (يعملون) ثم قال: الا اخبرك براس الامر كله وعموده وذروة سنامه؟ قلت: بلى يا رسول الله قال: "راس الامر الاسلام وعموده الصلاة"، وذروة سنامه الجهاد ثم قال: الا اخبرك بملاك ذلك كله؟ قلت: بلى يا نبي الله فاخذ بلسانه قال: كف عليك هذا فقلت: يا نبي الله وانا لمؤاخذون بما نتكلم به؟

فقال: ثكلتك امك يا معاذ وهل يكب الناس في النار على وجوههم او على مناخرهم الا حصائد السنتهم؟

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، حدیث: 21515 اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسنادہ صحیح

3۔ المعجم الكبير للطبراني، باب بقية الميم، من اسمه معاذ، ابو امامة الباهلي، حديث: 16925۔

4۔ شعب الايمان للبيهقي ، الحادي والعشرون من شعب الايمان وهو باب في الصلاة، حديث: 2677، 2678 اور باب: التحريض على صدقة التطوع، حديث: 3194۔

5۔ ابن شاهين، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ايوب بن ازداذ المعروف ب ابن شاهين (المتوفى: 385 ھ)، " الترغيب في فضائل الاعمال وثواب ذلک "، بتحقيق صالح احمد مصلح الوعيل، واشراف ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری، ناشر: دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية، 1420ھ، باب فضل الجهاد في سبيل الله، حديث: 435۔

6۔ ابو عبد الله محمد بن نصر بن الحجاج المروزي (المتوفى: 294ھ)، "تعظيم قدر الصلاة"، بتحقيق ابي مالك كمال بن السيد سالم، طبع: مكتبة العلم، القاهرة 1421ھ، باب: عمود الدين الصلاة، حديث: 174-175

7۔ ابن بطة ابو عبد الله عبيد الله بن محمد بن محمد بن حمدان بن عمر العكبري المعروف بابن بطة (المتوفى: 387ھ): "الابانة عن شريعة الفرقة الناجية ومجانبة الفرق المذمومة المعروف بالابانة الكبرى"، حقق الجزء الاول والثاني منه رضا بن نعسان معطي، ناشر: دار الراية - الرياض، 1415ھ - 1994م. وحقق الخامس والسادس والسابع د. يوسف بن عبد الله بن يوسف الوابل، ناشر: دار الراية، 1418ھ، باب معرفة الاسلام وعلى كم بني، حديث: 829۔

8۔ الكافي للشيخ الكليني، جلد 3، صفحة 99۔

9۔ الطوسی، ابو جعفر محمد بن حسن (المتوفى: 460) "تهذيب الاحكام"، دار الكتب اسلاميه، تهران ايران، طبع چهارم، سال 1365ھش، جلد 1، صفحة 173۔

اس حدیث کے راوی: *حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام۔*

حکم: *صحیح*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

15۔ الله الله في جيرانكم فانهم وصيت نبيكم ما زال يوصي بهم حتي ظننا انه سيورثهم۔

ترجمہ: ہمسائے کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کہ ان کے بارے میں تمہارے پیغمبر کی وصیت ہے۔ اور آپؐ برابر ان کے بارے میں نصیحت فرناتے رہتے تھے یہاںتک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپؐ ان کو ہماری میراث میں بھی وارث بنانے والے ہیں۔

15۔ نہج البلاغہ، مکتوب 47۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري، كتاب الادب، باب الوصاة بالجار، حديث: 6014، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن منهال، حدثنا يزيد بن زريع، حدثنا عمر بن محمد، عن ابيه، عن ابن عمر رضي الله عنهما، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ما زال جبريل يوصيني بالجار، حتى ظننت انه سيورثه۔ اسی طرح: حديث 6015۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج ہے:

2۔ صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب الوصية بالجار و الاحسان اليه، حديث: 6685-6687۔

3۔ سنن ابي داود، كتاب الادب، ابواب النوم، باب في حق الجوار، حديث: 5151-5152

4۔ سنن ابن ماجه، كتاب الادب، باب حق الجوار، حديث: 3671-3672

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح ، ابواب البر و الصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في حق الجوار، حديث: 1942۔1943 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث حسن صحيح، اور حديث: 1915 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الباب عن عائشة، و ابن عباس، و ابي هريرة، و انس، و المقداد بن الاسود، و عقبة بن عامر ، و ابي شريح، و ابي امامة: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه، وقد روي هذا الحديث عن مجاهد، عن عائشة، و ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم ايضا۔

6۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الادب، ما جاء في حق الجوار، حديث: 24894۔

7۔ السنن الكبرى للبيهقي ، كتاب الوصايا، باب الرجل يقول : ثلث مالي الى فلان يضعه حيث اراه ، حديث: 11798، اور كتاب قسم الصدقات، باب الرجل يقسم صدقته على قرابته و جيرانه، حديث: 12357، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: معرفة السنن و الآثار میں كتاب الزكاة، باب فرض الابل السائمة، صدقة النافلة على المشرك، حديث: 2564

8۔ مسند احمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن عمر رضی اللہ عنهما، حديث: ، 5577، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ، حديث: ، 6496 ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه ، حديث: 7514 ، 8032م، 9707، 9872، 10623حسن، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، حديث: 24141 اور 24481، 24823، 25416، 25891۔ اس حدیث کے بارے میں تمام طرق میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح، لیکن حديث: 10623 کے بارے میں لکھتے ہیں: اسناده حسن

نوٹ: یہ حدیث 36 کتابوں میں 65 بار روایت ہوئی ہے۔

16۔ فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: "اياكم والمثلة ولو بالكلب العقور۔
ترجمہ: بے شک میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے کہ خبر دار کاٹنے والے کتے کے بھی مثلہ نہ کرنا۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ام المؤمنین حضرت عائشہ بنت ابی بکر، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، الحسن بن ابی الحسن البصری، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند بنت امیہ، علی بن ابی طالب، صدی بن عجلان بن وہب الباہلی، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

16۔ نہج البلاغہ، مکتوب 47۔

تخریج:

1۔ مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ، اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري، كتاب المظالم والغصب، باب النهبى بغير اذن صاحبه، حديث: 2474، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا آدم بن ابي اياس، حدثنا شعبة، حدثنا عدي بن ثابت، سمعت عبد الله بن يزيد الانصاري، -وهو جده ابو امه- قال: "نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النهبى والمثلة"۔ انہوں اس حدیث میں، ولو بالكلب العقور، کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اور اسی طرح بخاری میں: كتاب المغازي، باب قصة عكل وعرينة، حديث: 4192، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني عبد الاعلى بن حماد، حدثنا يزيد بن زريع، حدثنا سعيد، عن قتادة، ان انسا رضي الله عنه، حدثهم: ان ناسا من عكل وعرينة قدموا المدينة على النبي صلى الله عليه وسلم وتكلموا بالاسلام، فقالوا يا نبي الله: انا كنا اهل ضرع، ولم نكن اهل ريف، واستوخموا المدينة، "فامر لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود وراع، وامرهم ان يخرجوا فيه فيشربوا من البانها وابوالها"، فانطلقوا حتى اذا كانوا ناحية الحرة، كفروا بعد اسلامهم، وقتلوا راعي النبي صلى الله عليه وسلم، واستاقوا الذود، "فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فبعث الطلب في آثارهم، فامر بهم فسمروا اعينهم، وقطعوا ايديهم، وتركوا في ناحية الحرة حتى ماتوا على حالهم" قال قتادة: بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك كان يحث على الصدقة **"وينهى عن المثلة"**۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابي داود، كتاب الجهاد، باب في النهي عن المثلة، حديث: 2667۔

3۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح، ابواب الديات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في النهي عن المثلة، حديث: 1408، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الحديث قصة، وفي الباب عن عبد الله بن مسعود، وشداد بن اوس، وعمران بن حصين، وانس، وسمرة، والمغيرة، ويعلى بن مرة، وابي ايوب: حديث بريدة حديث حسن صحيح، وكره اهل العلم المثلة۔

4۔ صحيح ابن حبان، كتاب الحدود، باب قطع الطريق، ذكر خبر قد يوهم عالما من الناس ضد ما ذهبنا اليه، حديث: 4479 اور كتاب الحظر والاباحة، باب المثلة، ذكر الزجر عن المثلة بشيء فيه الروح، حديث: 5625۔

5۔ سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب الحث على الصدقة، حديث: 1660۔

17۔فامنع من الاحتکار فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ منع منہ۔

ترجمہ: ذخیرہ اندوزی سے روکتے رہنا کیونکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔

6۔ مصنف ابن ابي شيبة, كتاب البيوع والاقضية, من كره النهبة و نهى عنها, حديث:21854 اور كتاب الايمان والنذور والكفارات, نذر ان يزم انفه ما كفارته؟, حديث:13969, كتاب الديات, المثلة في القتل, حديث:27366, 27370 اور 27371

7۔ مسند احمد بن حنبل, اول مسند الكوفيين, حديث المغيرة بن شعبة, حديث:18070, حديث عبد اللہ بن يزيد الانصارى رضی اللہ عنہ, حديث:18646, 18648, اس حدیث کے بارے حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

نوٹ: یہ حدیث مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ 52 کتابوں میں 147 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، اسماء بنت ابی بکر، خالد بن معدان بن ابی بن کتب الکلاعی الحمصی، عمران بن حصین بن عبید الخزاعی، سمرہ بن جندب بن ہلال بن حدیج الفزاری، الحسن بن ابی الحسن البصری، سعید بن جبیر بن ہشام الاسدی، المغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر الثقفی، شداد بن اوس بن ثابت الانصاری، عبد اللہ بن یزید بن زید الانصاری، معاذ بن جبل بن عمرو الانصاری، ابو بکر عبد اللہ بن عثمان القرشی التیمی، ابو ہریرہ، بریدہ بن الحصیب بن عبد اللہ الاسلمی، جریر بن عبد اللہ بن جابر البجلی القسری، علی بن ابی طالب، عمر بن الخطاب القرشی، عبد اللہ بن عمر الخطاب القرشی، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، ام المؤمنین حضرت عائشہ بنت ابی بکر، اسماعیل بن عبد الرحمان بن ابی کریمہ السدی، محمد بن سیرین الانصاری، قتادہ بن دعامہ بن قتادہ السدوسی رضی اللہ عنہم ہیں

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

17۔نہج البلاغہ، مکتوب 53۔

تخریج:

یہ حدیث مبارکہ دو طرح کے الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ ایک: **من احتكر**, دوسرا: **لا يحتكر**، ان دونوں کی تفصیل پیش کی جارہی ہے:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح مسلم, كتاب المساقاة, باب تحريم الاحتكار في الاقوات, حديث:4122, لفظی اختلاف کے ساتھ مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب, حدثنا سليمان يعني ابن بلال, عن يحيى وهو ابن سعيد, قال: كان سعيد بن المسيب, يحدث ان معمرا, قال: **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من احتكر فهو خاطئ"**, فقيل لسعيد: فانك تحتكر, قال سعيد: ان معمرا الذي كان يحدث هذا الحديث, كان يحتكر۔ اسی طرح حديث:4123 اور 4124, "لا يحتكر الا خاطئ" کے الفاظ سے ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابي داود، كتاب البيوع، ابواب الاجارة، باب في النهي عن الحكرة، حديث:3447، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: قال ابو داود: وسالت احمد ما الحكرة، قال: "مافيه عيش الناس"، قال ابو داود: قال الاوزاعي: "المحتكر: من يعترض السوق۔

3۔ سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب الحكرة والجلب، حديث:2151۔

4۔ صحيح ابن حبان، كتاب البيوع، باب التسعير والاحتكار، ذكر الزجر عن احتكار المرء اقوات المسلمين التي لا بدلهم، حديث:4943

5۔ مصنف عبدالرزاق الصنعاني، كتاب البيوع، باب: الحكرة، حديث:14397-14398۔

6۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب البيوع والاقضية، في احتكار الطعام، حديث:19961 اور 19968۔

7۔ ابو عوانة يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن يزيد الاسفراييني (المتوفى: 316ھ)، "مستخرج ابی عوانة"، تحقيق: ايمن بن عارف الدمشقی، ناشر: دار المعرفة بيروت، طبع اول سال، 1419ھ 1998م، مبتدا كتاب البيوع، باب الخبر الناهي عن الاحتكار والكراهية منه، حديث:4451-4454۔

8۔ مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين، حديث معمر بن عبد الله، حديث:15698-15701 اور 27122-27123، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: اسناده صحيح۔

9۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، باب من اسمه ابراهيم، حديث:2509 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لم يرو هذا الحديث عن مرجى الا ابو عمر الحوضي۔ اسی طرح: باب العين، من اسمه علي، حديث:4036 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لم يدخل الزهري بين يحيى بن سعيد بن المسيب في هذا الحديث الا حماد بن سلمة، ولا عن حماد الا مؤمل بن اسماعيل، تفرد به: مؤمل بن اهاب۔ اسی طرح: باب العين، من اسمه عبدالله، حديث:4600 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لم يرو هذا الحديث عن نعيم المجمر، الا معبد بن نباتة، ولا عن معبد، الا ابن جريج، تفرد به: حجاج بن محمد۔ اور باب العين، من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى، حديث:8312 اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لم يرو هذا الحديث عن نبيط بن عمر، وعبد الرحمن الا عاصم بن عبد العزيز، تفرد به: ابو موسى الانصاري۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے المعجم الکبیر میں 7 طرق سے۔

نوٹ: یہ حدیث، لفظ "من احتکر" کے ساتھ 20 مصادر میں 28 بار روایت ہوئی ہے اور لفظ "لایحتکر" کے ساتھ 30 مصادر میں 61 بار روایت ہوئی ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت معمر بن عبد اللہ بن نافع القرشی، صدی بن عجلان بن وہب الباہلی، قتادۃ بن دعامۃ بن قتادہ السدوسی، سعید بن المسیب بن حزن القرشی، صفوان بن سلیم المدنی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عمر بن الخطاب القرشی، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب القرشی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

18۔سمعت رسول الله يقول في غير موطن لن تقدس امة لايؤ خذ للضعيف فيها حقه من القوي غير متعتع۔

ترجمہ: میں نے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خود سنا ہے کہ آپ نے بار بار فرمایا ہے کہ وہ امت پاکیزہ کردار نہیں ہو سکتی ہے جس میں کمزور کو آزادی کے ساتھ طاقتور سے اپنا حق لینے کا موقع نہ دیا جائے۔

18۔ نہج البلاغہ، مکتوب 53۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:سنن ابن ماجہ ، ابواب الصدقات، باب لصاحب الحق سلطان، حدیث:2426، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابراهيم بن عبد الله بن محمد بن عثمان ابو شيبة قال: حدثنا ابن ابي عبيدة، اظنه قال: حدثنا ابي، عن الاعمش، عن ابي صالح، عن ابي سعيد الخدري، قال: جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم يتقاضاه دينا كان عليه، فاشتد عليه، حتى قال له: احرج عليك الا قضيتني، فانتهره اصحابه، وقالوا: ويحك تدري من تكلم؟ قال: اني اطلب حقي، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هلا مع صاحب الحق كنتم؟ ثم ارسل الى خولة بنت قيس فقال لها: ان كان عندك تمر فاقرضينا حتى ياتينا تمرنا فنقضيك ، فقالت: نعم، بابي انت يا رسول الله ، قال: فاقرضته ، فقضى الاعرابي واطعمه، فقال: اوفيت، اوفى الله لك، فقال: اولئك خيار الناس، **"انه لا قدست امة لا ياخذ الضعيف فيها حقه غير متعتع۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر مناقب ابي سفيان بن الحارث بن عبد المطلب رضي الله حديث:5189، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرني ابو العباس محمد بن احمد المحبوبي بمرو، ثنا احمد بن سيار، ثنا عبد الله بن عثمان بن جبلة، حدثني ابي، انبا شعبة، عن سماك بن حرب قال: كنا مع مدرك بن المهلب بسجستان في سرادقه، فسمعت شيخا يحدث، عن ابي سفيان بن الحارث بن عبد المطلب، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "ان الله لا يقدس امة لا ياخذ الضعيف حقه من القوي وهو غير متعتع"۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: فاذا الشيخ الذي لم يسمه عثمان بن جبلة، عن شعبة، عن سماك، قد سماه غندر غير انه لم يذكر ابا سفيان في الاسناد۔

3۔ السنن الكبرى للبيهقي ، كتاب آداب القاضي، باب ما يستدل به على ان القضاء وسائر اعمال الولاة مما ، حديث:18785 اور حدیث:18787۔

4۔ المعجم الكبير للطبراني، باب الميم، من اسمه محمود، يونس بن ميسرة بن حلبس، حديث:16673۔

5۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب البيوع والاقضية، الشراء بالعرض الابل ونحوها، حديث:21645۔

6۔ مسند ابي يعلى الموصلي، من مسند ابي سعيد الخدري، حديث:1053۔

7۔ المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني ، كتاب الرقائق، باب الحث على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وان كان ممن، حديث:3357 اور 3358

اس حدیث کے راوی: حضرت سعد بن مالک بن سنان الانصاری، ابوزرعۃ بن عمرو بن جریر البجلی، یحیی بن جعدۃ بن ہبیرہ القرشی، عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی اور خوفۃ بنت قیس بن قہد الانصاریۃ رضی اللہ عنہم

19۔ سالت رسول الله صلي الله عليه و اله حين وجهني الي اليمن كيف اصلي بهم فقال صل بهم كصلاة اضعفهم۔

میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال کیا جب آپؐ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تھا کہ ان کو نماز کیسے پڑھاؤں تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا تھا کہ کمزور ترین آدمی کے اعتبار سے نماز ادا کرنا اور مؤمنین کے حال پر مہربان رہنا۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

19۔ نہج البلاغہ، مکتوب 53۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني، كتاب الصلاة، باب أمر الإمام بالتخفيف، حديث: 447**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **وقال أحمد بن منيع: حدثنا يعقوب بن إبراهيم، ثنا الحجاج، وابن أبي ليلى، عن الأصبغ بن نباتة، عن علي رضي الله عنه أنه حدثهم: أن معاذا رضي الله عنه صلى بقومه الفجر، فقرأ بسورة البقرة، وخلفه رجل أعرابي معه ناضح له، فلما كان في الركعة الثانية، صلى الأعرابي وترك معاذا رضي الله عنه فأخبروا به النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: خفت على ناضحي، ولي عيال أكتسب عليهم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "صل بهم صلاة أضعفهم، فإن فيهم الصغير، والكبير، وذا الحاجة، لا تكن فتانا۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام، حديث: 1044** اور اسی طرح حدیث: 1045-1050۔

3۔ **سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب اخذ الاجر على التاذين، حديث: 531**

4۔ **سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب من ام قوما فليخفف، حديث: 984-987**۔

5۔ **مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الصلاة، باب تخفيف الامام، حديث: 3591**۔

6۔ **ابن خزيمة، محمد بن اسحاق بن خزيمة النيسابوری (المتوفى: 311 ھ)، "صحيح ابن خزيمة"، تحقيق: ڈاکٹر محمد مصطفى الأعظمی، ناشر: المكتب الاسلامی، طبع ثانی سال 1412ھ-1992م، كتاب الصلاة، باب الزجر عن اخذ الاجر على الاذان، حديث: 414**، اور اسی طرح: **كتاب الامامة في الصلاة، جماع ابواب قيام الماموين خلف الامام وما فيه من السنن، باب تقدير الامام الصلاة بضعفاء الماموين، حديث: 1513**۔

7۔ **مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان معارضة الخبر الدال على انه على الاباحة لا على الحتم، حديث: 1237، 1235 اور 1238**۔

8۔ **مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، التخفيف في الصلاة من كان يخففها، حديث:**4598۔

9۔ **مسند احمد بن حنبل ، مسند المدنيين، حديث عثمان بن ابي العاص الثقفي، حديث:**17840-17841

، اس حدیث کے بارے میں حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں: **اسناده صحيح۔**

10۔ **المعجم الكبير للطبراني ،باب من اسمه عمر ما اسند عثمان بن ابي العاص ، الحسن بن ابي الحسن ، حديث:**8253۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی، موسی بن طلحۃ بن عبید اللہ القرشی، رضی اللہ عنہم

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

الباب الخامس: احاديث الحكم و الكلمات

Chapter-V: Ahaadith of Wise Sayings

1۔ كن في الفتنة كابن اللبون لا ظهر فيركب و لا ضرع فيحلب ۔

ترجمہ: فتنہ کے زمانے میں اس طرح رہو جس طرح دو سال کا اونٹنی کا بچہ ہوتا ہے کہ نہ اس کی پشت سواری کے قابل ہوتی ہے نہ اس کے دوہنے کے لائق تھن ہوتے ہیں۔

1۔ نہج البلاغہ، قول:1،

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الامام الحاكم ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نعيم الضبي الطهماني النيسابوري (المتوفى: 405ھ)، "المستدرك على الصحيحين"، تحقيق و تقديم: ڈاکٹر محمد، ناشر: دار الفكر، للطباعة و النشر و التوزيع،، طبع اول 2002م، كتاب الفتن و الملاحم، اما حديث ابي عوانة، حديث: 8696، یہ حديث کا جزء ھے اور مکمل حدیث اس طرح ھے: اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ رحمه الله تعالى، ثنا يحيى بن محمد بن يحيى، ثنا مسدد، ثنا معاذ بن هشام، حدثني ابي، عن قتادة، عن ابي الطفيل، قال: كنت بالكوفة، فقيل: خرج الدجال، قال: فاتينا على حذيفة بن اسيد و هو يحدث، فقلت: هذا الدجال قد خرج، فقال: اجلس، فجلست فاتى على العريف، فقال: هذا الدجال قد خرج و اهل الكوفة يطاعنونه، قال: اجلس، فجلست فنودي انها كذبة صباغ، قال: فقلنا يا ابا سريحة ما اجلستنا الا لامر فحدثنا، قال: ان الدجال لو خرج في زمانكم لرمته الصبيان بالخذف، و لكن الدجال يخرج في بغض من الناس، و خفة من الدين، و سوء ذات بين، فيرد كل منهل، فتطوى له الارض طي فروة الكبش حتى ياتي المدينة، فيغلب على خارجها و يمنع داخلها، ثم جبل ايلياء فيحاصر عصابة من المسلمين، فيقول لهم الذين عليهم ما تنتظرون بهذا الطاغية ان تقاتلوه حتى تلحقوا بالله او يفتح لكم، فياتمرون ان يقاتلوه اذا اصبحوا، فيصبحون و معهم عيسى ابن مريم فيقتل الدجال و يهزم اصحابه، حتى ان الشجر و الحجر و المدر، يقول: يا مؤمن هذا يهودي عندي فاقتله، قال: و فيه ثلاث علامات: هو اعور و ربكم ليس باعور، و مكتوب بين عينيه كافر يقراه كل مؤمن امي و كاتب، و لا يسخر له من المطايا الا الحمار، فهو رجس على رجس، ثم قال: انا لغير الدجال اخوف علي و عليكم، قال: فقلنا: ما هو يا ابا سريحة؟ قال: فتن كانها قطع الليل المظلم، قال: فقلنا: اي الناس فيها شر؟ قال: كل خطيب مصقع، و كل راكب موضع، قال: فقلنا: اي الناس فيها خير؟ قال: كل غني خفي، قال: فقلت: ما انا بالغني و لا بالخفي، قال: **"فكن كابن اللبون لا ظهر فيركب، و لا ضرع فيحلب"** انہوں نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہے: هذا حديث صحيح الاسناد، و لم يخرجاه۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ معمر بن راشد، ابو عروة معمر بن ابی عمرو راشد الازدی الحدانی البصری (المتوفى: 154ھ)، "الجامع لمعمر بن راشد"، في نهاية "مصنف عبد الرزاق الصنعاني" تحقيق: حبيب الرحمن الاعظميی، ناشر: المجلس العلم پاکستان، و توزيع المكتب الاسلامی بيروت۔ لبنان، طبع سال 1403ھ۔ باب الدجال، حديث: 1444۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: و قال حذيفة: لانا لغير الدجال اخوف عليكم، قيل: و ما ذاك؟ قال: فتن كقطع الليل المظلم،

2۔سئل علیه السلام عن قول الرسول صلی اللہ علیه و آلہ وسلم:غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود۔

ترجمہ:جب حضرت علی علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول کے بارے میں پوچھا گیا کہ بڑھاپے کو خضاب کے ذریعے بدل دو اور یہود سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

قيل: فاي الناس خير فيها يا ابا سريحة؟قال: الغني الخفي، قيل: فاي الناس شر فيها؟قال: الخطيب المسقع، والراكب الموضع فقال احد الرجلين: والله ما انا بغني، ولا خفي، قال حذيفة: **"فكن كابن اللبون لا ظهر فتركب، ولا ضرع فتحلب۔"**

اس حدیث کے راوی: *حضرت حذیفۃ ابن اسید ابو سریحۃ الغفاری اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما*

حکم: *صحیح بمطابق حاکم مستدرک*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

2۔ نہج البلاغہ، قول: 17

تخریج:

1۔ *اس حدیث کی تخریج کی ہے:* الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک (المتوفی: 279ھ)، "الجامع الصحيح، المشهور باسم سنن الترمذي"، "ناشر: دار الفكر، بيروت ۔لبنان، طبع سال 2000م، ابواب اللباس، باب ما جاء في الخضاب، حديث:1719۔ *مکمل حدیث اس طرح ہے:* حدثنا قتيبة قال: حدثنا ابو عوانة، عن عمر بن ابي سلمة، عن ابيه، عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود

الترمذی *اس حدیث کے بارے میں بیان لکھتے ہیں:* وفي الباب عن الزبير، وابن عباس، وجابر، وابي ذر، وانس، وابي رمثة، والجهدمة، وابي الطفيل، وجابر بن سمرة، وابي جحيفة، وابن عمر: حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح، وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن حبان ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (المتوفی:354ھ)، "الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان"، ناشر: دارلفکر بیروت لبنان، طبع الاولی 1417ھ بمطابق 1996م، کتاب الزینة والتطییب، ذکر الامر بتغییر الشیب اذا کان اهل الکتاب لا یغیرونه، حدیث:5551۔

3۔ النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن بحر بن دينار الخراسانی (المتوفی:303ھ)، السنن النسائی، " ناشر: دار الفكر، بيروت ۔لبنان، طبع سال 2000م، كتاب الزينة، الاذن بالخضاب، حديث:5010 اور 5011۔

3۔ ابن حنبل ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی المروزي البغدادي (المتوفی:241ھ)، "مسند الامام احمد" تحقيق حمزة احمد الزين، دار الحديث القاهره، الطبعة الاولى 1995م، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة، مسند الزبير بن العوام رضي الله عنه، حديث:1381، ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7375۔

3۔ومن ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔

ترجمہ: جس شخص کو اس کے اپنے اعمال پیچھے ہٹا دیں اسے نسب آگے نہیں بڑھا سکتا ہے۔

4۔ الطبرانی ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی ، (المتوفی:360ھ) ، "المعجم الاوسط"، تحقیق : طارق بن عوض الله بن محمد ، عبد المحسن ابراهیم الحسینی ، ناشر:دار الحرمین القاهرة۔ مصر، طبع سال 1415ھ، باب الالف، من اسمه احمد، حدیث:1241۔

5۔ الموصلی ابو یعلی احمد بن علي بن المثنى بن يحيى الموصلي (المتوفی:307ھ)، "مسند ابی یعلی الموصلی"، تحقیق و تخریج: حسین سلیم اسد، ناشر: دار المامون بیروت۔لبنان، طبع سال 1409ھ، من مسند الزبیر بن العوام، حدیث:654، مسند عبد الله بن عمر، حدیث:5545، مسند ابي هريرة، حدیث:5840، 5884۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، الزبیر العوام بن خویلد الاسدی، عائشہ بنت ابی بکر ام المؤمنین، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، جابر بن عبد اللہ بن عمرو الخضرجی الانصاری، عروہ بن الزبیر بن العوام القرشی رضی اللہ عنہم ہیں

حکم: حسن صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

3۔ نہج البلاغہ، قول 23 اسی طرح دوبارہ قول 389 پر آیا ہے۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:الامام مسلم ، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ) : "المسند الصحیح المشهور بصحیح المسلم"، ناشر : دار الفکر ، بیروت ۔لبنان، طبع سال 2000م، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر، حدیث:4974، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا يحيى بن يحيى التميمي، وابو بكر بن ابي شيبة، ومحمد بن العلاء الهمداني واللفظ ليحيى، قال يحيى: اخبرنا وقال الآخران: حدثنا - ابو معاوية، عن الاعمش، عن ابي صالح، عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا، نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة، ومن يسر على معسر، يسر الله عليه في الدنيا والآخرة، ومن ستر مسلما، ستره الله في الدنيا والآخرة، والله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه، ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما، سهل الله له به طريقا الى الجنة، وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله ، يتلون كتاب الله ، ويتدارسونه بينهم ، الا نزلت عليهم السكينة ، وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة، وذكرهم الله فيمن عنده، "ومن بطا به عمله، لم يسرع به نسبه"

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے :

2۔ ابو داود سلیمان بن الاشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الازدی السجستانی (المتوفی:275ھ) "سنن ابی داود"، ناشر : دار الفکر ، بیروت ۔لبنان، طبع سال 2000م، کتاب العلم، الحث علی طلب العلم ، حدیث:3176۔

3۔ ابن ماجه ابو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجه القزويني (المتوفى: 273ھ)، "سنن ابن ماجه" ناشر: دار الفكر، بيروت۔لبنان، طبع سال 2000م، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، حديث:223۔

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح،، ابواب القراءات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب، حديث:2946۔

5۔ صحيح ابن حبان، كتاب العلم، ذكر تسهيل الله جل: وعلا طريق الجنة على من يسلك، حديث:84، اسی طرح: كتاب الرقائق، باب قراءة القرآن، ذكر حفوف الملائكة بالقوم الذين يتلون كتاب الله ويتدارسونه فيما بينهم، حديث:768

6۔ مسند احمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7261۔

7۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه علي، حديث:3869، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لم يرو هذا الحديث عن علي بن صالح الا سعيد بن سالم، تفرد به: اسحاق بن ابراهيم بن جوتى۔

8۔ القضاعي، الشهاب ابو عبد الله محمد بن سلامة بن جعفر بن على بن حكمون القضاعي المصرى (المتوفى: 454ھ)، "مسند الشهاب"، تحقيق حمدى السلفى، ناشر: دار الرسالة بيروت 1405ھ، من ابطا به عمله لم يسرع به نسبه، حديث:375 اور 376۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

4۔ الایمان علی اربع دعائم: علی الصبر و الیقین و العدل و الجهاد، و الصبر منها علی اربع شعب: الشوق و الشفقة و الزهد و الترقب ، فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات ، و من اشفق من النار اجتنب المحرمات، و من زهد في الدنیا استهان بالمصیبات، و من ارتقب الموت سارع الی الخیرات. و الیقین منها علی اربع شعب: علی تبصرة الفطنة، و تاول الحکمة، و موعظة العبرة، و السنة الاولین، فمن تبصر الفطنة تبینت له الحکمة، و من تبینت له الحکمة عرف العبرة، و من عرف العبرة فکانما کان في الاولین. و العدل منها علی اربع شعب: علی غائص الفهم، و غور العلم، زهرة الحکم، و رساخة الحلم، فمن فهم علم غور العلم، و من علم غور العلم ناشر: شرائع الحکم و من حلم لم یفرط فی امره و عاش فی الناس حمیدا۔ و الجهاد منها علی اربع شعب: علی الامر بالمعروف، و النهي عن المنکر، و الصدق في المواطن، و شنآن الفاسقین، فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمنین، و من نهی عن المنکر ارغم انوف الکافرین (المنافقین)، و من صدق في المواطن قضی ما علیه، و من شنا الفاسقین فقد غضب الله له و ارضاه یوم القیامة۔

ترجمہ: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے وہ یہ ہیں: صبر، یقین، عدل اور جہاد۔ پھر صبر کی بھی چار شاخیں ہیں: اشتیاق، خوف، دنیا سے بے اعتنائی، اور انتظار، اس لیے کہ جو جنت کا مشتاق ہو گا، وہ خواہشوں کو بھلا دیگا، اور جو دوزخ سے خوف کھائے گا وہ محرمات سے کنارہ کشی کرے گا، اور جو دنیا سے بے اعتنائی اختیار کرے گا، وہ مصیبتوں کو سہل سمجھے گا۔ اور جسے موت کا انتظار ہو گا، وہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرے گا۔ اسی طرح یقین کی بھی چار شاخیں ہیں: روشن نگاہی، حقیقت رسی، عبرت اندوزی اور اگلوں کا طور طریقہ۔ چنانچہ جو دانش و آگاہی حاصل کرے گا، اس کے سامنے علم و عمل کی راہیں واضح ہو جائیں گی، اور جس کے لیے علم و عمل آشکارا ہو جائے گا، وہ عبرت سے آشنا ہو گا اور جو عبرت سے آشنا ہو گا وہ ایسا ہے جیسے وہ پہلے لوگوں میں موجود رہا ہو۔ اسی طرح عدل کی بھی چار شاخیں ہیں: تہوں تک پہنچنے والی فکر، علمی گہرائی، فیصلہ کی خوبی اور عقل کی پائیداری۔ چنانچہ جس نے غور و فکر کیا، وہ علم کی گہرائیوں سے آشنا ہوا، جو علم کی گہرائیوں میں اترا وہ فیصلہ کے سرچشموں سے سیراب ہو کر پلٹا اور جس نے حلم و بردباری اختیار کی، اس نے اپنے معاملات میں کوئی کمی نہیں کی اور لوگوں میں نیک نام رہ کر زندگی بسر کی۔ اسی طرح جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں: امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تمام موقعوں پر راست گفتاری اور بدکرداروں سے نفرت۔ چنانچہ جس نے امر المعروف کیا اس نے مؤمنین کی پشت مظبوط کی۔ جس نے نہی عن المنکر کیا، اس نے کافروں کو ذلیل کیا اوجس نے تمام موقعوں پر سچ بولا، اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جس نے فاسقوں کو برا سمجھا اور اللہ کے لیے غضبناک ہوا، اللہ بھی اس کے لیے دوسروں پر غضبناک ہو گا، اور قیامت کے دن اس کی خوشی کا سامان کرے گا۔

4۔ نہج البلاغہ، قول 31۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: الاصفهاني ابو نعيم احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الاصبهاني (المتوفى: 430ھ)، "حلية الاولياء وطبقات الاصفياء"، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت۔ لبنان، طبع سال 1409ھ، حديث: 225 مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا احمد بن السندي، ثنا الحسن بن علوية القطان، ثنا اسماعيل بن عيسى العطار، ثنا اسحاق بن بشر، اخبرنا مقاتل، عن قتادة، عن خلاس بن عمرو، قال: "كنا جلوسا عند علي بن ابي طالب اذ اتاه رجل من خزاعة فقال: يا امير المؤمنين هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينعت الاسلام؟ قال: نعم، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "بني الاسلام على اربعة اركان: على الصبر واليقين والجهاد والعدل. وللصبر اربع شعب: الشوق والشفقة والزهادة والترقب، فمن اشتاق الى الجنة سلا عن الشهوات، ومن اشفق من النار رجع عن الحرمات، ومن زهد في الدنيا تهاون بالمصيبات، ومن ارتقب الموت سارع في الخيرات. ولليقين اربع شعب: تبصرة الفطنة، وتاويل الحكمة، ومعرفة العبرة، واتباع السنة، فمن ابصر الفطنة تاول الحكمة، ومن تاول الحكمة عرف العبرة، ومن عرف العبرة اتبع السنة، ومن اتبع السنة فكانما كان في الاولين۔ وللجهاد اربع شعب: الامر بالمعروف، والنهي عن المنكر، والصدق في المواطن، وشنآن الفاسقين، فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمن، ومن نهى عن المنكر ارغم انف المنافق، ومن صدق في المواطن قضى الذي عليه واحرز دينه، ومن شنا الفاسقين فقد غضب لله، ومن غضب لله يغضب الله له. وللعدل اربع شعب: غوص الفهم، وزهرة العلم، وشرائع الحكم، وروضة الحلم، فمن غاص الفهم فسر جمل العلم، ومن رعى زهرة العلم عرف شرائع الحكم، ومن عرف شرائع الحكم ورد روضة الحلم، ومن ورد روضة الحلم لم يفرط في امره وعاش في الناس وهم في راحة"، اس کے بعد لکھتے ہیں: كذا رواه خلاس بن عمرو مرفوعا، وخالف الرواة عن علي فقال: الاسلام۔ ورواه الاصبع بن نباتة، عن علي مرفوعا فقال: الايمان۔ ورواه الحارث، عن علي مرفوعا مختصرا۔ ورواه قبيصة بن جابر، عن علي من قوله. ورواه العلاء بن عبد الرحمن، عن علي من قوله۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ شعب الايمان للبيهقي، باب القول في زيادة الايمان ونقصانه، حديث: 38

3۔ العدنى ابو عبد الله محمد بن يحيى ابن ابي عمر (المتوفى: 243ھ)، "الايمان"، تحقيق: حمد بن حمدى الجابرى الحربى، ناشر: دار السلفية الكويت، طبع سال 1407ھ، باب دعائم الايمان، حديث: 49۔

4۔ اللالكائى، ابو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي الشافعي اللالكائى (المتوفى: 418ھ)، "شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة، من الكتاب والسنة واجماع الصحابة والتابعين من بعدهم"، تحقیق ڈاکٹر احمد سعد حمدان، ناشر: دار طيبة، الرياض، طبع سال 1409ھ، باب جماع الكلام في الايمان، سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في ان، وبه قال من الفقهاء، حديث: 1258۔

5۔ الكلينى الشيخ ابو جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق (المتوفى: 329ھ)، "الكافى"، ناشر: دار الكتب الاسلامية تهران ايران، طبع سوم سال 1367ھ ش، جلد 2، صفحة 50

6۔ الشيخ الصدوق ابو جعفر محمد بن الحسين بن بابويه القمى (المتوفى: 381ھ)، "كتاب الخصال"، ناشر: جماعة المدرسين فى حوزة العلمية قم ايران، طبع بدون سال، صفحة 231-232

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: صحیح بمطابق کافی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

5۔والصبر منها على اربع شعب : الشوق والشفقة والزهد والترقب ، فمن اشتاق الى الجنة سلا عن الشهوات ، ومن اشفق من النار اجتنب المحرمات ، ومن زهد في الدنيا استهان بالمصيبات ، ومن ارتقب الموت سارع الى الخيرات۔

ترجمہ: اور صبر کی چار شاخیں ہیں: اشتیاق، خوف، دنیا سے بے اعتنائی، اور انتظار، اس لیے کہ جو جنت کا مشتاق ہو گا، وہ خواہشوں کو بھلا دیگا، اور جو دوزخ سے خوف کھائے گا وہ محرمات سے کنارہ کشی کرے گا، اور جو دنیا سے بے اعتنائی اختیار کرے گا، وہ مصیبتوں کو سہل سمجھے گا اور جسے موت کا انتظار ہو گا، وہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرے گا۔

5۔ نہج البلاغہ، قول 31

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:مسند الشهاب القضاعي، باب: من اشتاق الى الجنة سارع الى الخيرات، حديث:336، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا اسماعيل بن محمد بن عبدوس ، ثنا ابو زرعة عبد الله بن محمد بن الطيب ، ثنا ابو نعيم عبد الملك بن محمد بن عدي ، ثنا الحسن بن ابي الربيع ، ثنا القاسم بن الحكم العرني ، عن عبيد الله بن الوليد الوصافي ، عن محمد بن سوقة ، عن الحارث الاعور ، عن علي رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "من اشتاق الى الجنة سارع الى الخيرات ، ومن اشفق من النار لها عن الشهوات ، ومن ترقب الموت لها عن اللذات ، ومن زهد في الدنيا هانت عليه المصائب۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن ابی الدنیا، ابو بکر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ) ، "الصبر والثواب عليه" ، تحقيق: محمد خير رمضان يوسف ، ناشر: دار ابن حزم بيروت ، طبع سال 1418ھ ، حديث:9

3۔ شعب الايمان للبيهقي، باب: التاسع والثلاثون من شعب الايمان، فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت ، فصل فيما بلغنا عن الصحابة رضي الله عنهم "في معنى، حديث:10189

4۔ الاصفهانی ابو نعيم احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الاصبهاني (المتوفى: 430ھ)، "حلية الاولياء وطبقات الاصفياء" ، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت۔ لبنان، طبع سال 1409ھ، باب: محمد بن سوقة، حديث:6313

5۔ تمام الرازی ، ابو القاسم تمام بن محمد بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله بن الجنيد (المتوفى: 414 ھ) ، " الفوائد" ، تحقيق: حمدی عبد المجيد السلفی ، ناشر: مكتبة الرشد و شركة الرياض ، سعودی عرب ، طبع سوم ، 1418 ھ ، 1997م ، حديث:39 ، اس کے بعد لکھتے ہیں: هذا الحديث في كتاب ابي عمر في موضعين : موضع محمد بن سوقة ، عن الحارث ، وموضع محمد بن سوقة ، عن ابي اسحاق ، عن الحارث۔ اسی طرح: حديث:40۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

6۔و اليقين منها على اربع شعب :على تبصرة الفطنة، وتاول الحكمة، وموعظة العبرة، و السنة الاولين، فمن تبصر الفطنة تبينت له الحكمة، و من تبينت له الحكمة عرف العبرة، و من عرف العبرة فكانما كان في الاولين۔

ترجمہ: یقین کی بھی چار شاخیں ہیں: روشن نگاہی، حقیقت رسی، عبرت اندوزی اور اگلوں کا طور طریقہ۔ چنانچہ جو دانش و آگاہی حاصل کرے گا، اس کے سامنے علم و عمل کی راہیں واضح ہو جائیں گی، اور جس کے لیے علم و عمل آشکارا ہو جائے گا، وہ عبرت سے آشنا ہو گا اور جو عبرت سے آشنا ہو گا وہ ایسا ہے جیسے وہ پہلے لوگوں میں موجود رہا ہو۔

6۔ نہج البلاغہ، قول 31۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **ابن ابی الدنیا، ابو بکر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ)، "كتاب اليقين"، تحقيق: ابو هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت۔لبنان، طبع سال 1407ھ، حديث: 4، مکمل حدیث اس طرح ھے: حدثنا عبد الله، ثنا سفيان بن وكيع، ثنا سفيان بن عيينة،، عن محمد بن سوقة، عن العلاء بن عبد الرحمن، قال: قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه: "اليقين على اربع شعب: على غائص الفهم، وغمرة العلم، وزهرة الحكم، وروضة الحلم، فمن فهم فسر جميل العلم، ومن فسر جميل العلم عرف شرائع الحكم، ومن عرف شرائع الحكم حلم ولم يفرط في امره وعاش في الناس۔** اور اسی طرح: حدیث: 10۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے، "الزھد" میں، حدیث: 92۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث موقوف

7۔ والجهاد منها على اربع شعب : على الامر بالمعروف ، والنهي عن المنكر ، والصدق في المواطن ، وشنآن الفاسقين ، فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمنين ، ومن نهى عن المنكر ارغم انوف الكافرين (المنافقين)، ومن صدق في المواطن قضى ما عليه، ومن شنا الفاسقين فقد غضب الله له وارضاه يوم القيامة۔

ترجمہ: جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں: امر بالمعروف، نہی عن المنکر، رمام موقعوں پر راست گفتاری اور بدکرداروں سے نفرت۔ چنانچہ جس نے امر المعروف کیا اس نے مؤمنین کی پشت مظبوط کی۔ جس نے نہی عن المنکر کیا، اس نے کافروں کو ذلیل کیا او جس نے تمام موقعوں پر سچ بولا، اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جس نے فاسقوں برا سمجھا اور اللہ کے لیے غضبناک ہوا، اللہ بھی اس کے لیے دوسروں پر غضبناک ہو گا، اور قیامت کے دن اس کی خوشی کا سامان کرے گا۔

7۔ نہج البلاغہ، قول 31

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **ابن ابى الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ)، "الامر بالمعروف والنهى عن المنكر"، تحقيق: صلاح بن عايض الشلاحى، ناشر: مكتبة الغرباء الاثرية، الرياض۔ سعودى عرب، طبع سال 1418ھ، حديث: 18**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا عبد الرحمن بن صالح، قال: حدثنا عمرو بن هاشم، عن صباح المزني، عن محمد بن سوقة، عن العلاء بن عبد الرحمن، قال: حدثني الذي، سمع عليا، قال: "الجهاد على اربع شعب: على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر، والصدق في المواطن، وشنآن الفاسقين، فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمن، ومن نهى عن المنكر ارغم انف المنافق، ومن صدق في المواطن قضى ما عليه، ومن شنا الفاسقين وغضب لله، غضب الله له" قال: فقام الرجل الى علي رضي الله عنه فقبل راسه۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **حلية الاولياء لابى نعيم الاصبهانى، باب: محمد بن سوقة، حديث: 6314۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث موقوف

8۔ و قال علیه السلام: لو ضربت خیشوم المؤمن بسیفی هذا علی ان یبغضنی ما ابغضنی، و لو صببت الدنیا بجماتها علی المنافق علی ان یحبنی ما احبنی و ذالک انه قضی فانقضنی علی لسان النبی الامی صلی اللہ علیه و آله و سلم، انه قال: یا علي لا یبغضك مؤمن و لا یحبك منافق۔

ترجمہ: اگر میں مؤمن کی ناک پر اپنی تلوار لگاؤں کہ وہ مجھے دشمن رکھے، تو وہ مجھ سے دشمنی نہیں کرے گا۔ اگر میں تمام دنیا منافق کے آگے رکھ دوں کہ وہ مجھے دوست رکھے تب بھی وہ مجھے دوست نہیں رکھے گا۔ اس لیے کہ یہ وہ فیصلہ ہے جو نبی امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک سے ہو گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے علی! کوئی مومن تم سے دشمنی نہیں کرے گا اور کوئی منافق تم سے محبت نہیں کرے گا۔

8۔ نہج البلاغہ، قول 45۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان حب الانصار و علی رضی اللہ عنهم من الایمان، حدیث: 138، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا وكيع، وأبو معاوية، عن الأعمش، ح وحدثنا يحيى بن يحيى، واللفظ له، أخبرنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن عدي بن ثابت، عن زر، قال: قال علي: والذي فلق الحبة، وبرأ النسمة، إنه لعهد النبي الأمي صلى الله عليه وسلم إلي: "أن لا يحبني إلا مؤمن، ولا يبغضني إلا منافق"

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الترمذي، ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاك (المتوفی: 279ھ)، "الجامع الصحیح، المشهور باسم سنن الترمذي"، ابو اب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب، حدیث: 3735، مکمل حدیث اس طرح ھے: حدثنا واصل بن عبد الاعلی قال: حدثنا محمد بن فضيل، عن عبد الله بن عبد الرحمن ابي نصر، عن المساور الحميري، عن امه، قالت: دخلت على ام سلمة، فسمعتها تقول: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن۔" وفي الباب عن علي. وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

3۔ القزوینی ابن ماجه ابو عبد الله محمد بن یزید بن ماجه (المتوفی: 273ھ)، "سنن ابن ماجه" ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م، باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، حدیث: 113

4 النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علي بن سنان بن بحر بن دینار الخراسانی (المتوفی: 303ھ)، السنن النسائی، " ناشر: دار الفکر، بیروت ۔لبنان، طبع سال 2000م، کتاب الإيمان وشرائعه، علامة المنافق، حدیث: 4960۔

5۔ صحيح ابن حبان، کتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر الخبر الدال على أن محبة المرء علي بن أبي طالب، حدیث: 7034

6۔ ابن حنبل ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشیبانی المروزي البغدادي (المتوفی: 241ھ)، "مسند الامام احمد"، مسند الانصار، مسند النساء، حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، حدیث: 25960۔

9۔ القناعة مال لا ينفد۔

ترجمہ: قناعت وہ سرمایا ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

اسی طرح انہوں اس حدیث کی تخریج کی ہے:فضائل الصحابة، ومن فضائل علي رضي الله عنه من حديث ابي بكر بن، حديث:1017اور حديث:1127

7۔ مسند ابي يعلى الموصلي، مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:6775۔

8۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفضائل، فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:31475۔

اس حدیث کے راوی: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی ابن ابی طالب

حکم: حسن ترمذی کے مطابق چونکہ یہ مسلم کی حدیث بھی ہے اس لیے صحیح ہے

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

9۔ نہج البلاغہ، قول 57 اور اسی طرح قول 475 پر بھی آیا ہے۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد ، حديث:7045، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن علي بن حبيب ، نا ابو يوسف الصيدلاني ، ثنا خالد بن اسماعيل المخزومي ، عن يوسف بن محمد بن المنكدر ، عن ابيه ، عن جابر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " عليكم بالقناعة، فان القناعة مال لا ينفد "۔ انہوں نے اس حدیث پر حکم لگایا ہے:لم يرو هذا الحديث عن محمد بن المنكدر الا ابنه يوسف، ولا عن يوسف الا خالد بن اسماعيل، تفرد به: ابو يوسف الصيدلاني، ولا يروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بهذا الاسناد۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مسند الشهاب القضاعي، باب: القناعة مال لا ينفد، حديث:62

3۔ ابو الشيخ الاصبهانی، ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حيان الانصاری (المتوفى:369ھ)، "الامثال في الحديث النبوی صلی الله عليه وسلم "، تحقيق: ڈاکٹر عبد العلی عبد الحميد، ناشر: دار السلفية بالهند ، طبع اول سال1402ھ، 1982م "القناعة مال لا ينفد"، حديث:75۔

4۔ الخطيب البغدادی ، ابو بكر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی ، (المتوفى :463ھ) ، " الفقيه والمتفقه"، تحقيق: عادل بن يوسف العزازی، ناشر: دار ابن الجوزی سعودی عرب ، طبع سال1417ھ، باب حذف المتفقه العلائق، حديث:830۔

اس حدیث کے راوی: حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری رضی اللہ عنہم ہیں

حکم: ضعیف

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

10۔الحکمۃ ضالۃ المؤمن، فخذ الحکمۃ و لو من اھل النفاق۔

ترجمہ: حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے لہٰذا جہاں سے ملے لے لینا چاہیے چاہے وہ منافق سے ہی کیوں نہ حاصل ہو۔

10۔ نہج البلاغہ، قول80

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحکمۃ، حدیث: 4167**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا عبد الرحمن بن عبد الوھاب قال: حدثنا عبد اللہ بن نمیر، عن ابراھیم بن الفضل، عن سعید المقبري، عن ابي ھریرۃ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن، حیثما وجدھا فھو احق بھا۔** اس حدیث میں: "**و لو من اھل النفاق**"، کی جگہ: "**حیثما وجدھا فھو احق بھا**" بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **سنن الترمذي الجامع الصحیح، ، ابواب العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء في فضل الفقہ علی العبادۃ، حدیث: 2680**، اس حدیث کے متعلق بیان کرتے ہیں: "**ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ و ابراھیم بن الفضل المخزومي یضعف في الحدیث من قبل حفظہ۔**

3۔ **مصنف ابن ابي شیبۃ، کتاب الزھد، باب: ما ذکر في زھد الانبیاء و کلامھم علیھم السلام، ما قالوا في البکاء من خشیۃ اللہ، حدیث: 35010۔**

4۔ **مسند الشھاب القضاعي، الحکمۃ ضالۃ المؤمن، حدیث: 139۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت ابوہریرہ، سعید بن ابی بردہ الاشعری، زید ابن اسلم القرشی العدوی رضی اللہ عنہم ہیں

حکم: غریب

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

11۔ الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد، و لا خیر فی جسد و لا راس معه، و لا فی ایمان لا صبر معه۔
ترجمہ: صبر ایمان کے لیے ویسا ہی ہے جیسا بدن کے لیے سر، ظاہر ہے کہ اس کے بدن میں کوئی خیر نہیں ہے جسمیں سر نہ ہو، اور اس ایمان میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں صبر نہ ہو۔

11۔ نہج البلاغہ، قول82۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الايمان و الرؤيا، باب، حديث:29826**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا ابو خالد، عن عمرو بن قيس، عن ابي اسحاق قال: قال علي: "الصبر من الايمان بمنزلة الراس من الجسد، فاذا ذهب الصبر ذهب الايمان۔ اسی طرح: مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الزهد، ما ذكر في زهد الانبياء و كلامهم عليهم السلام، كلام علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:33835۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **شعب الايمان للبيهقي، باب القول في زيادة الايمان و نقصانه، حديث:40**

3۔ **ابن ابی الدنیا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ)، "الصبر و الثواب عليه"، تحقيق: محمد خير رمضان يوسف، ناشر: دار ابن حزم بيروت، طبع سال 1418ھ، حديث: 8 اور 166۔**

4۔ **الشيخ الكليني محمد يعقوب، "الكافي"، جلد2، صفحة 87 اور 89۔**

5۔ **الشيخ الصدوق، "الخصال"، صفحة 315۔**

6۔ **الحر العاملي، "وسائل الشيعة (الاسلامية)"، جلد11، صفحة 208۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی علیہ السلام، امام جعفر الصادق علیہ السلام، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حدیث: صحیح بمطابق کافی للکلینی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل ہے موقوفا بھی روایت ہوئی ہے۔

12۔ و من اصلح ما بینه و بین اللہ اصلح اللہ ما بینه و بین الناس، من اصلح امر آخرته اصلح اللہ امر دنیاہ۔

ترجمہ: جس نے اپنے اوراللہ کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کر لی، اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کرے گا۔ جو آخرت کے امور کی اصلاح کرلے گا، اللہ اس کی دنیا کے امور کی اصلاح کر دے گا۔

12۔ نہج البلاغہ، قول89

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الزهد، ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام، كلام عكرمة، حديث: 34802، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن بشر، قال: حدثنا مسعر، عن ابي عون، قال: كان اهل الخير اذا التقوا يوصي بعضهم بعضا بثلاث، و اذا غابوا كتب بعضهم الى بعض بثلاث: "من عمل لآخرته كفاه الله دنياه، و من اصلح ما بينه و بين الله كفاه الله الناس، و من اصلح سريرته اصلح الله علانيته"۔ اسی طرح حديث: 34319 میں بھی بیان کیا ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ حلية الاولياء لابی نعيم الاصبهانی، حديث: 5755۔

3۔ الزهد لابن ابی الدنيا، حديث: 343۔

4۔ ابو سفيان وكيع بن الجراح بن مليح بن عدی بن فرس بن سفيان بن الحارث بن عمرو ابن عبيد بن رؤاس الرؤاسی (المتوفی: 197ھ)، "كتاب الزهد"، تحقيق: ڈاکٹر عبد الرحمن عبد الجبار الفريوائی، ناشر: مكتبة الدار، مدينه منوره، طبع سال 1404ھ، باب كتاب اهل الخير بعضهم الى بعض، حديث: 517۔

5۔ الكافی للكلينی، جلد 8، صفحة 307

5۔ بحار الانوار للمجلسي"، جلد 69، صفحة 305۔

اس حدیث کے راوی: محمد بن عبد اللہ بن سعید الثقفی، عون بن عبد اللہ بن عتبہ الہذلی رضی اللہ عنہم۔

حکم: صحیح بمطابق کافی للکلینی

کیفیت: حدیث موقوف

13۔ کان الموت فیھا علی غیر نا کتب و کان الحق فیھا علی غیر نا وجب و کانما نشیع من الموتی سفر عما قلیل الینا راجعون نبوئھم اجداثھم و نا کل تراثھم کانا مخلدون بعدھم ثم قد نسینا کل واعظ و اعظۃ و رمینا بکل فادح و جائحۃ۔

ترجمہ: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موت کسی اور کے لیے لکھی گئی ہے اور یہ حق کسی دوسرے کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے اور گویا کہ جن مرنے والوں کو ہم دیکھ رہے ہیں وہ ایسے مسافر ہیں جو عنقریب واپس آنے والے ہیں کہ ہم انہیں ٹھکانے لگاتے ہیں اور ادھر کا ترکہ کھانے لگتے ہیں جیسے ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اس کے بعد ہم نے ہر نصیحت کرنے والے مرد اور عورت کو بھلا دیا ہے اور ہر آفت و مصیبت کا نشانہ بن گئے ہیں۔

13۔ نہج البلاغہ، قول 122۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء للاصبھانی ، باب جعفر ابن محمد الصادق ، حدیث: 3869**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا القاضي ابو بكر محمد بن عمر بن سلم املاء حدثنا القاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبد الله بن محمد بن عمر بن علي بن ابي طالب، حدثني ابي، عن ابيه، جعفر بن محمد عن ابيه، عن علي بن الحسين، عن الحسين بن علي، قال: رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قام خطيبا على اصحابه فقال: "ايها الناس كان الموت فيها على غيرنا كتب، وكان الحق فيها على غيرنا وجب، وكان الذي نشيع من الاموات سفر عما قليل الينا راجعون، ناكل تراثهم كاننا مخلدون بعدهم، قد نسينا كل واعظة، وامنا كل جائحة"، طوبى لمن شغله عيبه عن عيوب الناس، طوبى لمن طاب مكسبه، وصلحت سريرته، وحسنت علانيته، واستقامت طريقته، طوبى لمن تواضع لله من غير منقصة، وانفق مما جمعه من غير معصية، وخالط اهل الفقه والحكمة، ورحم اهل الذل والمسكنة، وطوبى لمن انفق الفضل من ماله، وامسك الفضل من قوته، ووسعته السنة ولم يعدل عنها الى بدعة" ثم نزل۔** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **هذا حديث غريب من حديث العترة الطيبة، لم نسمعه الا من القاضي الحافظ، وروى هذا الحديث من حديث انس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **شعب الايمان للبيهقي ، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت، الحادي والسبعون من شعب الايمان وهو باب في الزهد وقصر الامل، حديث: 10137۔**

3۔ **تمام الرازی ، ابو القاسم تمام بن محمد بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله بن الجنيد (المتوفی: 414 ھ) ، "الفوائد"، تحقیق: حمدی عبد المجید السلفی، ناشر: مكتبة الرشد وشركة الرياض، سعودی عرب، طبع سوم، 1418 ھ، 1997م حديث: 450۔**

4۔ **مسند الشهاب القضاعي، باب: كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت، حديث: 579۔**

5۔ **مسند الشهاب لابن سلامة، جلد 1، صفحة 357۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت انس بن مالک، جابر بن عبد اللہ الانصاری، ابوہریرہ، سفیان بن اسید الحضرمی رضی اللہ عنہم اور امام حسین بن علی علیہما السلام ہیں۔

14۔ طبوبی لمن ذل في نفسه و طاب کسبه و صلحت سریرته و حسنت خلیقته، و انفق الفضل من ماله، و امسک الفضل من لسانه، و عزل عن الناس شره، و وسیعته السنة، و لم ینسب الی البدعة۔

ترجمہ: خوشحال اس کا جس نے اپنے اندر تواضع کی ادا پیدا کی، اپنے کسب کو پاکیزہ بنالیا۔ اپنے باطن کو نیک کر لیا، اپنے اخلاق کو حسین بنالیا۔ اپنے مال کے زیادہ حصے کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ اپنی زبان درازی پر قابو پالیا۔ اپنے شر کو لوگوں سے دور رکھا، سنت کو اپنے اندر جگہ دی اور بدعت سے کوئی نسبت نہیں رکھی۔

حکم: حدیث غریب بمطابق حلیۃ الاولیاء للاصبہانی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

14۔ نہج البلاغہ، قول 123۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: السنن الکبری للبیهقي، کتاب الجنائز، جماع ابواب صدقة التطوع، باب کراهية امساك الفضل وغيره محتاج اليه حديث: 7326، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا علي بن احمد بن عبدان، انبا احمد بن عبيد الصفار، حدثني محمد بن الفضل بن جابر، ثنا الهيثم بن خارجة، ومهدي بن حفص، قالا: ثنا اسماعيل بن عياش، عن مطعم بن المقدام، عن نصيح العنسي، عن رکب المصري، قال: **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "طوبى لمن تواضع من غير منقصة، وذل في نفسه من غير مسكنة، وانفق مالا جمعه في غير معصية، ورحم اهل الذلة والمسكنة، وخالط اهل الفقه والحكمة، طوبى لمن ذل في نفسه، وطاب كسبه، وصلحت سريرته، وحسنت علانيته، وعزل عن الناس شره، طوبى لمن عمل بعلمه، وانفق الفضل من ماله، وامسك الفضل من قوله"** اخبرنا علي، انبا احمد، ثنا عبيد بن شريك، ثنا آدم، ثنا ابن عياش، عن المطعم بن مقدام، وعنبسة بن سعيد الكلاعي، عن نصيح، عن رکب المصري، فذكره بنحو من معناه الا انه لم يذكر قوله: "طوبى لمن ذل في نفسه، وطاب كسبه، وقال طوبى لمن حسنت سريرته، وكرمت علانيته۔"

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المعجم الکبیر للطبراني، من اسمه ربيعة، رکب المصري، حديث: 4478-4479

3۔ شعب الایمان للبیهقي، باب: ماجاء في كراهية امساك الفضل، حديث: 3231۔

4۔ الاصفهانی ابو نعيم احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الاصبهانی (المتوفی: 430ھ)، "معرفة الصحابة"، تحقيق عادل بن يوسف العزازي، طبع: دار الوطن بالرياض، طبع سال 1419ھ، باب الراء، باب من اسمه ربيعة، رکب المصري غير منسوب، حديث: 2494۔

اس حدیث کے راوی: حضرت رکب المصری رضی اللہ عنہ ہیں۔

حدیث: ضعیف

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

15۔ الصلاۃ قربان کل تقي۔

ترجمہ: نماز ہر متقی کے لیے تقرب (خدا) کا وسیلہ ہے۔

15۔ نہج البلاغہ، قول: 136

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلوات الخمس، ذکر البیان بان الصلاۃ قربان للعبید یتقربون بها الی بارئهم جل، حدیث: 1743، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا عمران بن موسی بن مجاشع السختیاني، حدثنا هدبة بن خالد، حدثنا حماد بن سلمة، عن عبدالله بن عثمان بن خثيم، عن عبد الرحمن بن سابط، عن جابر بن عبد الله، ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: يا كعب بن عجرة، اعيذك بالله من امارة السفهاء، انها ستكون امراء، من دخل عليهم فاعانهم على ظلمهم وصدقهم بكذبهم فليس مني، ولست منه، ولن يرد علي الحوض، ومن لم يدخل عليهم، ولم يعنهم على ظلمهم، ولم يصدقهم بكذبهم، فهو مني، وانا منه، وسيرد علي الحوض. يا كعب بن عجرة، "**الصلاة قربان**"، والصوم جنة، والصدقة تطفئ الخطية كما يطفئ الماء النار، والناس غاديان، فمبتاع نفسه، فمعتق رقبته، وموبقها. يا كعب بن عجرة، انه لا يدخل الجنة لحم نبت من سحت۔ قال ابو حاتم رضي الله عنه: قوله صلى الله عليه وسلم: ليس مني ولست منه يريد: ليس مثلي ولست مثله في ذلك الفعل والعمل، وهذه لفظة مستعملة لاهل الحجاز وقوله: لا يدخل الجنة لحم نبت من سحت يريد به جنة دون جنة، لانها جنان كثيرة، وهذا كقوله صلى الله عليه وسلم: لا يدخل الجنة ولد الزنى، ولا يدخل العاق الجنة، ولا منان يريد جنة دون جنة، وهذا باب طويل سنذكره فيما بعد من هذا الكتاب ان قضى الله ذلك وشاء۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کو اپنی "کتاب الحظر والاباحة، ذکر الاخبار بایجاب النار" میں بیان کیا ہے، حدیث: 5644۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مسند احمد بن حنبل، ومن مسند بني هاشم، مسند جابر بن عبدالله رضي الله عنه - حديث: 15019۔

3 مسند ابي يعلى الموصلي، مسند جابر، حديث: 1948۔

4۔ مسند الشهاب القضاعي، باب: الصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار، حديث: 101 اور اسی طرح، باب: الطاعم الشاكر له مثل اجر الصائم الصابر، حديث: 255۔

5۔ شعب الايمان للبيهقي، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، في طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهات، حديث: 5504۔

6۔ حلية الاولياء لاصفهانی، باب: جعفر بن محمد الصادق، حديث: 3844

7۔ الکلینی محمد یعقوب (المتوفی: 329ھ): "کافی"، دار الکتب اسلامیہ تہران، طبع چہارم، سال 1365ھ ش، جلد: 3، صفحہ: 265

8۔ الشیخ الصدوق محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی (المتوفی: 381ھ): "من لا یحضر الفقیه"، طبع حوزہ علمیہ قم، ایران، الطبعة الثانیة 1363ش، جلد: 1، صفحہ: 210

9۔ الطبرسی میرزا حسین النوری (المتوفی:): "مستدرک الوسائل"، طبع مؤسسہ آل بیت قم، طبع اول، سال 1407ھ، جلد: 3، صفحہ: 46

16۔ الحج جهاد كل ضعيف۔

ترجمہ: حج ہر کمزور کے لیے جہاد ہے۔

10۔ الحر العاملي الشيخ محمد بن الحسن: "وسائل الشيعه (آلبيت)"، طبع مؤسسه آل بيت عليهم السلام، الطبعة الثانيه 1414ھ ق، جلد: 4، صفحة: 43

11۔ مسند الشهاب لابن سلامه، جلد: 1، صفحة: 95، 180 و 181 دو طرق سے روایت کیا ھے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، امام علی رضا علیہ السلام، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ، سنان بن سنۃ الاسلمي صاحب النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عدی بن ثابت الانصاری، معاذ بن جبل، ابو ہریرہ، کعب بن عجرۃ الانصاری رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

16۔ نہج البلاغہ، قول 136

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الحج، حديث: 2900، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال: حدثنا وكيع، عن القاسم بن الفضل الحداني، عن ابي جعفر، عن ام سلمة، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الحج جهاد، كل ضعيف"

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2 مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الحج، ماقالوا في ثواب الحج - حديث: 15747

3۔ مسند احمد بن حنبل ، مسند الانصار، مسند النساء، حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 25972، مسند النساء، حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 26037 اور 26115۔

4۔ مسند ابي يعلى الموصلي، مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 6760 اور 6872۔

5۔ المعجم الكبير للطبراني، باب الياء ما اسندت ام سلمة، ابو جعفر محمد بن علي، حديث: 19522۔

6۔ مسند الشهاب القضاعي، الحج جهاد كل ضعيف، حديث: 79۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمان بن قیس حنفی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: حسن

کیفیت: حدیث مرفوع

17۔لکل شئ زکاۃ و زکاۃ البدن الصیام۔

ترجمہ: ہر شے کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

17۔ نہج البلاغہ، قول136

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في الصوم زكاة الجسد، حديث:1741، مکمل حدیث اس طرح ہے:حدثنا ابو بكر قال: حدثنا عبد الله بن المبارك، ح و حدثنا محرز بن سلمة العدني قال: حدثنا عبد العزيز بن محمد، جميعا عن موسى بن عبيدة، عن جمهان، عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: **"لكل شيء زكاة، وزكاة الجسد الصوم"** زاد محرز في حديثه: وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "الصيام نصف الصبر۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المعجم الكبير للطبراني، من اسمه سهل، رواية الكوفيين عن ابي حازم، سفيان الثوري، حديث:5837۔

3۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصيام، من كان يكثر الصوم ويامر بذلك، حديث:8765۔

4۔ شعب الايمان للبيهقي، الثالث والعشرون من شعب الايمان وهو باب في الصيام، حديث:3414-3415۔

5۔ حلية الاولياء، سفيان الثوري، حديث:10037، اس حدیث بے بارے میں لکھتے ہیں:غريب من حديث الثوري، تفرد به حماد بن الوليد۔

6۔ الکافی للکلینی، جلد4، صفحة63۔

7۔ الطوسی، ابو جعفر محمد بن حسن (المتوفی:460) "تهذيب الاحكام"، دار الكتب اسلاميه، تهران ايران، طبع چهارم، سال1365ھ ش، جلد 4، صفحة 190، اسی طرح انہوں اس حدیث کی تخریج کی ہے اپنی کتاب:" فضائل الاشهر الثلاثة"، ص122و123.

8۔ الحر العاملی الشیخ محمد بن الحسن (المتوفی:)، "وسائل الشيعه (آلبيت)"، مؤسسه آل بيت عليهم السلام، الطبعة الثانيه1414ھ ق، جلد10، صفحة8۔

9۔ مستدرک الوسائل للنوری، جلد7، صفحة47

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی علیہ السلام، محمد بن علی علیہ السلام، جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام اور موسی بن بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: غریب بمطابق حلیۃ الاولیاء چونکہ یہ کافی للکلینی کی روایت ہے اس لیے صحیح ہے۔

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

18۔ وجهاد المراة حسن التبعل۔

ترجمہ: عورت کا جہاد شوہر سے حسن سلوک ہے۔

18۔ نہج البلاغہ، قول136

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **شعب الايمان للبيهقي، الثالث عشر من شعب الايمان، حديث: 1197**، یہ ایک طویل حدیث کا جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: **اخبرنا ابو محمد بن يوسف الاصبهاني، اخبرنا ابو بكر احمد بن سعيد الاخميمي بمكة، حدثنا عبد الجليل بن عاصم المديني، حدثنا هارون بن يحيى الحاطبي، حدثنا عثمان بن عمر بن خالد، وقال مرة: عثمان بن خالد بن الزبير، عن ابيه، عن علي بن الحسين، عن ابيه، عن علي بن ابي طالب، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "انما تكون الصنيعة الى ذي دين او حسب، وجهاد الضعفاء الحج، "وجهاد المراة حسن التبعل لزوجها"، والتودد نصف الدين، وما عال امرؤ اقتصد، واستنزلوا الرزق بالصدقة، وابى الله ان يجعل ارزاق عباده المؤمنين من حيث يحتسبون" وقال مرة اخرى: "وما عال امرؤ قط على اقتصاد" قال الامام احمد رحمه الله تعالى: "وهذا حديث لا احفظه على هذا الوجه الا بهذا الاسناد وهو ضعيف مرة، فان صح فمعناه: ابى الله ان يجعل جميع ارزاقهم من حيث يحتسبون وهو كذلك فان الله يرزق عباده من حيث يحتسبون، كما ان التاجر يرزقه من تجارته، والحارث يرزقه من حراثته وغير ذلك، وقد يرزقهم من حيث لا يحتسبون كالرجل يصيب معدنا او كنزا، او يموت له قريب فيرثه، او يعطى من غير اشراف نفس ولا سؤال ونحن لم نقل: ان الله تعالى لم يوصل احدا الى خير الا بجهد وسعي؛ وانما قلنا: انه قد بين لخلقه وعباده طريقا جعلها اسبابا لهم الى ما يريدون فالاولى بهم ان يسلكوها متوكلين على الله تعالى من بلوغ ما يؤملونه دون ان يعرضوا عنها، ويجردوا التوكل عنها وليس في شيء من هذه الاحاديث ما يفسد قولنا والله تعالى اعلم"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **الكافى للكلينى، جلد 5، صفحة 9**

3۔ **مسند الشهاب لابن سلامة، جلد 2، صفحة 81۔**

4۔ **تحف العقول لابن الشعبة الحرانى، صفحة 60**

5۔ **وسائل الشيعة (آل بيت) لحر العاملى، جلد 20، صفحة 163**

6۔ **مستدرک الوسائل للميرزا نورى، جلد 8، صفحة 8**

اس حدیث کے راوی: علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حکم: صحیح بمطابق کافی للکلینی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

19۔استنزلوا الرزق بالصدقة۔

ترجمہ: صدقہ کے ذریعے روزی طلب کرو۔

19۔ نہج البلاغہ، قول137۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:شعب الایمان للبیهقي ، الثالث عشر من شعب الایمان، حدیث:1197۔ یہ طویل حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا ابو محمد بن یوسف الاصبهاني ، اخبرنا ابو بکر احمد بن سعید الاخمیمي بمکة، حدثنا عبد الجلیل بن عاصم المدیني، حدثنا هارون بن یحیی الحاطبي، حدثنا عثمان بن عمر بن خالد، وقال مرة: عثمان بن خالد بن الزبیر ، عن ابیه، عن علي بن الحسین، عن ابیه، عن علي بن ابي طالب، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: انما تکون الصنیعة الی ذي دین او حسب،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"**واستنزلوا الرزق بالصدقة**"،۔۔۔۔۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم الاصبهانی، باب: جعفر بن محمد الصادق، حدیث:3844۔

3۔ الکافی لکلینی، جلد4، صفحة3

4۔ الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن الحسین بن بابویه القمی (المتوفی: 381ھ)، "التوحید"، ناشر: جامعة المدرسین قم ایران، طبع سال1387ھ، صفحة68۔

5۔ تهذیب الاحکام للشیخ الطوسی، جلد4، صفحة112

6۔ الحمیری ابو العباس عبد الله بن جعفر (المتوفی:3صدی هجری)، "قرب الاسناد"، ناشر: مؤسسة آل بیت لاحیاء التراث۔قم ایران، طبع اول سال1413ھ، صفحة118

7۔ السیوطی جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر (المتوفی: 911ھ)، "الدر المنثور فی تفسیر بالماثور"، ناشر: دار المعرفة بیروت۔لبنان، طبع اول سال1365ھ، جلد6، صفحة234

اس حدیث کے راوی: حضرت علی علیہ السلام، امام جعفر الصادق علیہ السلام،

حکم: صحیح بمطابق کافی للکلینی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

20۔من ايقن بالخلف جاد بالعطية۔

ترجمہ: جسے معاوضہ کا یقین ہوتا ہے وہ عطا میں دریادلی سے کام لیتا ہے۔

20۔ نہج البلاغہ، قول138۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:مسند الشهاب القضاعي، من يزرع خيرا يحصد رغبة، حديث:350، مکمل حدیث اس طرح ہے: **"من ايقن بالخلف جاد بالعطية"** اخبرنا القاضي ابو محمد عبد الكريم بن المنتصر، ثنا اسماعيل بن الحسن البخاري، ثنا ابو حاتم، محمد بن عمر ثنا ابو ذر احمد بن عبد الله الترمذي ثنا اسحاق بن ابراهيم الشامي، ثنا علي بن حرب، ثنا موسى بن داود الهاشمي، ثنا ابن لهيعة، عن محمد بن عبد الرحمن، عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن ابيه، عن علي رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول، وذكره في حديث طويل۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الكافي لكليني، جلد4، صفحة2، لیکن بلفظ من صدق بالخلف جاد بالعطية کے ساتھ۔

3۔ امالی للشيخ الصدوق، صفحة532

4۔ وسائل الشيعة (آل البيت) لحر العاملي، جلد9، صفحة368-370۔

5۔ مستدرك الوسائل للميرزا النوري، جلد7، صفحة158 اور اسی طرح: جلد15، صفحة261۔

6۔ بحار الانوار للمجلسي، جلد68، صفحة357۔

7۔ مسند الشهاب لابن سلامة، جلد1، صفحة233۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی، امام جعفر الصادق علیہما السلام، حضرت ابو ذر غفاری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما ہیں۔

حکم: صحیح بمطابق کافی للکلینی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

21۔تنزل المعونة علی قدر مؤونة۔

ترجم: جتنا خرچ ہوگا اتنی ہی امداد ملتی ہے۔

21۔ نہج البلاغہ، قول139

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:مسند الشهاب القضاعي ، ان المعونة تاتي العبد من الله على قدر المؤنة، حديث:923، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا هبة الله بن ابراهيم الخولاني، ثنا علي بن بندر، ثنا الحسن يعني ابن احمد بن فيل، ثنا يحيى بن عثمان الحمصي، ثنا بقية بن الوليد، عن معاوية بن يحيى، عن عبد الله بن ذكوان، عن عبد الرحمن الاعرج، عن ابي هريرة، قال: **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ان المعونة تاتي العبد على قدر المؤنة، وان الصبر ياتي العبد على قدر المصيبة۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ شعب الايمان للبيهقي، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت، فصل في ذكر ما في الاوجاع والامراض والمصيبات من الكفارات، حديث:9568، اس حدیث کے بارے میں لکھتے هیں:تفرد به طارق بن عمار، وعباد، وقد قيل عن عباد، عن طارق، وهو الاصح وطارق يعرف بهذا الحديث۔اسی طرح حديث:9570۔

3۔ ابن شاهين، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ايوب بن ازداذ المعروف ب ابن شاهين (المتوفى: 385ھ)، "الترغيب فى فضائل الاعمال وثواب ذل"، بتحقيق صالح احمد مصلح الوعيل، واشراف ڈاکٹر اكرم ضياء العمري، ناشر: دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية، 1420ھ۔ باب مختصر من كتابي كتاب الصبر وما فيه من الفضل، حديث:273۔

4۔ الكافى للكلينى، جلد6، صفحة284۔

5۔ من لا يحضر الفقيه للشيخ الصدوق، جلد 3، صفحة 166 اور جلد 4، صفحة 418۔ اسی طرح انهوں نے تخریج کی هے: التوحيد، صفحة401

6۔ قرب الاسناد للحميرى، صفحة116۔

7۔ الحلى، ابن ادريس (المتوفى:)، "السرائر"، جلد3، سفحة550/الوسائل الشيعة(آل البيت) للحر العاملى، جلد9، صفحة370، اسی طرح: جلد16، صفحة324

8۔ مسند الشهاب لابن سلامة، جلد2، صفحة111-112

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہم، حضرت امام محمد باقر، حضرت امام جعفر الصادق علیہما السلام ہیں۔

حکم: صحیح بمطابق کافی للکلینی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

22۔ماعال من اقتصد۔

ترجمہ: جو میانہ روی سے کام لے گا وہ محتاج نہ ہو گا۔

22۔ نہج البلاغہ، قول140۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **مسند احمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، حديث: 4129**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **قرات على ابي، حدثنا ابو عبيدة الحداد، قال: حدثنا سكين بن عبد العزيز العبدي، حدثنا ابراهيم الهجري، عن ابي الاحوص، عن عبد الله بن مسعود، قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: "ما عال من اقتصد"، الى هنا قرات على ابي، و من هاهنا حدثني ابي۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الادب، في الاسراف في النفقة، حديث: 26064۔**

3۔ **مسند ابن ابي شيبة، مارواه عبد الله بن مسعود، حديث: 391**

4۔ **المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه: محمد، حديث: 5197، اس کے بارے میں لکھتے هیں: لم يرو هذا الحديث عن ابراهيم الهجري الا سكين بن عبد العزيز۔ اسی طرح: باب: من اسمه عبد الله، طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله، باب من روى عن ابن مسعود انه لم يكن مع النبي، حديث: 9929۔**

5۔ **شعب الايمان للبيهقي، التاسع و الثلاثون من شعب الايمان، الثاني و الاربعون من شعب الايمان و هو باب الاقتصاد في النفقة و تحريم، حديث: 6282۔**

6۔ **الامثال في الحديث النبوي لابى الشيخ الاصبهاني باب: "ماعال من اقتصد"، حديث: 77**

7۔ **مجمع الزوائد لهيثمى، جلد10، صفحة252،** ہیثمی لکھتے ہیں: **رواه احمد و الطبرانى فى الكبير و الاوسط و فى اسانيدهم ابراهيم بن مسلم الهجرى و هو ضعيف۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما

حکم: ضعیف بمطابق ہیثمی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

23۔قلۃالعیال احدالیسارین۔

ترجمہ:عیال کی کمی بھی ایک طرح کی آسودگی ہے۔

23۔ نہج البلاغہ، قول141۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:مسند الشھاب القضاعي، باب: الدين شين الدين، حديث:32، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: التدبير نصف العيش، والتودد نصف العقل، والهم نصف الهرم، **"وقلة العيال احد اليسارين۔"** اخبرنا القاضي ابو محمد عبد الكريم بن المنتصر الاشتيخني، قدم علينا من خراسان، ثنا اسماعيل بن الحسن البخاري الزاهد، ثنا ابو حاتم محمد بن عمر المعدل، ثنا ابو ذر احمد بن عبد الله بن مالك الترمذي، ثنا اسحاق بن ابراهيم الشامي، ثنا علي بن حرب، ثنا موسى بن داود الهاشمي، ثنا ابن لهيعة، عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن ابيه، عن علي رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول، وذكر ذلك في حديث طويل۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2 ابن سعد ابو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230ه) :" الطبقات الكبرى"، بتحقيق احسان عباس، ناشر: دار للطباعة والنشر بيروت لبنان، طبع: سال 1398ھ، باب: طبقات البدريين من الانصار، ومن هذه الطبقة ممن روى عن عثمان، وعلي، وعبد، سعيد بن المسيب بن حزن بن ابي وهب بن عمرو بن، حديث:5654۔

3۔ ابن ابی الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي(المتوفى: 281ھ)، "النفقة على العيال"، تحقيق: مسعد عبد الحميد السعدنی، ناشر: مكتبة القرآن بالقاهرة، بدون تاريخ، باب في الاحسان الى البنات، حديث:99۔

4۔ الكلاباذی، محمد بن ابي اسحاق بن ابراهيم بن يعقوب البخاری الحنفی (المتوفى:384ھ)، " بحر الفوائد المشهور بمعانی الاخبار"، تحقيق: محمد حسن اسماعيل، احمد فريد المزيدی، ناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، طبع اول سال 1420ھ-1999م، حديث آخر، حديث:139، یہ طویل حدیث کا جزء ہے۔

5۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبھانی، باب: جعفر بن محمد الصادق، حدیث:3844

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب، امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل ہے لیکن ابن سعد اور ابن ابی الدنیا نے اسے بطور اثر مقطوع ذکر کیا ہے۔

24۔ التودد نصف العقل۔

ترجمہ: میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

24۔ نہج البلاغہ، قول 142

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:المعجم الاوسط للطبراني ، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد ، حديث:6864، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن ابي زرعة، نا هشام بن عمار، نا مخيس بن تميم، حدثني حفص بن عمر ، حدثني ابراهيم بن عبد الله ، عن نافع ، عن ابن عمر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الاقتصاد في النفقة نصف المعيشة ، **"والتودد الى الناس نصف العقل"**، وحسن السؤال نصف العلم۔ اس میں "الی "کا اضافہ ہے، مزید اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: لا يروى هذا الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بهذا الاسناد، تفرد به: هشام بن عمار، وحفص بن عمر هو: حفص بن عمر بن ابي العطاف المدني، وابراهيم بن عبد الله، هو: ابراهيم بن عبد الله بن قارظ۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مسند الشهاب القضاعي، باب: الدين شين الدين، حديث:32۔

3۔ شعب الايمان للبيهقي، فصل في فضل العقل الذي هو من النعم العظام التي كرم، حديث:4494۔

4۔ شعب الايمان للبيهقي، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، الثاني والاربعون من شعب الايمان وهو باب الاقتصاد في النفقة وتحريم، حديث:6280۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وقد روي هذا مسندا باسناد ضعيف۔

5۔ ابن ابی الدنیا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشی (المتوفى: 281ھ)، "الاخوان"، تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية، بيروت ـ لبنان، طبع سال 1409ھ، باب في بشاشة الرجل لاخيه وطلاقة وجهه اليه اذا لقيه، حديث:137، اسیطرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے:"مداراة الناس"، باب: التودد الى الناس، حديث:44۔

6۔ الخطيب البغدادي، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي (المتوفى: 463ھ)، "الجامع لاخلاق الراوي وآداب السامع"، بتحقيق د. محمود الطحان، طبع: مكتبة المعارف - الرياض، 1403ھ بمطابق 1983م. باب: كيفية السؤال، حديث:394، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: الفقيه والمتفقه، باب في السؤال والجواب ومايتعلق بهما من الكراهة والاستحباب، حديث:692۔

6۔ ابن ابی الدنیا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشی (المتوفى: 281ھ)، "العقل وفضله"، تحقيق: لطفی محمد الصغير، ناشر: دار الراية، الرياض سعودی، طبع سال 1409ھ باب: التودد الى الناس نصف العقل، حديث:72۔

7۔ الكافي للكليني، جلد 2، صفحة 643۔

8۔ وسائل الشيعة (آل البيت) للحر العاملي جلد 12، صفحة 52-53۔

9۔ السرائر لابن ادريس الحلي، جلد 3، صفحة 550۔

10۔ بحار الانوار للمجلسي جلد 1، صفحة 224۔

25۔ الهم نصف الهرم۔

ترجمہ: ہم و غم خود بھی آدھا بڑھاپا ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عبد اللہ ابن عمر ابن خطاب، میمون ابن مہران الجزری رضی اللہ عنہما، حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، امام جعفر الصادق علیہ السلام۔

حکم: ضعیف بمطابق شعب الایمان للبیہقی، لیکن چونکہ یہ کافی للکلینی کی بھی روایت ہے اس لیے صحیح ہے۔

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

25۔ نہج البلاغہ، قول 143۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: مسند الشهاب القضاعي، باب: الدين شين الدين، حديث: 32، یہ حدیث کا ایک جزء ہے مکمل حدیث اس طرح ہے: التدبير نصف العيش، والتودد نصف العقل، و **"الهم نصف الهرم"**، وقلة العيال احد اليسارين اخبرنا القاضي ابو محمد عبد الكريم بن المنتصر الاشتيخني، قدم علينا من خراسان، ثنا اسماعيل بن الحسن البخاري الزاهد، ثنا ابو حاتم محمد بن عمر المعدل، ثنا ابو ذر احمد بن عبد الله بن مالك الترمذي، ثنا اسحاق بن ابراهيم الشامي، ثنا علي بن حرب، ثنا موسى بن داود الهاشمي، ثنا ابن لهيعة، عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن ابيه، عن علي رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول، وذكر ذلك في حديث طويل۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن ابی الدنیا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ)، "اصلاح المآل"، تحقيق: مصطفى القضاة، ناشر: دار الوفاء للطباعة والنشر بالمنصورة، طبع سال 1410ھ باب الفقر، حديث: 428۔

3۔ مسند الشهاب لابن سلامة، جلد 1، صفحة 53۔

اس حدیث کے راوی: حضرت معاذ بن جبل، انس بن مالک ابو ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہم، حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

حکم: ضعیف

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

26۔ ينزل الصبر على قدر المصيبة۔

ترجمہ: صبر بقدر مصیبت نازل ہوتا ہے۔

26۔ نہج البلاغہ، قول144

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **مسند الشهاب القضاعي، ان المعونة تاتي العبد من الله على قدر المؤنة، حديث:923**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **اخبرنا هبة الله بن ابراهيم الخولاني، ثنا علي بن بندر، ثنا الحسن يعني ابن احمد بن فيل، ثنا يحيى بن عثمان الحمصي، ثنا بقية بن الوليد، عن معاوية بن يحيى، عن عبد الله بن ذكوان، عن عبد الرحمن الاعرج، عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ان المعونة تاتي العبد على قدر المؤنة، وان الصبر ياتي العبد على قدر المصيبة"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **شعب الايمان للبيهقي، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت، فصل في ذكر ما في الاوجاع والامراض والمصيبات من الكفارات، حديث:9570۔**

3۔ **الترغيب في فضائل الاعمال وثواب ذلك لابن شاهين، باب مختصر من كتابي كتاب الصبر وما فيه من الفضل، حديث:273۔**

4۔ **حلية الاولياء لابی نعيم الاصبهانی، باب: جعفر بن محمد الصادق، حديث:3844/الصبر والثواب عليه لابن ابي الدنيا، حديث:116۔**

5۔ **بحر الفوائد المشهور بمعاني الاخبار للكلاباذي، حديث:139۔**

6۔ **المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني، كتاب الزكاة، باب الاجمال في طلب الرزق، حديث:971**

7۔ **من لا يحضره الفقيه للصدوق، صفحة416**

8 **السرائر للحلی، جلد3، صفحة550۔**

9۔ **بحار الانوار للمجلسی، جلد74، صفحة119**

10۔ **مسند الشهاب لابن سلامة، جلد2، صفحة111، 112۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب، امام جعفر الصادق، امام محمد باقر علیہم السلام اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

27۔من ضرب يده على فخذه مصيبة عند حبط عمله۔

ترجمہ: جس نے مصیبت کے وقت اپنی ران پر ہاتھ مارا گویا اس نے اپنے عمل کو برباد کر دیا۔

28۔ كم من صائم ليس له من صيامه الا الجوع و كم من قائم ليس له من قيامه الا السهر۔

ترجمہ: کتنے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ کتنے عابد شب زندہ دار ہوتے ہیں، جنہیں اپنے قیام سے شب بیداری اور مشقت کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے۔

27۔ نہج البلاغہ، قول 144۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: مسند زيد بن علی، صفحة 175، مختصر لفظی اختلاف کے ساتھ مکمل حدیث اس طرح ہے: عن زيد بن علي عن آبائه عليهم السلام عن النبي صلى الله عليه و آله: **"ضرب المسلم يده على فخذه عند المصيبة احباط لاجره"۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ الكافي للكليني، جلد 3، صفحة 224-225۔

3۔ من لا يحضره الفقيه للصدوق، جلد 4، صفحة 416۔

4۔ وسائل الشيعة (آل البيت) للحر العاملی، جلد 3، صفحة 270-271۔

5۔ تهذيب الكمال للمزی، جلد 5، صفحة 88–89۔

اس حدیث کے راوی: حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام حضرت زید بن علی علیہ السلام۔

حکم: صحیح بمطابق کافی للکلینی

کیفیت: مرفوع

28۔ نہج البلاغہ، قول 145

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة و الرفث للصائم - حديث: 1686، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا عمرو بن رافع قال: حدثنا عبد الله بن المبارك، عن اسامة بن زيد، عن سعيد المقبري، عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "رب صائم ليس له من صيامه الا الجوع، ورب قائم ليس له من قيامه الا السهر۔"

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے

2۔ ابن المبارک، ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک بن واضح المروزی (المتوفی: 181ھ)، "مسند الامام عبد الله بن المبارک"، تحقيق و تعليق: صبحى البدرى السامرائی، ناشر: مكتبة المعارف الرياض۔ سعودی عرب۔ طبع سال 1407ھ، حديث: 77

29۔حبذا نوم الاکیاس و افطارھم۔

ترجمہ: ہوشمند انسان کا سونا اور کھانا بھی قابل تعریف ہوتا ہے۔

3۔ مسند الشھاب القضاعي، رب قائم ليس له من قيامه الا السهر، حديث:1307، 1305

4۔ مسند احمد بن حنبل، و من مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:9493

5۔ ابن خزيمة، محمد بن اسحاق النيسابوري (المتوفى:311ھ)، "صحيح ابن خزيمة"، بتحقیق ڈاکٹر محمد مصطفى الاعظمي، طبع: المكتب الاسلامي، في اربعة مجلدات، الطبعة الثانية، طبع سال 1412ھ-1992م، كتاب الصيام، جماع ابواب الاقوال و الافعال المنهية عنها في الصوم من غير ايجاب، باب نفي ثواب الصوم عن الممسك عن الطعام و الشراب مع ارتكابه، حديث:1863۔

6۔ صحيح ابن حبان، كتاب الصوم، باب آداب الصوم، ذكر الزجر عن ان يخرق المرء صومه بما ليس لله فيه، حديث:3540

7۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الصوم، و اما حديث شعبة، حديث:1507، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط البخاري، و لم يخرجاه

8۔ مسند ابي يعلى الموصلي، باب: شهر بن حوشب، حديث:6417۔

9۔ المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، و مما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، نافع، حديث:13189

10۔ مسند الشھاب القضاعي، رب قائم ليس له من قيامه الا السهر، حديث:1306۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حکم: صحیح بمطابق

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

29۔ نہج البلاغہ، قول 145۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: حلية الاولياء لابی نعيم الاصبهانی، باب: ابو الدرداء، حديث:715، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا احمد بن جعفر، ثنا عبد الله بن احمد، حدثني ابي، ثنا يزيد، اخبرنا ابو سعيد الكندي، عمن اخبره، عن ابي الدرداء، انه قال: **"يا حبذا نوم الاكياس و افطارهم"** كيف يعيبون سهر الحمقى و صيامهم؟ و مثقال ذرة من بر صاحب تقوى و يقين اعظم و افضل و ارجح من امثال الجبال من عبادة المغترين۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابن ابی الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ)، "كتاب اليقين"، تحقيق: ابو هاجر محمد السعيد بن بسيونی زغلول، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت۔لبنان، طبع سال 1407ھ، حديث:8

3۔ زهد لاحمد بن حنبل، زهد ابي الدرداء رحمه الله تعالى، حديث:746۔

اس حدیث کے راوی: حضرت حضرت ابو الدرداء عویمر بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں

30۔ وحصنوا اموالکم بالزکاۃ، ادفعوا ابواب البلاء بالدعاء۔

ترجمہ: اپنے اموال کی حفاظت زکوۃ سے کرو۔ بلاؤں کے طلاتم کو دعاوں سے ٹال دو۔

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث موقوف

30۔ نہج البلاغہ، قول146۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:1992**، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا احمد بن عمرو قال: نا علي بن ابي طالب البزاز قال: نا موسی بن عمير الكوفي قال: نا الحكم بن عتيبة، عن ابراهيم النخعي، عن الاسود بن يزيد، عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "حصنوا اموالكم بالزكاة، وداووا امرضاكم بالصدقة، واعدوا للبلاء الدعاء"**۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **لم يرو هذا الحديث عن الحكم الا موسى بن عمير**۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: **المعجم الكبير، باب: من اسمه عبد الله، طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله، باب، حديث:10001** اور **كتاب الدعاء، باب الحث على الدعاء في الرخاء، حديث:42**۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **مسند الشهاب القضاعي، استغنوا عن الناس ولو بشوص سواك، حديث:643**

3۔ **شعب الايمان للبيهقي، فصل فيمن اتاه الله مالا من غير مسالة، حديث:3391**۔

4۔ **حلية الاولياء لابی نعيم الاصبهانی، باب: الاسود بن يزيد النخعي، حديث:1667، باب: ابراهيم بن يزيد النخعي، حديث:5713**، اس کے بارے میں لکھتے ہیں: **غريب من حديث الحكم وابراهيم، تفرد به موسى** اور **باب: جعفر بن محمد الصادق، حديث:3844**

5۔ **مراسيل ابي داود، باب في الزكاة، حديث:101**۔

6۔ **السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الجنائز، باب وضع اليد على المريض، حديث:6208**

7۔ **الكافی للكلينی، جلد4، صفحة3**۔

8۔ **تهذيب الاحكام للطوسی، جلد4، صفحة112**

9۔ **وسائل الشيعة (آل البيت) للحر العاملی، جلد9، صفحة29 اور 380**

10۔ **مستدرک الوسائل للميرزا النوری، جلد2، صفحة99**۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب، امام محمد باقر، امام جعفر الصادق علیہم السلام، حضرت عبد اللہ بن مسعود، صدی بن عجلان بن وہب الباہلی، اور حسن بن الحسن البصری رضی اللہ عنہم ہیں

حکم: صحیح بمطابق کافی للکلینی

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

31۔من ملك استاثر۔

ترجمہ: جو اقتدار حاصل کرتا ہے وہ جانبداری کرنے لگتا ہے۔

31۔نہج البلاغۃ، قول160

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:المعجم الكبير للطبراني، باب الذال، رافع بن عمير، حديث:4348، یہ ایک طویل حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن الحسن بن قتيبة العسقلاني، ثنا محمد بن ايوب بن سويد، حدثني ابي، ثنا ابراهيم بن ابي عبلة، عن ابي الزاهرية، عن رافع بن عمير قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قال الله عز وجل لداود عليه السلام: ابن لي بيتا في الارض، فبنى داود بيتا لنفسه قبل البيت الذي امر به، فاوحى الله عز وجل اليه: يا داود نصبت بيتك قبل بيتي، قال: يارب هكذا قلت فيما قضيت: "من ملك استاثر"، ثم اخذ في بناء المسجد، فلما تم السور سقط ثلثاه، فشكا ذلك الى الله عز وجل فاوحى الله عز وجل اليه انه لا يصلح ان تبني لي بيتا، قال: اي رب ولم؟ قال: لما جرت على يديك من الدماء، قال: اي رب اولم يكن في هواك ومحبتك؟ قال: بلى، ولكنهم عبادي وانا ارحمهم، فشق ذلك عليه، فاوحى الله اليه: لا تحزن فاني ساقضي بناءه على يدي ابنك سليمان، فلما مات داود اخذ سليمان في بنائه، فلما تم قرب القرابين وذبح وجمع بني اسرائيل، فاوحى الله عز وجل اليه: قد ارى سرورا ببنيان بيتي فسلني اعطك، قال: اسالك ثلاث خصال حكما يصادف حكمك وملكا لا ينبغي لاحد من بعدي، ومن اتى هذا البيت لا يريد الا الصلاة فيه، خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اما اثنتين فقد اعطيهما وانا ارجو ان يكون قد اعطي الثالثة۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ شعب الايمان للبيهقي، فصل، حديث:1856۔

3۔ معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني، باب الراء، رافع بن عمير، حديث:2382۔اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے حلية الاولياء، حديث:7296،

4۔ الامالی للمفيد، صفحة188۔

5۔ الجواهر السنية للحر العاملی، صفحة71۔

6۔ بحار الانوار للمجلسی، جلد74، صفحة61۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب، امام محمد باقر اور امام جعفر الصادق علیہم السلام، حضرت رافع بن عمیر اور ابوثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہما ہیں

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

32۔ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق۔

ترجمہ: خالق کی معصیت کے ذریعے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی ہے۔

32۔ نہج البلاغہ، قول 165۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري ، كتاب الجهاد والسير، باب السمع والطاعة للامام ، حديث: 2816، لفظی اختلاف کے ساتھ مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا مسدد، حدثنا يحيى، عن عبيد الله، قال: حدثني نافع، عن ابن عمر رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم، وحدثني محمد بن صباح، حدثنا اسماعيل بن زكرياء، عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنهما، **عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: "السمع والطاعة حق ما لم يؤمر بالمعصية، فاذا امر بمعصية، فلا سمع ولا طاعة"**، اسی طرح: كتاب الاحكام، باب السمع والطاعة للامام ما لم تكن معصية، حديث: 6745۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء في غير معصية، حديث: 3512

3۔ سنن ابي داود، كتاب الجهاد، باب في الطاعة، حديث: 2271

4۔ سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب لا طاعة في معصية الله، حديث: 2862۔

5۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح ، ، ابواب الجهاد ، باب ما جاء لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق، حديث: 1674، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: وفي الباب عن علي، وعمران بن حصين، والحكم بن عمرو الغفاري وهذا حديث حسن صحيح۔

6۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الجهاد، في امام السرية يامرهم بالمعصية، من قال: لا طاعة، حديث: 33044 اور 33054۔

7۔ مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الصلاة، باب الامراء يؤخرون الصلاة، حديث: 3659

8۔ مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 1070، ومن مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، حديث: 3773، اول مسند البصريين، بقية حديث الحكم بن عمرو الغفاري، حديث: 20152، 20155

9۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه عبد الله، حديث: 4419، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: المعجم الكبير، باب من اسمه عبد الله، من اسمه عفيف ، الحسن بن دينار عن الحسن عن عمران، حديث: 15193، 15206، سماك بن حرب عن الحسن عن عمران، حديث: 15232، محمد بن سيرين عن عمران عن ابن حصين، حديث: 15260، ابو مراية، حديث: 15385۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام، حضرت عمر بن الخطاب بن نفیل القرشی، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب بن نفیل القرشی، عبد اللہ بن مسعود، الحسن بن ابی الحسن البصری، عمران بن حصین بن عبید الخزاعی، انس بن مالک بن النضر بن ضمضم النجاری، عامر بن شراحیل الشعبی رضی اللہ عنہم ہیں۔

33۔ ان للخصومة قحما۔

ترجمہ: لڑائی جھگڑے کے نتیجے میں تباہی آتی ہے

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

33۔ نہج البلاغہ، تشریح طلب کلام، قول 3

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:السنن الكبرى للبيهقي ، كتاب الوكالة، باب التوكيل في الخصومات مع الحضور والغيبة، حديث:10695، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا ابو عبد الرحمن السلمي، انبا ابو الحسن الكارزي، ثنا علي بن عبد العزيز، ثنا ابو عبيد، ثنا عباد بن العوام، عن محمد بن اسحاق، عن رجل من اهل المدينة يقال له جهم، عن علي رضي الله عنه "انه وكل عبد الله بن جعفر بالخصومة فقال: ان للخصومة قحما" قال ابو عبيد: قال ابو الزياد: القحم: المهالك۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے:السنن الصغير، كتاب البيوع، باب الوكالة، حديث:1624، اور معرفة السنن والآثار، كتاب الصلح، باب الوكالة، حديث:3764۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ كتاب الام للامام الشافعي، جلد 3، صفحة 237 اور جلد 7، ص 127

3۔ المبسوط للطوسی، جلد 2، صفحة 360۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث موقوف

34۔اذابلغ النساء نص الحقاق فالعصبة اولی۔

ترجمہ: جب لڑکیاں حد بلوغ تک پہنچ جائیں تو ددھیالی قرابتدار اولویت رکھتے ہیں۔

34۔ *نہج البلاغہ، تشریح طلب کلام، قول*4.

تخریج:

1۔ *اس حدیث کی تخریج کی ہے:* السنن الصغیر للبیهقي، کتاب النکاح، باب تزویج الاب ابنته البکر صغیرة کانت او کبیرة، حدیث:1858، *مکمل حدیث اس طرح ہے:* في حدیث معاویة بن سوید بن مقرن قال: وجدت في کتاب ابي، عن علي، انه قال: "**اذابلغ النساء نص الحقاق فالعصبة اولی**" ومن شهد فلیشفع بخیر اخبرناه محمد بن موسی، ثنا ابو العباس الاصم، ثنا احمد بن عبد الحمید الحارثي، انا ابو اسامة، عن سفیان بن عیینة، عن سلمة بن کهیل، عن معاویة بن سوید، فذکره۔ *اسی طرح انہوں اس حدیث کی تخریج کی ہے:* السنن الکبری للبیهقي، کتاب النکاح، جماع ابواب ماعلی الاولیاء وانکاح الآباء البکر بغیر اذنها وجه، باب ماجاء في انکاح الیتیمة، حدیث:12795

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ غریب الحدیث لاابن سلامة، جلد3، صفحة456

3۔ الفصول المهمة فی الاصول للجصاص، جلد1، صفحة60

4۔ الصحاح للجوهری، جلد3، صفحة1058-1059

اس حدیث کے راوی: *حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ابو عبید قاسم بن سلام البغدادی رضی اللہ عنہ*

حکم: *غیر معلوم*

کیفیت: *حدیث موقوف*

35۔ان الایمان یبدو لمظة في القلب، کلما ازداد الایمان ازدادت اللمظة۔

ترجمہ: ایمان ایک سفید نقطہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور پھر ایمان کے ساتھ یہ نقطہ بھی بڑھتا رہتا ہے۔

35۔ نہج البلاغہ، تشریح طلب کلام، قول 5۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: شعب الایمان للبیهقي، باب القول في زیادة الایمان ونقصانه، حدیث:37، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، اخبرنا ابو بکر بن اسحاق، اخبرنا بشر بن موسی، اخبرنا هوذة بن خلیفة، حدثنا عوف، عن عبد الله بن عمرو بن هند قال: قال علي رضي الله عنه: **"ان الایمان یبدو لمظة بیضاء في القلب، فکلما ازداد الایمان عظما ازداد ذلك البیاض، فاذا استکمل الایمان ابیض القلب کله"**، وان النفاق یبدو لمظة في القلب، فکلما ازداد النفاق عظما ازداد ذلك سوادا، فاذا استکمل النفاق اسود القلب کله، وایم الله، لو شققتم عن قلب مؤمن لوجدتموه ابیض، ولو شققتم عن قلب منافق لوجدتموه اسود۔ قال: واللمظة هي الذوقة، وهو ان یلمظ الانسان بلسانه شیئا یسیرا: اي یتذوقه فکذلك القلب یدخل من الایمان شيء یسیر، ثم یتسع فیه فیکثر۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ ابو بکر احمد بن محمد بن هارون بن یزید الخلال (المتوفی:311ھ)، "السنة"، تحقیق: ڈاکٹر عطیة بن عتیق الزهرانی، ناشر: دار الرایة للنشر والتوزیع الریاض ۔ سعودی عرب، طبع سال 1499ھ، باب مناکحة المرجئة، حدیث:1604۔

3۔ ابن بطة ابو عبد الله عبید الله بن محمد بن محمد بن حمدان بن عمر العکبری (المتوفی: 387ھ)، "الابانة عن شریعة الفرقة الناجیة ومجانبة الفرق المذمومة"، وناشر: دار الرایة الریاض سعودی عرب، 1415ھ- 1994م باب زیادة الایمان ونقصانه، وما دل علی الفاضل فیه والمفضول، حدیث:1113

4۔ الزهد والرقائق لابن المبارك، باب فضل ذکر الله عز وجل، حدیث:1417

5۔ البخاری ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم البخاري (المتوفی:256ھ)، "التاریخ الکبیر"، ناشر: دار الفکر بیروت۔ بدون طبع، جلد 5، صفحة 154

6۔ غریب الحدیث لابن سلامة، جلد 3، صفحة 460۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

36۔ كنا اذا احمر الباس ولقي القوم القوم اتقينا برسول الله صلى الله عليه وسلم فما يكون منا احد ادنى الى العدو منه۔

ترجمہ: جب میدان جنگ میں دشمن کا خطرہ بڑھ جاتا تھا اور جنگ کی کاٹ شدید ہو جاتی تھی تو ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پناہ میں رہا کرتے تھے اور کوئی شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیادہ دشمن کے قریب نہیں ہوتا تھا۔

36۔ نہج البلاغہ، تشریح طلب کلام، قول 9۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب في غزوة حنين، حديث: 3413، کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا احمد بن جناب المصيصي، حدثنا عيسى بن يونس، عن زكريا، عن ابي اسحاق، قال: جاء رجل الى البراء، فقال: اكنتم وليتم يوم حنين يا ابا عمارة؟ فقال: اشهد على نبي الله صلى الله عليه وسلم ما ولى، ولكنه انطلق اخفاء من الناس، وحسر الى هذا الحي من هوازن، وهم قوم رماة، فرموهم برشق من نبل كانها رجل من جراد، فانكشفوا، فاقبل القوم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابو سفيان بن الحارث يقود به بغلته، فنزل ودعا واستنصر، وهو يقول: **"انا النبي لا كذب، انا ابن عبد المطلب، اللهم نزل نصرك، قال البراء: "كنا والله اذا احمر الباس نتقي به، وان الشجاع منا للذي يحاذي به، يعني النبي صلى الله عليه وسلم"۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الجهاد، بيان محاربة رسول الله صلى الله عليه وسلم المشركين يوم حنين، حديث: 5418

3۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الجهاد، ما قالوا في الجبن والشجاعة، حديث: 31975، اسی طرح: كتاب المغازي، غزوة حنين وما جاء فيها، حديث: 36301

4۔ مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 1314

5۔ البحر الزخار المعروف بمسند البزار، ومماروى حارثة بن مضرب، حديث: 651

6۔ مسند ابي يعلى الموصلي، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث: 286۔

7۔ ابن ابی عاصم ابو بکر وهو احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشيبانی (المتوفی: 287ھ)، "كتاب الجهاد"، تحقيق: مساعد بن سليمان الراشد، ناشر: مكتبة العلوم والحكم بالمدينة المنورة، طبع سال 1409ھ، الشجاعة وتقدم الرجل في الحرب، حديث: 206

8۔ ابن ابی الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشي (المتوفى: 281ھ)، "مكارم الاخلاق"، تحقيق وتعليق ياسين محمد السواس، ناشر: دار صادر للطباعة والنشر بيروت۔لبنان، طبع 1999م، باب في صدق الباس، حديث: 150

9۔ ابو الشيخ الاصبهانی، ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حيان الانصاری (المتوفی: 369ھ) "اخلاق النبی صلی الله عليه وسلم وآدابه"، تحقيق: عصام الدين سيد الصبابطی،۔

37۔ وروي انه ذكر عند عمر بن الخطاب في ايامه حلى الكعبة و كثرته ، فقال قوم لو اخذته فجهزت به جيوش المسلمين كان اعظم للاجر ، و ما تصنع الكعبة بالحلى ؟ فهم عمر بذلك ، و سال امير المؤمنين عليه السلام . فقال عليه السلام : ان القرآن انزل على النبي صلى الله عليه و آله و الاموال اربعة : اموال المسلمين فقسموها بين الورثة في الفرايض ، و الفيئ فقسمه على مستحقه ، و الخمس فوضعه الله حيث وضعه ، و الصدقات فجعلها الله حيث جعلها ، و كان حلي الكعبة يومئذ فتركه على حاله و لم يتركه نسيانا و لم يخف عليه مكانه فاقره حيث اقره الله و رسوله۔

ترجمہ: روایت ہے کہ عمر ابن خطاب کے سامنے ان کے دور حکومت میں خانہ کعبہ کے زیورات اور ان کی کثرت کا ذکر کیا گیا۔ ایک قوم نے یہ تقاضا کیا کہ اگر آپ ان زیورات کی کیا ضرورت ہے؟ تو انہوں نے اس رائے کو پسند کرتے ہوئے حضرت امیر علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپؑ نے کہا یہ قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور آپ کے دوَر میں اموال کی چار قسمیں تھیں۔ ایک مسلمانوں کا ذاتی مال تھا جسے آپ نے حسب فرائض ورثا میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ ایک بیت المال کا مال تھا جسے مستحقین میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ ایک خمس تھا جسے آپ اس کے حقداروں کے حوالے کر دیا کرتے تھے۔ ایک مال صدقات کا تھا جسے انہیں کے محل پر صرف کیا کرتے تھے۔ کعبہ کے زیورات اس وقت بھی موجود تھے اور پروردگا نے انہیں اسی حالت میں چھوڑ رکھا تھا۔ نہ رسول اکرم انہیں بھولے تھے اور نہ ان کا وجود آپ سے پوشیدہ تھا۔ لہٰذا تم انہیں اسی حالت رہنے دیجیے جس حالت میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رکھا ہے۔

ناشر: دار المصرية اللبنانية، طبع ثانی، 1417ھ 1997م، باب: فاما ذكر من شجاعته، حديث: 101

10۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب قسم الفيء، اما حديث ابي هريرة، حديث: 2565،

اس حدیث کے بارے میں اما حاکم لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح الاسناد، و لم يخرجاه۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، حضرت البراء بن عازب الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

37۔ نہج البلاغہ، قول 270۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: صحيح البخاري، كتاب الحج، باب كسوة الكعبة، حديث: 1527، لفظی اختلاف کے ساتھ، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب، حدثنا خالد بن الحارث، حدثنا سفيان، حدثنا واصل

الاحدب، عن ابي وائل، قال: جئت الى شيبة، ح وحدثنا قبيصة، حدثنا سفيان، عن واصل، عن ابي وائل، قال: جلست مع شيبة على الكرسي في الكعبة، فقال: لقد جلس هذا المجلس عمر رضي الله عنه، فقال: لقد هممت ان لا ادع فيها صفراء ولا بيضاء الا قسمته، قلت: ان صاحبيك لم يفعلا، قال: هما المرءان اقتدي بهما ۔ *اسی طرح*: كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: 6868۔

اسی طرح اس حدیث تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب مال الكعبة، حديث: 3114۔

3۔ سنن ابي داود، كتاب المناسك، باب في مال الكعبة، حديث: 1749۔

4۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الجهاد، ما قالوا في قسمة ما يفتح من الارض وكيف كان؟، حديث: 32328۔

5۔ مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين، شيبة بن عثمان الحجبي، حديث: 15113 اور 15114، *اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے*: فضائل الصحابة، ومن فضائل عمر بن الخطاب من حديث ابي بكر بن مالك، حديث: 607۔

6۔ المعجم الكبير للطبراني، من اسمه شيبة شيبة بن عثمان بن طلحة بن عبد العزى بن عثمان بن، حديث: 7029۔

7۔ معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني، باب الشين، من اسمه شداد، شيبة بن عثمان بن طلحة، حديث: 3284۔

اس حدیث کے راوی: *حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہے۔*

حکم: *صحیح*

کیفیت: *حدیث مرفوع متصل*

38۔ في القرآن نبا ما قبلكم و خبر ما بعدكم و حكم ما بينكم۔

ترجمہ: قرآن میں تمہارے پہلے کی خبر ہے، تمہارے بعد کی پیش گوئی اور تمہارے درمیانی حالات کے احکام سب پائے جاتے ہیں۔

38۔ نہج البلاغہ، قول 313۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **سنن الترمذي الجامع الصحيح ، ، ابواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في فضل القرآن**، حدیث: 2908، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا عبد بن حميد قال : حدثنا حسين بن علي الجعفي ، قال : سمعت حمزة الزيات ، عن ابي المختار الطائي ، عن ابن اخي الحارث الاعور ، عن الحارث ، قال : مررت في المسجد فاذا الناس يخوضون في الاحاديث فدخلت على علي ، فقلت : يا امير المؤمنين، الا ترى ان الناس قد خاضوا في الاحاديث ، قال : وقد فعلوها ؟ قلت : نعم . قال : اما اني قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : الا انها ستكون فتنة . فقلت : ما المخرج منها يا رسول الله ؟ قال : "كتاب الله فيه نبا ما قبلكم و خبر ما بعدكم، و حكم ما بينكم"، وهو الفصل ليس بالهزل، من تركه من جبار قصمه الله، و من ابتغى الهدى في غيره اضله الله، و هو حبل الله المتين، وهو الذكر الحكيم، وهو الصراط المستقيم، هو الذي لا تزيغ به الاهواء، و لا تلتبس به الالسنة، و لا يشبع منه العلماء ، و لا يخلق على كثرة الرد ، و لا تنقضي عجائبه ، هو الذي لم تنته الجن اذ سمعته حتى قالوا : انا سمعنا قرآنا عجبا يهدي الى الرشد من قال به صدق ، و من عمل به اجر ، و من حكم به عدل ، و من دعا اليه هدى الى صراط مستقيم۔ خذها اليك يا اعور۔** اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه و اسناده مجهول ، و في الحارث مقال۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **سنن الدارمي، و من كتاب فضائل القرآن، باب: فضل من قرا القرآن**، حدیث: 3272 اور 3273۔

3۔ **مصنف ابن ابي شيبة، كتاب فضائل القرآن، في التمسك بالقرآن**، حدیث: 29403۔

4۔ **البحر الزخار مسند البزار ، ومما روى ابو البختري ،** حدیث: 749، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "**وهذا الحديث لا نعلمه يروى الا عن علي، و لا نعلم رواه عن علي، الا الحارث۔**"

5۔ **شعب الايمان للبيهقي، فصل في تعلم القرآن**، حدیث: 1879

6۔ **سعيد بن منصور، ابو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراساني الجوزجاني** (المتوفی: 227ھ)، "**التفسير من سنن سعيد بن منصور**"، **بدراسة و تحقيق** ڈاکٹر **سعد بن عبد الله بن عبد العزيز آل حميد ، طبع: دار الصميعي للنشر و التوزيع بالرياض**، 1420ھ، **فضائل القرآن**، حدیث: 72۔

7۔ **الفريابی، ابو بكر جعفر بن محمد بن الحسن بن المستفاض الفريابي** (المتوفی: 301ھ)، "**فضائل القرءان، و ما جاء فيه من الفضل، و في كم يقرا، و السنة في ذلك**"، **بتحقيق** ڈاکٹر: **يوسف عثمان فضل الله جبريل، طبع: مكتبة الرشد ، الرياض**، 1421ھ، **باب فضل القرآن و الاستماع و تعاهد القرآن**، حدیث: 72-73

8۔ **الخطيب البغدادي ، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي ، المعروف بالخطيب البغدادي** (المتوفی: 463ھ)، "**الفقيه و المتفقه**"، **بتحقيق عادل بن يوسف العزازي**،

39۔ الایمان معرفة بالقلب و قول باللسان و عمل بالارکان۔

ترجمہ: ایمان دل کا عقیدہ، زبان کا اظہار اور اعضاء جوارح کا نام ہے۔

ناشر: دار ابن الجوزي بالسعودية، طبع سال، 1417ھ، القول في الاصل الاول: وهو الكتاب، حديث: 189-190

9۔ الکافی للکلینی، جلد 1، صفحة 61

10۔ محمد بن مسعود العیاشي، "تفسیر العیاشی"، جلد 1، صفحة 3

11۔ احمد بن محمد بن خالد البرقی: "المحاسن"، جلد 1، صفحة 267۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، امام جعفر الصادق علیہ السلام ہیں

حکم: غریب ہے ترمذی کے مطابق، چونکہ یہ کافی للکلینی کی بھی روایت ہے اس لیے صحیح ہے۔

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

39۔ نہج البلاغہ، قول 227۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في الايمان، حديث: 64، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا سهل بن ابي سهل، و محمد بن اسماعيل، قالا: حدثنا عبد السلام بن صالح ابو الصلت الهروي قال: حدثنا علي بن موسى الرضا، عن ابيه، عن جعفر بن محمد، عن ابيه، عن علي بن الحسين، عن ابيه، عن علي بن ابي طالب، قال: **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الايمان معرفة بالقلب، وقول باللسان، وعمل بالاركان"**۔ اس حدیث کے بارے میں ابن ماجہ لکھتے ہیں: قال: ابو الصلت: لو قرئ هذا الاسناد على مجنون لبرا۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ تهذيب الآثار وتفصيل الثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاخبار للطبري، ذكر ذلك، حديث: 2700-2701۔

3۔ المعجم الاوسط للطبرانی، باب العين، باب الميم من اسمه: محمد، حديث: 6367۔ اس حدیث کے برے میں لکھتے ہیں: "لا يروى هذا الحديث عن علي الا بهذا الاسناد، تفرد به عبد السلام بن صالح الهروي۔" اسی طرح ایک اور مقام پر، باب: من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى، من اسمه: معاذ، حديث: 8746، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: "لم يرو هذا الحديث عن موسى بن جعفر الا عبد السلام، ولا يروى عن علي الا بهذا الاسناد"

4۔ شعب الايمان للبيهقي باب الدليل على ان الطاعات كلها ايمان، حديث: 15۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

حکم: صحیح مکتب تشیع میں سلسلۃ الذہب

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

40۔ العمر الذي اعذر الله فيه الي ابن آدم ستون سنة۔

ترجمہ: جس عمر کے بعد پروردگار آدمی کی اولاد کے عذر کو قبول نہیں کرتا وہ ساٹھ سال ہے۔

40۔ نہج البلاغہ، قول326۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:صحيح البخاري ، كتاب الرقاق، باب من بلغ ستين سنة - حديث:6065، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثني عبد السلام بن مطهر ، حدثنا عمر بن علي، عن معن بن محمد الغفاري، عن سعيد بن ابي سعيد المقبري، عن ابي هريرة، **عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "اعذر الله الى امرئ اخر اجله، حتى بلغه ستين سنة"** تابعه ابو حازم، و ابن عجلان، عن المقبري۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني ، كتاب الرقائق، باب العمر الغالب -حديث:3174۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: رواه الطبراني في معجمه الكبير عن يوسف القاضي ، عن سليمان رواه الروياني في مسنده عن الصاغاني، عن خلف بن هشام رواه علي بن عبد العزيز في مسنده عن ابي حازم، كلاهما عن حماد به وهذا اسناد صحيح ولكن له علة، فقد رواه غير واحد، عن ابي حازم، عن سعيد المقبري، عن ابي هريرة، ومن هذا الوجه علقه، فان كان حماد بن زيد حفظه فيحتمل ان يكون ابو حازم سمعه من وجهين۔

3۔ صحيح ابن حبان، كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا، فصل في اعمار هذه الامة، ذكر الاخبار عما امهل الله جل وعلا للمسلمين في اعمارهم، حديث:3031۔

4۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم ، كتاب التفسير، تفسير سورة الملائكة، حديث:5332، 3534 - 3535۔

5۔ مسند احمد بن حنبل ، ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7542، 8078- 9210۔

6۔ السنن الكبرى للبيهقي ، كتاب الجنائز، باب من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله اليه في العمر، حديث:6135، 6137۔ اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: شعب الايمان، میں باب: التاسع والثلاثون من شعب الايمان، فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت ، الحادي والسبعون من شعب الايمان وهو باب في الزهد وقصر الامل، حديث:9856۔

7۔ جامع البيان في تفسير القرآن للطبري ، سورة فاطر، القول في تاويل قوله تعالى: والذين كفروا لهم نار جهنم، وقوله: اولم نعمركم مايتذكر فيه من تذكر، حديث:26642۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابوہریرہ، سہل بن سعد بن مالک بن خالد الانصاری، المقداد بن عمرو بن ثعلبۃ الکندی، عبد اللہ بن عباس، حبان ابن زید الشرعبی، قتادہ بن دعامۃ بن قتادۃ السدوسی رضی اللہ عنہم ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

41۔ الداعي بلا عمل كالرامي بلا وتر۔

ترجمہ: بغیر عمل کے دوسروں کو دعوت دینے والا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بغیر کمان کے تیر چلانے والا۔

41۔ نہج البلاغہ، قول 337۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: مستدرك الوسائل للميرزا النوري، جلد 5، صفحة 216، مکمل حدیث اس طرح ہے:
اخبرنا عبد الله بن محمد قال: اخبرنا محمد بن محمد قال: حدثني موسى بن اسماعيل قال: حدثنا ابي، عن ابيه، عن جده جعفر بن محمد، عن ابيه، عن جده علي بن الحسين، عن ابيه، عن علي بن ابي طالب عليهم السلام، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: "الداعي بلا عمل، كالرامي بلا وتر۔"

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ من لا يحضره الفقيه للشيخ الصدوق، جلد 4، صفحة 416۔
3۔ الدعوات، قطب الدين الراوندي، صفحة 19
4۔ بحار الانوار للمجلسي، جلد 90، صفحة 312
5۔ زهد لاحمد بن حنبل، زهد سعيد بن جبير، حديث: 2214
6۔ شعب الايمان للبيهقي، ذكر فصول في الدعاء يحتاج الى معرفتها، حديث: 1153۔
7۔ بحر الفوائد المشهور بمعاني الاخبار للكلاباذى، حديث آخر، حديث: 139۔ یہ ایک طویل حدیث کا جزء ہے۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب، امام جعفر الصادق علیہما السلام اور وہب بن منبہ بن کامل الاسوار الیمانی ہیں۔

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث مرفوع متصل ہے، لیکن امام احمد بن حنبل اور بیہقی نے اسے " بطور ماثور مقطوع بیان کیا۔

42۔ و افضل من ذالك كله كلمة عدل عند امام جائر۔

ترجمہ: ان تمام اعمال سے افضل عمل ظالم حاکم کے سامنے کلمہ عدل کا اعلان کرنا۔

42۔ نہج البلاغہ، قول 374۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **سنن ابي داود، كتاب الملاحم، باب الامر والنهي، حديث:3802**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا محمد بن عبادة الواسطي، حدثنا يزيد يعني ابن هارون، اخبرنا اسرائيل، حدثنا محمد بن جحادة، عن عطية العوفي، عن ابي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، او امير جائر۔"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر، حديث:4009۔**

3۔ **سنن الترمذي الجامع الصحيح، ، ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، حديث:2151**، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: **وفي الباب عن ابي امامة وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔**

4۔ **مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث ابي امامة الباهلي الصدي بن عجلان بن عمرو ويقال : حديث:21650**

5۔ **شعب الايمان للبيهقي، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، احاديث في وجوب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر على من قدر، حديث:7301۔**

6۔ **مسند الشهاب للقضاعي، باب افضل الجهاد كلمة حق عند امير جائر، حديث:1186-1188۔**

7۔ **المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر عمير بن قتادة الليثي رضي الله عنه، حديث:6668۔**

8۔ **المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، من اسمه عمير، عمير بن قتادة الليثي ابو عبيد، حديث:13988**

اس حدیث کے راوی: سعد بن مالک بن سنان الانصاری، صدی بن عجلان بن وہب الباہلی رضی اللہ عنہما ہیں۔

حکم: حسن غریب

کیفیت: حدیث مرفوع

43۔اول ماتغلبون علیه الامر بالمعروف والنهي عن المنكر بایدیكم ثم بالسنتكم ثم بقلوبكم فاذا لم ینكر القلب المنكر ویعرف المعروف نكس فجعل اعلاه اسفله۔

ترجمہ: سب سے پہلے تم ہاتھ کے جہاد میں مغلوب ہو گے، اس کے بعد زبان کے جہاد میں اور اس کے بعد دل کے جہاد میں۔ مگر یہ یاد رکھنا کہ اگر کسی شخص نے دل سے اچھائی کو اچھائی اور برائی کو برائی نہ سمجھا تو اسے اس طرح الٹ پلٹ دیا جائے گا کہ پست بلند ہو جائے اور بلند پست ہو جائے۔

43۔ نہج البلاغہ، قول 375۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الفتن، ما ذكر في فتنة الدجال، حديث: 36891**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا ابو معاوية، عن الاعمش، عن قيس بن راشد، عن ابي جحيفة، عن علي، قال: "ان اول ماتغلبون عليه من الجهاد الجهاد بايديكم، ثم الجهاد بالسنتكم، ثم الجهاد بقلوبكم، فاي قلب لم يعرف المعروف، ولا ينكر المنكر، نكس فجعل اعلاه اسفله۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **نعیم بن حماد، ابو عبد الله نعیم بن حماد بن معاویة بن الحارث بن همام بن سلمة بن مالك الخزاعی المروزی (المتوفی: 228ھ)، "الفتن"، تحقیق: سمیر امین الزهیری، ناشر: مكتبة التوحید القاهرة۔ مصر، طبع سال 1412ھ، باب مایذكر من انتقاص العقول، حدیث: 132۔**

3۔ **السنن الكبری للبیهقي، كتاب آداب القاضي، باب ما يستدل به على ان القضاء وسائر اعمال الولاة مما، حديث: 18770۔**

4۔ **شعب الايمان للبيهقي، التاسع والثلاثون من شعب الايمان، احاديث في وجوب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر على من قدر، حديث: 7303**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام

حکم: غیر معلوم

کیفیت: حدیث موقوف

44۔من أبطأبه عمله لم يسرع به نسبه۔

ترجمہ: جس کو عمل پیچھے ہٹادے اس کو نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

44۔ نہج البلاغہ، قول389۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے:صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاءوالتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر، حدیث:4974، یہ حدیث کا ایک جزء ہے، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا يحيى بن يحيى التميمي، وابو بكر بن ابي شيبة، ومحمد بن العلاء الهمداني - واللفظ ليحيى، قال يحيى: اخبرنا وقال الآخران: حدثنا - ابو معاوية، عن الاعمش، عن ابي صالح، عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا، نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة، ومن يسر على معسر، يسر الله عليه في الدنيا والآخرة، ومن ستر مسلما، ستره الله في الدنيا والآخرة، والله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه، ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما، سهل الله له به طريقا الى الجنة، وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله، يتلون كتاب الله، ويتدارسونه بينهم، الا نزلت عليهم السكينة، وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة، وذكرهم الله فيمن عنده، **"ومن بطا به عمله، لم يسرع به نسبه"**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابي داود، كتاب العلم، الحث على طلب العلم، حديث:3176۔

3۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، حديث:223

4۔ سنن الترمذي الجامع الصحيح،، ابواب القراءات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب، حديث:2946۔

5۔ صحيح ابن حبان، كتاب العلم، ذكر تسهيل الله جل: وعلا طريق الجنة على من يسلك، حديث:84، اسی طرح : كتاب الرقائق، باب قراءة القرآن، ذكر حفوف الملائكة بالقوم الذين يتلون كتاب الله ويتدارسونه فيما بينهم، حديث:768

6۔ مسند احمد بن حنبل، ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7261۔

7۔ المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه علي، حديث:3869، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ھیں: لم يرو هذا الحديث، عن علي بن صالح الا سعيد بن سالم، تفرد به: اسحاق بن ابراهيم بن جوتی۔

8۔ مسند الشهاب القضاعي، من ابطا به عمله لم يسرع به نسبه، حديث:375 اور 376۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابوہریرہ، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

45۔ اخبر تقله۔

ترجمہ: امتحان لو تاکہ نفرت پیدا کرو۔

45۔ نہج البلاغہ، قول 434۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: مسند الشهاب القضاعي، باب: اخبر تقله، حديث: 596، مکمل حدیث اس طرح ہے: اخبرنا هبة الله بن ابراهيم الخولاني، ابنا علي بن الحسين القاضي الاذني، ثنا ابو عروبة الحراني، ثنا محمد بن مصفى، ثنا بقية، عن ابن ابي مريم، عن ابي عطية المذبوح، عن ابي الدرداء، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: "**اخبر تقله**۔ اسی طرح: حديث: 597، لیکن اس میں انہوں نے "**وثق بالناس رويدا**" کا اضافہ کیا ہے۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ حلية الاولياء، لابی نعيم الاصبهانی، باب: ابو عطية المذبوح، حديث: 6927

3۔ مسند الشاميين للطبراني، ما انتهى الينا من مسند بشر بن العلاء اخي عبد الله، ما اسند ابو بكر بن ابي مريم الغساني، ابو بكر عن عطية بن قيس الكلابي المذبوح، حديث: 1463۔

4۔ المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني، كتاب الادب، باب الحذر، حديث: 2785۔

5۔ مجمع الزوائد لهيثمی، جلد 8، صفحة 90، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ھیں: روه الطبرانی و فيه ابو بكر بن ابی مريم و هو ضعيف۔

اس حدیث کے راوی: حضرت ابو الدرداء عویمر بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں

حکم: ضعیف

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

46۔ العين وكاء السه۔

ترجمہ: آنکھ عقب کا تسمہ ہے۔

46۔ نہج البلاغہ، قول466۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من النوم، حديث: 474، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا محمد بن المصفى الحمصي قال: حدثنا بقية، عن الوضين بن عطاء، عن محفوظ بن علقمة، عن عبد الرحمن بن عائذ الازدي، عن علي بن ابي طالب، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "العين وكاء السه، فمن نام، فليتوضا۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في ماروي فيمن نام قاعدا او قائما ومضطجعا، حديث: 522۔

3۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الوضوء من النوم، حديث: 538، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: معرفة السنن والآثار، باب: اختيار المزني رحمه الله، حديث: 268۔

4۔ معجم ابي يعلى الموصلي، باب العين، حديث: 255۔

5۔ الاوسط لابن المنذر، كتاب الطهارة، جماع ابواب الاحداث التي تدل على وجوب الطهارة منها السنن وهي، ذكر الوضوء من النوم، حديث: 37۔

اس حدیث کے راوی: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

47۔ ياتي على الناس زمان عضوض يعض الموسر على مافى يديه قال ولم يؤمر بذلك قال الله عزوجل ولا تنسوا الفضل بينكم وينهد الاشرار ويستذل الاخيار ويبايع المضطرون قال وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع المضطرين۔

ترجمہ: لوگوں پر ایسا سخت زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں موسر اپنے مال میں انتہائی بخل سے کام لے گا۔ حالانکہ اسے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اور پروردگار نے فرمایا ہے کہ "خبردار آپس میں حسن سلوک کو فراموش نہ کر دینا" اس زمانے میں اشرار اونچے ہو جائیں گے اور اخیار کو ذلیل سمجھ لیا جائے گا۔ مجبور اور بیکس لوگوں کی خرید و فروخت کی جائے گی حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔

47۔ نہج البلاغہ، قول468۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: **سنن ابي داود، كتاب البيوع، باب في بيع المضطر - حديث:2952**، مکمل حدیث اس طرح ہے: **حدثنا محمد بن عيسى، حدثنا هشيم، اخبرنا صالح ابو عامر، -قال ابو داود: كذا قال محمد حدثنا شيخ من بني تميم قال: خطبنا علي بن ابي طالب، او قال: قال علي: قال ابن عيسى: هكذا حدثنا هشيم، قال: سياتي على الناس زمان عضوض يعض الموسر على ما في يديه، ولم يؤمر بذلك، قال الله تعالى ولا تنسوا الفضل بينكم ويبايع المضطرون" وقد نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع المضطر، وبيع الغرر، وبيع الثمرة قبل ان تدرك۔**

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ **السنن الكبرى للبيهقي، كتاب البيوع، جماع ابواب بيوع الكلاب وغيرها مما لا يحل - باب ما جاء في بيع المضطر وبيع المكره، حديث: 10366**، اسی طرح انہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے: **السنن الصغير، كتاب البيوع، باب كراهية بيع المضطر، حديث:1545۔**

3۔ **مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:921**

4۔ **المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني، كتاب البيوع، باب بيع المضطر، حديث:1468۔**

اس حدیث کے راوی: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

48۔ اللهم اسقنا ذلل السحاب دون الصعابها۔

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! ہمیں فرمانبردار بادلوں سے سیراب کر نانہ کہ دشوار گزار بادلوں سے۔

48۔ نہج البلاغہ، قول 472۔

تخریج:

1۔ اس حدیث کی تخریج کی ہے: سنن ابي داود، کتاب الصلاة، تفريع ابواب الجمعة، باب رفع اليدين في الاستسقاء، حديث: 1001، لفظی اختلاف کے ساتھ مکمل اس حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابن ابي خلف، حدثنا محمد بن عبيد، حدثنا مسعر، عن يزيد الفقير، عن جابر بن عبد الله، قال: اتت النبي صلى الله عليه وسلم، بواكي، فقال: **"اللهم اسقنا غيثا مغيثا، مريئا مريعا، نافعا غير ضار، عاجلا غير آجل"**، قال: فاطبقت عليهم السماء

اسی طرح اس حدیث کی تخریج کی ہے:

2۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، حديث: 1265۔

3۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الاستسقاء، حديث: 1154، مکمل حدیث اس طرح ہے: حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب، ثنا الحسن بن علي بن عفان العامري، ثنا محمد بن عبيد، ثنا مسعر بن كدام، عن يزيد الفقير، عن جابر بن عبد الله، قال: اتت النبي صلى الله عليه وسلم بواكي، فقال: "اللهم اسقنا غيثا مغيثا، مريئا مريعا، عاجلا غير آجل، نافعا غير ضار، فاطبقت عليهم السماء۔ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه۔ اسی طرح انہوں نے تخریج کی ہے ایک اور طریقے سے: کتاب الاستسقاء، حديث: 1158، اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: هذا حديث صحيح اسناده على شرط الشيخين۔ بهز بن اسد العمي الثقة الثبت "قد رواه، عن شعبة باسناده، عن مرة بن كعب" ولم يشك فيه. مرة بن كعب البهزي صحابي مشهور۔

4۔ صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن، جماع ابواب صلاة الاستسقاء وما فيها من السنن، باب صفة الدعاء في الاستسقاء، حديث: 1330۔

5۔ مستخرج ابي عوانة، كتاب الاستسقاء، زيادات في الاستسقاء، حديث: 2021-2032۔

6۔ مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، حديث: 4752-4753۔

7۔ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الدعاء، ما يدعى به في الاستسقاء؟ حديث: 28632، اسی طرح: کتاب الفضائل، باب ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم، حديث: 31132۔

8۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، حديث: 6052-6053

9۔ مسند احمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث كعب بن مرة السلمي او مرة بن كعب، حديث: 17746 اور 17750۔

10۔ المعجم الكبير للطبراني، بقية الميم، من اسمه مرة، مرة بن كعب السلمي ثم البهزي، حديث: 17544 اور 17546-

اس حیث کے راوی: حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری، عبد اللہ بن عباس، کعب بن مرۃ البہری، حبیب بن ابی ثابت الاسدی، سلیمان بن مہران الاسدی، سالم بن جعد الاشجعی، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ابوہریرہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہم ہیں

49۔القناعة مال لا ینفد۔

ترجمہ: قناعت وہ مال ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

حکم: صحیح

کیفیت: حدیث مرفوع متصل

49۔ نہج البلاغہ، قول475

تخریج

نوٹ: اس حدیث کی تخریج ہوچکی ہے، قول57 میں۔

تحقیق کا خاتمہ (Conclusion of the Research)

(1) نتائج (Findings)

اس تحقیق سے مقالہ نگار کے سامنے جو باتیں واضح ہوئی ہیں، ان کا خلاصہ اس طرح ہے۔

I۔ نہج البلاغہ میں کثیر تعداد میں احادیث نبویہ موجود ہیں۔

II۔ اس مقالہ میں 132 احادیث کی تخریج کی گئی ہے، جن کی تفصیل اس طرح ہے:

(الف) صحت وضعف کے اعتبار سے اس طرح ہے:

1۔ صحیح احادیث کی تعداد 79 (نواسی) ہے۔

2۔ حسن صحیح کی تعداد 3 تین ہے۔

3۔ چار 4 احادیث ایسی ہیں جن کے حکم میں اختلاف پایا جاتا ہے، ان کے بارے میں کچھ کتابوں میں حسن کہا گیا ہے، کچھ میں صحیح، کچھ میں حسن صحیح اور کچھ میں حسن غریب۔

4۔ حسن احادیث کی تعداد تین 3 ہے۔

5۔ حسن غریب احادیث کی تعداد بھی 3 ہے۔

6۔ ضعیف احادیث کی تعداد 9 ہے۔

7۔ غریب احادیث کی تعداد 4 ہے۔

8۔ جن احادیث کا حکم معلوم نہ ہو سکا ان کی تعداد 27 ہے۔

(ب) سند کے اعتبار سے ان احادیث کی تعداد اس طرح ہے:

1۔ احادیث مرفوع متصل کی تعداد 121 ہے

2۔ احادیث مرفوع منقطع کی تعداد 2 ہے

3۔ احادیث موقوفہ کی تعداد 9 ہے۔

4۔ جبکہ اس میں کوئی بھی مقطوع حدیث موجود نہیں ہے۔

(ج) اس میں کوئی بھی موضوع حدیث موجود نہیں ہے۔

(د) دو احادیث کی تخریج، تحقیق کے باوجود، نہ ہو سکی کیونکہ ان کے حوالہ جات جن کتب میں موجود تھے، ان میں یا تو نہج البلاغہ سے ہی حوالہ لیا گیا تھا یا حضرت علی علیہ السلام کا خطبہ بیان کیا گیا ہے، لہٰذا وہ تو پہلے سے ہی موجود تھے۔

(ھ) مقالہ نگار کو نہج البلاغہ میں سے احادیث نبویہ کی جو تعداد ملی ہے، وہ 134 ہے، جن میں سے 132 کی تخریج کی گئی ہے۔

(و) دو احادیث کی، تحقیق کے باوجود، تخریج نہ ہو سکی کیونکہ ان حوالہ جات نہ مل سکے ان میں سے ایک حدیث خطبہ نمبر 192 بنا مخطبہ القاصعہ، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا" شجر "والا معجزہ (یَا أَيَّتُهَا الشَّجَرَةُ إِنْ كُنْتِ تُؤْمِنِينَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ تَعْلَمِينَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَانْقَلِعِي بِعُرُوقِكِ حَتَّى تَقِفِي بَيْنَ يَدَيَّ بِإِذْنِ اللهِ۔۔۔۔) تفصیل سے بیان ہے۔ دوسری حدیث خطبہ نمبر 160 میں (خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا خَمِيصاً وَ وَرَدَ الْآخِرَةَ سَلِيماً لَمْ يَضَعْ حَجَراً عَلَى حَجَرٍ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ۔۔) لہٰذا جب بھی ان کے حوالہ جات موصول ہوں گے تو ان کی بھی تخریج کی جائے گی۔

(ی) ان تخریج شدہ احادیث میں شرعی احکام جیسے حدود و قصاص، نماز روزہ، حج، زکاۃ، جہاد وغیرہ، اخلاقیات، سیاسیات، مواعظ حسنہ وغیرہ کے موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، لہٰذا استنباط کے لیے ان کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

(2) فائدے

(Benifits)

I۔ اس تحقیق سے محققین اور علما زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں گے کیونکہ اس میں بہت سے فقہی مسائل بیان کئے گئے ہیں، اگرچہ عام افراد بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ اس میں بہت احادیث انسان کی زندگی متعلق ہیں لہٰذا ہر انسان کو ایک کامیاب زندگی گزارنے کی ضرورت ہے اس کے لیے ضروری کہ وہ اس تحقیق سے فائدہ اٹھائے۔

II۔ ان احادیث میں قصاص و حدود پر تفصیلی بحث موجود ہے، جن سے جج صاحبان اور دیگر صلح و مصالحت کرانے والے افراد بہترین فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

III۔ نہج البلاغہ میں موجود علوم الحدیث کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا ان سے محدثین خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

IV۔ امت اسلامیہ کو متحد کرنے کے لیے بہت سی احادیث نبویہ اس مقالہ میں موجود ہیں، جن کی بدولت امت اسلامیہ کو افتراق سے بچایا اور متحد کیا جا سکتا ہے یہی تو وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کہ اگر مسلمان متحد ہو گئے تو اپنے اقدار کو سمجھ کر ان پر عمل کیا تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔

V۔ اس مقالہ میں مسلمان کی عظمت و حرمت کے متعلق احادیث نبویہ موجود ہیں جیسے: فضل حرمۃ المسلم علی الحرم کلھا یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمان کی عزت و حرمت کو تمام حرمتوں پر فضیلت دی ہے۔ ایسے احادیث سے ایک

مسلمان کا احترام بڑھ جاتا ہے جس کی بدولت ہمارا معاشرہ امن و امان کا گہوارا بن جائے گا اور مسلمانوں کی آپس میں شدت تعصب اور جان ومال کو نقصان پہنچانے کی سوچ کا خاتمہ ہو جائے گا۔

VI۔ اس مقالہ میں بڑی تحقیق اور دقت سے تمام مسالک کے کتب سے حوالہ جات دئے گئے ہیں، جس سے واضح ہوتا ہے کہ احادیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ تمام مسالک میں ایک جیسا ہے صرف سند کا فرق ہے، جس کی بدولت تمام مسالک ایک جگہ پر متحد ہو سکتے ہیں۔

VII۔ احکام کے فلسفہ کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذ منکرین احکام کو ان احادیث نبویہ کے ذریعے آسانی سے سمجھایا جا سکتا ہے، جس کی وجہ سے معاشرے میں رہنے والے ایسے افراد کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔

VIII۔ نہج البلاغہ کو اختلافی کتاب سمجھا جاتا تھا لہٰذا اس تحقیق کے بعد اس کو ایک حدیث کی کتاب کا درجہ دیا جائے گا، جس کی بدولت ہر خاص وعام اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔

IX۔ میاں بیوی اور دیگر رشتہ داروں کے تعلقات پر اس مقالہ میں احادیث نبویہ موجود ہیں، لہٰذا ایسی احادیث کی بدولت ایک گھر اور رشتہ داروں کے تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں۔

X۔ اس مقالہ میں لین دین کے متعلق بہت سی احادیث نبویہ موجود ہیں لہٰذا ہمارے کاروباری حضرات اس سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور وہ لین دین کے معاملات کو اسلامی اصولوں پر انجام دینگے تو ان کی دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گے۔

XI۔ سیاست و اقتصادیات کے متعلق اس میں احادیث نبویہ موجود ہیں لہٰذا ہمارے سیاستدان اور دیگر اقتصادی پالیساں بنانے والے حضرات اس سے خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک گھر کے اندر گھریلو اخراجات کو ان احادیث کو روشنی میں بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ جیسے حدیث ہے ماعال من اقتصد یعنی جس نے میانہ روی اختیار کی وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا۔

XII۔ اس مقالہ میں ثقافت و تہذیب کے متعلق احادیث نبویہ موجود ہیں لہٰذا ان کی وجہ سے انسان اپنی ثقافت و تہذیب کو بہتر بنا سکتا ہے۔

(3)سفارشات Recommendations

I۔ نہج البلاغہ علمی موضوعات کا ایک گہرا سمندر ہے، ان میں سے جو موضوعات ابھی تک تحقیق طلب ہیں ان میں سے چند اہم یہ ہیں: علم کلام و فلسفہ، علوم القرآن، علوم الحدیث،، اخلاقیات، اقتصادیات، سیاسیات، سائنسی علوم، علم فلکیات، ارضیات، معاشرت، سیرت و تاریخ وغیرہ۔ یہ تحقیقی اداروں کی ذمہ داری کہ وہ محققین کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں اور انہیں ترغیب دیں کہ وہ ان موضوعات پر تحقیق کریں۔

II۔ یہ مقالہ انہتائی تحقیقی کام ہے، اس لیے اس کتاب کو پبلش کرایا جائے تاکہ اس سے ہر خاص وعام فائدہ اٹھا سکے۔

III۔ چونہ یہ مقالہ ایک علمی ہے لہٰذا علمی حلقوں جیسے یونیورسٹیز، کالجز اور سکولز اور دینی مدارس کے کتب خانوں وغیرہ کی زینت بنایا جائے تاکہ علم کے پیاسے اپنی علمی پیاس بجھا سکیں۔

IV۔ اس مقالہ میں بہت سے شرعی احکام اور صلح و مصالحت کے متعلق احادیث پیغبر ﷺ بیان کی گئی ہیں لہٰذا اس مقالہ کو ہماری عدلیہ کے کتب خانوں میں رکھا جائے تاکہ ہمارے منصب قضا پر بیٹھے ہوئے جج صاحبان کو فتوی دینے میں آسانی پیدا ہو۔

V۔ اس مقالہ میں انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک تمام معاملات کے متعلق احادیث نبویہ موجود ہیں لہٰذا اس تھیسز کو ہر گھر میں موجود ہونا چاہیے تاکہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی بہتر سے بہتر ہو جائے۔

فہرست الآیات

فہرست الاحادیث

کتابیات (BIBLIOGRAPHY)

(1) الآجری، ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ البغدادی (المتوفی: 360ھ)، "الشریعۃ"، تحقیق: الولید بن محمد بن نبیہ سیف النصر، ناشر: مؤسسۃ قرطبۃ، طبع اول سال 1417ہ-1996م
(2) آیۃ اللہ سید ھبۃ الدین شہرستانی، "کتاب ما ھو نہج البلاغہ"، ناشر: دفتر انتشارات اسلامی ایران، طبع ششم سال 1378ھ۔ش
(3) ابن الاثیر الامام مجد الدین ابی السعادات المبارک بن محمد (المتوفی: 606ھ)، "النھایۃ فی غریب الحدیث و الاثر"، ناشر: مؤسسۃ اسماعیلیان قم ایران، طبع چہارم 1364ھش،
(4) ابن الاثیر عز الدین ابو الحسن علی بن المکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم (المتوفی: 630ھ)، "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ"، انتشارارت اسماعیلیان تہران، طبع بدون سال
(5) ابن الاعرابی انو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درھم (المتوفی: 340ھ)، "کتاب المعجم"، تحقیق: عبد المحسن بن ابراھیم بن احمد الحسینی، ناشر: دار ابن الجوزی، طبع اول سال 1418ھ-1997م،
(6) ابن الاعرابی، انو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درھم (المتوفی: 340ھ)، " کتاب المعجم"، تحقیق: عبد المحسن بن ابراھیم بن احمد الحسینیی، ناشر: دار ابن الجوزی، طبع سال 1418ھ-1997م
(7) احمد الرحمانی الھمدانی (المتوفی: معاصر)، "الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام"، ناشر: المنیر للطباعۃ و النشر۔تہران، طبع اول 1417ھ
(8) الاصفھانی ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مھران الاصبھانی (المتوفی: 430ھ)، "حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء"، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان، طبع سال 1409ھ
(9) (2، "معرفۃ الصحابۃ"، تحقیق عادل بن یوسف العزازي، طبع: دار الوطن بالریاض، طبع سال 1419ھ
(10) (3 ، "دلائل النبوۃ"، ناشر: دار الوعي حلب۔ بدون تحقیق و بدون تأریخ
(11) (4، "حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء"، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان، طبع سال 1409ھ
(12) الامام الحاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ النیسابوري (المتوفی: 405ھ)، "المستدرک علی الصحیحین"، تحقیق و تقدیم: الدکتور محمد، ناشر: دار الفکر، للطباعۃ و النشر و التوزیع، طبع اول سال 2002م،
(13) الامام الحاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم الضبي الطھمانی النیسابوري (المتوفی: 405ھ)، "المستدرک علی الصحیحین"، تحقیق و تقدیم: ڈاکٹر محمد، ناشر: دار الفکر، للطباعۃ و النشر و التوزیع،، طبع اول 2002م
(14) الامام مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ): "المسند الصحیح المشھور بصحیح المسلم"، ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م
(15) الامینی عبد الحسین الشیخ، "الغدیر"، ناشر: دار الکتب العربی، بیروت لبنان، طبع چھارم سال 1397ھش

(16) ابن بطة ابو عبد الله عبید الله بن محمد بن محمد بن حمدان بن عمر العکبری (المتوفی: 387 ھ)، "الابانة عن شریعة الفرقة الناجیة ومجانبة الفرق المذمومة"، وناشر: دار الرایة الریاض سعودی عرب، 1415ھ-1994م

(17) الباجی حافظ ابو الولید سلیمان ابن خلف (المتوفی: 474ھ)، التعدیل و التجریح"،بدون النشر و الطبع

(18) البخاری ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم البخاري (المتوفی: 256ھ) " الجامع الصحیح المسند من احادیث رسول الله وسننه و ایامه المشهور بصحیح البخاری "ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال2000م

(19) (2، "الادب المفرد"، تحقیق وتعلیق: محمدفؤادعبدالباقی، ناشر: المطبعةالسلفیةومکتبتهاالقاهرة ،طبع سال1375ھ

(20) (3، "التاریخ الکبیر"، ناشر: دار الفکر بیروت۔بدون طبع

(21) البروجردی السید علی اصغر الجابلقی (المتوفی:1313ھ)، "طرائف المقال فی معرفة طبقاة الرجال"، ناشر: مکتبة آیةالله المرعشی نجفی قم ایران، طبع اول سال 1410ھ،

(22) البروجردی السیدعلی اصغر بن العلامة السید محمد شفیع الجابلقی(المتوفی: 1313ھ)، "طرائف المقال فی معرفة طبقات الرجال"، ناشر: مکتبة آیة الله العظمی المرعشی النجفی قم۔ایران، طبع اول سال 1410ھ

(23) البزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید الله العتکی (المتوفی:292ھ)، "البحر الزخار المعروف بمسند البزار" ، تحقیق ڈاکٹر محفوظ الرحمن زین الله، ناشر: دار العلوم و الحکم المدینة المنورة، طبع سال1409ھ

(24) البلاذری احمد بن یحیی بن جابر (المتوفی: 3 صدی هجری)، "انساب الاشراف"، تحقیق و تعلیق: الشیخ محمد باقر المحمودی، ناشر: مؤسسة الاعلمی بیروت۔لبنان، طبع: اول سال1394ھ۔1974

(25) البیهقی ، ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن عبد الله بن موسی الخسروجردی البیهقی (المتوفی:458ھ) ، " دلائل النبوة"، تحقیق: عبد الرحمن محمد عثمان، ناشر: دار الفکر بیروت۔لبنان، طبع سال1418ھ

(26) البیهقي ابو بکر احمد بن الحسین بن علي بن عبد الله بن موسی الخسروجردي (المتوفی: 458ھ)، "شعب الایمان" ، تحقیق محمد السعید بسیونی زغلول، ناشر: دار الکتب العلمیةبیروت۔لبنان، طبع سال 1410ھ

(27) الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک(المتوفی: 279ھ)، "الجامع الصحیح، المشهور باسم سنن الترمذي"، "ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال2000م

(28) تمام الرازی، ابو القاسم تمام بن محمد بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله بن الجنید (المتوفی: 414ھ)، " الفوائد"، تحقیق: حمدی عبد المجید السلفی، ناشر: مکتبة الرشد و شرکة الریاض، سعودی عرب، طبع سوم، 1418ھ، 1997م

(29) ابن ابی الجمهور الاحسائی محمد بن علی بن ابراھیم(المتوفی:880ھ)، "عوالی اللئالی العزیمۃ فی الاحادیث الدینیۃ"، ناشر: مطبعۃ الشہداء قم ایران، طبع سال 1403ھ۔1983م،

(30) ابن ابي جمهور محمد بن علی بن ابراھیم الاحسائی (المتوفی:880ھ)، "عوالي اللئالی"، ناشر: مطبعة سيد الشهداء قم۔ایران، طبع اول سال 1403ھ۔1938م

(31) جمال الدین الزیعلی(المتوفی:762ھ)، نصب الرایۃ لاحادیث الهدایۃ جلد 4، صفحۃ 356، طبع اول 1415ھ، دار الحدیث قاهرۃ، مصر

(32) ابن حبان ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (المتوفی:354ھ)، "الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان"، ناشر: دار لفکر بیروت لبنان، طبع الاولی 1417ھ بمطابق 1996م۔

(33) ابن حجر احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي العسقلانی (المتوفی: 852ھ)، "المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانی"، ناشر: داري العاصمة والغيث، الرياض۔سعودی عرب، طبع سال 1419،

(34) ابن حمید، ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر الکسی (المتوفی: 249ھ)، "مسند عبد بن حمید"، تحقیق صبحی البدری السامرائی، ومحمود محمد خلیل الصعیدی، ناشر: مکتبۃ السنۃ بالقاهرۃ، طبع سال 1408ھ

(35) ابن حنبل ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی المروزي البغدادي (المتوفی: 241ھ)، "مسند الامام احمد" تحقیق حمزۃ احمد الزین، دار الحدیث القاهرہ، الطبعۃ الاولی 1995م،

(36) ابن حنبل ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی المروزي البغدادي (المتوفی: 241ھ)، "فضائل الصحابۃ"، تحقیق وصی الله محمد عباس، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت طبع سال 1403ھ

(37) ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق الاموی (المتوفی: 351ھ)، " معجم الصحابۃ"، تحقیق: ابو عبد الرحمن صلاح بن سالم المصراتی، ناشر: مکتبۃ الغرباء الاثریۃ۔مدینۃ منورۃ، طبع سال 1418ھ

(38) الحافظ ابن بطریق شمس الدین یحیی ابن الحسن الاسدی (المتوفی 600ھ)،"خصائص الوحی المبین"، تحقیق الشیخ مالک المحمودی، دار القرآن الکریم قم ایران، طبع اول سال 1417ھ

(39) الحر العاملی الشیخ محمد بن الحسن(المتوفی:1104ھ)، "وسائل الشیعه (آلبیت)" ناشر: مؤسسه آل بیت علیهم السلام لاحیاء التراث قم۔ایران، طبع ثانی 1414ھ

(40) الحر العاملی الشیخ محمد بن الحسن(المتوفی:1104ھ)، "وسائل الشیعه (اسلامیۃ)"، تحقیق: الشیخ عبد الرحیم الربانی الشیرازی، ناشر: دار احیاء التراث العربی بیروت۔لبنان۔بدون سال

(41) الحسین بن حرب، ابو عبد الله الحسین بن الحسن بن حرب السلمی المروزی (المتوفی: 246ھ)، "البر والصلۃ"، تحقیق: ڈاکٹر محمد سعید بخاری، ناشر: دار الوطن، الریاض۔سعودی عرب، طبع سال 1419ھ۔

(42) الحمیری ابو العباس عبد الله بن جعفر (المتوفی:3صدی هجری)، "قرب الاسناد"، ناشر: مؤسسۃ آل بیت لاحیاء التراث۔قم ایران، طبع اول سال 1413ھ

(43) ابن خزیمۃ، محمد بن اسحاق بن خزیمۃ النیسابوري (المتوفی:311ھ)، " صحیح ابن خزیم، تحقیق ڈاکٹر محمد مصطفی الاعظمی، ناشر: المکتب الاسلامی،، طبع الثانی، سال 1412ھ 1992م

(44) (2، "صحيح ابن خزيمة" ، تحقيق ڈاکٹر محمد مصطفی الاعظمی ، ناشر: المکتب الاسلامی ، طبع ثانی سال 1412ھ-1992م

(45) (3، "صحيح ابن خزيمة"،تحقيق:ڈاکٹر محمد مصطفی الأعظمی ، ناشر:المکتب الاسلامی ،طبع ثانی سال 1412ھ-1992م

(56) الخرائطی، ابو بكر محمد بن جعفر بن محمد بن سكل بن شاكر (المتوفى:327 ھ) ، "مساوئ الاخلاق و طرائق مكروهها" ، تحقیق: مصطفی عطا ، ناشر: مؤسسة الكتب الثقافية بيروت ـ لبنان ، طبع اول سال 1413ھ-1993م

(57) الخطيب البغدادي ، ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي ، المعروف بالخطیب البغدادی (المتوفی: 463ھ) ، " الفقيه و المتفقه" ، تحقیق عادل بن يوسف العزازي ، ناشر: دار ابن الجوزی ،السعودی عرب ، طبع سال 1417ھ

(58) (2، "الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع" ، تحقیق: ڈاکٹر محمود الطحان ، ناشر: مکتبة المعارف الرياض ـ سعودی عرب ، طبع سال 1403ھ ـ 1983م

(59) (3، "الفقيه و المتفقه" ، تحقيق: عادل بن يوسف العزازی ، ناشر: دار ابن الجوزی سعودی عرب ، طبع سال 1417ھ

(60) (4، الكفاية فی علم الرواية"، تحقیق و تعلیق: ڈاکٹر احمد عمر ہاشم ،ناشر: دار الكتب العربی بیروت ـ لبنان ، طبع اول سال 1405ھ ـ 1985م

(61) (5، "الكفاية في علم الرواية" ، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت ، طبع سال 1409ھ

(62) ابن ابی الدنيا ، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الاموي القرشی (المتوفى: 281ھ) ، "مكارم الاخلاق" ، تحقیق و تعلیق یاسین محمد السواس ، ناشر: دار صادر للطباعة و النشر بيروت ـ لبنان ، طبع 1999م ـ

(63) (2، "الاولياء" ، موسوعة رسائل ابن ابی الدنيا" تحقیق محمد السعيد زغلول ، و ناشر: مؤسسة الكتب الثقافية ، طبع سال 1413ھ ،

(64) (3، "محاسبة النفس"

(65) (4، "الاخوان" ، تحقيق: مصطفی عبد القادر عطا ، ناشر: دار الكتب العلمية ، بيروت ـ لبنان ، طبع سال 1409ھ ـ

(66) (5، "العقل و فضله" ، تحقیق: لطفی محمد الصغير ، ناشر: دار الراية ، الرياض سعودی ، طبع سال 1409ھ

(67) (6، "اصلاح المآل" ، تحقیق: مصطفی القضاة ، ناشر: دار الوفاء للطباعة و النشر بالمنصورة ، طبع سال 1410ھ

(68) (7، "الصمت" ، تحقيق: ابو اسحاق الحوينی ، ناشر: دار الكتاب العربی بيروت ، طبع سال 1410ھ

(69) (8، "صفة الجنة و ما اعدة الله لاهلها من النعم" ، تحقیق: طارق الطنطاوی ، ناشر: مکتبة القرآن القاهرة مصر ، بدون تاریخ

(70) (9، "الصبر والثواب علیہ"، تحقیق: محمد خیر رمضان یوسف، ناشر: دار ابن حزم بیروت، طبع سال 1418ھ

(71) (10، "کتاب الیقین"، تحقیق: ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول، ناشر: دار الکتب العلمیة بیروت۔لبنان، طبع سال 1407ھ

(72) (11، "الامر بالمعروف والنهی عن المنکر"، تحقیق: صلاح بن عایض الشلاحی، ناشر: مکتبة الغرباء الاثریة، الریاض۔سعودی عرب، طبع سال 1418ھ

(73) (12، "النفقة علی العیال"، تحقیق: مسعد عبد الحمید السعدنی، ناشر: مکتبة القرآن بالقاهرة، بدون تاریخ،

(74) ابو داود سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الازدی السجستانی، (المتوفی: 275ھ)، "الزهد"، تحقیق: یاسر بن ابراهیم بن محمد اور غنیم بن عباس بن غنیم، ناشر: دار المشکاة، حلوان۔مصر، طبع سال 1414ھ

(75) (2، "المراسیل" تحقیق: شعیب الارناؤوط، ناشر: مؤسسة الرسالة بیروت، طبع: سال 1418ھ

(76) 3)، "سنن ابی داود"، ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م

(77) الدارقطنی، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي الدارقطنی البغدادي (المتوفی: 385 ھ)، "سنن الدارقطنی"، تصحیح وتخریج: عبد الله هاشم المدنی، ناشر: شرکة الطباعة الفنیة المتحدة المدینة المنورة، طبع سال 1386ھ

(78) الدارمی ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد الدارمی التمیمی السمرقندی (المتوفی: 255ھ)، "سنن الدارمي"، تحقیق حسین سلیم اسد، ناشر: دار المغنی الریاض سعودی عرب، اور دار ابن حزم بیروت، طبع سا 1421ھ

(79) الراوندی قطب الدین ابو الحسین سعید بن هبة الله (المتوفی: 573ھ)، "الدعوات"، ناشر: مدرسة الامام المهدی قم۔ایران، طبع اول سال 1407ھ

(80) الزمخشری جار الله محمود بن عمر (المتوفی: 583ھ)، " الفایق فی غریب الحدیث"، ناشر: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان، طبع اول سال 1417ھ

(81) ابن سعد ابو عبد الله محمد بن سعد بن منیع الهاشمي المعروف بابن سعد (المتوفی: 230ھ): "الطبقات الکبری"، بتحقیق احسان عباس، ناشر: دار للطباعة والنشر بیروت لبنان، طبع: سال 1398ھ

(82) ابن سلامة، القاضی ابو عبد الله محمد بن سلامة القضاعی، (المتوفی: 454ھ)، "مسند الشهاب"، ناشر: موسسة الرسالة بیروت۔لبنان، طبع اول سال 1405ھ۔1985م

(83) ابو السری هناد بن السری بن مصعب بن ابی بکر بن شبر التمیمی الدارمی الکوفی (المتوفی: 243ھ)، "کتاب الزهد"، تحقیق وتخریج: عبد الرحمن بن عبد الجبار الفریوائی، ناشر: دار الخلفاء الکتاب الاسلامی ۔الکویت، طبع سال 1406ھ

(84) ابو سعید الهیثم بن کلیب بن سریج بن معقل الشاشی البنکثی (المتوفی: 335ھ)، "المسند"، تحقیق ڈاکٹر محفوظ الرحمن زین الله، ناشر: مکتبة العلوم والحکم المدینة المنورة بدون سال

(86) ابو سفیان و کیع بن الجراح بن ملیح بن عدی بن فرس بن سفیان بن الحارث بن عمرو ابن عبید بن رؤاس الرؤاسی (المتوفی: 197ھ)، "کتاب الزھد"، تحقیق: ڈاکٹر عبد الرحمن عبد الجبار الفریوائی، ناشر: مکتبۃ الدار، مدینہ منورہ، طبع سال 1404ھ۔

(87) السید حسن الصدر، "نھایۃ الدرایۃ"، ناشر: المشعر ایران، بدون الطبع

(89) السید شریف رضی (المتوفی: 450ھ)، "خصائص الائمّۃ"، ناشر: آستان قدس ایران، سال طبع 1406ھق

(90) السید عبدالزھراء الحسینی الخطیب (المتوفی: معاصر)، "مصادر نھج البلاغہ و اسانیدہ"، ناشر: دار الزھراء بیروت، الطبعۃ الرابعۃ 1409ھ

(91) السید ھاشم البحرانی (المتوفی: 1107ھ)، "حلیۃ الابرار فی احوال محمد و آلہ الاطھار"، ناشر: مؤسسۃ المعارف الاسلامیۃ، طبع اول 1411ھ

(92) السیوطی جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر (المتوفی: 911ھ)، "الدر المنثور فی تفسیر بالماثور"، ناشر: دار المعرفۃ بیروت۔لبنان، طبع اول سال 1365ھ

(93) ابن ابی شیبۃ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ابراھیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235ھ) : "مصنف ابن ابی شیبۃ" تحقیق وتعلیق سعید محمد اللحام، ناشر: دار الفکر بیروت، طبع سال 1409ھ

(94) (2، "مسند ابن ابی شیبۃ"، تحقیق: عادل عزازي، اور احمد فرید المزیدي، ناشر: دار الوطن، الریاض، طبع سال 1998م

(95) (3، "مسند ابن ابی شیبۃ"، تحقیق: عادل عزازي، اور احمد فرید المزیدي، ناشر: دار الوطن، الریاض، طبع سال 1998م

(96) ابن شاذان ابو الحسن محمد بن احمد بن علی بن الحسن القمی (المتوفی: 5صدی ھجری)، "مائۃ منقبۃ من مناقب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و الائمۃ من ولدہ علیھم السلام"، ناشر: مدرسۃ الامام المھدی قم۔ایران، طبع اول سال 1407ھ

(97) ابن شاھین، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب بن ازداذ المعروف ب ابن شاھین (المتوفی: 385ھ)، "الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذل"، تحقیق: صالح احمد مصلح الوعیل، و اشراف ڈاکٹر اکرم ضیاء العمري، ناشر: دار ابن الجوزي، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 1420ھ

(98) ابن شعبہ الحرانی ابو محمد الحسن بن علی بن الحسین (المتوفی: 5صدی ھجری)، "تحف العقول عن آل رسول"، ناشر: موسسۃ النشر الاسلامی، ایران، طبع دوم، سال 1404ھ

(99) ابن شھر آشوب مشیر الدین ابی عبد اللہ محمد بن علی (المتوفی: 588ھ)، "مناقب آل ابی طالب"، ناشر: مطبعۃ الحیدریۃ النجف الاشرف۔عراق، طبع سال 1376ھ 1956م،

(100) ابو الشیخ الاصبھانی، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (المتوفی: 369ھ)، "الامثال فی الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم"، تحقیق: ڈاکٹر عبد العلی عبد الحمید، ناشر: دار السلفیۃ بالھند، طبع اول سال 1402ھ، 1982م

(101) ابو الشیخ الاصبہانی، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (المتوفی: 369ھ) " اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآدابہ"، تحقیق: عصام الدین سید الصبابطی، ناشر: دار المصریۃ اللبنانیۃ، طبع ثانی، 1417ھ۔1997م

(102) الشافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعي المکی (المتوفی: 204ھ)، "السنن المأثورۃ"، ناشر: دار المعرفۃ بیروت۔لبنان، طبع سال 1406ھ

(103) الشھید الثانی زین الدین ابن علی العاملی(المتوفی: 965ھ)، "منیۃ المرید فی ادب المفید و المستفید"، ناشر: مکتبۃ الاعلام الاسلامی، طبع اول سال 1409ھ

(104) الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن الحسین بن بابویہ القمی (المتوفی: 381ھ)، "کتاب الخصال"، ناشر: جماعۃ المدرسین فی حوزۃ العلمیۃ قم ایران، طبع بدون سال،

(105) الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن الحسین بن بابویہ القمی (المتوفی: 381ھ)، "من لا یحضر الفقیہ "، ناشر: جامعۃ المدرسین قم ایران، طبع ثانی سال 14014ھ

(106) الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن الحسین بن بابویہ القمی (المتوفی: 381ھ)، "التوحید"، ناشر: جامعۃ المدرسین قم ایران، طبع سال 1387ھ،

(107) الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی (المتوفی:381ھ)، "کمال الدین و تمام النعمۃ"، ناشر: مؤسسۃ النشر الاسلامی۔قم ایران، طبع سال 1405ھ،

(108) الشیخ الصدوق ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی(المتوفی:381ھ)، "ثواب الاعمال"، ناشر: منشورات الرضی قم ایران، طبع ثانی 1368ھ۔ش،

(109) الشیخ الطوسی ابو جعفر محمد بن الحسن (المتوفی: 460ھ)، "تھذیب الاحکام"، ناشر: دار الکتب الاسلامیۃ تھران۔ایران، طبع چھارم سال 1365ھ ش

(110) الشیخ الطوسی ابو جعفر محمد بن الحسن(المتوفی:460) ، "کتاب الفھرست"، ناشر: ، موسسۃ النشر الاسلامی، ایران، طبع اول، سال 1417ھ

(111) الشیخ المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن المعمان (المتوفی: 413)، "الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد" ناشر: دار المفید، قم ایران، سال 1413ھ ق

(112) الشیخ حسین عبد الصمد العاملی المعروف والد البھائی(المتوفی: 984ھ)، "وصول الاخیار الی اصول الاخبار"، ناشر: مجمع الذخائر الاسلامیۃ قم۔ایران، طبع بدون سال

(113) ابن الصلاح ابو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عویضۃ (المتوفی)، " مقدمۃ ابن الصلاح فی علم الحدیث"، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان، طبع اول سال 1416ھ

(114) ابن الطاووس السید رضی الدین علی بن الطاووس الحلی (المتوفی:664ھ)، "التحصین لاسرار ما زاد من اخبار کتاب الیقین"، ناشر: مؤسسۃ دار الکتاب قم ایران، طبع اول سال 1413ھ

(115) الطبرانی ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی ، (المتوفی: 360 ھ) ، " المعجم الاوسط"، تحقیق: طارق بن عوض اللہ بن محمد، عبد المحسن ابراھیم الحسینی، ناشر: دار الحرمین القاھرۃ۔ مصر، طبع سال 1415ھ

(116) (2، "المعجم الصغیر"، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع سال 1403ھ

(117) (3، "المعجم الکبیر"، تحقیق حمدی عبد المجید السلفی، ناشر: مکتبة العلوم و الحکم، عراق، طبع سال1404ھ
(118) الطبری ابو جعفر عماد الدین محمد بن ابی القاسم (المتوفی: 525ھ)، "بشارة المصطفی لشیعة المرتضی"، مؤسسة النشر الاسلامی قم ایران، طبع اول سال 1420ھ
(119) الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر(المتوفی:310ھ)،"تاریخ الامم والملوک"،ناشر:مؤسسة الاعلمی بیروت۔لبنان، طبع بدون سال،
(120) (2، "تھذیب الآثار وتفصیل الثابت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من الاخبار"، بتحقیق العلامة محمود محمد شاکر، طبع: مکتبة الخانجي، القاھرة مصر، بدون السنة
(123) (3، "جامع البیان عن تاویل آي القرآن"، تحقیق صدقی جمیل العطار، ناشر: دار الفکر بیروت طبع، سال1415ھ۔1995م
(124) (4، تھذیب الآثار وتفصیل الثابت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من الاخبار"، تحقیق العلام محمود محمد شاکر، ناشر: مکتبة الخانجی، القاھرة، بدون سال
(125) الطحاوی، ابو جعفر حمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملک بن سلمة الازدی الحجری المصری (المتوفی: 321ھ)، "شرح مشکل الآثار"، تحقیق شعیب الارناؤوط، ناشر: مؤسسة الرسالة بیروت، طبع سال 1415ھ
(126) الطیالسی ابو داود سلیمان بن داود بن الجارود الطیالسی البصری (المتوفی: 204ھ)، "مسند ابی داؤد الطیالسی"، تحقیق ڈاکٹر محمد بن عبد المحسن الترکی، ناشر دار ھجر، مصر، طبع سال 1419ھ۔
(127) ا بن ابی عاصم ابو بکر وھو احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشیبانی (المتوفی:287ھ) ، "کتاب الجھاد" ، تحقیق: مساعد بن سلیمان الراشد، ناشر: مکتبة العلوم والحکم بالمدینة المنورة، طبع سال1409ھ
(128) ا بن ابی عاصم ابو بکر وھو احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشیبانی (المتوفی:287ھ) ، السنة"، تحقیق و تخریج : محمد ناصر الدین الالبانی، ناشر: المکتب الاسلامی بیروت۔لبنان، طبع سال1419ھ
(129) ابن عساکر الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن ابن ھبة الله بن عبد الله (المتوفی: 571ھ)، "تاریخ مدینة الدمشق و ذکر فضلھا و تسمیة من حلھا من الامثل او اجتاز بنواحیھا من واردیھا و اھلھا"، ناشر: دار الفکر بیروت ۔لبنان، طبع اول سال 1415ھ
(130) ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبة الخراسانی (المتوفی:220ھ)، "سنن سعید بن منصور"، ناشر: دار الکتب العلمیة بیروت۔لبنان، طبع سال 1405ھ
(131) ابو عوانة یعقوب بن اسحاق بن ابراھیم بن یزید الاسفراییني (المتوفی: 316ھ) ، " مستخرج ابی عوانة"، تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی، ناشر: دار المعرفة بیروت، طبع اول سال، 1419ھ1998م
(132) عبد الرزاق، ابو بکر عبد الرزاق بن ھھمام بن نافع الحمیري الیمانی الصنعانی (المتوفی: 211ھ) ، "مصنف عبد الرزاق"، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی، طبع: المکتب الاسلامي بیروت ۔لبنان، طبع سال1403ھ۔

(133) عبد الرزاق، ابوبکرعبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليمانی الصنعانی (المتوفی: 211ھ)، "تفسير عبد الرزاق"، تحقیق ڈاکٹر محمود محمد عبده ،ناشر: دار الکتب العلمیةبیروت۔لبنان ،طبع سال 1419ھ

(134) العدنی ابو عبد الله محمد بن يحيى ابن ابي عمر (المتوفی : 243ھ) ، "الایمان" ، تحقيق: حمد بن حمدی الجابری الحربی، ناشر: دار السلفیةالکویت ،طبع سال 1407ھ

(135) علوی ڈاکٹر خالد، "اصول الاحدیث"، ناشر: محمد فیصل ، ندیم یوسف پرنٹرز لاہور، طبع سال جنوری 1998م۔

(136) علی بن عیسیٰ ابن ابی الفتح الاربلی(المتوفی: 693ھ) ، " کشف الغمّة فی معرفة الائمة" ،ناشر : دار الاضواءبیروت لبنان، طبع الثانی 1405ھ 1985م

(137) الغفاری علی اکبر، دراسات فی علم الدرایة تلخیص مقباس الهدایة للعلامة المامقانی(المتوفی: 1352ھ)، ناشر: جامعةالامام الصادق۔ایران، طبع اول سال 1369ھ۔ش

(138) ابو الفتح محمد ابن علی الکراجکی (المتوفی 449ھ)، " کنز الفوائد" ،طبع 1410 ھ، مکتبة المصطفوی۔قم ایران۔

(139) ابو الفرج الاصفهانی علی بن الحسین بن محمد بن احمد(المتوفی:356ھ)"مقاتل الطالبیین"،ناشر: مؤسسة دار الکتاب قم۔ایران، طبع ثانی 1385ھ 1965م

(140) فضل ابن حسن امین الاسلام، اعلام الوزی"،ناشر: دار الکتب اسلامیه تهران ،طبع سوئم سال 1390ھ ش

(141) ابن قتیبة الدینوری ابو محمد عبد اللہ بن مسلم (المتوفی: 276ھ)، "الامامة و السیاسة"، انتشارات شریف رضی قم۔ایران، طبع اول 1413ھ

(142) القزوینی ابن ماجه ابو عبد الله محمد بن یزید بن ماجه (المتوفی: 273ھ) ، "سنن ابن ماجه" ناشر : دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م

(143) القضاعی ،الشهاب ابو عبد الله محمد بن سلامة بن جعفر بن علی بن حکمون القضاعی المصری (المتوفی:454ھ)، "مسند الشهاب"، تحقيق حمدی السلفی، ناشر: دار الرسالة بیروت 1405ھ

(144) ابو بکر احمد بن محمد بن هارون بن یزید الخلال (المتوفی:311ھ) ، "السنة"، تحقيق: ڈاکٹر عطیة بن عتیق الزهرانی، ناشر: دار الرایة للنشر و التوزیع الریاض۔سعودی عرب، طبع سال 1499ھ

(145) ابو بکر محمد بن عبد الله بن ابراهیم بن عبدویه البغدادی الشافعی البزاز (المتوفی: 354ھ)، "الفوائد الشهیر بالغیلانیات" ،تحقيق: حلمي کامل اسعد عبد الهادی، وتقدیم: مشهور حسن آل سلمان، ناشر: دار ابن الجوزی الدمام سعودی عرب، طبع سال 1417ھ

(146) الکلاباذی، محمد بن ابي اسحاق بن ابراهيم بن يعقوب البخاری الحنفی (المتوفی:384ھ)، "بحر الفوائد المشهور بمعانی الاخبار "، تحقيق: محمد حسن اسماعيل ، احمد فريد المزيدی ،ناشر: دار الکتب العلمية، بيروت، طبع اول سال 1420ھ-1999م،

(147) الکلینی الشیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق (المتوفی:329ھ)، "الکافی"، ناشر: دار الکتب الاسلامیةتهران ایران، طبع سوم سال 1367ھ ش،

(148) اللالکائی، ابو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي الشافعي اللالکائی (المتوفی: 418 ه) ، " شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة، من الکتاب والسنة واجماع الصحابة والتابعین من بعدهم"، تحقیق ڈاکٹر احمد سعد حمدان ،ناشر: دار طیبة، الریاض ، طبع سال 1409ھ
(149) ابن المبارک ، ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک بن واضح المروزی (المتوفی: 181ھ) ، "الزهد والرقائق " ، عبد الله بن المبارک ، تحقیق و تعلیق: احمد فرید ،ناشر: الدار السلفیة الاسکندریة ، طبع سال 1419ھ
(150) المعتزلی ابن ابی الحدید عز الدین ابو حامد بن هبة الله (المتوفی:)، " شرح نهج البلاغه" ، طبع دوئم، مکتبه آیة الله العظمیٰ المرعشی نجفی (قم)، طبع سال 1965م
(151) ابن المبارک ، ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک بن واضح المروزی (المتوفی: 181ھ) ، "مسند الامام عبد الله بن المبارک" ، تحقیق و تعلیق: صبحی البدری السامرائی ،ناشر: مکتبة المعارف الریاض۔ سعودی عرب۔ طبع سال 1407ھ
(152) ابن المقرئ ، ابو بکر محمد بن ابراهیم بن علی بن عاصم بن زاذان الاصبهانی (المتوفی: 381ھ)، " المعجم "، تحقیق: ابو عبد الرحمن عادل بن سعد ، ناشر: مکتبة الرشد للنشر والتوزیع ، وشرکة الریاض للنشر والتوزیع مملکت سعودی عربیة، طبع سال 1419ھ
(153) ابن منظور ابو الفضل جمال الدین ابن مکرم الافریقی المصری (المتوفی: 711)، " لسان العرب"، ناشر ادب الحوزة قم۔ ایران، طبع اول سال محرم 1405ھ
(154) مجلسی محمد باقر (المتوفی: 1111ھ) "بحار الانوار"،ناشر: مؤسس الوفاء بیروت ۔لبنان ، طبع الثانی 1403ھ۔1938م
(155) المحدث دهلوی شاہ ولی الله (المتوفی:) "ازالة الخفا عن خلافة الخلافاء" ،ناشر: سهیل اکیڈمی لاهور، پاکستان، طبع: 1396ھ 1976م
(156) محمد ابن سلیمان الکوفی القاضی (المتوفی 300ھ) ، "مناقب الامام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیه السلام"، ناشر مجمع احیاء الثقافة الاسلامیة، طبع اول سال 1412ھ
(157) محمد بن الفتال النیسابوری (المتوفی: 508ھ) ، " روضة الواعظین"، ناشر: منشورات الرضی قم ۔ایران، طبع بدون سال
(158) محمد بن حسین نیشابوری، (المتوفی: 508ھ)، تحقیق سید محمد مهدی سید الحسن الخراسانی، " روضة الواعظین"، ناشر منشورات الرضی، قم ایران، طبع بدون سال،
(159) المسعودی علی ابن حسین ، "کتاب مروج الذهب"، ناشر: دار الهجرة قم، طبع دوئم، سال 1404ھ۔ ق
(160) معمر بن راشد، ابو عروة معمر بن ابی عمرو راشد الازدی الحدانی البصری (المتوفی: 154ھ) ، " الجامع لمعمر بن راشد "، في نهاية " مصنف عبد الرزاق الصنعانی " تحقیق: حبیب الرحمن الاعظمیی، ناشر: المجلس العلم پاکستان، وتوزیع المکتب الاسلامی بیروت۔ لبنان، طبع سال 1403ھ۔
(161) مفتی جعفر حسین (المتوفی: معاصر)، "سیرت امیر المؤمنین"، ناشر: معراج کمپنی لاهور، طبع دوم جنوری 2003م

(162) الموصلی ابو یعلی احمد بن علي بن المثنی بن یحیی الموصلي (المتوفی: 307ھ) ، "مسند ابی یعلی الموصلی"، تحقیق و تخریج: حسین سلیم اسد، ناشر: دار المامون بیروت۔لبنان، طبع سال 1409ھ،

(163) مولانا امتیاز علی خان عرشی رامپوری (المتوفی:معاصر) ، "مقالاتِ عرشی": نہج البلاغہ کا استناد، ناشر مجلس ترقی ادب لاہور، طبع اول، سال 1970م

(164) مولاناسید ابو الحسن علی ندوی، "کتاب المرتضیٰ"، پبلشر مجلس نشریات اسلامی کراچی، طبع سوئم 1991م

(165) میرزا حسین النوری (المتوفی:)، "مستدرک الوسائل"،مؤسسہ آل بیت قم۔ایران ، طبع اول سال 1407ھ

(166) ابو نعیم السبهانی ،ا احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الاصبهانی (المتوفی:430ھ)، "ذکر اخبار اصبهان"، ناشر: دار انتشارات جهان طهران۔ ایران، طبع سال 1350ھ

(167) النجاشی احمد بن علی (المتوفی:450 ھ) ، "رجال النجاشی"،ناشر: موسسۃ النشر الاسلامی۔قم ،طبع سال 1407ھ

(168) الندوی مولانا سید ابو الحسن علی (الموفی: معاصر) ، "المرتضیٰ"، پبلشر مجلس نشریات اسلامی کراچی، طبع سوئم 1991م،

(169) النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علي بن سنان بن بحر بن دینار الخراسانی(المتوفی:303 ھ)، "السنن الکبری"، تحقیق دکتور عبد الغفار سلیمان البنداري ، وسید کسروي حسن ،ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع سال 1411ھ

(170) النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علي بن سنان بن بحر بن دینار الخراسانی(المتوفی:303 ھ)، السنن النسائی، "ناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان، طبع سال 2000م

(171) النعمانی محمد بن ابراهیم(المتوفی: 380ھ) ، "کتاب الغیبۃ"، ناشر: مکتبۃ الصدوق طهران، طبع بدون سال،

(172) نعیم بن حماد، ابو عبد الله نعیم بن حماد بن معاویۃ بن الحارث بن همام بن سلمۃ بن مالک الخزاعی المروزی (المتوفی: 228ھ)، "الفتن" ، تحقیق سمیر امین الزهیری ،طبع: مکتبۃ التوحید بالقاهرۃ، طبع سال 1412ھ

(173) ابن هشام ابو محمد عبد الملک ابن هشام ابن ایوب الحمیری (المتوفی: 218)"سیرۃ ابن هشام" طبع محمد علی صبیح و اولادہ بمیدان الازهر مصر سال 1383ھ 1963م

(174) الهیثمی ، نور الدین (المتوفی: 807 ھ)، "مجمع الزوائد و منبع الفوائد"، ناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان، طبع سال 1408ھ۔1988م

(175) الیعقوبی، احمد ابن ابی یعقوب(المتوفی:)، "تاریخ یعقوبی"، ناشر: انتشارا ت علمی و فرهنگی ایران، طبع پنجم سال 1366ھ